جملہ حقوق محفوظ

سلسلہ ادارۃ المصنفین

نمبر (۸۹)

ہندوستان

عربوں کی نظر میں

جلد اوّل

یعنی ہندوستان کے متعلق قدیم عربی مصنفین خصوصاً جغرافیہ نویسوں اور سیاحوں

کے بیانات اور اُن کا اردو ترجمہ

شائع کردہ ادارۃ المصنفین اعظم گڈھ

باہتمام

مولانا مسعود علی صاحب ندوی

معارف پریس اعظم گڈھ میں چھپی

سنہ ۱۹۶۰ء

کتبہ اقبال احمد

25/-

135613

Marfat.com

135613

مولانا محمد وسیم مجددی ذخیرہ لاہور

فہرست مضامین

ہندوستان عربوں کی نظر میں

شمار	مضمون	صفحہ
	دیباچہ	
	از شاہ معین الدین احمد ندوی ناظم	۱
	شعبۂ علمی و ڈائرکٹر شعبۂ تاریخ دارالمصنفین	
	جاحظ	۱
(۱)	کتاب البیان والتبیین	۲
(۲)	رسالہ فخر السودان علی البیضان	۴
۲	ابن خُرداذبہ	۸
(۱)	المسالک والممالک	۹
۳	سلیمانِ تاجر	۲۹
(۱)	سلسلۃ التواریخ	۳۰
۴	ابوزید حسن سیرافی	۵۶
(۱)	سلسلۃ التواریخ	۵۷
۵	بلاذری	۶۲
(۱)	فتوح البلدان	۶۳
۶	یعقوبی	۱۲۳
(۱)	تاریخ یعقوبی جلد اول	۱۲۴
۷	ابنِ فقیہ ہمذانی	۱۵۰
(۱)	کتاب البلدان	۱۵۱
۸	ابن رُستہ	۱۶۶
(۱)	الاعلاق النفیسہ	۱۶۷

شمار	مضمون	صفحہ
۹	بزرگ بن شہریار	۱۹۲
	(۱) عجائب الہند	۱۹۳
۱۰	ابو الحسن مسعودی	۲۲۱
	(۱) مروج الذہب معادن الجوہر جلد اول	۲۲۳
	(۲) ″ ″ جلد دوم	۳۰۱
	(۳) ″ ″ جلد سوم	۳۲۳
	(۴) ″ ″ جلد رابع	۳۳۱
	(۵) کتاب التنبیہ والاشراف	۳۳۷
۱۱	مطہر بن طاہر مقدسی	۳۴۳
	(۱) کتاب البدء والتاریخ	۳۴۴
	(جلد رابع)	
۱۲	اصطخری	۳۶۳
	(۱) مسالک الممالک	۳۶۴
۱۳	بشاری مقدسی	۳۷۹
	(۱) احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم	۳۸۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وساحہ

انگریزوں نے اپنے مخصوص مقاصد کے پیش نظر ہندوستان کی تاریخیں لکھیں۔ اس لئے وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے تعلق کا آغاز محمود غزنوی کے حملہ یعنی پانچویں صدی ہجری یا زیادہ سے زیادہ محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے زمانہ سے کرتے ہیں؛ اس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا تعلق محض حملہ آورانہ اور فاتحانہ رہا۔ اس سے پہلے اُن کے کوئی تعلقات نہ تھے۔ دوسرے مورخین نے بھی اس کی تقلید کی، اور یہ ایک مسلّم واقعہ بن گیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سندھ کی فتح سے بھی پہلے ہندوستان سے مسلمانوں کے علمی، مذہبی، تجارتی گوناگوں تعلقات تھے۔ بلکہ تجارتی تعلقات تو اسلام کے بھی صدیوں پہلے سے چلے آرہے تھے۔ اور ابتداء میں عرب مسلمان فاتح کی حیثیت سے نہیں بلکہ تاجر کی حیثیت سے جنوبی ہندوستان میں آئے، اور آج بھی ان کی اولاد وہاں موجود ہے جو موپلا یا نائت کہلاتی ہے۔

چونکہ ابتداء میں عرب تاجر کی حیثیت سے آئے تھے، اس لئے اس زمانہ میں ان کا تعلق ان ہی علاقوں سے ہوا، جہاں بندرگاہیں تھیں۔ اس زمانہ میں سب سے زیادہ بندرگاہیں جنوبی ہندستان

Marfat.com

اس کے بعد سندھ، گجرات اور بلوچستان میں تھیں، مثلاً موجودہ مدراس میں کولم ملی، ملیبار، راس کماری، گجرات میں تھانہ، کھمبائت، سوبارہ، چیمور، سندھ میں دیبل، بلوچستان میں تیز وغیرہ، جزائر میں سراندیب اور مالدیپ، اس لئے ابتدا میں عرب انہی علاقوں میں آباد ہوئے، اور ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے صدیوں پہلے وہ سراندیپ، مالدیپ، ملیبار، کولم (موجودہ ٹرانکور) کاروومنڈل، چیمور تھانہ، کھمبایت، گندھار، چنداپور، پاکور (پرکور) منگلور وغیرہ میں آباد ہو چکے تھے بعض مقامات پر اُن کی آبادی دس دس ہزار تک تھی، اُن کی مسجدیں تھیں، ہندوؤں سے اُن کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ ہندو راجے اُن کا بڑا احترام کرتے تھے، اور اُن کو باعثِ برکت سمجھتے تھے، اور بعض حکومتوں میں اُن کو خاص حقوق و مراعات حاصل تھے۔

چنانچہ جہاں جہاں اُن کی آبادی زیادہ تھی وہاں اُن کا الگ نظامِ قضاء تھا، اور اُن کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کے لئے ہندو راجہ کی جانب سے مسلمان قاضی یا حاکم مقرر تھے، جو ہنرمند کہلاتے تھے، ہندو راجاؤں کے مسلمان وزیر و مشیر تھے بعض راجاؤں نے جن کو حق کی تلاش تھی۔ اسلام کے متعلق تحقیقات کے لئے اپنے سفیر عرب بھیجے، اور مسلمان بزرگوں کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے۔ پھر انکے اثر سے اُن کی رعایا میں بھی اسلام کی اشاعت ہوئی، یہ سارے حالات عرب سیاحوں اور جغرافیہ دانوں کی کتابوں میں ملتے ہیں، اور حضرت الاستاذ مولانا سید سلیمان ندوی نے اُن کی روشنی میں اپنی کتاب "عرب و ہند کے تعلقات" لکھی ہے، جس میں بڑی تفصیل سے عرب و ہندوستان کے قدیم تعلقات دکھائے ہیں،

درۂ خیبر سے مسلمان فاتحین کا داخلہ بہت بعد میں ہوا اور جنوبی ہند وغیرہ میں تو اُن کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی ہے، ہندوستان میں مسلمانوں کے فاتحانہ داخلہ اور اُن کی حکومتوں کے قیام کی ترتیب تاریخ حسب ذیل ہے،

Marfat.com

پنجاب میں سنہ ۴۱۴ھ / ۱۰۲۳ء

سندھ میں سنہ ۵۸۲ھ / ۱۱۸۶ء

دہلی قنوج اودھ اور بنارس میں سنہ ۵۸۹ھ / ۱۱۹۲ء

بہار اور بنگال میں سنہ ۵۹۳-۹۹ھ / ۱۱۹۵-۹۹ء

دکن میں سنہ ۶۹۳ھ / ۱۲۹۴ء

گجرات میں سنہ ۶۹۷ھ / ۱۲۹۷ء

مہاراشٹر میں سنہ ۷۱۲ھ / ۱۳۱۲ء

اس نقشہ سے ظاہر ہوگا کہ ابتداء میں مسلمان جن علاقوں میں آباد ہوئے تھے، وہاں اُن کی حکومت سب سے آخر میں قائم ہوئی،

عرب ایک تجارت پیشہ اور جہازراں قوم تھے، اس لئے اُن کو ہمیشہ نئے نئے ملکوں کے حالات سے دلچسپی تھی، اسلام کے بعد جب ان کا علمی دور شروع ہوا تو جغرافیہ سے اُن کی دلچسپی نے علمی تحقیق و تفتیش کی شکل اختیار کرلی، اور اُن میں بڑے بڑے سیاح اور جغرافیین پیدا ہوئے جنھوں نے مختلف ملکوں کے جغرافیہ پر بڑی اہم کتابیں لکھیں، ہندوستان سے قدیم تعلقات اور عرب سے اس کی قربت کی بنا پر قدرۃً زیادہ دلچسپی تھی، چنانچہ مسلمان سیاحوں اور جغرافیہ دانوں نے یہاں کے حالات کا عینی مشاہدہ کرکے یا عینی مشاہدین سے سُن کر یا اُن کی کتابوں میں پڑھ کر اُن کے حالات لکھے، جن جغرافیہ دانوں نے محض سُن کر حالات لکھے ہیں، اُن کی کتابوں میں بعض ایسی روایات بھی ملتی ہیں۔ جن کو موجودہ مذاق قبول نہیں کرتا، یا بعض واقعات موجودہ تحقیق کے اعتبار سے صحیح نہیں ہیں۔ کیونکہ تحقیق کا قدم ہمیشہ آگے بڑھتا رہتا ہے لیکن مجموعی حیثیت سے ان کتابوں میں اس دور کے ہندوستان کے متعلق جس قدر مختلف النوع اور مفید معلومات ملتے ہیں، وہ دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتے، وہ ہند قدیم کی تاریخ کا نہایت اہم ماخذ ہیں، اور اس کی صحیح تصویر ان ہی کتابوں میں نظر آتی ہے، مگر یہ کتابیں عرصہ تک نایاب رہیں اس لئے اُن کی جانب بہت کم اور بہت بعد میں توجہ کی گئی،

Marfat.com

سب سے پہلے الیٹ نے اپنی کتاب میں سلیمان تاجر، ابوزید سیرافی، ابن خرداذبہ، مسعودی، اصطخری، ابن حوقل، یعقوبی، البیرونی، ادریسی اور قزوینی کی کتابوں کے اقتباسات دیئے، مگر ان کے پیش نظر سیاسی تاریخ بلکہ انگریزی حکومت کی سیاست بھی تھی، اس لئے انھوں نے بہت سی ضروری چیزیں چھوڑ دی ہیں، اس کے علاوہ بعض اہم کتابیں جو اس زمانہ میں غیر مطبوعہ اور نایاب تھیں اب چھپ گئی ہیں، اور یہ سب کتابیں تیسری صدی ہجری سے لے کر پانچویں صدی تک یعنی پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے قیام سے پہلے کی ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اُن کے بیانات کو جمع کرکے مع ترجمہ شائع کیا جائے، تاکہ جو لوگ عربی سے ناواقف ہیں وہ بھی اُن سے فائدہ اٹھا سکیں، اس ضرورت کی جانب سب سے پہلے حضرت سید صاحب نے عرب و ہند کے تعلقات میں توجہ دلائی تھی،

نئے حالات و ضروریات کے مطابق تاریخ ہند کی تالیف کا کام عرصہ ہوا، دارالمصنفین میں شروع کیا گیا تھا مگر مختلف موانع خصوصاً مالی دشواریوں کی بنا پر آگے نہ بڑھ سکا تھا، گذشتہ سال حکومت نے اس کام کے لئے پانچ ہزار کی امداد منظور کی تو پھر اس کام کو شروع کیا گیا، اور اس سلسلہ میں ہندوستان کے متعلق عرب سیاحوں اور جغرافیہ نویسوں وغیرہ کے بیانات کی جمع و ترتیب اور ترجمہ کو بھی شامل کر لیا گیا۔ اور اس کی اطلاع بھی حکومت ہند کے شعبۂ متعلقہ کو دے دی گئی، تاریخ ہند کی پہلی جلد میں اس کتاب کو تصحیح و تحشیہ کے پورے اہتمام کے ساتھ شائع کرنے اور اس پر مبسوط مقدمہ لکھنے کا خیال تھا، جس میں عرب مصنفین کے بیانات پر نقد و تبصرہ بھی ہوتا مگر حکومت ہند نے جولائی ۱۹۵۹ء میں امداد منظور کی، اور اس شرط کے ساتھ کہ مارچ ۱۹۶۰ء میں کتاب چھپ کر تیار ہو جائے

ظاہر ہے کہ آٹھ مہینے کی مدت اس اہم کام کے لئے ناکافی تھی، اور اس میں جمع و ترتیب اور ترجمہ ہی کا کام مشکل تھا، اس کی تصحیح و تحشیہ اور نقد و تبصرہ کی تو گنجائش ہی نہ تھی، اس لئے اس کا

Marfat.com

خیال مجبوراً چھوڑ دینا پڑا،

پہلے اس کتاب کی تالیف و ترجمہ کا کام میں نے اپنے ذمہ رکھا تھا۔ مگر تاریخ ہند کے سلسلہ کے دوسرے کاموں کی مشغولیت اور وقت کی تنگی کی وجہ سے اس کی فرصت نہ مل سکی، اس لئے کتاب کا نقشہ بنا کر اور اس کے متعلق ہدایات دے کر یہ کام دارالمصنفین کے نئے رفیق مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی کے سپرد کر دیا کہ وہ کتابوں سے اقتباسات جمع کر کے ترجمہ کر دیں گے، اور میں اس کی تصحیح و ترمیم کروں گا مگر تجربہ سے ظاہر ہوا کہ ابھی وہ یہ کام بھی انجام نہیں دے سکتے تھے، چنانچہ ایک تو اُن کی ناتجربہ کاری، دوسرے وقت کی کمی کی بنا پر ان کا ترجمہ نہ صرف ناقص، بلکہ جا بجا غلط بھی تھا، اس کے علاوہ انھوں نے نقل و اقتباس میں بھی رطب و یابس اور ضروری و غیر ضروری کا امتیاز نہ کیا تھا، بعض اور خامیاں بھی تھیں، اس لئے مجھ کو نقل و اقتباس اور ترجمہ دونوں کی تصحیح و ترمیم میں پوری محنت کرنا پڑی، اور اس کا بڑا حصہ بدل دینا پڑا، اور یہ کام اتنی جلدی میں ہوا ہے کہ عجب نہیں اب بھی کچھ غلطیاں رہ گئی ہوں، اس لئے ناظرین سے توقع ہے کہ وہ حالات کی مجبوری کے پیش نظر اس کو نظر انداز کریں گے، بلکہ اُن سے مطلع کر دیں گے تاکہ آیندہ اڈیشن میں اُس کی تصحیح کر دی جائے، انشاء اللہ دوسری جلد ان تمام نقائص سے پاک اور ممکن حد تک ہر حیثیت سے مکمل ہو گی،

مولوی ضیاء الدین صاحب اصلاحی نے اپنی بساط بھر اس کتاب کی تالیف و ترجمہ میں پوری محنت کی ہے، اس لئے بہر حال وہ حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں، یہ کتاب دو جلدوں میں ہے، اس جلد میں جاحظ، ابن خرداذبہ، سلیمان تاجر، ابوزید حسن سیرافی، بلاذری، یعقوبی، ابن فقیہ ہمذانی، ابن رستہ، بزرگ بن شہریار، مسعودی، مطہر بن طاہر مقدسی، اصطخری، بشاری مقدسی کے بیانات ہیں، اور اس کی ترتیب سنہ وار رکھی گئی ہے،

Marfat.com

آخر میں ہم عالی جناب ہمایوں کبیر وزیر سائنسی تحقیقات و ثقافتی امور حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی توجہ و علم نوازی سے یہ امداد ملی۔ اس سال یعنی ۱۹۵۹ء میں اس سلسلہ کی دو کتابیں "ہندوستان کے عہد وسطیٰ کا فوجی نظام" اور "ہندوستان عربوں کی نظر میں" (جلد اول) شائع ہوئی ہیں آیندہ آٹھ جلدیں اور شائع کرنے کا ارادہ ہے،

ہم کو توقع ہے کہ حکومت ہند اس سلسلہ کی تکمیل میں آیندہ بھی مدد دے گی،

معین الدین احمد ندوی ناظم شعبہ علمی
و ڈائرکٹر شعبہ تاریخ ہند دارالمصنفین اعظم گڈھ۔

۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاحظ

(المتوفی ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۴ء)

جاحظا کا نام عمر بن بحر بن محبوب، کنیت ابو عثمان، لقب جاحظ اور وطن بصرہ ہے عربی زبان کا مشہور اور بے مثل انشا پرداز، صاحب طرز ادیب، فلسفی اور متکلم تھا، وہ صورۃً کم رو لیکن ذہانت و طباعی اور جودتِ طبع میں بے نظیر تھا، تحریر و تقریر میں موتی بکھیرتا تھا، مسعودی کا بیان ہے کہ پہلے اور بعد کے لوگوں میں جاحظ سے بڑا کوئی فصیح و ادیب نہیں گذرا، ابو حیان کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ علم و فن کا شائق میں نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ سنا۔

جاحظ چھوٹی بڑی بے شمار کتابوں کا مصنف اور عباسی دورِ سلطنت میں ادیبوں اور انشا پردازوں کا امام سمجھا جاتا تھا اسکی مشہور کتابوں میں البیان والتبیین، کتاب الحیوان، کتاب التاج اور رسائل وغیرہ ہیں ابن خلدون نے کتاب البیان والتبیین کے متعلق لکھا ہے کہ ہماری درسگاہوں کے اساتذہ اسے فنِ ادب کی اہم امہات کتب میں شمار کرتے تھے، بصرہ کا باشندہ ہونے کی وجہ سے ہندوستان سے بھی اس کے تعلقات تھے چنانچہ البیان والتبیین میں اس نے ہندوستان کے اصول بلاغت پر چند سطریں اور ایک رسالہ میں ہندوستان کی بعض خوبیوں اور خصوصیتوں کا ذکر کیا ہے، یہ کتابیں مصر سے شائع ہو چکی ہیں، فالج کے مرض میں ۲۵۵ھ مطابق ۸۶۸ء میں اس کا انتقال ہوا، اس لحاظ سے وہ عربی کا سب سے قدیم مصنف ہے جس نے اپنی تصانیف میں ہندوستان کا ذکر کیا ہے

Marfat.com

کتاب البیان والتبیین

قال معمر ابو الاشعث قلت لبهلة الهندی ایام اجتلب یحیی بن خالد اطباء الهند مثل منکة وباز یکر وقلبر قل و سند باز وفلان فلان ما البلاغة عند اهل الهند قال بهلة عندنا فی ذلک صحیفة مکتوبة لا احسن ترجمتها لک ولکنه اعالج هذه الصناعة فاتن من نفسی بالقیام بخصائصها وتلخیص لطائف معانیها قال

معمر ابو الاشعث کا بیان ہے کہ میں نے بہلہ سے جب اُس کو یحیٰی بن خالد برمکی[1] نے ہندوستان کے چند ویدوں اور پنڈتوں منکا، باز گیر، قلبر قل، اور سند باز وغیرہ کے ساتھ (بغداد) بلوایا تھا پوچھا کہ ہندوستان والوں کے نزدیک بلاغت کا کیا مفہوم ہے؟ بہلہ نے جواب دیا کہ اس موضوع پر میرے پاس ایک لکھا ہوا رسالہ موجود ہے لیکن میں اس کا اچھا ترجمہ نہیں کر سکتا اور خود بھی اس فن میں کوئی مہارت نہیں ہے، کہ اپنے اوپر اعتماد کر کے اس کی خصوصیات اور لطائف

---

[1] برامکہ کی تاریخ پر اردو زبان میں ایک مستقل کتاب موجود ہے، یہاں اس قدر وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ بغداد کی عباسی سلطنت میں پچاس سال تک اس خاندان نے نہایت نیک نامی، قابلیت اور حسن انتظام کے ساتھ وزارت کی اور عرب ہند کے علمی تعلقات اسی خاندان کی کوششوں سے وجود میں آئے، یحیٰی بن خالد ہارون رشید کے زمانہ میں وزیر تھا، اس نے جن لوگوں کو ہندوستان سے بلوایا تھا وہ سب مشہور وید و پنڈت اور نامی طبیب تھے،

ابو الاشعث فلقيت تلك الصحيفة
التراجمة فاذا فيها اوّل البلاغة
اجتناب الة البلاغة وذلك ان
يكون الخطيب رابط الجاش ساكن
الجوارح قليل اللحظ متخيرا للفظ
لايكلم سيد الامة بكلام
الامة ولا الملوك بكلام السوقة
ويكون فى قواه فضل للتصرف
فى كل طبقة ولا يدقق المعانى
كل التدقيق ولا ينقح الالفاظ
كل التنقيح ولا يصفيها كُلّ
التصفية ولا يهذبها غاية
التهذيب ولا يفعل ذلك حتّى
يصادف حكيما او فيلسوفا
عليمًا.....

(ص ۴۰)

ونکات بیان کروں، ابوالاشعث کا بیان
ہے کہ یہ رسالے کر میں مترجموں سے ملا
تو اس میں لکھا تھا کہ بلاغت کی اولین شرط
یہ ہے کہ اس کے تمام آلات اور وسائل موجود
ہوں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ خطیب اور مقرر
کا دل مضبوط اور قوی ہو، اس کے اعضا
وجوارح میں سکون ہو نگاہیں دزدیدہ ہوں
اس کے الفاظ چیدہ اور منتخب ہوں، قوم
کے سرداسے عوامی انداز کی اور بادشاہوں
کے سامنے بازاری طرز کی گفتگو نہ کرے
اس میں یہ خوبی ہو کہ ہر قسم کے لوگوں سے
اُن کے مناسبِ حال گفتگو کر سکتا ہو، اور
الفاظ و معانی میں بہت زیادہ دقت آفرینی
نکتہ سنجی، اور تراش وخراش سے کام نہ لیتا
ہو، اور یہ خصوصیات بغیر کسی حکیم و دانا
(پنڈت) اور باخبر فلسفی کی صحبت کے
پیدا نہیں ہوسکتیں،

Marfat.com

رسالۃ فخر السودان علی البیضان

واما الهند فوجدناهم يقدمون	ہندوستان کے باشندوں کو ہم نے نجوم (بقیہ)
فی النجوم والحساب ولهم الحظ	اور حساب میں بہت آگے پایا ہے، اُن کا ایک
الهندی خاصة ويقدمون	خاص ہندی خط ہے اور طب میں بھی اُن کا
فی الطب ولهم اسرار	درجہ اونچا ہے، اُن کی طب کے خاص اسرار
الطب وعلاج فاحش	ہیں، اور سنگین بیماریوں کی خاص طور سے
الادواء خاصة ولهم خرط	اُن کے پاس دوائیں ہیں، مجسمے تراشنا، نگین
التماثيل ونحت الصور بالاصباغ	تصویریں بنانا، محرابوں اور اس قسم کی
تجد من المحاريب واشباه ذلك	دوسری چیزوں میں نظر آتی ہیں، اُن کا
ولهم الشطرنج وهی اشرف	فن اور آرٹ ہے، شطرنج اُن کی ایجاد ہے
لعبة واكثرها تدبيرا وفطنة	جو ذہانت اور تدبیر کا بہترین کھیل ہے،

لہ شطرنج کے متعلق اہل ایران اور بعض دوسری قوموں کا دعویٰ ہے کہ وہ اُن کی ایجاد ہے مگر یہ غلط ہے، دوسری صدی ہجری اور عباسی سلطنت کے زمانہ میں یہ کھیل عرب پہنچ چکا تھا، یہ ذہانت و تدبیر کا بہترین کھیل اور صرف کھیل ہی نہیں اُس کے اندر یہ فلسفہ موجود ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے وہ انسان کی ذاتی کوششوں اس کے دل و دماغ کی سوجھ بوجھ اور دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے، اس کے مقابلہ میں دوسرا کھیل چوسر اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان محض مجبور ہے آسمان اور ستاروں کی گردشیں جو کچھ چاہتی ہیں، اس سے کراتی ہیں، دنیا کے میدان میں کوئی قدم خود اس کے ارادہ سے نہیں اٹھتا بلکہ کوئی اور ہے جو اس سے جبراً یہ قدم اٹھواتا ہے ع "دست دیگر پشت دست دیگر" (عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۱۱)

Marfat.com

ولهم السيوف القلعية وهم
العب الناس بها واحذقهما
ضربًا بها ولهم الرقى النافذة
فى السموم وفى الاوجاع ولهم
غناء معجب ولهم الكنكلة و
هى وتر واحد يمر على قوعة
فيقوم مقامها وتار العود والضبح
ولهم ضروب الرقص.....
.....ولهم خط جامع لحروف
اللغات وخطوط ايضا كثيرة
ولهم شعر كثير وخطب طوال
وطب فى الفلسفة والادب و
عنهم اخذ كتاب كليلة ودمنة
ولهم راى ونجدة وليس
لاحد من اهل الصين ما لهم و
لهم من الرائ الحسن والاخلاق
المحمودة مثل الاخلة والقران

اُن کی تلواریں نہایت عمدہ اور تلواروں کے
کھیل سے اُن کو بڑی دلچسپی ہے اور اس کے
چلانے میں وہ بڑے ماہر ہیں، زہر کے اثر
اور درد میں اُن کی جھاڑ پھونک سے فائدہ
ہوتا ہے، اُن کی موسیقی دلکش ہے، ان کے
ایک ساز کا نام کنکلہ (؟) ہے، یہ کدو
کے ایک تار کا ہوتا ہے، جو تنہا ستار کے
تاروں اور جھانجھوں کا کام دیتا ہے اُن
کے یہاں مختلف قسم کے ناچ رائج ہیں،
.....اُن کا ایک خاص خط
جو لغات کے تمام حروف کا جامع ہے اس
کے علاوہ مختلف قسم کے خط ہیں، ان کی
شاعری اور تقریروں کا کافی ذخیرہ ہے
ان کے یہاں طبی فلسفہ اور ادب کے فنون ہیں
ان ہی سے کتاب کلیلہ ودمنہ[1] لی گئی ہے،
ہندوستانیوں میں اصابت رائے اور بہادری
بھی ہے، ان میں جو خوبیاں اور خصوصیتیں ہیں

---

[1] یہ مشہور کتاب بید پانچ پات نے راجہ دبشلیم کے لئے سنسکرت میں لکھی تھی، اس کا پہلے فارسی اور پھر عربی
میں ترجمہ ہوا،

Marfat.com

والسواك والاحتباء والفرق و
الخضاب وقيصر جمال وملو و
واعتدال وطيب عرق والى
نساء هيئة تضرب الامثال ومن
عندهم جاؤا الملوك بالعود
الهندى الذى لا يعدله عود
ومن عندهم خرج علم الفكر
وما اذا يكلم به على السلم
يضرب واصل حساب النجوم
من عندهم اخذ الناس عامة
وآدم عليه السلام انما هبط
من الجنة فصار ميلادهم قالوا
ومن مفاخر الزنج حسن الخلق
وجودة الصوت وانك لتجد
ذلك فى الغيان اذا كن من بنات
السند وخصلة اخرى انه لا يوجد

دھنیوں میں نہیں پائی جاتی ان میں
اصابت رائے، اور خلال کرنا مسواک کرنا،
اکڑوں بیٹھنا، مانگ نکالنا، اور خضاب
لگانا وغیرہ پسندیدہ عادتیں ہیں خوبصورتی
نمکینی، خوش قامتی، اور خوش روئی
وغیرہ سے بھی وہ آراستہ ہیں، اور ان خوبیوں
میں اُن کی عورتوں کو بطور مثال پیش کیا
جاتا ہے، ان ہی کے ملک سے وہ عود
ہندی[1] بادشاہوں کے پاس آتا ہے جس
کی نظیر نہیں، ہندوستان فکر و نظر کا سرچشمہ
ہے، ان کے منتروں سے زہر کا اثر ختم ہوجاتا
ہے، نجوم کے حساب کے اصل موجد وہی ہیں،
لوگوں نے اس کو خاص طور سے ان سے
حاصل کیا ہے، اور آدم علیہ السلام جب جنت
سے اتارے گئے تو ان ہی کے ملک میں
اترے[2]، لوگوں کا بیان ہے کہ حبشیوں کے

[1] عود ہندوستان کی خاص پیداوار ہے، اور ٹراونکور (مدراس) کا رومنڈل اور جزائر مالدیپ سرندیپ
سے بکثرت زیادہ تر ہوتا ہے [2] حضرت آدم جنت سے کس جگہ اترے، اس کے متعلق کئی روایتیں ہیں، مشہور یہی ہے
کہ لنکا میں اترے تھے،

Marfat.com

فی العبید اطبخ من السند هو
اطبع علی طیب الطبخ کله و
ومن مفاخرهم ان الصیارفة
لایولون اکیستهم و بیوت صرافهم
الا السند واولاد السند لانهم
وجد دهرا نقدق امور الصرف
واحفظوا من ولا یکاد احد ان
یجد صاحب کیس صیرفی و
مفاتیحه ابن رومی ولا ابن
خراسانی ولقد بلغ من تبرک
التجار بهم ان صیارفة البصرة
ومبادرة البر بهارات لما رأوا
ماکسب فرج ابو روح السندی
لمولاه من المال والارضین
اشتری کل امرئ منهم غلاماً
سندیا طمعا فیما کسب ابو
روح لمولاه، (ص ۸۰ و ۸۱)

مفاخر میں ان کا حسن خلق اور خوش گفتاری
ہے، لیکن یہ چیز تمہیں سندھ کی باندیوں اور
عورتوں میں بھی ملے گی، اور وہاں کے
لوگوں میں ایک وصف یہ بھی ہے کہ سندھی
غلاموں سے بہتر پکانے والے نہیں ملتے،
انھیں فطری طور سے کھانا پکانے کا ذوق
ہوتا ہے، ہندوستان والوں کے لئے باعث
فخر یہ بھی ہے کہ صراف اور روپیہ کا کاروبار
کرنے والے اپنی تھیلیاں اور خزانے صرف سندھیوں
اور اُن کی اولاد ہی کے سپرد کرتے ہیں، اسلئے
کہ وہ سندھیوں کو سب سے زیادہ صراف کے
کاموں میں ماہر، قابلِ اطمینان اور ایماندار
سمجھتے ہیں، روم و خراسان والوں کی کوئی اپنے
خزانے کی کنجیاں نہیں دیتا، لوگ برکت کیلئے
بھی سندھیوں کو خزانچی بناتے ہیں، کیونکہ بصرہ
اور بھارات کے بندر والوں نے جب دیکھا کہ
فرج ابو روح سندھی نے اپنے آقا کے لئے بڑی
دولت اور جائداد پیدا کی ہے تو ہر شخص سندھی
غلام خریدنے کی خواہش کرنے لگا،

Marfat.com

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ کنیت ابو القاسم باپ کا نام عبد اللہ دادا کا احمد اور پردادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان، اور بغداد مسکن تھا، اس کے پردادا خرداذبہ مجوسی تھے، مگر برامکہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا، اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی المسالک والممالک ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے، اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۸۹ء میں ڈی خوجی (De goeje.) نے اسے فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں، اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ذاتوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد بطلیموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دارومدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے، اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لئے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے، اس کی پیدائش ۲۱۱ھ مطابق ۸۲۶ء اور وفات کا سال ۳۰۰ھ مطابق ۹۱۲ء کے قریب ہے،

Marfat.com

المسالک والممالک

ومن ملوك الهند جابة وملك الطافن وملك الجزر وغابة وَرهمی وملك قامرون، (ص۱۶)

یہان کے راجاؤں میں جابہ[۱]، طافن[۲]، جزر[۳]، غابہ[۴]، رہمی[۵]، اور قامرون[۶] کے راجہ ہیں،

(بقیہ حاشیہ ص ۹) حیدرآباد میں داخل ہے،

ابن خرداذبہ نے جس راجہ بلہرا کا ذکر کیا ہے اس کا نام امودگھ ورش ولھب رائے تھا، اس کی حکومت کا زمانہ ۸۱۵ء سے ۸۷۵ء تک ہے، اس راجہ نے اپنے طویل عہد حکومت میں بڑی فتوحات حاصل کیں جن انتظام کے کافاسے بھی یہ بہترین راجہ تھا، اسے عربوں سے بڑی محبت تھی، آخر عمر میں تخت سے دست بردار ہوکر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا تھا، اور اس کا لڑکا اس کا جانشین ہوا، (تاریخ گجرات)

[۱] یہ گوجروں کے ایک گروہ کا نام ہے، جسے سنسکرت میں چاپ کہا جاتا تھا، شاہان گوجر کے مولف کا بیان ہے کہ چاپ یا چپہ اور چوڑا گوجروں کی دو مشہور قومیں اور اعلیٰ طبقہ میں شمار ہوتی ہیں، چاپہ چپوت مکٹ کے معنی مضبوط کمان اور چوڑا اڈا کو بھی کہتے ہیں، غالباً ان اوصاف سے اُن کا یہ گوت مشہور ہوا، اس لئے چاپہ تعریفی اور چوڑا تحقیری لقب گوجروں کا ہے،

ابن رستہ نے غالباً اسی کو "نجابۃ" لکھا ہے، جیسا کہ بعض نسخوں میں اس کی جگہ جابۃ ہی ملتا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ان کا تعلق سلوقی خاندان سے ہے، اگر اسے صحیح مان لیا جائے تو ثابت ہوجاتا ہے کہ چاپ کسی زمانہ میں یمن سے آئے ہوں گے، کیونکہ سلوق یمن کی ایک بستی کا نام ہے، اور وہاں کی تلواریں، زرہیں، اونٹ مشہور ہیں، عرب شعرا کے کلام میں ان کا ذکر ملتا ہے اس لئے اسی کی طرف یہ خاندان بھی مشہور ہوگا،

[۲] لفظ طافن کی اصلیت میں یورپین محققوں کا اختلاف ہے، یہ لفظ طافن کے بجائے طاقن بھی بعض نسخوں میں ملا ہے، اس کو بعضوں نے موجودہ اورنگ آباد دکن کے قریب بتایا ہے بعض اس کو کشمیر کے پاس کہتے ہیں لیکن میرے نزدیک یہ طاقن لفظ ہے، اور یہ دکھن کی خرابی ہے، (عرب و ہند کے تعلقات) [۳] یہ لفظ اصل میں

Marfat.com

من الفهرج الی الطابران — فرج[1] سے کران[2] کے علاقہ طابران[3]

من عمل مکران عشرۃ فراسخ ثم — کا فاصلہ ۳۰ میل پھر باسور[4] نجان شہر

الی باسور نجان مدینۃ الخزرن — خزرن کا ۴۲ میل، پھر قریہ یحییٰ بن عمرو

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰) گجر ہے گوجر راجہ گجرات کے راجہ تھے جب گوجر قوم ہندوستان فتح کرکے ابو ہوتے ہوئے اس ملک میں آئی تو انھوں نے اپنے جنوبی مقبوضات کے تین حصے کئے، سب سے بڑے حصہ کا نام مہاراشٹر اور دوسرے کا گوجرا ٹھ اور تیسرے کا سوراٹھ رکھا جنھیں آج کل مہاراشٹر (مرہٹہ دیس) گجرات، اور سورٹھ (کاٹھیاوار) بولتے ہیں، ششمہ کے مسلمان اس کو جزر بولتے تھے، جو گجرات کا معرب ہے، اور گجر مخفف ہے گوجر کا، پھر ہندوستان کے ترکی فاتحوں نے گوجرا ٹھ سے گجرات بنا دیا، اور یہی نام اس وقت معروف ومشہور ہے (تاریخ گجرات) [5] یہ اصل میں گابہ ہے، جو ہندوستان کی ایک قوم کا نام ہے، اور اب بھی ہندوستان میں موجود ہے (شاہانِ گوجر ص ۵۲۴) [4] غالباً روہان یا اراکان واقع برہما ہے، مولف شاہانِ گوجر کہتے ہیں کہ یہ لفظ برہما ہے، عرب مورخین نے الف کو بصورت ی لکھا برہما کا برہمی ہوگیا اور ب کا شش نقل در نقل میں اڑ گیا، رہی رہ گیا۔ (دیکھو ص ۵۱) [3] اس سے کامروپ مراد ہے، اب اسے آسام کہا جاتا ہے، یہ ہندوستان کے شمالی اور مشرقی سرحد پر واقع ہے یہاں کے راجہ کو قامرون (راجہ کامروپ) کہتے ہیں، یہاں گینڈا بہت ہوتا ہے، سونے کی کان بھی ہے، عود اور اسلحہ تیز کرنے کا پتھر بھی بہت اعلیٰ ہوتا ہے،

(دیکھو تاریخ سندھ)

[1] ابن خرداذبہ کے زمانہ میں تاجروں کے جو قافلے خراسان سے مکران اور سندھ وغیرہ جاتے تھے، اس میں اُن کی مسافتوں اور منزلوں کا ذکر ہے پہلی منزل فرج تھی، اس نام کے تین شہر آباد تھے، یہ صوبہ کرمان کا شہر ہے، جو وہاں کے دو شہروں ہم اور زماسیر کے مشرق اور بادیۂ ایران کے کنارے واقع تھا، سیرجان سے مشرق کی طرف مکران جانے والی سڑک ہم اور زماسیر ہوتی ہوئی فرج پہنچتی تھی (دیکھو جغرافیہ خلافتِ مشرقی ص ۲۹۶، ۲۹۳، ۲۹۱، ۲۸۰) [2] یہ ایک

Marfat.com

خرداذبہ

ابن خرداذبہ کا نام عبید اللہ کنیت ابو القاسم باپ کا نام عبد اللہ دادا کا احمد اور پردادا کا خرداذبہ تھا، اصلی وطن خراسان، اور بغداد مسکن تھا، اس کے پردادا خرداذبہ مجوسی تھے، مگر برامکہ کے ہاتھ پر اسلام لائے، ابن خرداذبہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں ڈاک اور خفیہ اطلاعات کے محکمہ کا افسر تھا، اور اس کے خاص مصاحبوں اور ندیموں میں شمار ہوتا تھا، اس نے کئی کتابیں لکھی تھیں، مگر ان میں مشہور اور مطبوعہ یہی المسالک والممالک ہے، جو عربی زبان میں جغرافیہ کی پہلی کتاب ہے جس میں ہندوستان کا کچھ ذکر ملتا ہے، اور مطبع بریل لیڈن سے ۱۸۸۹ء میں ڈی گوجی (De goeje.) نے اسے فرنچ ترجمہ کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں بغداد سے مختلف ملکوں کی آمد و رفت کے راستوں اور مسافتوں کے علاوہ دوسرے تاریخی معلومات بھی درج ہیں، اور ہندوستان کے بری و بحری راہوں اور یہاں کی مختلف ڈاکوں کا بھی تذکرہ ہے، ابن خرداذبہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اس کے عام معلومات کی بنیاد بطلیموس کا جغرافیہ اور خاص معلومات کا دارومدار اس کے محکمہ کے سرکاری اطلاعات پر ہے، اور اس کے عہدہ کی وجہ سے اکثر تاجروں اور مسافروں سے اس کی ملاقاتیں بھی ہوتی رہتی تھیں، اس لئے اس کے یہ ذاتی معلومات ایک ہندوستانی سیاح کے معلومات سے کم درجہ کے نہیں ہیں، ابن خرداذبہ نے اسے تیسری صدی ہجری کے وسط میں لکھا ہے، اس کی پیدائش سنہ ۲۱۱ھ مطابق سنہ ۸۲۶ء اور وفات کا سال سنہ ۳۰۰ھ مطابق سنہ ۹۱۲ء کے قریب ہے،

Marfat.com

المسالک والممالک

ملک الھند الاکبر ملبھرا ای ملک الملوک ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ ملبرا[1] (مہاراجہ)

---

[1] راجہ ملبرا کا تذکرہ اکثر عرب مصنفین کے بیان میں آئے گا، اس لئے اس کے متعلق مختصر نوٹ تحریر کر دینا مناسب ہوگا، "ملبرا" اصل میں ولبھ راے کی بگڑی ہوئی شکل ہے، یہ دکھنی راشٹ کوٹ خاندان کے راجاؤں کا لقب ہے، اس خاندان میں جو پہلا شخص ظاہر ہوا وہ شری بھٹ ٹارک۔ جس نے گجرات پر ۶۱۰ء سے ۶۵۰ء تک حکومت کی، اسی شخص کو ولبھی پور کا بانی کہا جاتا ہے، سٹر بھٹ ٹارک نے ملبرا کو "دلقطون بھلا" اور "را" سے مرکب بتایا ہے، را بمعنی راجہ، اور بھلا بمعنی معظم و مکرم۔ ولبھی پور قدیم زمانے میں ایک مستقل اور عظیم الشان شہر تھا، قدیم چینی سیاح ہیون شیانگ جس کو "شیانگ چین" کا بیان ہے کہ لاریکا (لار یعنی بھروچ) کے اتر میں واقع ہے، بیرونی کا بیان ہے کہ انہلواڑہ سے دکھن میں پڑتا ہے، الیٹ صاحب کے بیان کے مطابق موجودہ ریاست بھاؤنگر سے ۲۰ میل اور بندر گھوگھ کے درمیان آباد تھا، موجودہ تحقیق بھی قریب قریب یہی ہے، کہ گھیلا روندی کے کنارے وڈا نامی گاؤں کے پاس ولبھ یا ولبھی نام کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جس کو اس شہر کی یادگار سمجھنا چاہیے، اس شہر کی تباہی کے متعلق مختلف کہانیاں بیان کی جاتی ہیں، مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ یہاں کے راجاؤں کا مذہب بودھ اور سمنوں کا مبین تھا، اور انہیں دونوں کے جھگڑوں میں شاید اس کا خاتمہ ہوا،

ولبھ راجاؤں کی حکومت گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ اور کوکن وغیرہ علاقوں پر مشتمل تھی، ان کا اصل پایۂ تخت ناسک تھا، جو پھر بدل کر مال کھیٹ، پھر مانگیڑ ہو گیا، اسی کو عرب سیاحوں نے معرب کر کے مانکیر کر دیا ہے، اس کا شمالی عرض البلد ۲۱ درجہ ۱۰ دقیقہ اور مشرقی طول البلد ۷۰ درجہ ۱۳ دقیقہ ہے، یہ مقام ریاست

اربعة عشر فرسخا ثم الی قریة یحیی بن عمرو عشرة فراسخ، ثم الی هذار عشرة فراسخ ثم الی مدر

کا ۳۰ میل پھر ہزارہ کا ۳۰ میل، پھر مدکا ۳۰ میل، پھر بوسارہ کا ۲۰ میل، پھر درک باموید کا ۲۰ میل، پھر تجن کا ۳۰ میل پھر

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱) وسیع ملک ہے، گذشتہ زمانہ میں اکثر اوقات یہ علاقہ والیٔ سندھ کے ماتحت رہا ہے، اس لئے اکثر عرب سیاحوں نے اس کو بھی سندھ میں شمار کیا ہے، چنانچہ ابن رستہ نے بھی لکھا ہے کہ سندھ کی سرحد تیز (مکران کے پایۂ تخت سے شروع ہوتی ہے (دیکھو الاعلاق النفیسہ ص ۸۰) چونکہ اصطخری وغیرہ نے اس کے حالات کسی قدر تفصیل سے لکھے ہیں، اس لئے مزید تفصیل بیان کرنی ضروری نہیں معلوم ہوتی ۳۵ مکران کی سرحد طابران سے شروع ہوتی ہے، (دیکھو تاریخ سندھ ص ۱۹۸) شہر طوس جو خراسان کا مشہور و مردم خیز شہر ہے، اور طابران اور نوقان دو شہروں سے مل کر بنا تھا، اُن کے ماتحت ایک ہزار سے زیادہ قریے تھے، خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں نے اس شہر کو فتح کیا تھا، چوتھی (دسویں) صدی میں خراسان کے ربع نیشاپور میں دوسرے درجہ کا شہر تھا، تیسری صدی ہجری میں طوس کے دو حصوں میں نوقان بڑا تھا، اور چوتھی صدی میں طابران اس سے بڑھ گیا، طابران کا قلعہ مشہور تھا، اس کی عمارت عظیم الشان تھی، اور بہت دور سے دکھائی دیتی تھی، وہاں کے بازاروں میں مالِ تجارت کی بہتات تھی، جامع مسجد نہایت خوبصورت تھی، ۶۱۶ھ سابق ۱۲۲۰ء میں اس تمام علاقے کو مع طوس کے دو شہروں یعنی نوقان اور طابران مغلوں کے جرگوں نے خوب لوٹا اور تباہ کیا (دیکھو معجم البلدان ج ۶ ص ۱۰۷ اور جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۴۹۳ تا ۵۹۵) ۹۴ھ سے مصنف نے خزون کا شہر بتایا ہے، اور خزون خراسان کا علاقہ ہے (دیکھو معجم البلدان ج ۳ ص ۴۲۶) زمانہ وسطیٰ میں خراسان کا اطلاق اس ملک پر ہوتا تھا جس میں تمام اسلامی صوبے بادیۂ ایران کے مشرق سے شروع ہو کر ہندوستان کے پہاڑوں کی سرحد تک واقع ہوئے تھے، ان وسیع معنوں میں خراسان کی حدود کے اندر بحرِ شمال مشرق میں تمام ملک ماوراء النہر اور بحرِ جنوب میں سجستان مع توبستان شامل ہو جاتا تھا، اور خراسان کی

عشرۃ فراسخ ثم الی موسارۃ	تجین[۱] سے بلوچیوں[۲] کی شاہراہ کا ۳۰ میل، پھر
تسعۃ فراسخ ثم الی درک بامویہ	نمک کے پہاڑ کا ۱۸ میل، پھر نخل کا ۲۰
تسعۃ فراسخ ثم الی تجین عشرۃ	میل، پھر قلمان کا ۱۸ میل، پھر سرائے خلف
فراسخ ثم الی مقاطعۃ البلوص	کا ۱۲ میل، پھر قنز پور[۳] کا ۹ میل، پھر حلیس کا
عشرون فرسخا ثم الی الجبل الملح	جو قندابیل[۴] کے راستہ پر ایک صحرا ہے ۶۰ میل

(بقیہ حاشیہ ص ۱۱ و ۱۲) ۴ دور کی سرحدیں وسط ایشیا کی طرف دشت قپچاق اور ہندوستان کی طرف ہندوکش کے سلسلوں تک پہونچتی تھیں، اس کے بعد خراسان کی حدود اتنی وسیع نہیں رہیں، اور زمانہ وسطیٰ کے صوبہ خراسان کے متعلق یہی سمجھنا آسان ہوگا کہ شمال مشرق میں یہ صوبہ دریائے جیحون تک پھیلا ہوا تھا، مگر ابھی تک ہرات سے آگے پہاڑی علاقے جو اب افغانستان کا شمالی مغربی حصہ ہیں، اس میں شامل تھے، اُن کے علاوہ دریائے جیحون کے بالائی حصے کا ملک بابر کی سمت کا جہاں تک کہ عربوں کو اس کا علم تھا خراسان کے اضلاع بعید میں شمار ہوتا تھا، (دیکھو جغرافیۂ خلافت مشرقی باب بست و ہفتم ص ۵۰۲ و ۵۰۳)

[۱] یہ سب غیر معروف مقامات کے نام ہیں، جو مسافروں کو راستے میں پڑتے تھے،

[۲] کرمان کی سرحد پر قفص اور بلوص نام کی دو وحشی قومیں آباد تھیں، [۳] زمانہ وسطیٰ میں کرمان کا دارالحکومت تھا، اور ملک کے اندرونی حصہ میں اس جگہ واقع تھا، جسے آج کل پنج گور کہتے ہیں،

(دیکھو خلافت مشرقی ص ۴۹۵)

[۴] قندابیل (گنداوی) اس شہر کا اصل نام گندابھیل رہا ہوگا کسی زمانہ میں یہاں بھیلوں کی حکومت تھی، زمانہ وسطیٰ میں سندھ کے بڑے خوشحال اور آباد شہروں میں شمار ہوتا تھا، اور یہاں سے خرما کی بہت برآمد ہوتی تھی،

(تاریخ سندھ)

Marfat.com

ستة فراسخ ثم الی النخل تسعة — پھر سراے واران کا ۳۰ میل، پھر جیشہ کا

فراسخ ثم الی قلمان ستة فراسخ — ۳۰ میل، پھر قصدار[1] کا ۳۰ میل، قصدار

ثم الی سرای خلف اربعة فراسخ — سے جدر کا ۲۰ میل، پھر سروشان کا

ثم الی قنزبور ثلثة فراسخ ثم — ۲۰ میل، پھر قریہ سلیمان بن سمیع کا ۴

الی حیس علی طریق قندابیل — میل اور قریہ سلیمان خراسان سے سندھ[2]

مفازة عشرون فرسخا ثم الی — اور ہندوستان جانے والوں کا بندرگاہ

سرای داران عشرة فراسخ ثم — ہے قریہ سلیمان سے منصورہ[3] کا فاصلہ

الی الجیشة عشرة فراسخ ثم الی — ۲۴۰ میل ہے، اس طرح گویا مکران کی

قصدار عشرة فراسخ ومن — ابتدائی سرحد سے منصورہ کا فاصلہ

قصدار الی البور اربعون فرسخا ثم — ۱۰۴ میل ہے، اور یہ راستہ جاٹوں کے

---

[1] قصدار اور قزدار ایک ہی شہر کے نام ہیں، یہ طوران کا پایۂ تخت رہ چکا ہے، ایک صحرا میں واقع تھا، اُس کے بیچ میں ایک قلعہ تھا، (تاریخ سندھ)

[2] یہ پرانے زمانہ میں ایک آباد و شاداب اور سندھ کا مرکزی شہر رہ چکا ہے، جو دریاے سندھ کے کنارے ایسی جگہ پر آباد تھا کہ دریا کی ایک شاخ نے نکل کر اسے جزیرہ کی طرح بنا دیا تھا۔ اس کا پرانا نام ہندی میں سہنو تھا، مگر اہل ایران اس کو برہمن آباد کہتے تھے، بعد میں بعض فوجی اور سیاسی ضرورتوں سے سندھ میں عربوں کو خود اپنے شہر بسانے پڑے تو حکم بن محمد بن قاسم نے برہمن آباد سے ۴ میل کے فاصلہ پر یہ شہر آباد کیا، اور خوش فالی کے لئے منصورہ نام رکھا، لیکن پانچویں صدی ہجری کی ابتدا میں اس شہر کا خاتمہ ہوگیا، (عرب و ہند کے تعلقات)

Marfat.com

الی اسروشان اربعون فرسخاً ثم
الی قریۃ سلیمان بن سمیع ثمانیۃ
وعشرون فرسخا وقریۃ سُلیمان
ھذہ فرضۃ من جائ من خراسان
یرید السّند والھند ثم الی
المنصورۃ ثمانون فرسخا فمن
اوّل عمل مکران الی المنصورۃ
ثلثمائۃ وثمانیۃ وخمسون فرسخا
والطریق فی بلاد الزط وھُو
ومن زریج مدینۃ سجستان
الی الملتان مسیرۃ شھرین و
وسمیت الملتان فرج بیت
الذھب لان محمد بن یوسف
اخا الحجاج بن یوسف اصاب
فی بیت بھا اربعین بھارا ذھبا
والبھار ثلثمائۃ وثلثۃ وثلثون

ملک سے گذرتا ہے، اور جاٹ قوم کے
لوگ راستے میں امن وامان کے محافظ اور
ذمہ دار ہیں،

سجستان کے شہر زابج سے ملتان[1] دو
مہینہ کی راہ ہے، اور ملتان کو فرج بیت
الذہب (سنہری سرحد) کہتے ہیں کیونکہ
حجاج کے بھائی محمد بن یوسف نے یہاں
ایک گھر کے اندر ۴۰ بھار سونا پایا تھا،
اور بھار ۳۳۳ من کا ہوتا ہے، اسی
بنا پر ملتان کو فرج بیت الذہب کہتے ہیں،

---

[1] ملتان، ہندوستان کا پرانا مشہور اور بڑا شہر ہے، کسی زمانہ میں یہ ایک ریاست کی حیثیت رکھتا تھا، اور یہاں ایک بتخانہ تھا، جس کی یاترا کے لئے تمام ہندوستان سے لوگ آتے تھے، اور بیش بہا اور قیمتی چیزیں اس کی نذر کرتے تھے (تاریخ سندھ)

مسافت سمیت فوج بیت الذهب والفوج الثغر یکون مبلغ ذلک الذهب الفی الف ثلثمائة الف وسبعة وتسعین الفاً وستمائة مثقال، (ص ۵۵ و ۵۶)

بلاد السند القیقان ومنبة و مکران والمید والقندهار قال

سندھ کے شہروں میں قلات، بنہ، مکران، میڈ، قندھار اور قندھار کے متعلق ابن

---

۵۱ ابن خرداذبہ نے سندھ کے ضمن میں جن شہروں کا نام لیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بلوچستان کے بعد گجرات تک سندھ ہی کا علاقہ سمجھتا ہے، اور یہی حال تمام قدیم مؤرخین عرب کا ہے ۵۲ قلات، کیزکانان یا قیقان (کیکان) ایک ہی نام ہیں، یہ ملک طوران کا خوشحال شہر اور بادشاہ کا پایۂ تخت تھا ۵۳ یہ بھی حدود مکران میں داخل اور مصنوعی پیداوار کے لئے مشہور تھا ۵۴ یہ ایک قدیم آرین قوم کا نام ہے، جو وادیٔ سندھ میں آباد اور نہایت وحشی اور جنگ جو تھی، جاٹ اُن کے حریف ہوتے تھے، راجہ داہر نے حجاج کے لئے جو جہاز تحفوں کے ساتھ روانہ کیا تھا، اسے اسی قوم نے دیبل کے بندرگاہ کے قریب لوٹ لیا تھا، ان ہی کے نام پر یہ شہر رہا ہوگا، جو سندھ کے ماتحت تھا،

(تاریخ سندھ ص ۱۴)

۵۵ قندھار (گندھار) گویہ سندھ کا مشہور اور پُررونق شہر سمجھا جاتا تھا، لیکن اس کی حیثیت مستقل ریاست کی بھی تھی، یہ برہمنوں اور رشیوں کا مرکز بھی رہ چکا ہے، یہاں سندھ کا ایک معاون دریا رمد (رادی) بہتا ہے۔

(تاریخ سندھ)

Marfat.com

ابن مفرغ :-

بقندھار ومن تکتب منیتہ
بقندھار یرجع دونہ الخبر
وقصدار والبوقان و
قندابیل وفنزبور وارماییل
والدیبل وقنبلی وکنبایا وسھبان

مفرغ کا شعر ہے :-

قندھار میں جس کی موت لکھی ہو
اس کی خبر نہیں مل سکتی،
قصدار، بوقان[۵۱]، قندابیل، فنزپور،
ارمائیل[۵۲]، دیبل[۵۳]، قنبلی[۵۴]، کھمبایت[۵۵]، سہبان[۵۶]،

---

[۵۱] بوقان (توقان) علاقہ بدھ کا شہر تھا، اور ۲۷۹ھ تک یہ شہر آباد تھا، [۵۲] ارمائیل (ارمن بیلہ) مکران کی سرحد پر اس کے اور دیبل کے درمیان سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر تھا [۵۳] دیبل، دریائے سندھ کے مغربی جانب سمندر پر کسی زمانہ میں ملک سندھ کا سب سے بڑا شہر، بندرگاہ اور تجارتی مرکز رہ چکا ہے لیکن اب یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ وہ کس جگہ آباد تھا، بعض لوگ بھنبھور واقع کراچی کو اور بعض ٹھٹھہ کو قدیم دیبل (دیول) بتلاتے ہیں، (تاریخ سندھ) [۵۴] دیبل اور مکران کے درمیان ایک بڑا اور ساحلی شہر ہے [۵۵] کھمبایت یہ گجرات میں سمندر کے کنارے ایک بڑا بندرگاہ تھا، بید، نیزہ، چاول، شہد، اور ناریل کے لئے مشہور تھا، یہاں سے جوتے ساری دنیا میں برآمد کئے جاتے تھے، (تاریخ سندھ) [۵۶] سدوسان۔ اس شہر کا مختلف زمانہ میں سدوسان، سیوستان، سہوان اور سیوان الگ الگ نام رہا ہے، آج کل سیہون کہتے ہیں، یہ بھی گجرات کا علاقہ اور سمندر کے کنارے آباد ہے، (تاریخ سندھ) [۵۷] راسک۔ خروج کے بلوچ کا صدر مقام تھا یہاں کی آبادی بہت تھی، اور تجارتی منڈی بھی تھا، (تاریخ سندھ) [۵۸] رور راجہ داہر کے عہد میں پایۂ تخت اور سندھ کا بڑا اور تجارتی شہر تھا، دریائے سندھ کے مشرقی جانب یہ اور اس کا قلعہ ایک بلند جگہ واقع تھا، ساتویں صدی ہجری میں دریا کے رُخ پھیر لینے کی وجہ سے ویران ہوگیا، اب اس سے پانچ میل کے فاصلہ پر روہڑی (نزد خیرپور ضلع سکھر) نام کا ایک دوسرا گاؤں آباد ہے، (تاریخ سندھ)

Marfat.com

وسدوسان وراسك والروز
وساوندری والمولتان وسندان
والمندل، والبیلمان وسرشت
والکیرج ومرمد وقالی ودھنج
وبروص وکان عمران بن موسیٰ
البرمکی ضمن السند علیٰ ان یحمل منھا
بعد کل نفقۃ الف الف درھم

(ص ۵۶-۵۷)

ملتان، سندان، منڈل، بھیلمان،
سرشت، کیرج، مرمد، کالی، دھنج،
اور بھروچ وغیرہ ہیں، اور عمران بن
موسیٰ برمکی نے سندھ سے اخراجات
پورا کرنے کے بعد دس لاکھ درہم
بیت المال بھیجنے کی ضمانت لی تھی،

سندان صوبہ سندھ سے متصل دریائے سندھ کے کنارے گجرات کا مشہور اور نہایت سرسبز و شاداب شہر ہے یہاں کی آب و ہوا گرم ہے (تاریخ سندھ) منڈل راجہ کامروپ (آسام) کے ماتحت تھا برہمپتر کے کنارے ایک چھوٹا شہر ہے، جہاں عود بہت نکلتا ہے (تاریخ سندھ) بھیلمان یہ سندھ، گجرات، کاٹھیاوار، اور مارواڑ کی سرحد پر واقع تھا، اور کسی زمانہ میں بھیلوں اور پھر گوجروں کا پایۂ تخت تھا (تاریخ سندھ) سرشت (سورٹھ) کاٹھیاوار کا قدیم نام ہے (تاریخ سندھ) کیرج، یا کورج، موجودہ بھج پور کا نام تھا، اور کسی زمانہ میں مشہور ہندوستانی راجہ داہر کی یہاں حکومت تھی، (تاریخ سندھ) غالباً معبر ہوگا، اہل عرب مدراس میں ملیبار کے دوسرے مقابل ساحل کو معبر کہتے تھے، اور اس کا موجودہ نام کارومنڈل ہے، جہاں کا عود مشہور ہے، اور یہ ملیبار کے پورب میں کولم (ٹراونکور) سے ۳، ۴ دن کی مسافت پر واقع ہے، اور قالی (گالی) سیلون کی بندرگاہ جو آج بھی یہاں سے یورپ اور آسٹریلیا کو جہاز جاتے ہیں،

(عرب و ہند کے تعلقات ص ۶)

Marfat.com

ثم الی ثارا مسیرۃ سبعۃ ایام
وھی الحد بین فارس والسند
ومن ثارا الی الدیبل مسیرۃ
ثمانیۃ ایام ومن الدیبل الی
مصب مھران نھر السند فی
البحر فرسخان - ومن السند یجی
القسط والقنا والخیزران،

ومن مھران الی اوتکین وھی
اول ارض الھند مسیرۃ اربعۃ
ایام وفی ھذہ الارض ینبت
القنا فی جبالھا والزدع فی اودیتھا
واھلھا عتاۃ مردۃ لصوص و
منھا علی فرسخین السید لصوص
ومنھا الی کولی فرسخان ومن کولی
الی سندان ثمانیۃ عشر فرسخا
وبھا ساج وقنا ومن سندان
الی ملی مسیرۃ خمسۃ ایام

(بصرہ سے ہندوستان آنے کے راستے
کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ) پھر ارمز
سے ثارا ایک ہفتہ کی راہ ہے، اور یہی
ایران اور سندھ کی درمیانی سرحد ہے،
ثارا سے دیبل آٹھ دنوں کا راستہ ہے،
دیبل سے ۲ میل پر دریائے سندھ کا
دہانہ ہے، سندھ سے قسط (کٹ) نیزا
بید اور بانس وغیرہ برآمد ہوتا ہے،
دریائے سندھ سے اوتکین ۴ دن کا
راستہ ہے، یہیں سے ہندوستان کی سرحد
شروع ہوتی ہے، سندھ کی پہاڑی
زمینوں میں بید اور نیزے[1] ہوتے ہیں
اور نشیبی علاقوں میں کاشت ہوتی ہے:
باشندے سرکش، لٹیرے اور ڈاکو قسم کے
ہیں، یہاں سے ۲ میل پر میدقوم کے ڈاکو
رہتے ہیں، اوتکین سے کولی ۲ میل پر ہے،
کولی سے سندان ۴۵ میل پر واقع ہے،
سندان میں ساگوان کی لکڑی اور نیزے

---

[1] یعنی نیزے کے پتلے ہلکے ڈنڈے جو کولی سے کولم واقع ٹرانکور مراد ہے،

Marfat.com

وبلی الفلفل والقنا وذکر البحریون
ان علی کل عنقود من عنا قید
الفلفل ورقة تکنه من المطر
فاذا انقطع المطر ارتفعت ورقة
فاذا عاد المطر عادت ومنها
الی بُلَیْن مسیرة یومین ومنها
الی الجبة العظمیٰ مسیرة یومین
ومن بلین تفرق الطرق فی البحر
فمن اخذ مع الساحل فمن
بلین الی بابن مسیرة یومین و
هی بلاد ارز ومنها میرة اهل
سرندیب ومن بابن الی السنجلی
وکنبشکان مسیرة یوم وفیها
ارز ومنها الی مصب کودا
فربا ثلثة فرانخ ومنها الی
کیلکان واللوا وکنجة مسیرة
یومین وفیها حنطة وارز و

ہوتے ہیں، یہاں سے تلی[1] ۵ دنوں کا راستہ
ہے، تلی میں مرچ اور نیزے کی پیداوار ہوتی
ہے، بحری مسافروں کا بیان ہے کہ مرچ
کے ہر خوشہ پر ایک پتی ہوا کرتی ہے، جو اسے
بارش سے بچاتی ہے، اور جب بارش کا
سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے، تو وہ پتی
اُس کے اوپر سے ہٹ جاتی ہے، اور
جب پھر بارش شروع ہوتی ہے، تو وہ
پتی اسے چھپا لیتی ہے، تلی سے بلین، اور
وہاں سے بحر عظمیٰ کا فاصلہ دو دن
کی مسافت ہے، بلین سے سمندر کے راستے
جدا ہوتے ہیں، اور جو جہاز ساحل کے
کنارے کنارے چلتے ہیں، وہ بلین سے پابن
دو دن میں پہونچتے ہیں، یہ دھان کا
ملک ہے، اسی پر لنکا کی غذا کا مدار ہے،
پابن سے شجلی اور کنبشکان کا راستہ ایک
دن ہے، یہاں چاول ہوتا ہے، یہاں

---

[1] تلی۔ اس نام کے دریا کے کنارے چار شہر اور سب راجہ بلہرا کی حکومت میں شامل .... اور نیزوں کیلئے مشہور تھے، (تاریخ شدہ)

Marfat.com

منها الی سمند عشرة فراسخ

وفیها ارز یحمل الیها العود من

مسیرة خمسة عشر یومًا وعشرین

یومًا فی ماء عذب من کامرون و

غیرها ومن سمندرانی اورنشین

اثنا عشر فرسخًا وهی مملکة عظیمة

فیها فیلة ودواب وجوامیس

واسعة کثیرة وملکها عظیم

القدر ومن اورنشین الی ابینه

مسیرة اربعة ایام وبها فیلة

ایضا،

(ص ۶۲ تا ۶۴)

وملوک الهند واهلها یبیحون

الزنا ویحرمون الشراب الا الملک

سے گودا فرید[1] کا دہانہ ۹ میل ہے، اور وہاں

سے کیلکان، لوا اور کنجہ[2] دونوں کی راہ ہے

ان مقامات میں گیہوں اور دھان دونوں

ہوتا ہے، یہاں سے سمندر کا فاصلہ ۳۰ میل

ہے، یہاں چاول ہوتا ہے، اور تامرون

(آسام) وغیرہ سے عود ۱۵، ۲۰ دنوں

میں شیریں پانی کے ساتھ آتا ہے، سمندر

سے اورنچین ۳۶ میل پر ہے، اورنچین ایک

بڑی سلطنت ہے اس میں ہاتھی، مویشی،

بھینسیں اور بہت سی چیزیں ہوتی ہیں، راجہ

بڑا صاحب حیثیت اور عظیم المرتبت ہے، اورنچین

سے ابینہ ۴ دنوں کا راستہ ہے، یہاں

بھی ہاتھی پائے جاتے ہیں، (دوسرے جہاز

بلین سے لنکا پھر جاوا اور بعض بلین سے براہ

راست چین چلے جاتے ہیں)

ہندوستان کے راجا اور باشندے زنا

کو مباح اور شراب کو حرام سمجھتے ہیں

---

[1] یعنی دریائے گوداوری جو دکن کا ایک دریا اور مغربی گھاٹ سے نکل کر خلیج بنگالہ میں گرتا ہے،

[2] کنجہ صوبہ اران کا بڑا شہر اور پایہ تخت تھا،

Marfat.com

قمار فانه یحرم الزنا والشراب
وملك سرندیب یحمل الیه
الملح من العراق، ویشربها،
وملوك الهند ترغب فی اقتناء
سمك الفیلة وتزید فی اثمانها
الذهب الکثیر وادنی ثمنها تسع
اذرع الافیلة الاخیاب فانها
عشر اذرع واحدی عشرة ذراعا

مگر قمار کا راجہ زنا اور شراب دونوں کو
حرام سمجھتا ہے، لنکا کے راجہ کے لئے عراق
سے شراب جاتی ہے، اسی کو وہ پیتا ہے،
ہندوستانی راجہ قدآور ہاتھی پالنے
کے بڑے شوقین ہیں، اور انھیں بڑی
بڑی قیمتیں اور بہت سا سونا دے کر خریدتے
ہیں سب سے اونچے قد کا ہاتھی ۹ گز کا
ہوتا ہے، البتہ اخیاب کے ہاتھی ۱۰ یا ۱۱
ہاتھ کے ہوتے ہیں،

واعظم ملوك الهند بلهرا وتفسیاؤ ملك
الملوك ونقش خاتمه من ودك
لا مرولی مع انقطاعه وینزل
الکمکم بلاد الساج وبعده ملك
الطافن وبعده جابة وبعده
ملك الجزر وله الدراهم الطاهرتة
وبعده غابة وبعده رهمی و
بینه وبین هشوکا مسیرة سنة

ہندوستان کا سب سے بڑا راجہ بلہرا (والبہ
راے) ہے، جس کے معنی ہی شہنشاہ
(مہاراج) ہوتے ہیں، اس کی انگوٹھی ہیں
کندہ تھا کہ جو شخص تجھ سے کسی غرض
کی وجہ سے محبت کرے گا، وہ اپنی غرض
پوری نہ ہونے کی وجہ سے تجھ سے کنارہ کش
ہو جائے گا، راجہ بلہرا ساگوان کے ملک
کوکم[1] میں رہتا ہے، اس کے بعد طافن پھر

[1] یعنی ساگ کماری جہاں کا عود مشہور ہے، اور عرب اسے عود قماری کہتے تھے [2] اس سے سیلون کے جنگل
مراد ہیں [3] کمکم (کوکن) موجودہ کوکن جو ٹراونکور کوچین کا علاقہ ہے، بڑا خوبصورت اور مالدار شہر اور مشہور

135613

Marfat.com

وذکروا ان له ثمنین الف فیل
وله الثیاب القطنیة الخلیة
والعود الهندی ثم بعده ملک
قامرون یتصل مملکته بالصین
وفی بلده الذهب الکثیر والکر
کدن وهی دابة لها قرن واحد
فی الجبهة طوله ذراع وغلظه
قبضتان فیه صورة من اول
القران الی اخره فاذا شق رأیت
الصورة بیضاء فی سواد کالبجوفی
صورة انسان او دابة او سمکة
او طاؤس او غیره من الطیر
فیتخذ اهل الصین مناطق
تبلغ المنطقة ما بین ثمانیة
دینار الی ثلاثة الاف دینار
الی اربعة الاف دینار وهو کذا

چاپ اور اس کے بعد گجرات کے راجہ ہیں،
گجرات کے راجہ کا سکہ طاطریہ درہم ہیں[۱]
اس کے بعد کا بہ پھر (برھما) کی سلطنت
ہے، رہمی (برہما) اور دوسرے ممالک کا
راجہ ہے، اس کی مملکت چین سے متصل ہے،
راجہ ایک سال کا ہے، لوگوں کا بیان[۲]
ہے کہ راجہ برہما کے پاس ۵۰ ہزار ہاتھی
تھے، اس کے پاس مخمل سوتی کپڑے[۳]
عود ہندی ہے، اس کے بعد آسام کا
راجہ ہے، اس کی مملکت چین سے متصل ہے،
آسام میں بہت زیادہ سونا اور گینڈا[۴] ہوتا
ہے، گینڈا ایک جانور ہے، جس کی پیشانی
پر ایک ہاتھ لمبا، اور ۲ مٹھی موٹا ایک سینگ
ہوتا ہے، اس میں ایک تصویر ہوتی ہے
جب سینگ کو پھاڑا جاتا ہے تو سیاہی کے
اندر سفید سی تصویر نظر آتی ہے، یہ تصویر
یا تو آدمی یا کسی جانور یا مچھلی یا مور یا کسی

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲) بندرگاہ تھا، یہاں سے جہاز مدتوں جایا کرتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۲۶۹)

[۱] یہ ایک قسم کا جاوہ کا سکہ تھا، اور گجرات اور سندھ میں بھی رائج تھا، آج کل کے آٹھ آنہ کے برابر ہوتا تھا، (تاریخ سندھ ص ۱۳۰)

الملوك كلهم فخر موا الآذان۔ (ص ۶۷ تا ۶۸)

اور پند کی ہوتی ہے، اہلِ چین اُس کے
پٹے بناتے ہیں، ایک پٹے کی کم سے کم
قیمت ۳ سو دینار اور زیادہ سے زیادہ
۳ ہزار، اور ۴ ہزار دینار تک ہوتی ہے،
ان تمام مذکورہ بادشاہوں کے کان
چھدے[1] ہوتے ہیں،
(چین جانیوالے ماستوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ)

من مایط ذات الیسار الی جزیرۃ
تیومۃ فیھا العود الھندی و
الکافور ومنھا الی قمار مسیرۃ
خمسۃ ایام وبقمار العود القماری
وارزو من قمار الصنف علی
الساحل مسیرۃ ثلثۃ ایام و
بھا العود الصنفی وھو افضل
من القماری لانہ یغرق فی
الماء لجودتہ وثقلہ وبھا

بائط سے جو بائیں جانب پڑتا ہے، جزیرہ
تیومہ سے جاتے ہیں، اس جزیرہ میں
عود ہندی اور کافور ہوتا ہے، یہاں
سے قمار (راس کماری) پانچ دن کا
راستہ ہے، قمار میں عود قماری" اور
دھان ہوتا ہے، قمار سے صنف[2] کے
ساحل پر تین دن کا فاصلہ ہے، یہاں
عود صنفی ہوتا ہے، جو قماری سے بہتر
ہے، اور عمدہ اور وزنی ہونے کی وجہ سے

---

[1] قدیم ہندوستانی راجہ زیورات پہنتے تھے، اس لئے اُن کے کان چھدے ہوتے تھے، اب بھی ہندوؤں میں بعض قوموں کے کان چھدے ہوتے ہیں، [2] یعنی چمپا ایک بڑا شہر اور آسام کے راجہ کے ماتحت تھا، یہاں کا عود مشہور ہے، عرب اُسے عود صنفی کہتے تھے،

Marfat.com

یتم بها امیں ۔ پانی میں ڈوب جاتا ہے، یہاں لحائین اور صنوبین بکثرت ہوتی ہیں،

ومن مدن الهند المشهورة ساسل وهورين وقالون و قندهار و قشمير، (ص ۶۸)

ہندوستان کے بعض مشہور شہر یہ ہیں ساسل، ہورین، قالون، گندھار، اور کشمیر۔

ومن السند القط والقنا والخيزران، (۷۱)

سندھ سے قسط (کٹ) نیزہ اور بید کی برآمد ہوتی تھی،

والهند سبعة اجناس الشاكرية وهو اشرافهم فمنهم الملك فمن الاجناس تسجد الا جناس كلها الهند ولا يسجدون لاحد الا البراهمة وهم لا يشربون الخمر ولا النبذة۔ والكشرية يشربون ثلثة اقداح فقط لا تزوج البراهمة ويتزوجون منهم۔ والشودرية وهم اصحاب زراعة والبيشية وهم اصحاب

ہندوستانیوں کی سات قسمیں (ذاتیں) ہیں چھتری: یہ یہاں کے شرفاء ہیں، انہی میں سے بادشاہ ہوتے ہیں، اور کوسب ہندوستانی سجدہ کرتے ہیں، اور یہ کسی کو سجدہ نہیں کرتے، برہمن: یہ شراب اور نشہ آور چیزیں استعمال نہیں کرتے کھتری: یہ لوگ تین پیالوں تک پیتے ہیں، برہمن اپنی لڑکیوں کی اُن سے شادی نہیں کرتے، مگر اُن کی لڑکیوں سے اپنی شادی کرلیتے ہیں۔ شودر، یہ زراعت

بلد: یعنی موحد وائین جو ریاست گوالیار میں شامل اور ہندوؤں کا مقدس مقام ہے یہ شہر کرشن جی کا جائے ولادت ہے،

Marfat.com

ضاعات ومهن والعاب لهو

وهم اصحاب اللهو والجون و

فى نسائهم رجال والذ بنية

وهو سمر اصحاب لهو ومعازف

ولعب،

(ص ۱۷۱)

وملل اهل الهند اثنتان و

اربعون ملة منهم من يثبت

الخالق عز وجل والرسل ومنهم

من ينفى الرسل ومنهم النافى

لكل ذلك والهند تزعم انها

تدرك بالرقى ما اراد وايستقون

به السقم ويخرجونه ممن شاؤا

ولهم الوهم والفكر ويحيلون به

ويعقدون ويفرون وينفثون

ولهم اظهار التخاييل التى يتحير

فيها الاديب ويذعن حبس

المطر والبرد،

(ص ۱۷۲)

ضاعات ومہن والعاب لہو

وہم اصحاب اللہو والجون و

فی نسائہم رجال والذ بنیۃ

وہو سمر اصحاب لہو ومعازف

ولعب،

(ص ۱۷۱)

وملل اہل الہند اثنتان و

اربعون ملۃ منہم من یثبت

الخالق عز وجل والرسل ومنہم

من ینفی الرسل ومنہم النافی

لکل ذلک والہند تزعم انہا

تدرک بالرقی ما اراد ویستقون

بہ السقم ویخرجونہ ممن شاؤا

ولہم الوہم والفکر ویحیلون بہ

ویعقدون ویفرون وینفثون

ولہم اظہار التخاییل التی یتحیر

فیہا الادیب ویذعن حبس

المطر والبرد،

(ص ۱۷۲)

Marfat.com

ثم یعودون الی السند و
الھند والصین فیحملون من
من الصین المسک والعود و
الکافور والدارصینی وغیر ذلک
مما یحمل من تلک النواحی،

(عربی، فارسی، رومی، فرنگی، اندلسی اور
روسی زبانیں بولنے والے یہودی تاجروں
کے ذکر میں لکھا ہے کہ وہ بحر قلزم سے
بحر شرقی میں سوار ہو کر حجاز و جدہ
ہوتے ہوئے) پھر سندھ، ہند اور چین
جاتے ہیں، چین سے مشک، عود، کافور
وال چینی، اور ان علاقوں میں پیدا ہونے
والے دوسرے سامان اپنے ساتھ لاتے ہ

ثم یرکبون فی دجلۃ الی الابلۃ
ومن الابلۃ الی عمان والسند و
الھند والصین کل ذلک متصل
بعضہ ببعض،

پھر دریائے دجلہ میں جہازوں پر سوار ہو
کر ابلہ[1] جاتے ہیں، اور ابلہ سے عمان
پھر سندھ، ہندوستان اور چین روانہ
ہو جاتے ہیں، یہ سارے ممالک ایک دوسرے
سے قریب اور ملے ہوئے ہیں،

(ص ۱۵۳ و ۱۵۴)

ثم الی کرمان، ثم الی السند

پھر کرمان، پھر سندھ، پھر ہند اور

---

[1] ابلہ عراق پر قبضہ سے پہلے ایرانیوں کے زمانہ میں ہندوستان کے لئے خلیج فارس کا سب سے بڑا اور مشہور بندرگاہ تھا، جو بصرہ کے قریب واقع تھا، ابلہ سے ہندوستان کی تجارتی آمد و رفت اس کثرت سے تھی کہ اہل عرب اسے ہندوستان ہی کا ایک ٹکڑا سمجھتے تھے، چین اور ہند سے آنے والے جہاز یہیں آتے تھے اور یہیں سے روانہ ہوتے تھے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۵۰) ۱۲ میل شمال اور آباد صوبہ جس کے تحت متعدد شہر اور گاؤں تھے، یہ فارس اور کرمان، سجستان اور خراسان کے درمیان واقع ہے عرب

تزال الهند تزل الطير [illegible]

وإيتوبيا وفيها نهامة و

اليمن والسند والهند في العين.

واسقوبيا....

(ص ۱۵۵)

ومن عجائب الأرض نار

بسقلية وبالأندلس وبالهند

تشتعل في حجارة ان رام احد ان

يحمل منها شعلة لم تتقد،

(ص ۱۵۵)

ومزج مهران نهر السند

من جبال شقنان ونهر السند

هو شعب نهر جيحون وإليه

ينسب بعض مملكة الهند بمر

بالمنصورة ويصب في البحر

الشرقي الكبير بعد ان تحمل منها

انهار بلاد الهند (ص ۱۴۲، ۱۴۳)

اور اسقوبیا [illegible]

آباد ہیں،

زمین کے عجائبات میں سقلیہ اور اندلس

اور ہندوستان کی وہ آگ بھی ہے جو

پتھر میں بھی بھڑکتی ہے، اگر کوئی شخص

اس کی چنگاری لینا چاہے تو نہیں

سکتا کیونکہ وہ ایسی [illegible]

دریائے [illegible] اور [illegible]

پہاڑ ہے اور یہ دریا [illegible]

شاخ ہے ہندوستان کے بعض [illegible]

اس کی [illegible]

سے گزرتا ہے اور [illegible]

دریا [illegible]

(بقیہ حاشیہ ص ۲۰) سیاح ہندوستان کی آمد و رفت کے سلسلہ میں [illegible]

ہیں (معجم البلدان ج ۵، ص ۲۴۰) [illegible]

Marfat.com

سلیمان تاجر

سلیمان سب سے پہلا عرب سیاح ہے جس کا سفرنامہ ہم تک پہونچا ہے، وہ دراصل ایک تاجر تھا، جو عراق کی بندرگاہ سے چین اور مشرق اقصیٰ جایا کرتا تھا، اس آمد و رفت میں اس نے ہندوستان کے پورے ساحل کا چکر لگایا تھا، اپنے سفرنامہ میں اُس نے ہندوستان کی تہذیب و معاشرت، تمدن و سیاست، یہاں کے راجاؤں کے بعض تعزیری قوانین اور چین سے اس کا موازنہ کیا ہے، اس کے معلومات بیشتر چشم دید ہیں، اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہوسکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا سیاح ہے، یہ سفرنامہ اس نے ۲۳۷ھ میں لکھا تھا، اور ۸۵۱ء میں پہلی مرتبہ پیرس سے فرنچ ترجمہ اور فرانسیسی عالم رینو (Reinaud) کے تعارفی مقدمہ کے نام کے ساتھ سلسلۃ التواریخ کے ساتھ شائع ہوا ہے،

Marfat.com

سلسلۃ التواریخ

البحر الثالث یحوھر کند و — تیسرے سمندر کو بحر ہرگند[1] کہتے ہیں،

بینہ وبین بحر دلاروی جزائر — کہ اور بحر دلاروی کے درمیان ہیں

کثیرۃ یقال انھا الف وتسعمایۃ — سارے جزیرے آباد ہیں، کہا جاتا ہے

جزیرۃ وھی فوق مابین ھذین — کہ اُن کی تعداد ایک ہزار نو سو ہے یہی

البحرین دلاروی وھرکند و — جزیرے ان دونوں سمندروں کے درمیان

ھذہ الجزایر تملکھا امراۃ و — حد فاصل ہیں، ان پر ایک عورت کی

یقع فی ھذہ الجزایر عنبر عظیم — حکومت ہے ان جزیروں میں بیش قدر

القدر فتقع القطعۃ مثل البیت — عنبر ہوتا ہے، عنبر کا ٹکڑا پودوں کی

ونحوہ وھذا العنبر ینبت فی — طرح ہوتا ہے، اور سمندر کی گہرائیوں

قعر البحر نباتا فاذا اشتد ھیجان — پودوں ہی کی شکل میں اُگتا ہے، جب

البحر قذفہ من قعرہ — سمندر کی طغیانی بڑھ جاتی ہے، تو وہ سانپ کی چھتری (لکڑمتا) کی طرح گرا دیتی ہے

---

[1] سلیمان نے بحر ہند کو ہرگند کہا ہے، ہرگند سمندر کے اس حصہ کو کہتے ہیں، جو جنوبی ہند کے کناروں سے لگا ہے (عرب و ہند کے تعلقات ص ۱۲۶)

[2] ان سے جزائر شرق الہند اور جزیرہ نمائے ہند مراد ہیں،

Marfat.com

مثل الفطر والكماة وهذه
الجزائر التي تملكها المرأة عامرة
بمثل النارجيل وبعد ما بين الجزيرة
والجزيرة فرسخان وثلثة واربعة
وكلها عامرة بالناس والنارجيل
ومالهم الودع وهذه الملكة
تدخر الودع في خزاينها ويقال
ان اهل هذه الجزيرة لا يكون
اصنع منهم حتى انهم يعملون
القميص مفروغا منه نسجا
بالكمين والدخريصين والجيب
ويبنون السفن والبيوت و
يعملون سائر الاعمال على هذا
النسق من الصنعة والودع
يانيهم على وجه الماء وفيه
روح فتوخذ سعفة من سعف
النارجيل فتطرح على وجه الما
فيتعلق فيها الودع وهو يدعونه
الكبتح وآخر هذه الجزائر سرنديب

ان جزیروں میں جہاں عورت کی حکمرانی
ہے، ناریل کے درختوں کی کثرت ہے اور
ایک جزیرے سے دوسرے جزیرے کا فاصلہ
۲، ۳ یا ۴ فرسخ ہے، اور ان سب میں
آدمی آباد ہیں اور ناریل کے درخت ہوتے
ہیں، ان لوگوں کی دولت کوڑی ہے اور
حکومت کوڑیاں اپنے خزانے میں جمع
کرکے رکھتی ہے، کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں
سے اچھے کاریگر کہیں نہیں ہوتے، یہ لوگ
مع آستین، دامن اور گریبان کے قمیص
کرتے بن لیتے ہیں، جہاز اور گھر خود تیار
کرتے ہیں، اور حرفت کے سارے کام بھی اسی
طریقہ سے خود کر لیتے ہیں، کوڑیاں پانی کی
سطح سے حاصل کرتے ہیں ان میں جان
ہوتی ہے، وہ پانی کی سطح پر آتی ہیں ناریل
کی شاخ پانی کی سطح پر پھینک دیجاتی
ہے، کوڑیاں اس سے لپٹ جاتی ہیں گو
اس کو کتح کہتے ہیں، ان جزیروں کے آخر
میں بحر ہند کے کنارے لنکا کا جزیرہ ہے،

Marfat.com

وفی هذا البحر اذا رکب الی سفالة
جزایر لیست بالکثیرة غیر انها
لا تضبط منها جزیرة یقال لها
الرامنی فیها عدة ملوک سمیتها
یقال ثمانیة او تسع مایة فرسخ
وفیها معاون الذهب وفیها
معادن تدعی فنصور سکون
الکافور الجید منها، (ص۵)

وفی هذه الجزیرة اعنی الرامنی
فیلة کثیرة وفیها البقر والخیزران
وفیها قوم یاکلون الناس وهی
تشرع علی بحر من هرکند وسلاهط
وبعد هذه الجزائر تدعی لنجبالوس
وفیها خلق کثیر عراة الرجال
والنساء غیر ان علی

جو کہ انکی طرف سے ہیں جن کی تعداد زیادہ نہیں ہے
وسیع ہے ان میں سے ایک جزیرہ کہ جس
کہتے ہیں، اس میں کئی بادشاہ ہیں ان کی
تقریباً آٹھ یا نو سو فرسخ بیان کیا جاتا ہے
اس میں سونے کی کانیں ہیں، اور کچھ اور
کانیں بھی ہیں جنہیں فنصور کہتے ہیں، اور
یہاں عمدہ قسم کا کافور ہوتا ہے،

اس جزیرہ میں ہاتھیوں کی کثرت ہے
بکثرت بانس بھی ہوتے ہیں، یہاں کے لوگ
ہے جو لوگوں کو کھا جاتی ہے، یہ جزیرہ
اور بحر ہرکند و سلاہط کے درمیان آباد ہے،
بعد لنجبالوس کے جزیرے ہیں، ان میں بڑی
آبادی ہے، مرد اور عورتیں ننگے
رہتے ہیں، البتہ عورتیں درخت کے پتوں

سلہ یاقوت نے اسے رامی لکھا ہے اس سے خلیج بنگال مراد ہے، سلہ فنصور دراصل ایک جاوی لفظ ہے جو
کافور کی پیداوار کے لئے مشہور تھا، سلہ یہ ایک سرخ رنگ کی لکڑی ہے جس کے پتے بادام کے پتوں کی طرح
ہیں سلہ یعنی بحر اندمان جو بحر ہرکند کے بعد پڑتا ہے، سلہ یعنی سلطنت چانگما جو اب کمبوڈیا کہلاتی ہے

Marfat.com

عورۃ المرأۃ ورقا من ورق
الشجر فاذا مرت بهم المراکب
جاؤا الیهما بالقوارب الصغار
والکبار و بایعوا اهلها العنبر
والنادجیل بالحدید، وما
یحتاجون الیه من کسوۃ لانه
لا حر عندهم ولا برد،
ص ۱۰۹

سے ستر پوشی کر لیتی ہیں جب جہازان
لوگوں کے علاقے سے گذرتے ہیں تو وہ
چھوٹی بڑی کشتیوں میں اُن کے پاس
آتے ہیں، اور جہاز والوں کے ہاتھ عنبر
اور نارجیل، لوہے کے بدلے میں فروخت
کرتے ہیں، چونکہ گرمی اور سردی یہاں
نہیں پڑتی، اس لیئے ان لوگوں کو لباس
کی ضرورت نہیں ہوتی،

واما بحر هرکند فله ریح
غیر هذه..... فیغلی لها البحر
کغلیان القدر ویقذف العنبر
الکثیر وکلما کان البحر اغزر و
البعد قعرا کان العنبر اجود و
هذا البحر اعنی هرکند اذا
عظمت امواجه تراه مثل
النار تتقد وفی هذا البحر سمک
یدعی الخرو وهو سبع یبتلع
الناس (ص ۱۳)

بحر ہند کی ہوا بحر انڈومان سے مختلف
ہے، یہ طغیانی کے زمانہ میں ہانڈیوں کی
طرح ابلنے لگتا ہے، اور بہت سا عنبر کنارے
کی طرف پھینک دیتا ہے، اور سمندر جس
قدر گہرا ہوتا ہے، اس کا عنبر اتنا ہی
نفیس ہوتا ہے، اور جب بحر ہند میں
زیادہ تلاطم ہوتا ہے تو سمندر آگ
کی طرح بھڑکتا دکھائی دیتا ہے اس
میں ایک مچھلی ہوتی ہے، جسے کوسج کہتے
ہیں۔ یہ دراصل ایک درندہ ہے جو انسان
کو نگل لیتا ہے،

Marfat.com

فتنطف المراكب منها الى
بلاد الهند وتقصد الى كوكم
ملى والمسافة من مسقط الى
كوكم ملى شهر على اعتدال الريح
وفى كوكم ملى مسلحة لبلاد كلها
ملى تجئ السفن الصينية وبها
عذب من آبار فيأخذ من الصينية
الف درهم ومن غيرها من السفن ما
بين عشرة دنانير الى دينار وبين مسقط
وبين كوكم ملى وبين هرمز
نحو من شهر وبكوكم ملى
يستعذبون الماء ثم تخلف
المراكب اى تقلع الى بحر هرمز
فاذا جاوزوه صاروا الى موضع
يقال له لنج بالواو لا يفهمون
لغة العرب ولا ما يعرفه التجار
من اللغات وهم قوم لا يلبسون
الثياب بيضا كوا سجه وذكروا
انهم كثيروا منهم السمار و

جہاز مسقط سے ہندوستان کی طرف آتے
ہیں، اور کوکن کا رُخ کرتے ہیں، مسقط
سے کوکن ایک ماہ کی مسافت پر ہے بشرطیکہ
ہوا سازگار اور معتدل ہو، کوکن میں
جہازوں کے بنانے اور درست کرنے کا
کارخانہ ہے، کوکن میں چینی جہاز
آتے ہیں، اور وہاں میٹھے پانی کے کوئیں
بھی ہیں، چینیوں سے ایک ہزار درم
لیا جاتا ہے، لیکن دوسرے ملکوں کے
جہازوں سے دس سے ایک دینار تک
بھی لے لیتے ہیں، مسقط، کوکن اور
بحر ہند کے درمیان تقریباً ایک مہینہ
کی مسافت ہے، کوکن کے لوگ میٹھا پانی
پیتے ہیں، اس کے بعد جہاز بحر ہند کی طرف
جاتے ہیں، اور اسے پار کر لینے کے بعد
چنگام اور سلمٹ پہونچ جاتے ہیں، یہاں
کے لوگ عربوں اور دوسرے تاجروں
کی زبان نہیں سمجھتے، یہ لوگ کپڑے نہیں
پہنتے، اُن کا رنگ گورا ہے، اُن کے بچے

Marfat.com

ذٰلك ان رجالهم يخرجون اليهم
من الجزيرة فى زوارق منقورة
من خشبة واحدة ومعهم
النارجيل وقصب السكر والموز
وشراب النارجيل وهو شراب
ابيض فاذا شرب
ساعة يوخذ من النارجيل
فهو حلو مثل العسل فاذا ترك
ساعة صار شرابًا وان بقى اياما
صار خلا فيبيعون ذٰلك بالحد
وربما وقع اليهم العنبر اليسير
فيبيعونه بقطع الحديد وانما
يتبايعون بالاشارة يدا بيد
اذ كانوا لا يفهمون اللغة و
هُم حذاق بالسباحة فربما
استلبوا من التجار الحديد و
لا يعطونهم شيئًا،

پر واڑھیاں فطری طور پر نہیں ہوتیں،
لوگوں کا بیان ہے کہ اُن کی عورتیں
نہیں نظر آتیں، اس لئے کہ مرد ہی جزیرہ
سے نکل کر لکڑی کی ڈونگیوں میں اُن
کے پاس جاتے ہیں، اور اُن کے ساتھ
ناریل، گنا، کیلا، اور ناریل کی شراب
ہوتی ہے، یہ شراب سفید ہوتی ہے۔
اگر اس کو تیار کئے جانے کے وقت ہی
پیا جائے، تو وہ شہد کی طرح میٹھی معلوم
ہوتی ہے، اور اگر کچھ دیر اسے چھوڑ دیا جائے
تو وہ شراب ہو جاتی ہے، اور اگر کئی دن
تک باقی رہ جائے تو سرکہ بن جاتی ہے۔
لوگ اسے لوہے کے عوض بیچ دیتے ہیں،
اور کبھی کبھی تھوڑا سا عنبر بھی ان کو مل
جاتا ہے، اس کو بھی لوہے کے ٹکڑے
کے بدلہ میں بیچ دیتے ہیں، اور زبان
نہ سمجھنے کی وجہ سے ہاتھوں کے اشارہ
سے خرید و فروخت کرتے ہیں، انھیں تجارت
میں بڑی مہارت ہے کبھی تاجروں کو

(ص ۱۶ تا ۱۸)

Marfat.com

ثم تستیر المراکب الی موضع
یقال له صنف مسیرة عشرة
ایام وبها معدن وعنه یؤتی
بالعود الصنفی وبها ملك وهم
قوم سمر یلبس کل واحد
منهم فوطتین فاذا استعذبوا
منها خطفوا الی موضع یقال
له صندر فولات وهی جزیرة
فی البحر والمسافة الیها عشرة
ایام وفیها معدن ثم تخطف
المراکب الی بحر یقال له صنجی
(ص ۲۰)
وذکروا ان فی جزیرة یقال

پھر جہاز مقام صنف (چنپہ) کی طرف
روانہ ہوتے ہیں، جو دس دنوں کی مسافت
پر واقع ہے، یہاں معدن اور میٹھا پانی
ہوتا ہے، اور یہیں سے صنفی عود کی سپلائی
ہوتی ہے، یہاں ایک بادشاہ بھی ہے اس
قوم کا رنگ گندمی ہے، ہر شخص صرف دو
لنگیاں پہنتا ہے، سیاح یہاں شیریں
پانی سے سیراب ہونے کے بعد چندا پور[1]
کی طرف نکل پڑتے ہیں، چندا پور ایک
سمندری جزیرہ اور چنپہ سے دس دنوں
کے فاصلہ پر ہے، یہاں بھی شیریں پانی
کے چشمے ہیں، اس کے بعد جہاز جھی[2] سمندر
کی طرف روانہ ہوتے ہیں،
لوگوں کا بیان ہے کہ جزیرہ کلان

---

[1] چندا پور مالابار سے متصل صوبہ مدراس میں مغربی گھاٹ پر واقع ہے، آج کل اس کو گرا کہتے ہیں، تقریباً دو سو برس سے اس پر پرتگال والوں کا قبضہ ہے، اور ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کا یہی پایۂ تخت ہے [2] یعنی بحر چین،

Marfat.com

له عمان فیما بین سرندیب
وکله وذلك من بلاد الهند
فی شرقی البحر تقوم من السودان
عراة اذا وجد والانسان
من غیر بلادهم علقوه منکسا
وقطعوه واکلوه نیاً وعدّ
هؤلاء کثیر وهو فی جزیرة
واحدة ولیس لهم ملك و
غذاوهم السمک والموز و
النارجیل وقصب السکر ولهم
شبیه بالغیاض والاجاه،
وذکروان فی ناحیة البحر
سمکا صغیراً طیار ایطیر علی وجه
الماء یسمی جراد الماء وذکروان بناحیة
البحر سمکا یخرج حتی یصعد علی
النارجیل فیشرب ما فیه من الماء
ثم یعود الی البحر، وذکروا ان

میں جو لنکا اور کلا بار کے درمیان ایک
ہندوستانی علاقہ اور سمندر کے مشرقی
کنارے پر واقع ہے، سوڈانیوں کی ایک
جماعت ننگ دھڑنگ رہتی ہے، اور
دوسرے ملک والوں کو اگر پا جاتی ہے
تو الٹے لٹکا کر، ٹکڑے ٹکڑے کر کے
کچا کھا جاتی ہے، ان لوگوں کی آبادی
زیادہ ہے، اور ایک ہی جزیرہ میں
بلا بادشاہ کے رہتے ہیں، ان کی خوراک
مچھلی، کیلا، ناریل اور گنا ہے، یہ لوگ
جنگلوں اور جھاڑیوں میں نظر آتے ہیں
لوگ کہتے ہیں کہ سمندر کے کنارے
چھوٹی چھوٹی مچھلیاں رہتی ہیں، جو
پانی کی سطح پر اڑتی رہتی ہیں، انھیں
پانی کی ٹڈی کہتے ہیں، لوگوں کا یہ
بھی بیان ہے کہ سمندر کے کنارے ایک
ایسی مچھلی ہوتی ہے، جو پانی سے نکل کر
ناریل کے درخت پر چڑھ جاتی ہے اور
اس کا پانی پی کر پھر سمندر میں چلی جاتی ہے

Marfat.com

ویتخذ منه کحل لبعض علل العین

لوگ کہتے ہیں کہ سمندر میں کیکڑے کی طرح
ایک جانور ہوتا ہے جو سمندر سے نکلنے
ہی پتھر ہو جاتا ہے، اس پتھر سے سرمہ
بنایا جاتا ہے اور وہ آنکھوں کے بعض
امراض میں استعمال ہوتا ہے،

(ص ۲۲ و ۲۳)

واهل الهند والصين
مجمعون على ان ملوك الدنيا
المعدودين اربعة فاول
من يملكون من الاربعة
ملك العرب وهو عندهم
اجماع لا اختلاف بينهم
فيه انه ملك اعظم الملوك
واكثرهم مالا وابهاهم
جمالا وانه ملك الدين
الكبير الذى ليس فوقه شئ
ثم يعد ملك الصين نفسه
بعد ملك العرب ثم ملك الروم
ثم يبصر املك المخزى الآذان
فاما بلهراه فانه اشرف

چین اور ہند و شاں والے اس
بات پر متفق ہیں کہ دنیا کے قابلِ ذکر
اور لائقِ شمار بادشاہ چار ہی ہیں،
ان میں سب سے اوّل عرب کا بادشاہ
ہے، اس بارے میں ان کا بالکل اتفاق
ہے اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں
کہ وہ سب سے بڑا، سب سے زیادہ
دولت مند، سب سے زیادہ خوبصورت
اور سب سے بڑے دین (اسلام) کا
بادشاہ ہے، اور اس سے برتر کوئی
چیز نہیں، عرب کے بادشاہ کے بعد
چین کا بادشاہ اپنے کو بڑا شمار کرتا
ہے، اس کے بعد شاہ روم اور اس کے
بعد بلہرا (بلہرا) راے جو گجرات کا راجہ

Marfat.com

الهند وهم له مقرون بالشرف
وكل ملك من ملوك الهند
متفرد بملكه غير انه مقرون
لهذا فاذا وردت رسله على
سائر الملوك صلوا الرسله
تعظيما له وهو ملك يعطى العطاء
كما تفعل العرب وله الخيل
والفيلة الكثيرة والمال الكثير
وماله دراهم تدعى الطاطرية
وزن كل درهم درهم ونصف
بسكة الملك وتاريخه فى سنة
من مملكة من كان قبله ليس
كسنة العرب من عصر النبى
عليه السلام بل تاريخهم
بالملوك وملوكهم يعمرون و
ربما ملك احدهم خمسين سنة
وتزعم اهل مملكة بلهرا انما يطول
مدة ملكهم واعمارهم فى الملك
لجتهم للعرب وليس فى الملوك

تھا) ہے، جو چھیدے ہوئے کان والے
لوگوں کا بادشاہ ہے، بلہرا ہند وستان
کا سب سے معزز راجہ ہے اور سارے
ہند وستانی اس کی عظمت کے قائل
ہیں، ہند وستان کے تمام راجے خود
مختار ہیں، اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں مگر
بلہرا کی عظمت و شرف کے یہ سب معترف
ہیں، اور جب اُس کے قاصد اور سفیر دوسرے
راجاؤں کے دربار میں پہنچتے ہیں تو وہ
کی عظمت کے اعتراف میں وہ اسکے سفیروں کا
کورنش بجا لاتے ہیں، راجہ بلہرا عربوں کی طرح
داد و دہش کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑا
ہاتھی، اور مال و دولت کی فراوانی ہے
اس بادشاہ کی دولت یعنی سکے طاطری
کہلاتے ہیں، اُن کا وزن عام سکوں کے
وزن سے ڈیوڑھا ہوتا ہے، اس کا سنہ عربوں
کے سنہ کے برعکس جو عہد رسالت سے
شروع ہوتا ہے بادشاہوں کے سنہ جلوس
سے شروع ہوتا ہے اُن کے بادشاہوں کی

Marfat.com

اشدّ حبا للعرب منه وکذلک

اهل ملکته ،

عمریں دراز ہوتی ہیں ان بادشاہوں کی

سال تک حکومت کرتے ہیں ، اس کے

اہل ملک سمجھتے ہیں کہ ان کے بادشاہوں

کے عہد حکومت اور ان کی عمروں کے

طویل ہونے کا سبب عربوں سے محبت

ہے ، کوئی راجہ اور اسکی رعایا بلہرا اور

اس کی رعایا سے زیادہ عربوں سے محبت

نہیں کرتی ،

وبلهرا اسم لکل

ملک منهم ککسری ونحوه و

لیس باسم لازم وملک بلهرا

وارضه اولها ساحل البحر

وهی بلاد تدعی الکهکو متصلة

علی الارض الی الصین وحوله

ملوک کثیر یقاتلونه غیر انه یظهر

علیهم فمنهم ملک یدعی ملک الجزر

وهو کثیر الجیش لیس لاحد

من الهند مثل خیله و

بلہرا اس سلطنت کے ہر بادشاہ کا لقب

ہے ، جس طرح (عراق کی سلطنت

کے ہر بادشاہ کا لقب) کسری وغیرہ

ہے ، یہ کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں ،

بلہرا کی سلطنت اور سرزمین کا آغاز

ساحل سمندر سے شروع ہوتا ہے[1]

وہ علاقہ کوکن کہلاتا ہے ، جو خشکی میں

چین تک چلا گیا ہے ، اس کے نواح

میں بہت سے راجہ ہیں ، جو اس سے

لڑتے بھڑتے رہتے ہیں لیکن وہ سب کے

---

[1] سمندر کے کنارے کنارے یہ علاقہ چین تک پھیلا ہوا ہے۔

Marfat.com

هو عدو العرب غير انه
مقران ملك العرب اعظم الملوك
وليس احد من الهند اعدى
للاسلام منه وهو على لسان
من الارض واموالهم كثيرة
وابلهم ومواشيهم كثيرة و
يتبايعون بالفضة التبر ويقال
ان لهم معادن وليس فى بلاد
الهند امن من السرق منها
والى جانبه ملك الطافن وهو
قليل المملكة وبنا وهو بيض
اجمل نساء الهند وهو ملك
مراغ لمن حوله لقلة جيشه
وهو يحب العرب كحب بلهرا۔

غالب آجاتا ہے، ان میں ایک گجرات کا راجہ
ہے جس کے پاس بڑی فوجیں ہیں، کسی
ہندوستانی راجہ کے پاس اتنی فوجیں اور
گھوڑے نہیں، وہ عربوں کا دشمن ہے لیکن
اس حقیقت کا معترف ہے کہ عرب کا بادشاہ
ہی سب سے بڑا بادشاہ ہے، اس سے بڑھ کر
کوئی ہندوستانی اسلام کا دشمن نہیں، یہ
خاکنائے (کاٹھیاواڑ) میں رہتا ہے اس
کے پاس دولت، اونٹ اور مویشی بہت زیادہ
ہیں، اس ملک کے لوگ چاندی کے بدلہ
سونا خریدتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان
کے پاس کئی کانیں ہیں، اس شہر سے زیادہ
کوئی شہر چوری سے محفوظ نہیں، ان کے
ایک کنارے طافن (گجرات کا بندرگاہ)
جس کی مملکت چھوٹی سی ہے، یہاں
کی عورتوں کا رنگ گورا ہوتا ہے اور
وہ ہندوستان کی خوبصورت ترین عورتیں
ہوتی ہیں، لشکر کی کمی کی وجہ سے یہ راجہ
اپنے گردوپیش کے راجاؤں سے مصالحت

کے ساتھ رہتا ہے، اور بلہرا کی طرح عورتوں
سے محبت رکھتا ہے،

ویلی ھؤلاء ملک یقال لہ
دھمی یقاتلہ ملک الجزر ولیس
لہ شرف فی الملک وھو ایضًا
یقاتل بلھرا کمال یقاتل ملک
الجزر ودھمی ھذا اکثر جیشا من
ملک بلھرا ومن ملک الجزر و
من الطاق ویقال انہ اذا خرج
الی القتال یخرج فی نحو من خمسین
الف فیل ولا یخرج الا فی الشتاء
لان الفیلۃ لا تصبر علی العطش
فلیس لیعہ الا الخروج فی الشتاء
ویقال ان عساکری عسکرہ نحو
من عشرۃ الف الی خمس عشر
الفا وفی بلادہ الثیاب التی لیس
لاحد مثلھا یدخل الثوب
فیھا فی حلقۃ خاتم رقۃ وحسنا
وھو من قطن وقد رایتا بعضھا

ان راجاؤں سے قریب ہی ایک راجہ
دھمی (برہما) کا راجہ کہتے ہیں
انہی سے گجرات کے راجہ کی لڑائی رہتی ہے،
اس کی اپنے ملک میں کوئی عزت و توقیر
نہیں، راجہ گجرات کی طرح اس کی بھی
راجہ بلہرا سے جنگ رہتی ہے، اس کی فوجیں
بلہرا، گجرات، اور طاقن کے راجاؤں سے
زیادہ ہیں، کہا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں
تقریبًا پچاس ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے
اور صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے کیونکہ
ہاتھی پیاس نہیں برداشت کر سکتے،
اس لئے صرف جاڑوں ہی میں نکلنے کا
موقع رہتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی
فوج کے دھوبیوں کی تعداد دس ہزار
سے پندرہ ہزار تک ہے، اس کے ملک
سے اچھے کپڑے نہیں ہوتے، سوتی
کپڑے اتنے نفیس اور باریک ہوتے ہیں

Marfat.com

والذی ینفق فی بلادہ الودع و
ھُوعین البلاد یعنی مالھا و فی
بلادہ الذھب والفضۃ والعود
والثیاب..... وفی بلادہ البشان
المعلم وَھُوالکرکدن لَہٗ فی
مقدم جبھتہ قرن واحد وفی
قرنہ علامۃ صورۃ خلقۃ
کصورۃ الانسان فی حکایتہ
القرن کلہ اسود والصورۃ
بیضآ فی وسطہ وھذا الکرکدن
دون الفیل فی الخلقہ الی السواد
ماھو ویشبہ الجاموس قوی
لیس کقوتہ شئی من الحیوان
ولیس لہ مفصل فی رکبتہ ولا
فی یدہ و ھو من لدن رجلہ
الی ابطہ قطعۃ واحدۃ و
الفیل یھرب منہ ویجترکما
تجتر البقر والابل ولحمہ حلال
قد اکلناہ وھو فی ھذہ المملکۃ

کہ انگوٹھی کے حلقہ میں آسانی سے سما جاتے
ہیں، اس طرح کے بعض کپڑے ہم نے خود
دیکھے ہیں، ان ممالک میں کوڑیاں رائج
ہیں، جو بطور سکہ کے چلتی ہیں، اور یہی کوڑیاں
یہاں کی دولت ہیں، سونا، چاندی، عود
اور کپڑے یہاں ہوتے ہیں..... اس ملک میں
گینڈا بھی ہوتا ہے، جس کی پیشانی پر ایک
سینگ ہوتا ہے، سینگ کے اندر آدمی
کی شکل کے مانند ایک شکل ہوتی ہے، سارا
سینگ سیاہ ہوتا ہے، مگر یہ شکل سفید
ہوتی ہے، گینڈا جسامت میں ہاتھی سے
چھوٹا اور بھینس کی طرح سیاہ ہوتا ہے، اس
کے جیسا طاقت ور کوئی جانور نہیں ہوتا،
اس کے گھٹنوں اور ہاتھوں میں کوئی جوڑ
نہیں ہوتا، بلکہ پیر سے نیفل تک ایک ہی
ٹکڑا چلا گیا ہے، ہاتھی اس سے بہت بھاگتا
ہے، وہ اونٹوں اور گایوں کی طرح جگالی
کرتا ہے، اس کا گوشت حلال ہے، اور
ہم نے اسے کھایا ہے، اس ملک کے جنگلوں

(نظر میں)

Marfat.com

كثيرفى غياضهم وهوفى سايربلاد
الهند غيران قرون هذا اجود
فربما كان فى القرن صورة
رجل وصورة طاووس وصورة
سمكة وسائرالصور واهل الصين
يتخذون منها المناطق وتبلغ
المنطقة ببلاد الصين الفى
دينار وثلثة الف واكثر على
قدرحسن الصورة وهذا
كله يشترى من بلاد رهمى
بالودع وهو عين البلاد
واما بلاد الهند فانه اذا
ادعى رجل على اخر دعوى يجب
فيها القتل قيل للمدعى احتاله
النار فيقول نعم فتحمى حديدة
احمر شديد احتى يظهر النار
فيها ثم يقال له ابسط يدك
فتوضع على يد ه شمع ورقات

اور جھاڑیوں میں یہ جانور بکثرت اور سانڈے
ہندوستان میں بھی پایا جاتا ہے لیکن یہاں
کے گینڈوں کی سینگ بہت عمدہ ہوتی
ہے، بعض سینگوں میں آدمی کی اور بعض
میں مور یا مچھلی یا کسی اور جانور کی تصویر
ہوتی ہے، چین کے لوگ اس سے کمر بند
اور چمچے بناتے ہیں جس کی قیمت نفاست
وعمدگی کے اعتبار سے دو ہزار تین ہزار
اور اس سے بھی زائد ہوتی ہے، یہ سب رہمی
سے کوڑیوں کے عوض خریدی جاتی ہیں،
اور کوڑی ہی ان شہروں کا سکہ ہے،
ہندوستان میں جب کوئی شخص دوسرے
شخص پر ایسا دعوی کرتا ہے جس میں ملزم
(مدعی علیہ) کی سزا موجب قتل ہو تو الزام
لگانے والے (مدعی) سے کہا جاتا ہے کہ
کیا تم ملزم سے آگ اٹھواؤ گے اگر وہ
اقرار کرتا ہے تو ایک لوہا خوب گرم ہوتا
ہے، اور جب وہ آگ بن جاتا ہے تو ملزم

لہ اس سے پان کے پتے مراد ہیں،

Marfat.com

من ورق شجر ثم توضع علی
یدہ الحدیدۃ فوق الورق ثم
یمشی بھا مقبلا ومدبرا حتی
یلقیھا عن یدہ فیوتی بکبش من
جلود فیدخل یدہ فیہ ثم یختم
بختم السلطان فاذا کان بعد
ثلاث اتی بارز غیر مقشر فیقال
لہ اذھب فان لم یکن فی یدہ
اثر فقد فلج ولا قتل علیہ و
یغرم الذی ادعی علیہ مثلا
من ذھب یقبضہ السلطان
لنفسہ وربما اغلوا الماء فی
قدر حدید او نحاس حتی لا
یقدر احد ید نو منہ ثم
یطرح فیہ خاتم حدید و
یقال ادخل یدک فتناول
الخاتم وقد رأیت من ادخل
یدہ واخرجھا صحیحۃ و
یغرم المدعی ایضا مثلا من ذھب

کا ہاتھ پھیلا کر اس پر ایک خاص درخت
کی سات پتیاں رکھ کر ان پر یہ گرم لوہا
رکھ دیا جاتا ہے، ملزم اسے لے کر آگے پیچھے
چلتا، اور پھر لوہے کو گرا دیتا ہے، اس کے
بعد چمڑے کا ایک تھیلا لایا جاتا ہے، اور اس
میں ملزم کا ہاتھ ڈال دیا جاتا ہے، پھر بادشاہی
مہر سے اسے بند کر دیا جاتا ہے، تین دن
کے بعد اس کو وہاں دے کر اس سے کہا
جاتا ہے کہ اس کا چاول نکالو، اگر اس
کام سے اُس کے ہاتھ پر کوئی اثر نہیں
ہوتا تو وہ کامیاب اور سچا سمجھا جاتا ہے
اور اسے قتل کرنے کے بجائے مدعی پر ایک
من سونا جرمانہ کیا جاتا ہے، اور یہ جرمانہ
بادشاہ لے لیتا ہے کبھی لوہے کے بجائے
لوہے یا تانبے کے برتن میں پانی اتنا جوش
دیا جاتا ہے کہ کوئی شخص اس کے قریب
جانے کی ہمت نہیں کر سکتا ہے، پھر اس
میں لوہے کی ایک انگوٹھی ڈال کر ملزم
سے اس کو نکالنے کے لیے کہا جاتا ہے

خود بعض ایسے آدمیوں کو دیکھا ہے جنھوں
نے (اس گرم پانی میں انگوٹھی نکالنے
کے لئے) اپنے ہاتھ ڈالے اور وہ صحیح و
سالم نکل آئے چنانچہ مدعی پر ایک من
سونے کا جرمانہ لگایا گیا،

والهند كلّهم يحرقون موتا
هُم بالنّار وسر ندیب اخر الجزائر
وهي من بلاد الهند وربّما الحرق
الملك فتدخل نساؤه النّار
فيحترقن معه وان شئن لم
يفعلن۔

سارے ہندوستانی اپنے مردوں کو
آگ میں جلاتے ہیں، اور لنکا آخری جزیرہ
اور مملکت ہند میں شامل ہے[1]، عموماً راجہ
کے ساتھ اس کی رانیاں بھی جل کر ستی
ہو جاتی ہیں، اور اگر وہ چاہیں تو زبردستی
ہوں (یعنی یہ اُن کی خواہش پر موقوف
ہے اس میں کوئی زبردستی نہیں)

(صفحہ)

وبلاد الهند من غيب
الى السياحة فى الغياض و
الجبال وقل ما يعاشر النّاس
ويأكل احيانًا الحشيش وثمر
الغياض ويحمل فى احليله

ہندوستان میں کچھ لوگ[2] بیابانوں،
جنگلوں، اور پہاڑوں کی سیر کرتے ہیں
لوگوں سے بہت کم ملتے جلتے ہیں، یہ
لوگ گھاس پات، اور جنگلوں کے پھل
کبھی کبھی کھا لیتے ہیں، اور عضو تناسل

---

[1] یعنی سیلان کے زمانہ میں لنکا وغیرہ بھی ہندوستان کی علاقے تھے [2] یہ جوگیوں اور تارک الدنیا فقیروں کا حال لکھا ہے،

Marfat.com

حلقة حديد ئلا ياتى النساء — ہیں لوہے کی ایک زنجیر اس لئے ڈال لیتے
ومنهما عريان ومنهم من — ہیں، تاکہ عورتوں کے پاس نہ جاسکیں، ان
ينصب نفسه للشمس مستقبلها — میں سے کچھ لوگ بالکل ننگے رہتے ہیں، ان
عريانا لا ان عليه شيئا من — میں سے کچھ لوگ سورج کی طرف رُخ
جلود النمور فقد رأيت رجلا — کرکے ننگے کھڑے رہتے ہیں، ان کے جسم
منهم كما وصفت ثم انصرفت — پر چیتوں کی مختصر سی کھال ہوتی ہے، ایک
وعدت بعد ست عشرة سنة — آدمی کو میں نے خود دیکھا کہ سورج کی طرف
فرايته على تلك الحال فتعجبت — رُخ کرکے ننگا کھڑا ہے، پھر ۱۶ سال بعد
كيف لا تتسل عينه من حر الشمس — میں واپس ہوا تو اسی حالت میں پایا، ور
واهل بيت المملكة فى — مجھے سخت تعجب ہوا کہ سورج کی تمازت
كل مملكة اهل بيت واحد لا — سے اس کی آنکھیں کیوں نہ پگھل گئیں،
يخرج عنهم الملك ولهم ولاة — یہاں کی ہر سلطنت میں ایک ہی خاندان
عهود وكذلك اهل الكتابة — اور گھرانے کے لوگ حکمران ہوتے ہیں جن
والطب اهل بيوتات لا تكون — سے کبھی حکومت نہیں نکلی[1]، ان کے ولی عہد
تلك الصناعة الا فيهم، و — ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے پیشے خطابی
ليس تنقاد ملوك الهند لملك — اور طب وغیرہ بھی چند گھروں میں (موروثی)
— ہوتے ہیں، اور یہ پیشے ہمیشہ انہی میں رہتے ہیں،
— یہاں کے راجگان کسی ایک راجہ کے تحت

[1] یعنی اس زمانہ میں ہندوستان میں موروثی سلطنت ہوتی تھی،

واحد بل کل واحد ملک بلاد — ہوتے نہیں ہیں بلکہ ہر ایک شخص ایک
خود مختار بادشاہ ہوتا ہے،

وبظہر الملک الملوک بالہند — اور بجز راجہ ہائے ہندوستان کے کوئی شخص
بادشاہوں کا بادشاہ یعنی حاکم اعلیٰ ہو

....

واہل الہند یعیبون الملوک — اہل ہند بادشاہ کو معیوب سمجھتے ہیں
ولا یتخذونہا ولا یشربون الشراب — اور نہ ان کا استعمال نہیں کرتے وہ
ولا یاکلون الحل لانہ من الشراب — شراب نہیں پیتے، اور نہ سرکہ کھاتے ہیں،
ولیس ذلک دین ولکن انفۃ و — کیونکہ سرکہ بھی شراب میں شامل ہے،
یقولون ای ملک شرب الشراب — سب چیزیں اگرچہ ان کے دین میں ممنوع
فلیس بملک وذلک ان حولہم — نہیں ہیں، مگر اپنی شرافت اور طبعی خوبی
ملوکا یقاتلونہم فیقولون کیف — کی وجہ سے ان کا استعمال نہیں کرتے،
یدبر امر ملکہ من ہو سکران او — ان کا کہنا ہے کہ جو راجہ شراب پیئے، وہ
ربما اقتتلوا علی الملک وذلک — حقیقت میں راجہ نہیں ہے، کیونکہ اس کے
قلیل لمرا راحد اغلب احد علی — گرد و پیش جو راجہ ہیں وہ ان سے لڑتے
مملکۃ الا قوم قاتلوا بلاد الغلغل — رہتے ہیں، اس لئے وہ کہتے ہیں کہ کوئی
واذا غلب ملک علی مملکۃ ولی — مدہوش اور شراب میں سرشار و سرمست
علیہا رجلا من اہل بیت الملک — راجہ کس طرح اپنے ملک کا نظم و نسق
المغلوب ویکون من تحت یدہ — درست رکھ سکتا ہے، کبھی کبھی یہ لوگ
لا یرضی اہل تلک المملکۃ الا — اقتدار کی خاطر جنگ کرتے ہیں، مگر ایسا

Marfat.com

(حدیث)

بہت کم ہوتا ہے، سیاہ مرچ کے علاقہ کے
متصل جو قوم ہے اس کے سوا کسی قوم کو
دوسری قوم اور مملکت پر غالب نہیں پایا،
جب کوئی راجہ کسی دوسری سلطنت پر
غلبہ حاصل کرتا ہے تو وہ مغلوب راجہ کے
خاندان اور ماتحتوں ہی میں سے کسی آدمی
کو والی بناتا ہے، اس لئے کہ مفتوح سلطنت
کے لوگ اس کے علاوہ کسی صورت کو
پسند نہیں کرتے،

واهل الهند والصين اذا
اراد والتزويج تهانوا بينهم
ثم تهادوا ثم يشهرون
التزويج بالصوج والطبول و
هذا يتهدون المال على قدر
الامكان واذا احبر الرجل منهم امرأة
وطئت فعليها وعلى الباغي بها
القتل في جميع بلاد الهند وان

ہند و چین والے جب شادی بیاہ
کرنا چاہتے ہیں تو پہلے سلام و پیام
کرتے ہیں، پھر تحفہ و تحائف بھیجتے ہیں،
اور پھر طبل اور جھانجھ بجا کر شادی کا
اعلان کرتے ہیں، اور جس قدر بھی
ہو سکتا ہے، مال و دولت دیتے ہیں،
اور جب کوئی آدمی کسی عورت کو لائے
اور وہ عورت بدکاری کرے تو بدکاری

(بلہارا جس کو بلہارا (جنوبی ہند کے مغربی ساحل) کو بلاد الفلفل بھی کہتے تھے، کیونکہ فلفل (سیاہ مرچ)
یہاں بکثرت پیدا ہوتا ہے،

Marfat.com

زنی رجل بامرأة ابنه او

قتل الرجل واحدة فان فرق

علی رضی منها قتلا جمیعا، وکذلک

والسرق فی جمیع بلاد الصین و

الهند فی القلیل منه والکثیر

القتل، فاما الهند اذا سرق

السارق فلسا فما فوقه اخذت

خشبة طویلة فیجد طرفها

ثم یقعد علیها علی رسته

حتی تخرج من حلقه،

(صفحہ ۵۴) نامہ

وبنا أهل الهند حجارة و

جص وآجر وطین .....

ولیس الصین ولا الهند

؛ صحاب فرش ویتزوج الرجل

جائے گا لیکن اگر عورت کی رضامندی

سے بدکاری کی ہے تو مرد و عورت دونوں

قتل کئے جائیں گے،

سارے ہندوستان اور چین میں کم

یا زیادہ ہر قسم کی چوری کی سزا قتل ہے

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب چور ایک

یا اس سے زیادہ چوری کرتا ہے تو

لمبی لکڑی کا کنارہ نوکدار کرتا

جاتا ہے اور اس پر چور کو بٹھا دیا جاتا ہے،

لکڑی پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل

جاتی ہے،

اہل ہند کے مکانات اور عمارتیں

چونے، اینٹ اور مٹی کے

Marfat.com

من الصين والهند ما شاء
ومن الشام ومصر والهند الارز
وطعام اهل الصين الحنطة و
الاوز واهل الهند لا يأكلون
الحنطة ولا يختتن الهند كالصين
(ص۵۲)
والهند يطولون لحاهم
ويمّا رأيت لحية احد هم ثلثة
اذرع ولا ياخذون من شواربهم
واكثر اهل الصين لا لحا لهم خلقة
لا كثرهم (ص۵۳)

واهل الهند اذا مات
لاحد هم ميت حلق رأسه
ولحيته والهند اذا حبسوا
رجلا او لازموه منعوه الطعام
والشراب سبعة ايام وهم
يتلازمون ولاهل الصين
ثمانية يحكمون بينهم دولا

لوگوں سے چاہتے ہیں شادی کر لیتے
ہیں، ہندوستانیوں کی غذا چاول ہے،
لیکن چینی والے گیہوں اور چاول دونوں
کھاتے ہیں مگر ہندوستانی گیہوں
نہیں کھاتے،
اور دونوں ملکوں کے لوگ ختنہ نہیں
کراتے، ہندوستانی لمبی لمبی داڑھیاں
رکھتے ہیں، میں نے بعض لوگوں کی تین
تین ہاتھ لمبی داڑھی دیکھی ہے، اور چینی
نہیں کٹواتے، اور اکثر چینیوں کے پیدائشی
داڑھی نہیں ہوتی،
اہل ہند کا جب کوئی عزیز مرجاتا
ہے، تو وہ سر اور داڑھی کا بال کٹوا دیتے
ہیں، اور جب کسی کو قید کرتے یا تاوان
عائد کرتے ہیں تو سات دن تک اسے
کھانا پانی نہیں دیتے، اور برابر اس
کے ساتھ رہتے ہیں، چین والوں کی
طرح ہندوستانیوں میں بھی عدالت کے

ملہ مگر سلیمان کے زمانہ میں یہ بات رہی ہوگی دوسرے اس کا دورہ زیادہ تر جنوبی ساحلی علاقوں میں تھا،

واهل الصين والهند

يزعمون ان البدن كله

وانما يكتسب عرقا اصفر

الصين والهند يقتلون ما

يريدون اكله ولا يدنو جنبه

فيضربون هامته حتى يموت

ولا يغتسل الهند ولا الصين

من جنابة والهند يغتسلون

كل يوم قبل الغداء ثم يأكلون

والهند لا يأتون النساء في

الحيض ويحرمونهن من ذلك

تقررا منهن ...

واهل الهند يتاكون و

لا ياكل احدهم حتى يتاك و

يغتسل وليس يفعل ذلك اهل

الصين وبلاد الهند اوسع من

بلاد الصين في

ملوك الصين اكثر من ملوك الصين ولا يوجد بالهند نخل
ولا يوجد بالصين سائر انشجر وثمرها ليس
عندنا، والهند لا عنب لهم وهو بالصين قليل وسائر الفواكه
عندهم كثيرة والرمان بالهند اكثر، وليس لاهل الصين علم
دياناتهم من الهند ويزعمون ان الهند وضعوا
لهم البدية وانهم هم اهل الدين وكلا البلدين يرجعون
الى التناسخ ويختلفون فى فروع دينهم والطب بالهند والفلسفة

راجاؤں کی تعداد بھی چین سے زیادہ ہے
مگر چین کی سلطنت زیادہ آباد ہے چین
اور ہند میں کھجور نہیں ہوتی، مگر اور دوسرے
ایسے درخت اور ایسے پھل ہوتے ہیں جو
ہمارے یہاں نہیں ہیں، ہندوستان
میں انگور نہیں ہوتا، اور چین میں بہت
کم ہوتا ہے لیکن دوسرے میوے بکثرت
ہوتے ہیں، انار تو ہندوستان میں بہت
ہوتا ہے، چین والوں کے پاس علم نہیں
ہے، اُن کے دین کی اصل بنیاد بھی ہندو
ہی پر ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان
والوں ہی نے اُن کے لئے بت بنائے،
وہی دراصل دین والے ہیں، دونوں
ملکوں کے لوگ تناسخ (اواگون) کے
قائل اور جزئیات دین میں ایک دوسرے
سے مختلف ہیں، طب اور فلسفی ہندوستان
میں بہت ہیں،

وكتب بعضهم اهل الصين علمهم بالنجوم
وهو بالهند اكثر ولا اعلم

چین والے علم نجوم سے ضرور واقف
ہیں لیکن ہندوستان میں یہ علم زیادہ ہے،

Marfat.com

احد امن الفريقين مسلما لا
يتكلم بالعربية - والهند خيل
قليل وهي للصين اكثر (ص٥٥)

وجنود ملك الهند كثيرة و
لا يرزقون وانما يدعوهم الملك
الى الجهاد فيخرجون، وينفقون من
امواله ليس على الملك من ذلك
شئ..... (ص٥٥)

وبلاد الصين انزه و
احسن واكثر الهند لا مدائن
لها.....

وبلاد الصين اعلى واقل
امراضا واطيب هواء لانها كثيرة
بها اعمى ولا اعور ولا من به
عاهة وهكذا اكثر بلاد الهند
ولها البلدان جميعا عظام وفيها
ما هو اعظم من انهار بلادنا امطا
بالبلدين جميعا كثيرة وفي بلاد الهند

ہیں ہندوستان سے زیادہ آباد
ہیں، ہندوستان کے اکثر
ہیں شہر نہیں ہیں،
ہیں بیمار کم اور تندرست زیادہ
ہوتے ہیں، آب وہوا نہایت عمدہ
خوشگوار ہے، کوئی شخص اندھا
یا کسی اور مرض وآفت میں مبتلا نظر
نہیں آتا ہندوستان کے اکثر

والصين كلها عمارة
واهل الصين احسن من اهل
الهند .....
واهل الهند يلبسون
قوطنين ويتحلون بالسوار من
الذهب والجوهر الرجال
كالنساء (ص۵۹)

چین کل کا کل آباد ہے، اہل چین، اہل ہند سے
زیادہ خوبصورت ہیں .....
اہل ہند دو لنگیاں استعمال کرتے ہیں
اور مرد اور عورت سب سونے اور جواہرات
کے کنگن اور زیور پہنتے ہیں،

ہندوستان کا بیان

ہندوستان کے دریا ہمارے ملک کے
دریاؤں سے بڑے ہوتے ہیں، دونوں
ملکوں میں بارش خوب ہوتی ہے، ہندوستان

Marfat.com

ابوزید حسن سیرافی

یہ بھی تیسری صدی ہجری کا ایک سیاح اور تاجر ہے، اور خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ سیراف کا رہنے والا تھا، یہیں پر مشہور مورخ اور سیاح مسعودی نے اس کی ملاقات ہوئی تھی، یہ سیراف سے ہندوستان اور چین کے درمیان بحری اور تجارتی سفر کیا کرتا تھا، اُس نے سلیمان تاجر کے سفرنامہ کا ۲۵۰، ۳۰۰ برس کے بعد تکملہ لکھا جس میں ہندوستان کے رسم و رواج، تمدن و معاشرت، مذہبی عقائد بتخانوں اور راجاؤں کے حالات وغیرہ کا تذکرہ کیا ہے، اس کے معلومات کی بنیاد یا تو خود اس کے یا مشرقِ اقصیٰ کا سفر کرنے والے دوسرے سوداگروں کے بیانات ہیں، اس کا تکملہ بھی سلیمان کے سفرنامہ کے ساتھ پہلی مرتبہ پیرس سے ۱۸۴۵ء میں چھپا ہے،

Marfat.com

الکتابُ الثانی

من سلسلۃ التواریخ

ولبعدھم ملک الفیلۃ وھو
ملک الھند ویجد عند ذالک
الحکمۃ لان اصلھا منھم...

(ص ٩٧)

چینی بادشاہ نے عرب کے قبیلہ قریش
کے ایک آدمی سے اپنے دربار میں دنیا
کے بڑے بڑے اور قابلِ ذکر شہنشاہوں
کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ چوتھے
نمبر پر ترکوں کے بعد ہاتھیوں والا یعنی
ہندوستانی بادشاہ ہے، اور ہم لوگ اسے
حکمت و دانائی کا راجہ سمجھتے ہیں کیونکہ سرزمین
ہند حکمت و دانش کا مرکز و منبع ہے،

وساٹر ملوک الھند والصین یقولون
بالتناسخ ویدینون بہ، (صفحہ)
فی مملکۃ بلھرا وغیرہ من
ملوک الھند من یحرق نفسہ
بالنار وذلک نقولھم بالتناسخ
وتمکنہ فی قلوبھم وزوال الشک

سارے ہندوستانی اور چینی راجہ تناسخ
کے قائل ہیں، اور وہ ان کا دین ہے،
راجہ بلہرا اور دوسرے ہندوستانی
راجاؤں کی سلطنت میں ایسے لوگ پائے
جاتے ہیں، جو اپنے کو آگ میں جلا ڈالتے
ہیں، اس لئے کہ وہ عقیدۂ تناسخ کے

Marfat.com

فیہ عنہم،

(صفحہ ۱۱۵)

قائل ہیں، اور یہ عقیدہ اُن کے دل میں ایسا راسخ ہے کہ اس کے متعلق اُن کو کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے،

وفی ملوکھم من اذا قعد للملک طبخ لہ ارز ثم وضع بین یدیہ علی ورق الموز وینتدب من اصحابہ الثلثمائۃ والاربعمائۃ باختیارہم لا کرہا فیاکل من الملک لھم فیعطیھم الملک من ذلک الارز بعد ان یاکل منہ ویتقرب رجل رجل منھم فیاخذ منہ شیأ یسیرا فیاکلہ فیلزم کل من اکل من ھذا الارز اذا مات الملک او قتل ان یحرقوا انفسھم بالنار معہ آخر صفر فی الیوم الذی مات فیہ لا یتاخرون عنہ حتی لا یبقی منہ عین ولا اثر (صفحہ)

واذا عزم الرجل علی احراق

اُن میں ایسے راجہ بھی ہیں کہ جب اولاً وہ تختِ حکومت پر بیٹھتے ہیں تو چاول پکا کر اُس کے سامنے کیلے کے پتے پر رکھا جاتا ہے، اور تین چار سو آدمی بخوشی راجہ کے جبر و اکراہ کے بغیر خود ہی جمع ہو جاتے ہیں، راجہ پہلے تھوڑا سا چاول خود کھا کر ان سب کو دیتا ہے، چنانچہ ہر شخص راجہ کے قریب سامنے جاتا، اور تھوڑا تھوڑا چاول لے کر کھاتا ہے، جو لوگ چاول کھانے میں شریک ہوتے ہیں ان سب کے لئے لازمی ہو جاتا ہے کہ بادشاہ کی موت یا قتل ہو جانے کے بعد ٹھیک اسی دن بغیر کسی تاخیر کے اس طرح آگ میں جل جائیں کہ اُن کا کوئی نشان باقی نہ رہ جائے،

جب کوئی آدمی جلنے کا ارادہ کرتا ہے

نفسه صار الی باب الملک — تو پہلے دربار شاہی میں جا کر اجازت

فاستاذن ثم دار فی الاسواق — طلب کرتا ہے پھر بازاروں میں چکر

وقد اججت لہا النار فی حطب — لگاتا ہے، اور اس کو جلانے کے لئے بالفعل

جزل کثیر علیہا رجال یقومون — خشک لکڑی میں آگ لگائی جا چکی ہوتی

بایقادھا حتی تصیر کالعقیق — ہے، اس آگ کو بھڑکانے کے لئے کچھ

حرارۃ والتہابا شدید واوبین — لوگ متعین ہوتے ہیں، یہاں تک کہ یہ

ید یہ الصنوح دآیرا فی الاسواق — آگ بھڑک کر عقیق[1] کی طرح گرم

وقد احتوشہ اہلہ وقرابتہ — اور شعلہ زن ہو جاتی ہے، اور وہ آدمی

وبعضہم یضیع علی راسہ — برابر بازار میں چکر لگاتا رہتا ہے، اور

اکلیلا من الریحان یملاوہ — اس کے آگے چنگ و طبل بجتے رہتے ہیں

جمرا ویصب علیہ السندروس — اور اس کے اقربا اور اعزہ گھیرے رہتے

وھو مع النار کالنفط وحیثی و — ہیں، اور ان میں سے کوئی شخص اس کے

ھامتہ تحترق وروائح لحم — سر پر گل نازبو کا تاج رکھ دیتا ہے جس

راسہ یفوح وھو لا یتغیر فی — میں آگ کے انگارے بھرے رہتے ہیں،

مشیتہ ولا یظہر منہ جزع — پھر اس میں گوند گرا دی جاتی ہے جو

حتی یاتی النار فیثب فیہا فیصیر — مٹی کے تیل کی طرح جلنے لگتی ہے، وہ

رمادا فذکر بعض من حضر — آدمی چلتا، اور اس کا سر جلتا رہتا ہے،

وجلدہ منہو یرید دخول النار — اور سر کی کھال کی چاند پھیلنے لگتی ہے مگر

---

[1] عقیق ایک قیمتی اور سرخ پتھر ہوتا ہے،

Marfat.com

انه لما اشرف عليها اخذ الخنجر
فوضعه على راس فواده فشقه
بيده الى عانته ثم ادخل يده
اليسرى فقبض على كبده فجذبه
منها ما تهيا له وهو يتكدر ثم
قطع بالخنجر منها قطعة فدفعها
الى اخيه استهانة بالموت
وصبرا على الالم ....

اس کا اختیار میں کوئی فرق نہیں آتا
کسی قسم کے خوف و گھبراہٹ کا اظہار
ہوتا ہے، بالآخر وہ آگ میں جا کر کود پڑتا
ہے اور جل کر خاکستر ہو جاتا ہے بعض شارحین
کا بیان ہے کہ ایک شخص جو جلنے کا قصہ
کر رہا تھا، جب آگ کے قریب آیا تو خنجر
لے کر بیچ سر پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے اس
کے نیچے تک چاک کر ڈالا پھر بائیں ہاتھ
سے جگر پکڑ کر جتنا نکل ہوا نوچنا شروع
کیا، اور کچھ کہتا بھی جاتا تھا، پھر خنجر سے
اس کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اپنے بھائی کو
دیا، اس طرح وہ موت کی حقارت اور
تکلیفوں پر تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں

وزعم هذا الرجل الحاكي ان
في جبال هذه الناحية قوما من
الهند سبيلهم سبيل الكنيفية
والجليدية عندنا في طلب الباطل
والجهل بنحو من اهل الحل
عصبة: انه لا يزال رحل من

اسی حکایت بیان کرنے والے کا
بیان ہے کہ اس علاقہ کے پہاڑوں میں
ایک ہندوستانی قوم آباد ہے جو ہمارے
یہاں کے فرقہ کنیفیہ اور جلیدیہ کی طرح
تلاش باطل اور طلب جہالت میں سرگرم
ہے، اس میں اور ساحل والوں کے

Marfat.com

اهل الساحل يدخل الجبل
فيستدعى من يضاربه على
التمثيل بنفسه وكذالك
اهل الجبل لاهل الساحل
.....(ص ٨١)

ومن شانهم اذا خذت
السن من رجالهم ونسائهم
وضعفت حواسهم ان يطالب
من صار فى هذه الحال منهم
اهله بطرحه فى النار او تغريقه
فى المائة منهم بالوجبة وبيل
موتا هم الاحراق،
(ص ١٢٠)

ولملك هذه الجزيرة
شريعة ومشائخ لهم مجالس
كمجالس محدثينا يجتمع اليهم
الجهال فيكتبون عنهم سير انبيائهم

درمیان سخت عصبیت رہتی ہے، اور
اہلِ ساحل پہاڑ والوں کے یہاں[1]
پہاڑ والے اہلِ ساحل کے پاس برابر
آتے جاتے رہتے ہیں، اور ایک دوسرے
سے ایسے شخص کا مطالبہ کرتے ہیں جو صبر
ضبط اور بہادری میں ان کا مقابلہ اور نمونہ پیش کرے،
ان کا دستور ہے کہ جب کسی
مرد یا عورت کی عمر دراز ہو جاتی ہے[1]
اس کے حواس کمزور ہو جاتے ہیں، تو اس
کے گھر والے اس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ
اپنے کو آگ میں جھونک دے، یا پانی میں
غرق کر دے، کیونکہ انھیں یقین ہے کہ وہ
دوسرا جنم پاکر لوٹے گا، ان کے یہاں
مردوں کے جلانے کا طریقہ رائج ہے،
اس جزیرے کے راجہ کی ایک شریعت
ہے، جس کے ماہر شیوخ ہوتے ہیں، اور وہ
ہمارے محدثین کی طرح اُن کے درس
کی مجلسیں ہوتی ہیں، ان مجلسوں میں

---

[1] یعنی بوڑھا،

Marfat.com

وسن شرائعهم (ص ۱۹۲)

ہندوستانی شریک ہوکر اپنے جنیوں کے حالات اور شریعتوں کے قوانین قلمبند کرتے ہیں،

امر السیارۃ التی تکون ببلاد الهند وتفسیرها المطر فانهم یدومون فی الصیف ثلثة اشهر متتابعًا لیلا ونهارا... وقد استعدوا قبل ذلك لاقواتهم فاذا كانت السیارة اقاموا فی منازلهم لانها معمولة من خشب مكنسة السقوف مظللة بحشایش لهم فلا یظهر احد منهم الا لمهم علی ان اهل الصناعات یعالجون صنایعهم فی هذه الاماكن هذه المدة ورتبما عفنت اسافل ارجلهم فی هذا الوقت وبهذه السیارة عیشهم واذا لم تكن هلكوا لان زراعتهم لا تزكو الا من غیث

ہندوستان میں موسم گرما کے بعد تین مہینہ تک مسلسل رات دن بارش ہوتی رہتی ہے، لوگ برسات آنے سے پہلے ہی اپنی خوراک وغیرہ کا انتظام کرلیتے ہیں، اور جب برسات شروع ہوجاتی ہے، تو مستقل اپنے گھروں میں رہتے ہیں، ان کے گھر لکڑیوں کے ہوتے ہیں، چھتوں پر گھاس پوس کا چھپر ڈال کر سایہ کرتے ہیں، اس زمانہ (برسات) میں لوگ عموماً خاص اہم ضرورت کے علاوہ باہر نہیں نکلتے اور پیشہ ور لوگ گھروں ہی میں اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں، عموماً لوگوں کی ایڑیاں برسات میں سڑجاتی ہیں، اسی بارش پر ان کی زندگانی کا دارومدار ہے اور اگر بارش نہ ہو تو لوگ ہلاک اور تباہ ہوجائیں، اس لئے کہ یہاں دھان

ولا قوت لهم سواه انما یکون فی هذا الوقت فی حرامات لهم طریجا لا یحتاجون الی سقی و معاناة و معنی الحرامات منابت الارز عندهم فاذا انکشفت السماء عنهم بلغ الارز النهایة فی الربیع والکثرة ولا یمطرون الشتاء

(ص ۱۲۹ - ۱۳۰)

کی کھیتی ہوتی ہے، اس کے علاوہ وہ اور کسی غلہ سے واقف نہیں[1]، اور یہی اُن کی اصل غذا ہے، اور یہ فصل اسی زمانہ میں کیاریوں کے اندر ہوتی ہے، اور اس کے لئے اُن کو آبپاشی اور محنت کی ضرورت نہیں پڑتی، حرامات سے مراد اُن کے دھان کے کھیت ہیں، جب برسات ختم ہو جاتی ہے، اور مطلع صاف ہو جاتا ہے، تو دھان وافر مقدار میں پک کر تیار ہو جاتا ہے، جاڑے کے موسم میں بارش نہیں ہوتی،

وللهند عباد واهل علم یعرفون بالبراهمة وشعراء یعتنون لملوک ومجمون وفلاسفة وکهان و اهل زجر للغربان وغیرها وبها سحرة وقوم یخلصون التخاییل ویبدعون فیها وذلک بتنوج خاصة وهو بلد عظیم فی

ہندوستان کے عابدوں اور عالموں کو برہمن کہتے ہیں، یہاں کے شعراء درباروں سے وظیفے پاتے ہیں، نجومی، فلاسفر، کاہن، کوّوں وغیرہ سے شگون لینے والے، جادوگر، شعبدہ باز، اور طلسمات و تخیلات میں اظہار کمال اور طرح طرح کی ایجادیں دکھانے والے عموماً ہندوستان ہی میں ہیں،

---

[1] سلیمان اور ابوزید دونوں جنوبی ہند کے سیاح ہیں، اور انھوں نے عموماً وہیں کے حالات لکھے ہیں، اسلئے ممکن ہے کہ اس زمانہ میں یہی بات رہی ہو، اور اب بھی بنگال وغیرہ میں لوگ زیادہ تر چاول ہی کھاتے ہیں،

مسلکۃ الجوز[1]

اور تزوج ان لوگوں میں ہوتے ہیں
تزوج مرو بگجرات کا ایک مشہور اور
بڑا شہر ہے۔

بالهند قوم يعرفون
بالبسكرجيين عراة قد غطت
شعورهم ابدانهم وفروجهم
واظفارهم مستطيلة كالخواب
اذ كانت لا يقص الا ما ينكسر
منها وهم على سبيل سياحة
وفي عنق كل رجل منهم خيط
فيه جمجمة من جماجم الانس ،
فاذا اشتد به الجوع وقف
بباب بعض الهند فاسرعوا
اليه بالارز المطبوخ فيستبشرون
به فيأكل في تلك الجمجمة فاذا
اشبع انصرف فلا يعود لطلب
الطعام الا في وقت حاجته .

یہاں ایک جماعت بسکرجیین[1] کے
نام سے مشہور ہے جو ننگی رہتی ہے، اس
کے بال اتنے بڑے ہوتے ہیں کہ جسم اور
شرمگاہ کو ڈھانکے رہتے ہیں، ناخن لمبے
اور نیزوں کی طرح تیز ہوتے ہیں، وہ خود
ناخن یا بال نہیں کٹواتے، البتہ بعض خود
ہی ٹوٹ کر گر جاتے ہیں، یہ لوگ سیر و
سیاحت کرتے ہیں، اور اُن میں سے ہر شخص
کے گلے میں ایک مالا ہوتا ہے جس میں
انسانی کھوپڑی لٹکتی رہتی ہے، جب
انھیں زیادہ بھوک لگتی ہے تو کسی
ہندوستانی کے دروازے پر چلے جاتے
ہیں، تو وہ ان کو بابرکت سمجھ کر فوراً چکے
ہوئے چاول لا کر ان کے سامنے پیش
کرتے ہیں، جسے یہ کھوپڑی میں لے کر

(ص ۱۲۷ - ۱۲۸)

---

[1] بسکرجیین صحیح لفظ دیگمبر ہے جس کے معنی ہیں

Marfat.com

والهند ضروب من الشرائع يتقربون بها زعموا الى خالقهم جل الله وعز عما يقول الظالمون علوا كبيرا منها ان الرجل يتخذ في طرقهم الخان للسابلة و يقيم فيه بقالا يبتاع المجتازون منه حاجتهم وتقيم في الخان فاجرة من نساء الهند يجري عليها لينال منها المجتازون وذاك عندهما مما يثابون عليه، (ص ۱۲۸)

ہندوستانیوں کے ان کے خیال کے مطابق خالق کائنات سے تقرب حاصل کرنے کے مختلف طریقے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کے باطل تصورات سے بہت بلند و برتر ہے، مثلاً لوگ راستوں میں مسافروں کے لئے سرائیں بنواتے ہیں، ہر سرائے میں ایک بنیا رہتا ہے، جس سے مسافر اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں، اور ایک بدکار عورت بھی رہتی ہے جس سے گذرنے والے متمتع ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ ان کے نزدیک کارِ ثواب ہے۔

وبالهند ثياب يعرفون بقماقب البد والسبب فيه ان المرأة اذا نذرت نذرا وولد لها جارية جميلة اتت بها البدو هو الصنم الذي يعبدونه فيحلقون شعر الجارية ثم اتخذت لها في السوق بيتا وعلقت عليه سترا واقعدتها على كرسي فيتناز

ہندوستان میں قبائیں ہوتی ہیں جو بتوں کی قبائیں کہلاتی ہیں، جب کوئی عورت منت مانتی ہے، اور اس کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے، تو وہ اس کو بت پر چڑھا دیتی ہے، اور بت ہی کی وہ لوگ عبادت کرتے ہیں، پھر اس لڑکی کے لئے بازار میں ایک گھر بنایا جاتا ہے، اور اس میں پردہ لٹکا کر ایک کرسی پر اس کی

Marfat.com

بها اهل الهند وغيرهم من
سائر الملل ممن يتجاوز فى
دينه فتمكن من نفسها باجرة
معلومة وكلما اجتمع لها شئ
من ذلك دفعته الى سدنة
الصنم الذين يعمرون فى عمارة الهيكل
..... فاما الصنم المعروف
بالمولتان وهو قريب المنصورة
فانه يقصد من مسيرة اشهر
كثيرة ويحمل الرجل منهم
العود الهندى القامرولى وقامرون
بلد يكون فيه فاخر العود حتى
يأتى به الى هذا الصنم فيدفعه
الى السدنة لبخور الصنم ومن
هذا العود ما قيمة المنا منه
ما يتاد ينار وربما ختم عليه
فانطبع الخاتم فيه للذوبته
فالتجار يبتاعونه من هذه

کو بجا دیا جاتا ہے کہ ان کے ہاں دستور ہے
ہندوستان یا کسی دوسری ملک کے لوگ
گذریں تو وہ اُن سے ایک تعین اجرت لیکر
انہیں تمتع ہونے کا موقع دے اور جب
اس کے پاس کچھ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
وہ اُسے بتخانہ کے مصارف کے لئے پجاریوں
کے سپرد کر دیتی ہے، .....
منصورہ کے قریب ملتان میں جو مشہور بت
ہے، اس کی زیارت (یاترا) کے لئے
لوگ کئی کئی مہینہ کا سفر طے کر کے آتے
ہیں، اور اپنے ساتھ مشہور عود ہندی
قامرونی لاتے ہیں، قامرون ایک شہر
ہے جہاں عمدہ قسم کا عود پیدا ہوتا ہے،
لوگ اسے بت پر دھونی کے لئے لاتے ہیں
اور پنڈتوں کے حوالہ کر دیتے ہیں بعض
اقسام کے ایک من عود کی قیمت دو سو
دینار ہوتی ہے، اس کی بتی بنائی جاتی
ہے، جس کے اگر ان پر مہر لگی ہے
مہر لگی جاتی ہے، اس کی بتی بنائی جاتی

Marfat.com

السدنة

وبالهند عباد فی شرایعهم
یقصدون الی الجزایر التی تحدث
فی البحر فیغرسون بها النارجیل
ویستنبطون بها المیاه
للاجرون یجتاز بها المراکب تتنال
منها۔ (صفحہ ۱۲۹-۱۳۰)

ولیس بحر الهند والصین
الذی فی بطنه اللولوء والعنبر
وفی جباله الجوهر ومعادن
الذهب وفی افواه دوابه
العاج وفی منابة الآبنوس
والبقم والخیزران وشجر العود
والکافور والجوز بوا والقرنفل
والصندل وسائر الافواه
الطیبة الذکیة وطیوره
الفقاعی یعنی البغاوات و

تاجران خادموں سے اس عود کو خریدتے

ہندوستان میں ایسے عابد بھی ہیں
جو اپنی شریعت کے پابند اور سمندر کے
کنارے واقع جزیروں میں جاکر ناریل کی
کاشت کرتے ہیں، اور اس کا پانی
نکال کر بیچتے ہیں، جنھیں وہاں سے گذرنے
والے جہاز خریدتے ہیں،

اس سمندر (جو ہند کے دائیں جانب
عمان کی طرف ہے[1]) کا حال بحر ہند اور
چین جیسا نہیں ہے، کیونکہ بحر ہند میں
موتی اور عنبر ہوتا ہے، اس کے پہاڑ
میں جواہرات اور سونے کی کانیں ہیں،
وہاں کے چوپایوں[2] کے منہ میں عاج
(ہاتھی کے دانت) ہوتے ہیں، اس
کی زمین میں آبنوس، بقم، بید ہوتا
کافور، جوز بوا (جائے پھل) لونگ،
صندل اور دوسرے پاکیزہ اور خوشبودار

[1] یعنی بحر احمر [2] یعنی ہاتھی [3] کذا فی الاصل یعنی بالذال ولعله ان یکون

Marfat.com

الطواويس وخرشات ارضه
الزباد وظباء المسك وما
لا يحصيه احد لكثرته خيره
(ص ۱۳۰،۱۳۱)

پورے ہوتے ہیں، یہ بندوں پر اللہ
جیسے خوش الحان، اور عجیب نقش
پرند ہوتے ہیں، اس کی زمین کا فضلہ
زباد (ایک جانور کا خوشبودار پسینہ) اللہ
مشک والے ہرن اور اس قسم کی بہت
سی عمدہ چیزیں ہوتی ہیں، جن کا شمار
نہیں کیا جا سکتا،

وملوك الهند تلبس الاقراط
من الجوهر النفيس في آذانها
المركب في الذهب وتضع في
اعناقها القلايد النفيسة
المشتملة على فاخر الجوهر كاللؤلؤ
والاخضر واللولوء ما يعظم
قيمته ويجل[1] مقداره وهو
اليوم كنوزهم وذخائرهم و
تلبسه قوادهم ووجوههم
والرئيس منهم ويركب على
عنق رجل منهم وعليه فوطة

ہندوستان کے راجہ اپنے کانوں میں
ایسے سونے کے بالے جن میں بڑے قیمتی جواہر
اور موتی ہوتے ہیں، اور گلے میں بیش
قیمت مالے پہنتے ہیں، جن میں عمدہ قسم
کے موتی اور شرخ وزرد رنگ کے جواہر
ہوتے ہیں، اور یہی موتی اور جواہرات
ان کی دولت اور خزانہ ہیں، یہ زیورات
فوجوں کے سپہ سالار اور افسر بھی پہنتے
ہیں، یہاں کے امراء آدمیوں کی گردن
پر سوار ہوتے ہیں، اور اس کی گردن
ایک رومال ہوتا ہے جس سے وہ

---

[1] كذا في الاصل ولعلّه "يجل"

Marfat.com

قد استترت بها وفی ید ہ شئ
یعرف بالچترۃ وھی مظلۃ
من ریش الطاوس یاخذھا
بید ہ فینفق بھا الشمس و
اصحابہ تحدقون بہ -

رہتی ہے، اور ہاتھ میں مور کے پر کا چنر
(چھتر) ہوتا ہے، جس سے وہ اور اس
کے اردگرد کے ساتھی دھوپ سے
بچتے ہیں،

ومنھم صنف لا یاکل اثنان
منھم فی عضارۃ واحدۃ و
لا علی مائدۃ واحدۃ یجدون
ذلک عیبا فاحشا فاذا وردوا
سیراف فدعاھم وجبہ من
وجبۃ التجار وکانوا مائۃ نفس
اودونھا وفوقھا احتاج ان
یضع بین یدی کل رجل منھم
طبقا فیہ ما یاکلہ لا یشارکہ
فیہ سواہ،

واما ملوکھم فی بلادھم
ووجوھھم فانہ یتخذ لھم فی
کل یوم موائد لیست خوص

یہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے
جس کے دو فرد ایک برتن میں ایک ساتھ
مل کر اور ایک دسترخوان پر کھاتے نہیں
کھاتے، اور وہ اُسے بڑے عیب کی
چیز سمجھتے ہیں، اُن لوگوں کا ایک گروہ جو سو آدمیوں
پر مشتمل تھا جب سیراف آیا اور ایک
بڑے تاجر نے اُن کی دعوت کی تو ہر
شخص کے لئے الگ الگ تھالی فراہم
کرنی پڑی، تاکہ وہ اس میں تنہا
بلا شرکت غیرے کھا سکیں،

وہاں کے راجاؤں اور امیروں کیلئے
روزانہ دسترخوان اور ناریل کی چھال
کا تھالی سا کوئی برتن بنایا جاتا ہے،

ملہ ایسا چھوت چھات کی وجہ سے کرتے تھے۔

النارجيل سفار يعمل منه
كهيئة العضار والصحاف
فاذا احضر الغدآ اكلوا الطعام
فى ذلك الخوص المسفوف
فاذا فرغوا من غذائهم رمى
بتلك المايدة والعضار
والمسفوف من الخوص مما
بقى من الطعام الى الماء و
استانفوا من غدهم مثله
وكان يحمل الى الهند فى القديم
الدنانير السندية فيباع الدينار
بثلثة دنانير ومازاد ويحمل
اليهم الزمرد الذى يرد من
مصر مركبًا فى الخوايتهم مصوغا
فى الحقاق ويحمل البسد وهو
المرجان وحجؤ يقال له الدهنج
نه تركوه واكثر ملوكهم يتطهرون

جب کھانا آجاتا ہے تو وہ ان ہی
کے بنے ہوئے برتن میں کھاتے ہیں
کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ
دسترخوان اور چھال کی ٹھالی اور پیالہ
کھانا پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور
دوسرے دن پھر نیا تھال بنایا جاتا
ہے، قدیم زمانے میں ہندوستان
میں سندھی دنانیر برآمد کئے جاتے
تھے۔ اور ایک دینار تین یا اس
سے زائد دینار میں فروخت کیا
جاتا تھا، ان کے یہاں مصر کا زمرد
بھی انگوٹھیوں میں جڑا ہوا آتا
تھا جو ڈبوں میں بند ہوتی تھیں،
بسد یعنی مرجان اور حجر جسے دھنج
کہتے تھے، دھنج بھی برآمد ہوتی تھی
مگر اب لوگوں نے اسے ترک کردیا،
یہاں کے اکثر راجاؤں کے دربار میں

سلہ بسد اور حجر کی تشریح مصنف نے خود ہی کردی ہے، یہ دونوں دراصل جواہرات
ہیروں کی قسمیں ہیں۔

Marfat.com

نتآهدا اذا جلسوا لمن دخل اليهم من اهل بلدهم وغيرهم لا يحجبن عن النظر اليهن -

جب ملکی یا غیر ملکی لوگ آتے ہیں تو وہ اُن سے اپنی رانیوں کا پردہ نہیں کراتے، بلکہ جو بھی دربار میں پہونچ جاتا ہے، انھیں دیکھ لیتا ہے،

(ص ۱۲۵ تا ۱۲۷)

Marfat.com

بلاذری

المتوفی ۲۷۹ھ مطابق ۸۹۲ء

بلاذری کا نام احمد بن یحییٰ بن جعفر اور کنیت ابوجعفر یا ابوالحسن تھی، بغداد کا رہنے والا تھا، عباسی خلفاء متوکل، مستعین اور معتز کے دربار میں باریاب تھا، جغرافیہ، تاریخ، ادب، انساب کا ماہر اور شاعر بھی تھا فارسی زبان سے اچھی طرح واقف اور فارسی سے عربی میں کتابوں کا ترجمہ کرتا تھا، اس کی مشہور کتابوں میں انساب الاشراف واخبارہم ۲۰ جلدوں میں ناتمام اور دوسری فتوح البلدان ہے، جس میں اسلامی فتوحات کا ذکر ہے، اور اس سلسلہ میں اس نے سندھ پر مسلمانوں کے حملوں کا مفصل تذکرہ اور یہاں کے متعلق بعض سیاسی اور تاریخی معلومات بھی بیان کئے ہیں، یہ کتاب یورپ اور مصر دونوں جگہوں سے شائع ہو چکی ہے، ۲۷۹ھ میں اس نے وفات پائی،

فتوح البلدان

اخبرنا علی بن محمد بن عبد الله بن ابی سیف قال ولی عمر بن الخطاب رضی الله عنه عثمان بن ابی العاص الثقفی البحرین وعمان سنة ۱۵ فوجه اخاه الحکم الی البحرین ومضی الی عمان فاقطع جیشا الی تانه فلما رجع الجیش کتب الی عمر یعلمه ذلک فکتب الیه عمر یا اخا ثقیف حملت دوداعلی عود وانی احلفت بالله الوا صیبرا لاخذت من قومك مثلهم ووجه الحکم ایضًا

علی بن محمد بن عبد اللہ بن ابو سیف نے ہمیں بتایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۵ سنہ ھ میں عثمان بن ابو العاص ثقفی کو بحرین اور عمان کی ولایت پر مقرر کیا، عثمان ثقفی نے اپنے بھائی حکم کو بحرین بھیجا، اور خود عمان جاکر ایک لشکر تھانہ[1] کی طرف روانہ کیا، وہ لشکر جب وہاں سے (کامیاب) واپس آیا تو انھوں نے حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع دی، حضرت عمرؓ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ثقیف کے بھائی تم نے تو ایک کیڑے کو لکڑی پر چڑھا دیا بخدا اگر وہ لوگ ہلاک

[1] یعنی تھانہ مشہور بندرگاہ جو گجرات اور کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے یہ عربوں کا گجرات بلکہ ہندوستان پر پہلا حملہ تھا،

Marfat.com

الی بروص ووجه اخاه المغیرة
بن ابی العاص الی خور الدیبل
فلقی العدو فظفر۔

فلمّا ولی عثمان بن عفان
رضی اللّٰہ عنہ وولی عبد اللّٰہ
بن عامر بن کریز العراق کتب
الیہ یامرہ ان یوجہ الی ثغر
الھند من یعلم علمہ وینصرف
الیہ بخبرہ فوجہ حکیم بن
جبلة العبدی فلمّا رجع
اوفدہ الی عثمان فسألہ عن
حال البلاد فقال یا امیر المؤمنین
قد عرفتھا وتخبرتھا قال فصفھا
لی وقال ما وھا وشل وقرھا
وقل ونصیبھا بطل ان قل الجیش

ہوگئے ہوتے، تو میں تمہاری قوم سے
ایسے ہی آدمی لے لیتا[1]، حکم نے اپنے
بھائی مغیرہ کو خلیج دیبل کی طرف
بھیج کر خود بھروچ[2] پر چڑھائی کی اور
دشمن سے مقابلہ میں کامیاب ہوئے
جب حضرت عثمان بن عفان
رضی اللّٰہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عبد اللّٰہ
ابن عامر بن کریز کو عراق کا گورنر بنایا
تو اُن کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ ہندوستان
کی سرحد کے حالات معلوم کرنے کے لئے
کسی آدمی کو بھیجو جو واپس آنے کے بعد
مجھے بھی وہاں کے حالات سے آگاہ
کرے، اس فرمان کی تعمیل میں
عبد اللّٰہ نے حکیم بن جبلہ عبدی کو
(یعنی اُن کی سرکردگی میں ایک وفد
حدود ہند کی طرف) بھیجا، جب حکیم واپس
ہوئے، تو عبد اللّٰہ نے انہی کو حضرت

---

[1] یعنی تمہاری قوم بھرتے معاوضہ لیتا [2] بھروچ گجرات کا مشہور بندرگاہ ہے، اور یہ عربوں کا گجرات پر دوسرا اور سندھ پر پہلا حملہ تھا،

Marfat.com

ضاعوا وان کثروا جاعوا

فقال لہٗ عثمان اخا براد سار ج

قال بل خابر فلم یغزھا احداً

عثمانؓ کے پاس بھیج دیا، حضرت عثمانؓ
نے پوچھا اس ملک کا کیا حال ہے جواب
دیا، امیر المومنین میں نے خوب چل پھر
کر معلوم کیا ہے، حضرت عثمانؓ نے کہا
مجھ سے اس کی کیفیت بیان کر دو بولے
وہاں پانی کم، پھل خراب، اور چور بہادر
ہیں، اگر فوج کم ہو تو ہلاک و برباد
ہو جائے اور زیادہ ہو تو بھوکوں مر جائیگی،
حضرت عثمانؓ نے کہا یہ تم حال بیان
کر رہے ہو یا قافیہ بندی کا مظاہرہ کر رہے
ہو بولے امیر المومنین صورت حال سے
مطلع کر رہا ہوں، حضرت عثمانؓ نے یہ حال
سن کر کسی کو فوج کشی کے لئے نہیں بھیجا!

فلمّا کان آخر سنۃ ۳۸
واوّل سنۃ ۳۹ فی خلافۃ علی
بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
توجہ الی ذلک الثغر الحارث
ابن مرۃ العبدی متطوعًا
باذن علی فظفر واصاب مغنمًا

لیکن ۳۸ھ کے اواخر یا ۳۹ھ
کے اوائل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے زمانہ میں حارث بن
مرہ عبدی نے اُن کی اجازت سے اس
سرحد پر رضا کارانہ حملہ کیا، اُن کو فتح
حاصل ہوئی، اور کثیر مال غنیمت ہاتھ آیا۔

Marfat.com

وسبیا وقسم فی یوم واحد الف راس ثم انه قتل ومن معه بارض القیقان الا قلیلا وکان مقتله فی سنة ۴۲ والقیقان من بلاد السند مما یلی خراسان ثم غزا ذلک الثغر المهلب ابن ابی صفرة فی ایام معاویة سنة ۴۴ فاتی بنة والاهواز وهما بین الملتان وکابل فلقیه العدو فقاتله ومن معه ولقی المهلب ببلاد القیقان ثمانیة عشر فارسا من الترک علی خیل محذوفة فقاتلوه فقتلوا جمیعا فقال المهلب ما جعل هؤلاء الاعاجم اولی بالتدبیر منا فحذف الخیل

قیدیوں کی تعداد اتنی تھی کہ ایک دن میں ایک ہزار تقسیم کئے گئے لیکن پھر وہ اور اُن کے اکثر ساتھی قلات میں قتل کر ڈالے گئے اور محض تھوڑے سے زندہ بچے، حارث کا حادثۂ قتل ۴۲ھ میں پیش آیا اور قلات خراسان کے قریب ہی سندھ کا شہر ہے، پھر ۴۴ھ میں مہلب بن ابی صفرہ نے حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں اس سرحد پر لشکر کشی کی اور بنتہ اور اہواز[1] تک پہونچ گئے یہ دونوں شہر کابل اور ملتان کے درمیان ہیں، یہیں دشمنوں سے مقابلہ ہوا، مہلب نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُن سے جنگ کی، قلات میں انھیں ۱۸ ترک سوار ملے جو دم بریدہ گھوڑوں پر سوار تھے، انھوں نے مہلب سے جنگ

---

[1] بلاذری نے بنتہ اور اہواز کو کابل اور ملتان کے درمیان بتایا ہے، اس لئے مہلب موجودہ نقشے کے مطابق کابل اور پشاور (جو اس وقت سندھ کے علاقے تھے) کی درمیانی گھاٹیوں (درۂ خیبر) کو طے کرکے سرزمین ہند میں پہونچے،

Marfat.com

فكان اول من حذفها من
المسلمين،

وفی بنة يقول الازدی:

الم تر ان الازد لیلة بنوا
بنة كانوا خير جيش المهلب

ثم ولی عبد الله بن عامر
فی زمن معاوية بن ابی سفيان
عبد الله بن سوّار العبدی ويقال
ولاه معاوية من قبله ثغر
الهند فغزا القيقان فاصاب
مغنما ثم وفد الی معاوية فاهدی

کی، اور سب کام آئے، مہلب نے کہا
ہم عجم نژادوں سے زیادہ پھرتی، اور
مستعدی کے حقدار ہیں، پھر اپنے گھوڑے
گھوڑے کی دم کاٹے[1]
والے مسلمانوں میں یہ پہلے شخص تھے،
بنۃ ہی کی جنگ کے متعلق ازدی
شاعر کہتا ہے،،
کیا تم نے نہیں دیکھا جس رات کو
قبیلۂ ازد نے بنۃ پر حملہ کیا تو یہی لوگ
مہلب کی فوج کے سب سے بہتر سپاہی تھے،
پھر عبد اللہ بن عامر نے امیر معاویہؓ
ہی کے زمانہ میں عبد اللہ بن سوار عبدی
کو ہند کی سرحد کا گورنر بنایا، اور یہ
یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خود حضرت معاویہؓ
نے عبد اللہ کو گورنر مقرر کیا تھا،
عبد اللہ نے قیقان پر حملہ کرکے مال غنیمت

[1] ترکوں کے جو گھوڑے مال غنیمت میں ملے تھے وہ دم بریدہ تھے، یہ طرز مہلب کو بہت پسند آیا، اور
انھوں نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے گھوڑے بھی اسی طرح کر دیے جائیں کیونکہ اس عہد میں عرب اپنے
گھوڑوں کے نہ ایال کاٹتے تھے، اور نہ دُمیں،

اليه خيلا قيقانية واقام عنده ثم رجع الى القيقان فاستجاشوا الترک فقتلوه وفيه يقول الشاعر:

حاصل کیا اور اسے حضرت معاویہؓ کے پاس لائے اور قلاتی گھوڑے بھی پیش کئے، چند دن اُن کے پاس قیام کرکے پھر قلات واپس چلے گئے مگر قلاتیوں نے ترکوں کی فوج جمع کرکے انھیں قتل کر دیا، ان کے متعلق ایک شاعر کہتا ہے:

وابن سواد علی عداته موقد انارو قتال الشغب

اور ابن سواد جو فوج کشی کے وقت ہمیشہ اپنا باورچی خانہ گرم رکھتا ہے اور دشمنوں کو تہ تیغ کرتا ہے،

وولی زیاد بن ابی سفیان فی ایامہ معاویة سنان بن سلمة المحبق الهذلی وکان فاضلا متالها وهو اول من احلف الجند بالطلاق فاتی الشغر ففتح مکران عنوة ومصرها واقام بها وضبط البلاد وفيه يقول الشاعر:

اس کے بعد زیاد بن ابوسفیان نے سنان بن سلمہ محبق ہذلی کو امیر معاویہؓ کے زمانہ ہی میں والی بنایا، سنان صاحبِ فضل عبادت گذار اور پہلے شخص تھے، جنھوں نے فوج کو بزدلی سے بچانے کے لئے طلاق کی قسم دی اور مکران بزور قوت فتح کرکے اسے شہر بنا دیا، اور وہاں قیام کرکے شہروں کا نظم و نسق درست کیا، ایک

Marfat.com

شاعر نے طلاق کی قسم دلانے کے
متعلق کہا ہے:

رائیت ھذیلاً احدثت فی یمینھا
طلاق نساء ما یسوق لھا مھرا

میں نے ہذیل کو ایک نئی طرح کی قسم
کھاتے دیکھا کہ بغیر مہر ادا کئے عورتوں پہ
طلاق کی قسمیں کھا رہے ہیں،

وقال ابن الکلبی کان الذی
فتح حکیم بن جبلۃ العبدی ثم
استعمل زیاد علی الثغر راشد
بن عمرو الجدیدی من الازد
فاتی مکران ثم غزا القیقان فظفر
ثم غزا المید فقتل وقاہر بامر
الناس سنان بن سلمۃ فولاہ
زیاد الثغر فاقام بہ سنتین،

ابن کلبی کا بیان ہے کہ مکران کو
حکیم بن جبلہ عبدی نے فتح کیا، ۔ ابن
مجتق کے بعد زیاد نے راشد بن عمرو
الجدیدی ازدی کو سرحد پر مقرر کیا
وہ مکران آئے قلات پر حملہ کیا، اور
فتحیاب ہوئے، پھر میدوں کی طرف
بڑھے اور قتل کر دیئے گئے، ان کے قتل
ہو جانے کے بعد سنان بن سلمہ نے انتظام
اپنے ہاتھ میں لے لیا، اور زیاد نے ان کو

وغزا عباد بن زیاد ثغر الھند
من سجستان فاتی سنارو ذنہ

عباد بن زیاد نے سجستان سے ہند
کی سرحد پر حملہ کیا، اور سنارو ذنہ پہونچے،

لہ ہشام کلبی المتوفی ۲۰۶ھ مطابق ۸۲۱ء یعنی ابو المنذر ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو کلبی جو کوفہ کا رہنے والا
اور انساب اعلام اور وقائع عرب کا مشہور عالم اور متعدد کتابوں کا مصنف جن میں کتاب الاصنام بہت مشہور ہے،

سلہ دریائے مہند کی ایک شاخ کا نام ہے (جغرافیہ خلافت شرقی ص ۵۱۱) اور اس سے غالباً دریائے ٹھک راوی مراد ہے
(تاریخ سندھ)

Marfat.com

اخذ علی حری کھف الی الروذبار — پھر کہز کی سمت سے سجستان میں رودبار

من ارض سجستان الی — تک اور ہند مند[1] تک بڑھ گئے اور کش

الھند مند فنزل کش وقطع — میں مقام کیا، اور صحرا طے کرکے قندھار

المفازۃ حتی اتی القندھار — پہونچے، قندھار والوں نے جنگ کی مگر

فقاتل اھلھا فھزمھم وقتلھم — عباد نے اُن کو شکست دی، اور بہت

وفتحھا بعد ان اصیب رجال — سے مسلمان کے کام آنے کے بعد قندھار

من المسلمین ورای قلاتس — فتح ہوا، عباد نے وہاں لوگوں کی لمبی

اھلھا طوالا فعمل علیھا — ٹوپیاں دیکھ کر اسی قسم کی ٹوپیاں بنوائیں،

فسمیت العبادیۃ وقال ابن — اسی لئے ان ٹوپیوں کا نام عبادیہ پڑ گیا،

مفرغ :- — ابن مفرغ شاعر نے کہا ہے:

کم بالجرو وارض الھند من قرم — (سخت گرم علاقوں اور سرزمین ہند

ومن سرائنک قتلی لاھم قبر — میں کتنے بہادر اور سردار شہید ہوئے مگر

انھیں قبر نصیب نہ ہوئی)

بقندھار ومن تکتب منیتہ — (یعنی قندھار میں جس کی موت مقدر

بقندھار یرجم دونہ الخبر — ہو تو سمجھنا چاہئے کہ اس کی کوئی خبر

نہ مل سکے گی)

ثم ولی زیاد المنذر بن الجارود — پھر زیاد نے منذر بن جارود العبدی

---

[1] سجستان کا مشہور دریا جسے یاقوت نے "ہزار ندیوں والا دریا" اور کتابت کی غلطی کی وجہ سے ابن مندہ اور ہیثمی نے "ہند مند" لکھ دیا ہے، اور آج کل زیادہ تر ہلمند بولا جاتا ہے،

Marfat.com

المهدی ومکنی ابالاشعث ثم غزا
الهند فغزا البوقان والقیقان
فظفر المسلمون وغنموا و
بث السرایا فی بلادهم وفتح
قصدار وسبا بها وکان سنان
قد فتحها الا ان اهلها انتقضوا
وبهامات.....

ثم ولی عبید الله بن زیاد
ابن حری الباهلی ففتح الله
تلک البلاد علی یدیه وقاتل
بها قتالا شدیدا فظفر و
غلب وقال قوم ان عبید الله
بن زیاد ولی سنان بن سلمة
وکان حری علی سرایاه .....
.....

بابی الاشعث کو ہند کی سرحد کا حاکم بنایا
انھوں نے بوقان اور قلات پر حملہ کیا اس
حملہ میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی، اور
مالِ غنیمت ہاتھ آیا، ابوالاشعث نے
مختلف اطراف میں دستے پھیلا دیئے
اور قصدار فتح کر کے قیدیوں کو گرفتار
کیا، اس سے پہلے سنان قصدار
فتح کر چکے تھے، مگر وہاں کے لوگ
باغی ہو گئے تھے، اس لئے دوبارہ ابوالاشعث
کو فوج کشی کرنی پڑی) سنان کا تقرر
ہی میں انتقال ہوا.....

پھر عبید اللہ بن زیاد نے ابن حری
باہلی کو گورنر بنایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کے
ہاتھ پر ان ممالک کو فتح کرایا، ابن حری
کو بہت سخت جنگ کرنی پڑی، اور
آخر میں فتح ہوئی، اور مالِ غنیمت ملا
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عبید اللہ
ابن زیاد نے سنان بن سلمہ کو اس علاقہ
کا والی بنایا تھا، اور حری فوج کے دستوں

Marfat.com

.... واهل البوقان اليوم مسلمون
وقد بنى عمران بن موسى بن
يحيى بن خالد البرمكى بها مدينة
سماها البيضاء وذلك فى خلافة
المعتصم بالله ولما ولى الحجاج
بن يوسف بن الحكم بن ابى
عقيل الثقفى العراق ولى سعيد
بن اسلم ابن زرعة الكلابى
مكران وذلك الثغر فخرج عليه
معاوية ومحمد ابنا الحارث
العلافيان فقتل وغلب العلافيان
على الثغر..... فولى الحجاج مجاعة
بن سعر التميمى ذلك الثغر فغزا
مجاعة فغنم وفتح طوائف من
قندابيل ثم اتم فتحا محمد بن
القاسم ومات مجاعة بعد سنة
بمكران.....

پر مقرر کئے گئے تھے..... بوقان کے
باشندے آج کل مسلمان ہیں، عمران
ابن موسیٰ بن یحییٰ بن خالد برمکی نے
معتصم باللہ کے عہد خلافت میں یہاں
ایک شہر آباد کیا تھا، اور اس کا نام
"البیضاء" رکھا تھا، جب حجاج بن یوسف
ابن حکم بن ابو عقیل ثقفی عراق کا گورنر
مقرر ہوا، تو اس نے سعید بن اسلم بن
زرعہ کلابی کو مکران اور اس سرحد
پر مامور کیا، حارث علافی کے بیٹے معاویہ
اور محمد نے سعید کے خلاف بغاوت
کرکے اسے قتل کر دیا، اور خود سرحد پر
قابض ہو گئے،..... اسلئے حجاج نے
مجاعہ بن سعر تمیمی کو اس سرحد کا گورنر
بنایا، مجاعہ نے حملہ کرکے مال غنیمت
حاصل کیا، اور قندابیل کے کچھ حصے فتح
کئے، سرحد کی فتوحات کو بعد میں
محمد بن قاسم نے تکمیل تک پہونچایا،
اور مجاعہ سے ایک سال بعد مکران میں

ثم استعمل الحجاج بعد محاعة محمد بن هارون بن ذراع النمری فاهدی الی الحجاج فی ولایته ملك جزیرة الیاقوت نسوة ولدن فی بلاد مسلمات وماتت اباؤهن وکانوا تجارا فاراد التقرب بهن فعرض للسفینة التی کن فیها قوم من مید الدبیل فی بوارج فاخذوا السفینة بما فیها فنادت امرأة منهن وکانت من بنی یربوع یاحجاج! او بلغ الحجاج ذلک فقال یالبیك فارسل الی داهر ملك السندھ یسالہ تخلیة النسوة فقال انما اخذن لصوص لا اقدر علیهم فاغزاه الحجاج عبید الله بن نبهان الدیبل فقتل فکتب الی بدیل

محاعہ کے بعد حجاج نے محمد بن ہارون ابن ذراع نمری کو سرحد پر بھیجا، نمری کے زمانۂ ولایت میں جزیرہ یاقوت[1] کے راجہ نے حجاج کے پاس کچھ عورتیں تحفہ بھیجیں یہ عورتیں مسلمان تھیں اور اسی راجہ کے ملک میں پیدا ہوئی تھیں، اُن کے آباؤ واجداد یہاں تجارت کرتے تھے، اور یہیں فوت ہو گئے تھے، راجہ نے حجاج کو خوش کرنے کے لئے ان عورتوں کو بھیجا تھا، جس کشتی میں یہ سوار تھیں دیبل کے میدوں نے جو جنگی کشتیوں پر سوار تھے ان کشتیوں اور اُس کے کل سامان پر قبضہ کر لیا، قبیلہ بنی یربوع کی ایک عورت نے حجاج کی دہائی دی، حجاج کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اُس نے جواب میں کہا میں آیا، اور راجہ داہر کے پاس کہلا بھیجا کہ وہ عورتوں کو چھڑا کر بھیجدے

---

[1] یعنی لنکا اسے جزیرۂ یاقوت کہے جانے کا ایک سبب تو خود بلاذری نے آگے بیان کیا ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں ہیرے اور جواہرات کی پیداوار بکثرت ہوتی تھی،

بن طهفة البجلی وهو بعمان
ان یسیر الی الدیبل فلمّا
لقیهم نفر به فرسه فاطاف
به العدو فقتلوه و قال
بعضهم قتله زط البدهة
قال انّما سمیت هذه الجزیرة
جزیرة الیاقوت لحسن وجوه
نسائها،

داہر نے جواب دیا کہ انھیں بحری قزاقوں
نے پکڑا ہے جو میرے بس سے باہر ہیں،
یہ جواب سُن کر حجاج نے عبید اللہ بن
بنھان کو دیبل پر حملہ کے لئے بھیجا، مگر
وہ قتل ہو گئے، ان کے بعد حجاج نے
بدیل بن طہفہ کو جو عمان میں تھے دیبل
جانے کا حکم دیا، وہ حکم پاتے ہی پہنچ
گئے، مگر عین میدانِ جنگ میں اُن کا
گھوڑا بدکا اور دشمنوں نے انھیں گھیر کر
قتل کر دیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدھ
جاٹوں نے بدیل کو قتل کیا تھا، اس
جزیرے کو جزیرۂ یاقوت اس لئے کہتے
ہیں کہ یہاں کی عورتوں کے چہرے نہایت
حسین ہوتے ہیں،

ثم ولی الحجاج محمد بن القاسم
بن محمد بن الحکم بن ابی عقیل
فی ایام الولید بن عبد الملک
فغزا السند وکان محمد بفارس
وقد امره ان یسیر الی الری

اس کے بعد ولید بن عبد الملک
کے زمانۂ خلافت میں حجاج نے محمد بن
قاسم بن محمد بن حکم بن ابو عقیل کو والی
بنا کر سندھ روانہ کیا، محمد اس وقت
فارس میں تھے، اور حجاج انھیں رے

Marfat.com

وعلى مقدمته ابو الاسود جهم
بن زحر الجعفي فوده اليه وعقد
له ثغر السند وضم اليه ستة
آلاف من جند اهل الشام و
خلقا من غيرهم وجهزه بكل
ما احتاج اليه حتى الخيوط والمسال
وامره ان يقيم بشيراز حتى يتاهب
اليه اصحابه ويوافيه ما عدله
وعمد الحجاج الى القطن المحلوج
فنقع في الخل الخمر الحاذق ثم
جفف في الظل فقال اذا صرتم
الى السند فان الخل بها ضيق
فانقعوا هذا القطن في الماء
ثم اطبخوا به واصطبغوا، و
يقال ان محمد الما صار الى
الثغر كتب يشكو ضيق الخل
عليهم فبعث اليه بالقطن
المنقوع في الخل فسار محمد بن
القاسم الى مكران فاقام بها

جانے کا حکم دے چکا تھا، اور ان کے
مقدمۃ الجیش پر جہم بن زحر جعفی کو متعین
کر چکا تھا، مگر بدیل کے قتل ہونے کے بعد
انھیں رے جانے سے روک دیا، اور سند
کی سرحد کا علم عطا کیا، اور شام اور
بعض دوسرے مقامات کی چھ ہزار فوج جس
اُن کے ساتھ کین، اور اس کے لئے جملہ
ضروری سامان یہاں تک کہ سوئی،
دھاگہ بھی ساتھ کر دیا، اور کل ساتھیوں
اور سامان کے پہونچنے تک شیراز میں
رکے رہنے کا حکم دیا، اور روئی سرکے
میں تر کے اس کو سکھا کر دیا، اور کہا
سرکہ سندھ میں کمیاب ہے، جب اس کی
ضرورت ہو تو اس روئی کو پانی میں
ڈال کر پکا لو اور سرکہ نکال کر اس کو
استعمال کرو، ایک روایت یہ ہے کہ
محمد بن قاسم جب سرحد پر پہنچا تو حجاج
کے پاس سرکہ کی کمی کی شکایت لکھی اس
نے روئی سرکہ میں تر پھر خشک کر کے

Marfat.com

ایاما ثم اتی قنزپور ففتحها ثو
اتی ارمائیل ففتحها و کان محمد
بن هارون بن ذراع قد لقیه
فانضم الیه وسار معه فتوفی
بالقرب منها فدفن بقنبل ثم
سار محمد بن القاسم من ارمائیل
ومعه جهم بن زحر الجعفی فقدم
الدیبل یوم الجمعة ووافته
سفن کان حمل فیها الرجال
والسلاح والاداة فخندق
حین نزل الدیبل ورکزت
الرماح علی الخندق ونشرت
الاعلام وانزل الناس علی
راایاتهم ونصب منجنیقا تم ف
بالعروس کان یمد فیها خمسمأیة
رجل وکان بالدیبل بدعظیم
علیه دقل طویل وعلی الدقل
رایة حمراء ماذا هلبت الریح

بھیجی، جب کمک آگئی تو محمد بن قاسم شیراز
سے مکران، روانہ ہوئے، اور وہاں چند دن
قیام کرنے کے بعد قنزپور پر حملہ کرکے فتح
کیا، پھر ارمائیل بھی فتح کیا، یہاں محمد بن
ہارون بن ذراع کا انتقال ہوگیا، وہ
اس کمک میں تھے جو بعد کو شیراز بھیجی تھی،
اور محمد بن قاسم کے لشکر سے مل گئی تھی،
انھیں قنبل[1] میں دفن کرکے محمد بن قاسم
جہم بن زحر جعفی کو ساتھ لے کر ارمائیل
سے روانہ ہوئے اور جمعہ کو سندھ پہنچے،
یہاں جہازوں کی وہ کمک بھی پہونچ
گئی جن میں فوجیں، ہتیار، رسد، اور
دوسرے جنگی سامان تھے، محمد نے دیبل
آتے ہی خندق کھودی، اور اس کے
کنارے نیزے نصب کرکے ان پر پرچم
لہرائے پھر لوگوں کو ان کے جھنڈوں
تلے کرکے عروس نام ایک منجنیق نصب
کی، جس کو چلانے کے لئے ۵۰۰ آدمی

[1] مکران کی سرحد پر ایک شہر جو سمندر کے نزدیک ہے اور اس کے دوسرے کنارے پر بیابان ہے،

Marfat.com

اطافت بالمدينة وكانت تدعى
والبد فيما ذكروا منارة عظيمة
يقذن فى بنائهم فيه صنمهم
اواصنامهم يشبهها وقد يكون
الصنم فى داخل المنارة ايضًا
وكل شئ اعظموه من طريق
العبادة فهو عندهم بد والصنم
بد ايضا وكانت كتب الحاج
تردعلى محمد وكتب محمد تردد
عليه بصفة ما قبله واستطلاع
رآيه فيما يعمل به فى كل
ثلاثة ايام فورد على محمد من
الحجاج كتاب ان انصب العروس
واقصر منها قائمة ولتكن
مما يلى المشرق ثم ادع
صاحبها فمره ان يقصد
برميته للدقل الذى وصفت
لى فرمى الدقل فكسر فاشتد
طرفة الكفر من ذلك ثوان

متعین کئے، دیبل میں ایک بڑا بتخانہ تھا،
اس کے گنبد پر کشتی کے پتوار کی طرح
ایک لمبی لکڑی میں ایک سرخ جھنڈا
لگا ہوا تھا جب ہوا چلتی تو چاروں
طرف لہرانے لگتا، لوگوں کا بیان ہے
کہ بتخانہ ایک بلند امتیاز تھا، اس طرح
کے منارے ہندوستانی اپنے بت کدوں
کی عمارتوں یا ایسے بتوں کے لئے بناتے
ہیں جس کی نسبت سے وہ مشہور ہوتے
ہیں، کبھی بُت منارے کے اندر بھی
ہوتا ہے، اور ہر وہ چیز جس کی بطرز
عبادت تعظیم کی جائے اہلِ ہند کے
یہاں بت کہلاتی ہے، صنم بھی بُت
ہوتا ہے، اس زمانہ میں حجاج کے
خطوط محمد کے پاس اور محمد کے حجاج
کے پاس ہر تیسرے دن آتے رہتے
تھے، محمد خطوط میں واقعات کی نوعیت
اور صورت لکھ کر حجاج کی رائے معلوم
کرتا کہ اس کے مطابق عمل کیا جائے

Marfat.com

حتى اذا هضبهم وقد خرجوا اليه
فضربهم حتى ردّهم وامر
بالسلاليم فوضعت وصعد
عليها الرّجال وكان اولهم
صعودا رجل من مراد من
اهل الكوفة ففتحت عنوة
ومكث محمد يقتل من فيها
ثلاثة ايام وهرب عامل
داهر عنها وقتل مسادنا بيت
الهتهم واختط محمد للمسلمين
بها وبنى مسجدا وانزلها اربعة
آلاف،

ایک مرتبہ حجاج نے محمد کو لکھا کہ عورس
(منجنیق) اس طرح نصب کرو کہ اس
کا ایک پایہ ذرا کم اور مشرقی سمت کے
قریب ہو جائے، اور اس کے چلانے
والے کو حکم دو کہ پتوار کے مانند بڑی
لکڑی کی طرف جس کا تم نے ذکر کیا ہے
گولہ باری کی جائے، چنانچہ جب گولہ
باری ہوئی تو وہ بڑی لکڑی ٹوٹ
گئی، اس کا ٹوٹنا کافروں پر بہت
گراں گذرا، اور وہ آگے بڑھے، محمد
نے انھیں شکست دے کر شہر میں پسپا
کر دیا، اور شہر پناہ کی دیوار پر سیڑھی
لگانے کا حکم دیا، اور مسلمان اس کی
مدد سے سیڑھی پر چڑھ گئے، فصیل
پر سب سے پہلا چڑھنے والا کوفہ کے
قبیلہ مراد کا ایک شخص تھا، اس طرح
دیبل زور شمشیر فتح کیا گیا، اور محمد نے
تین دن تک شہر میں قتل و خونریزی[1]

[1] قابل جنگ لوگوں کو قتل کیا، ورنہ عورتوں بچوں اور ناقابل جنگ افراد سے مسلمان تعرض نہیں کرتے

Marfat.com

کی، راجہ داہر کا حاکم وہاں سے بھاگ
گیا، بتخانوں کے خادم اور پجاری قتل
کر دیئے گئے، اور فاتح سندھ نے وہاں
مسلمانوں کی آبادی قائم کی، ایک جامع
مسجد بنائی اور بہم ہزار مسلمانوں کو آباد کیا،

قال محمد بن یحیٰی فحدثنی منصور
بن حاتم النحوی مولی آل خالد بن
اسید انه رای الدقل الذی
کان علی منارة البد مکسورا
وان عنبسة بن اسحاق الضبی
العامل کان علی السند فی خلافة
المعتصم باللہ رحمه اللہ هدم علی
تلک المنارة وجعل فیها سجنا وابتدأ
فی مرمة المدینة بما انقض من
حجارة تلک المنارة فعزل قبل استتمام
ذلک وولی بعده هارون بن ابی
خالد المروذی فقتل بها،
قالوا وانی محمد بن قاسم البرد

محمد بن یحیٰی کا بیان ہے کہ مجھ سے منصور
بن حاتم نحوی نے جو آل خالد بن اسید کے غلام
تھے، بیان کیا کہ انھوں نے بت کے منارہ
کی ٹوٹی لکڑی دیکھی ہے، معتصم باللہ کے
دور خلافت میں سندھ کے گورنر عنبسہ بن
اسحاق ضبی نے منارہ کے بالائی حصے ڈھا کر
وہاں قید خانہ تعمیر کیا، اور شکستہ منارہ
کے اینٹ اور پتھروں سے شہر کی مرمت
شروع کر دی، مگر اسے مکمل کرنے سے
پہلے ہی معزول کر دیا گیا، اس کے بعد
ہارون بن ابو خالد مروذی کو حکومت
سپرد کی گئی، مگر وہ جلد ہی قتل کر دیئے گئے)
کچھ لوگ کہتے ہیں کہ محمد بن قاسم کے

(بقیہ حاشیہ ص ۸۹) کرتے تھے، جیسا کہ آگے چل کر بلاذری نے خود اسکی تشریح کر دی ہے،

وكان اهلها بعثوا سمنيين منهم الى الحجاج فصالحوه فاقاموا الحمد العاوفة وادخلوه مدينتهم وفوا بالصلح

بر اسلامی آنے سے پہلے ہی اہل شہر اپنا ایک گروہ سمنیر[1] حجاج کے پاس بھیج کر صلح کر چکے تھے، اور جب محمد پہونچے تو لوگوں نے انھیں شہر میں عزت کے ساتھ داخل کیا، اور رسد وغیرہ پیش کی اور صلح کی پابندی کی،

وجعل محمد لا يمر بمدينة الا فتحها حتى عبر نهر دون مهران فاتاه سمنية سريبدس فصالحوه عمن خلفهم ووظف عليهم الخراج وسار الى سهبان ففتحها ثم سار الى مهران فنزل في وسطه فبلغ ذلك داهر واستعد لمحاربته وبعث محمد بن القاسم محمد بن حصب الثقفي الى بن عبد الرحمن

محمد جس شہر سے بھی گذرتے اسے فتح کر لیتے یہاں تک کہ دہران کے پاس ایک دریا پار کیا، وہاں سریبدس[2] کے سمنی اُن کے پاس آئے، اور وہاں کے لوگوں کی طرف سے صلح کی محمد نے اُن لوگوں پر خراج مقرر کیا، پھر سہبان فتح کیا، اور دہران جاکر وسط علاقہ میں اُترے، داہر کو معلوم ہوا تو وہ جنگ کے لئے کمربستہ ہوا، محمد ابن قاسم نے محمد بن حصب بن عبدالرحمن ثقفی کو سواروں اور سواری کے ساتھ اور

اور اصل یہ نیرون ہے جو سندھ کا ساحلی شہر اور دیبل سے ۵۰ میل پر واقع تھا [1] یہ عربوں کے نزدیک ہوشیار لوگوں کا نام تھا (عرب ہند کے تعلقات ص ۲۱۶) [2] یعنی شری دیوراج کے ہم رکاب تھا

سدوسان فی خیل وحمارات
فطلب اهلها الامان والصلح
ومنفر بینه وبینهم السمنیة
فامنهم ووظف علیهم خرجه
واخذ منهم رهنا وانصرف
الی محمد ومعه من الزط اربعة
آلاف فصار وا مع محمد وولی
سدوسان رجلا، ثم ان محمدا
احتال لعبور مهران حتی عبره
من التابلی بلاد راسل ملک قصة
من الهند علی جسر عقد کاد
ان یستخف به لا عنه و
لقیه محمد والمسلمون وهو
علی فیل وحوله الفیلة ومعه
التکاکرة فاقتتلوه قتالا شدیدا
لم یسمع بمثله

لوگوں نے امان و صلح کی درخواست کی
سمنیہ نے فریقین کے درمیان سفارت
کا کام انجام دیا، ابن مصعب نے ان
بخشی، خراج مقرر کیا، اور ان سے یرغمالی
کی ضمانت لے کر محمد کے پاس چار ہزار
جاٹوں کے ساتھ واپس چلے آئے اور
سدوسان میں اپنے ایک ساتھی کو والی
بنایا، دوسری طرف محمد دریائے مہران
پار کرنے کی تدبیر کر رہے تھے، اور کچھ
کے پاس راجہ راسل[1] کی عملداری کے
قریب اسے پار کرنے کے لئے (کشتیوں)
کا ایک پل بنایا، وہ ان ساری
کارگذاریوں سے بے خبر محمد بن قاسم
کا مذاق اڑا رہا تھا، حالانکہ محمد اور
ان کے ساتھی اس کی عملداری میں
پہونچ چکے تھے، وہ مقابلہ کے لئے

---

[1] آج کل یہ مقام خوشاب ضلع میں جہلم دریا کے پار ہے واقع ہے (تاریخ سندھ ص ۱۰۹)

[2] دریائے سندھ کے مشرقی جانب ایک قلعہ جزیرہ میں ہے، یہاں کے ٹھاکر (یا راجہ) کو راسل کہتے ہیں، (تاریخ سندھ ص ۵۸)

Marfat.com

پر سوار ہو کر ٹھاکروں کے ساتھ نکلا،
ٹھاکر بھی ہاتھیوں پر سوار تھے، بڑا سخت
مقابلہ ہوا، ایسی گھمسان کی لڑائی کبھی
نہیں سنی گئی تھی،

وترجل داھر و
قاتل فقتل عند المساء وانھزم
المشرکون فقتلھم المسلمون
کیف شاؤوا وکان الذی قتلہ
فی روایۃ المدائنی رجلا من بنی
کلاب، وقال:

داہر ہاتھی سے اتر کر پیدل جنگ
کرنے لگا، اور شام کے وقت قتل کر دیا
گیا، مشرکوں کو ایسی سخت شکست ہوئی
کہ مسلمانوں نے جس طرح چاہا، انھیں
قتل کیا، مدائنی[1] کی روایت کے مطابق
قبیلۂ بنو کلاب کے ایک شخص نے داہر
کو قتل کیا تھا، چنانچہ وہ کہتا ہے:

الخیل تشھد یوم داھر والقنا
ومحمد بن القاسم بن محمد

گھوڑے، نیزے اور خود محمد بن قاسم
سب شاہد ہیں کہ معرکۂ داہر میں میں نے
بڑی بہادری سے دشمن کے لشکر کو منتشر

انی فرجت الجمع غیر معرد
حتی علوت عظیمھم بمھند
فترکتہ تحت العجاج مجدلا
متعفر الخدین غیر موسد

کیا، اور اُن کے سردار پر تیغ ہندی،
بلند کی، اور اس کو گرد و غبار میں لت
پت زمین پر اس حال میں چھوڑا کہ چہرہ
خاک میں اٹا ہوا، اور سر بالکل تھا

---

[1] یعنی بصرہ کا مشہور مؤرخ و ادیب ابو الحسن علی بن محمد (۱۵۲ھ تا ۲۰۴ھ)

Marfat.com

فحدثني منصور بن حاتم
قال والذي قتله منصوران
بيروص ومديل ابن طفطة
منصور بقندبيل وقبره بالديبل

وحدثني علي بن محمد المدائني
عن ابي محمد الهندي عن ابي
الفرج قال لما قتل داهر غلب
محمد بن القاسم على بلاد السند
وقال ابن الكلبي كان الذي
قتل داهر القاسم ابن ثعلبة
بن عبد الله بن حصن الطائي،
قالوا وفتح محمد بن القاسم
راور عنوة وكانت بها امرأة
لداهر خافت ان تؤخذ
فاحرقت نفسها وجواريها
وجميع مالها ثم اتى محمد بن
القاسم برهمنا باذ العتيقة
وهي على راس فرسخين من

لیکن مجھ سے منصور بن قاسم نے
بیان کیا کہ داہر اور اس کے قاتل کی
تصویریں بھروچ میں اور بدیل بن طفطۃ
کی تصویر قندبیل اور اس کی قبر دیبل
میں ہے،

مجھ سے علی بن محمد مدائنی نے اور وہ
ابو محمد ہندی سے اور ابو محمد ابو الفرج
سے روایت کرتے ہیں کہ داہر جب قتل
کیا گیا، تو محمد بن قاسم سارے سندھ پر
غالب ہو گئے ابن کلبی کے بیان کے مطابق
راجہ داہر کا قاتل قاسم بن ثعلبہ بن عبد اللہ
ابن حصن طائی ہے،

لوگوں کا بیان ہے کہ محمد بن قاسم
نے راور بزور فتح کیا، وہاں راجہ داہر
کی ایک عورت تھی وہ اپنی گرفتاری
کے ڈر سے آگ میں جل گئی، اور اپنی
تمام لڑکیوں اور سہیلیوں اور مال و
اسباب کو بھی جلا ڈالا، راور فتح کرنے
کے بعد محمد بن قاسم قدیم برہمنا باد آئے،

Marfat.com

المنصورة، ولم تكن المنصورة يومئذ انما كان موضعها غيضة وكان مل داهر يرهنا باذهذ ه فقاتلوه ففضهم محمد عنوة وقتل بها ثمانية آلاف وقيل ستة وعشرين الفا و خلف فيها عامله وهي اليوم خراب وسار محمد يريد الرور ولقيه رفتلقاه اهل ساوندري فسألوه الامان فاعطاهم اياه واشترط عليهم ضيافة المسلمين ودلالتهم واهل ساوندري

جس کا فاصلہ منصورہ سے دو فرسنگ تھا، منصورہ اس وقت تک آباد نہیں ہوا تھا، بلکہ اُس کی آبادی کی جگہ جھاڑیاں تھیں، داہر کی شکست خوردہ فوج یہاں جمع ہو گئی تھی، اور اُس نے محمد بن قاسم سے جنگ کی، مگر محمد بن قاسم نے زور غلبہ حاصل کیا، اور آٹھ ہزار اشخاص کو قتل کیا، دوسری روایت کے مطابق ۲۶ ہزار اشخاص قتل کئے گئے، برہمن آباد اس زمانہ میں ویران ہو چکا تھا، محمد بن قاسم وہاں اپنا عامل چھوڑ کر خود رور[1] اور بغرور چلے گئے، راستے میں

---

[1] چچ نامہ میں راور کا دوسرا نام بغرور اور ص ۹۶ پر الور کا دوسرا نام بغرور بتایا ہے، مگر مادری کا دوسرا نام بغرور ہے، کیونکہ الور کے ساتھ بغرور صرف ایک جگہ آیا ہے، جو کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے، بخلاف راور کے، دوسرے الور ہی کے وزن پر بغرور اس کا اصل نام رکھا گیا ہوگا، بلاذری میں الرور کے بعد بغرور واو عاطفہ کے ساتھ آیا ہے، اور راور کا لفظ تنہا لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلاذری کے نزدیک الرور، بغرور، راور تین الگ الگ شہر ہیں لیکن الرور اور بغرور کے لئے ضمیر واحد استعمال کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شہر ہیں، اس لئے بلاذری کو اس معاملہ میں مغالطہ ہو گیا ہے، ابن نے بھی الرور اور بغرور کو ایک ہی سمجھا ہے لیکن الکامل جلد ۴ ص ۴۹۲ لیڈن میں ان دونوں کا نام واو عاطفہ کے

Marfat.com

اليوم مسلمون، ثم تقدم الى بسمد فصالحها على مثل صلح سادندری،

سادندری کے لوگ ملے اور امان طلب کی، محمد نے امان بخشی اور یہ شرط لگائی کہ جو مسلمان ادھر سے گذریں ان کی ضیافت اور رہنمائی کی جائے، اب سادندری کے باشندے مسلمان ہو چکے ہیں، وہاں سے بسمد کی طرف بڑھے اور انہوں نے بھی سادندری کی طرح صلح کی،

وانتهى محمد الى الرور وهى من مدائن السند وهى على جبل

پھر محمد رور پہونچے، رور سندھ کا شہر اور ایک پہاڑی پر واقع ہے چند منیوں

(بقیہ حاشیہ ص ۹۴) بعد ضمیر بھی تنبیہ کی موجود ہے جس سے دو شہر ہونے کا ثبوت ملتا ہے، محمد بن قاسم حجاج کے مرنے کے بعد ملتان سے واپس آگیا ہے، اور ہر وقت خلافت کے حکم کا منتظر رہتا ہوگا، اس لئے اسلامی ممالک سے قریب ترین جگہ اس نے رہنا پسند کیا ہوگا، اس کے علاوہ واپسی ملتان کے بعد وہ جس جگہ مقیم ہوا وہاں سے بیلمان فتح کرنے کے لئے فوج بھی روانہ کی، اور ظاہر ہے کہ اس نے اسی جگہ کا انتخاب کیا ہوگا کہ بروقت فوج کو مدد دے سکے، غرض دونوں باتوں کے لئے راور سے بہتر کوئی دوسری جگہ نہ تھی، پس راور ہی کا دوسرا نام بغرور ہے، لیکن راور کے نام سے کسی باعث عوام میں مشہور ہو گیا جیسا کہ چچ نامہ ص ۲۵ سے ظاہر ہوتا ہے،

(تاریخ سندھ ص ۱۰۹ - ۱۱۰)

ف ہندوستان کا ایک چھوٹا اور پرونق شہر تھا،

Marfat.com

فحصرهما شهرا ففتحها صلحا
علیٰ ان لا یقتلهم ولا یعرض
لبیعهم وقال ما ابدلا لکنائس
النصاری والیهود وبیوت
نیران المجوس ووضع علیهم
الخراج بالرور وبنی مسجدا
وسار محمد الی السکة وهی
مدینة دون بیاس ففتحها
والسکة الیوم خراب ثم قطع
نهر بیاس الی الملتان فقاتله
اهل الملتان فابلی زائدة بن
عمیر الطائی وانهزم المشرکون
فدخلوا المدینة وحصرهم محمد
ونفدت ازواد المسلمین
فاکلوا الحمر ثم اتاهم رجل
مستامن فدلهم علی مدخل
الماء الذی منه یشربون هو

کے محاصرے کے بعد اس شرط پر صلح
ہوگئی کہ مسلمان کسی کو قتل نہ کریں گے
نہ بتخانوں سے کوئی تعرض کریں گے
نے (اسے منظور کیا) اور کہا کہ بتخانے
بھی نصاری کے گرجوں، یہود کے کنیسوں
اور مجوسیوں کے آتشکدوں کی طرح
ہیں، غیر مسلموں پر خراج متعین کیا
اور مسلمانوں کے لئے ایک مسجد تعمیر کی
وہاں سے سکہ روانہ ہوئے اور اسے
فتح کیا، سکہ دریائے بیاس کے قریب
واقع تھا، مگر اب ویران ہے، دریائے
بیاس پار کرکے ملتان پہونچے، ملتان
والوں نے جنگ کی، زائدہ بن عمر طائی
نے کارہائے نمایاں انجام دیئے مشرکین
کو شکست ہوئی، اور انھوں نے شہر
میں پناہ لی، محمد بن قاسم نے محاصرہ
کر لیا مگر مسلمانوں کا زاد راہ ختم ہو چکا تھا

سلہ بلاذری نے یہاں لکھا ہے کہ یہ شہر ویران ہو چکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عہد میں اس کے کچھ آثار باقی تھے، مگر اب تو اس کے نام سے بھی لوگ واقف نہیں، سلہ بنی تغلب

ماٴجوی من لحم جمد فیصید — اس لئے گدھوں کا گوشت کھانا پڑا،
فی مجتمع له مثل البرکة فی المدینة — اسی دوران میں دشمن کی جماعت کا ایک
وهم یمونه التلاح فغورة — امن خواہ آیا اور اس نے اس گھاٹ
فلما عطشوا نزلوا علی الحکد — کی خبر کر دی، جہاں سے شہر والے
فقتل محمد المقاتلة و . . . . — پانی پیتے تھے، اس گھاٹ میں دریائے
. . . . . — لمبد کا پانی اکٹھا ہوتا تھا، اور وہ
. . . . واصابوا ذهبا کثیرا — شہر کے تالاب کی طرح تھا، جسے لوگ
فجمعت تلک الاموال فی بیت — نالہ کہتے تھے، محمد نے نالے کی ناکہ بندی
یکون عشرة اذرع فی ثمانی — کر لی، جب اہلِ شہر پیاس سے مجبور
اذرع یلقی ما اودعه فی کوة — ہو گئے، تو انھوں نے ہر تسلیم خم کر دیا[1]
مفتوحة فی سطحه فسمیت للملتان — محمد بن قاسم نے جنگی آدمیوں کو قتل
فرج بیت الذهب والفرج الثغر — کر دیا، . . . . .
وکان بد الملتان بد اتهدی — . . . . . یہاں کافی
الیه الاموال وینذر له الذی — سونا دستیاب ہوا، یہ ساری دولت
ویجر الیه السند فیطوفون به و — اگر لمبے، گز چوڑے ایک کمرہ میں رکھی
یحلقون رؤسهم ولحاهم عند هم — پڑا کمرہ بند رہتا تھا، صرف چھت
ویزعمون ان صنما فیه هو — میں ایک روزن تھا جس میں مال ڈالا
ایوب النبی صلی الله علیه وسلم — جاتا تھا، ملتان کو فرج بیت الذہب

---

[1] لیکن چچ نامہ کی روایت ہے کہ ملتانی جب پیاسے مرنے لگے تو مجبوراً قلعہ سے باہر نکل کر جنگ پر آمادہ ہو گئے۔

(سنہری سرحد) بھی کہتے ہیں اور فرج
بمعنی سرحد ہے، ملتان کا بتخانہ ایسا
تھا کہ اس میں ہدیہ اور نذر و نیاز کا
مال و اسباب آتا تھا، اور مشرکین اس
کی عظمت کی وجہ سے اس کی زیارت
اور طواف کرتے اور سر اور داڑھیوں
کا وہاں جا کر حلق کراتے تھے، اور
سمجھتے تھے کہ ایک بت حضرت ایوبؑ
کا مجسمہ ہے،

قالوا و نظر الحجاج فاذا
هُو قد انفق على محمد بن القاسم
ستين الف الف و وجد ما حمل
اليه عشرين و مائة الف الف
فقال شفينا غيظنا و ادركنا ثارنا
و ازددنا ستين الف الف درهم
و رأس داهر و مات الحجاج
فاتت محمدا و فاته فرجع عن
الملتان الى الوديد و بغى ود و
كان قد فتحها فاعطى الناس

و قائع نگاروں کا بیان ہے
کہ حجاج نے جنگ کے بعد جب آمد و
خرچ کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ اس
نے محمد بن قاسم کے لشکر پر ۶ کروڑ
صرف کیا تھا، اور ۱۲ کروڑ مال غنیمت
اس کے ہاتھ لگا ہے، تو کہنے لگا کہ ہمارا
غصہ ٹھنڈا ہو گیا، ہم نے اپنے خون
کا بدلہ پا لیا، اس کے علاوہ چھ کروڑ
درہم اور داہر کا سر بھی حاصل
کیا، حجاج کے مقاتل کی خبر جب محمد بن قاسم

Marfat.com

ووجه الی البیلمان جیشا فلم
یقاتلوا واعطوا الطاعة وسالمه
اهل سرست وهی مغزی
اهل البصرة الیوم واهلها
العبد الذی یقطعون فی البحر
ثم اتی محمد الکیرج فخرج الیه
دوهر فقاتله فانهزم العدو
وهرب دوهر ویقال قتل ونزل
اهل المدینة علی حکم محمد
فقتل ومبی قال الشاعر:

کو ہوئی تو وہ ملتان سے رورا اور بغرور
واپس چلے آئے، اور لوگوں کو داد و دہش
کی، ان دونوں شہروں کو وہ پہلے فتح
کر چکے تھے، پھر بھیلمان کی طرف ایک
لشکر بھیجا مگر جنگ کی نوبت نہیں آئی
اور بھیلمان والوں نے اطاعت قبول
کر لی، کاٹھیاواڑ کے لوگوں نے بھی صلح
کر لی، اس زمانہ میں وہ اہلِ بصرہ
کا جولانگاہ ہے، یہاں کے باشندے
عبد ہیں، جن کا کام سمندروں میں ڈاکہ
ڈالنا ہے، اس کے بعد محمد کیرج[1] کی طرف
بڑھے تو دوہر[2] مقابلہ میں آیا، مگر شکست
کو شکست فاش ہوئی اور دوہر کہیں
بھاگ نکلا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ قتل
کر دیا گیا تھا، اور اہلِ شہر محمد بن قاسم
کے فیصلے پر رضامند ہو گئے، چنانچہ محمد
نے جنگ آزما لوگوں کو قتل اور بقیہ
اشخاص کو قید کر لیا، شاعر کہتا ہے:

---

[1] کیرج یا کورج یعنی جے پور [2] مشہور ہندوستانی راجہ

Marfat.com

نحن قتلنا داهرا ودوهرا
والخيل تردى منسرا فمنسرا

ہم نے داہر اور دوہر کو قتل کیا اور
گھوڑے اور سوار دشمنوں کے غول
کے غول ٹھوکروں سے مار کر گرا رہے تھے

ومات الوليد بن عبد الملك
وولى سليمان بن عبد الملك
فاستعمل صالح بن عبد الرحمن
على خراج العراق وولى يزيد بن
ابى كبشة السكسكى السند فحمل
محمد بن القاسم مقيدا مع معاوية
بن المهلب فقال محمد متمثلا :-

جب ولید بن عبد الملک کا انتقال
ہو گیا، اور سلیمان بن عبد الملک تخت نشین
ہوا تو اُس نے صالح بن عبد الرحمٰن کو عراق
کا عامل خراج اور یزید بن ابو کبشہ سکسکی
کو سندھ کا گورنر بنایا، یزید نے معاویہ
ابن مہلب کے ساتھ محمد بن قاسم کو بھی
گرفتار کر کے صالح کے پاس بھیج دیا،
محمد نے بطور مثل یہ شعر پڑھا،

اضاعونى وأى فتى اضاعوا
ليوم كريهة وسداد ثغر

ان لوگوں نے مجھے ضائع کیا یعنی
ایسے نوجوان کو ضائع کر دیا جو میدان
کارزار اور سرحدوں کی حفاظت میں
اپنے جوہر و کمال دکھاتا تھا،

فبكى اهل الهند على محمد وصوروا
بالكيرج قبته صالح بواسط
فقال :-

اہل ہند نے محمد کے غم میں گریہ زاری
کی، اور اس کا ایک مجسمہ کیرج میں بنا،
کیا، صالح نے انھیں واسط کے جیل خانہ
میں قید کر کے رکھا، محمد نے یہ شعر کہے :

Marfat.com

فلئن ثویت بواسط وباد ضها — اگر مجھے بیڑیاں اور زنجیریں پہناکر

رھن الحدید مکبلا مغلولا — واسط میں قید کر دیا گیا ہے، تو اس میں

فلوب فتیة فارس قد رعتھا — کوئی ہرج نہیں، اس لئے کہ اس سے

ولوب قرن قد ترکت قتیلا — پہلے کتنے نوجوان شہسواروں کے دل

میں میری دھاک رہ چکی ہے، اور کتنے

بہادروں اور سرداروں کو میں نے مردہ

کرکے چھوڑ دیا ہے،

وقال :- — اُنہی کے یہ اشعار بھی ہیں،:

لوکنت اجمعت القرار لوطئت — اگر مجھے کچھ موقع ملا ہوتا تو جنگ

اناث اعدت للوغی وذکور — کے لئے جو مرد اور عورتیں مہیا کی گئی تھیں ب

وما دخلت خیل السکاسک[1] ارضنا — پامال کر ڈالی گئی ہوتیں، اور قبیلۂ سکک

ولا کان من عک علیّ امیر — کے سواروں کو ہماری سرزمین میں دخل

ولا کنت للعبد المزونی تابعا — ہونے کا موقع ہی نہ ملا ہوتا، اور نہ قبیلۂ

فیالک دھر بالکرام عثور — عک[1] کا کوئی آدمی مجھ پر امیر ہوا ہوتا

اور نہ میں معمولی عمانی غلام کا تابع فرمان

بنا ہوتا، ہائے رے زمانے! تجھ پر افسوس

نوشزفا کو کیسے سخت دھکے لگاتا ہے،

فعذ عبد صالح فی رجال من آل — صالح نے آلِ ابی عقیل کے چند آدمیوں کے

---

[1] سکک اور عک وغیرہ قبیلوں اور خاندانوں کے نام ہیں،

ابی عقیل حتی قتلهم وکان الحجاج راى الخوارج وقال حمزة بن بیض الحنفی :

کے ساتھ محمد کو سخت تکلیفیں پہونچائیں، یہاں تک کہ قتل کر ڈالا، حجاج نے صالح کے بھائی ادہم کو قتل کیا تھا اور وہ خوارج کا ہم نوا تھا، حمزہ بن بیض حنفی نے محمد کا مرثیہ کہا ہے،

ان المروة والسماحة والذی
لمحمد بن القاسم بن محمد
ساس الجیوش لسبع عشرة حجة
یا قرب ذلك سودا من مولد

بیشک محمد بن قاسم جوانمردی سخاوت اور فیاضی کا پیکر تھا، اس نے، اسال کی عمر میں فوجوں کی قیادت کی، یہ سیادت و قیادت اس کے سن ولادت سے کس قدر قریب تھی[1]

وقال آخر :

ساس الرجال لسبع عشرة حجة
ولداته عن ذاك فی اشغال

دوسرے شاعر نے کہا ہے:
محمد، اہی برس کی عمر میں لوگوں کا سردار بن گیا، حالانکہ اس وقت اس کے ہم عمر شباب کی سرمستیوں اور دنیا کی رعنائیوں میں فریفتہ ہو کر سیادت و قیادت کی حقیقت سے بے خبر اور غافل تھے۔

ومات یزید بن ابی کبشة

یزید بن ابو کبشہ کو سندھ پہونچے ابھی

---

[1] یعنی کس قدر کم سنی میں وہ سردار اور قائد بن گیا تھا،

بعد قدومه ارض السند بثمانية عشر يوما واستعمل سليمان بن عبد الملك حبيب بن المهلب على حرب السند فقد مها وقد رجع ملوك الهند الى ممالكهم فرجع حليشة بن داهر الى برهمنا باذ ونزل حبيب على شاطئ مهران فاعطاه اهل الرور الطاعة وحارب قوما فظفر بهم ثم مات سليمان بن عبد الملك وكانت خلافة عمر بن عبد العزيز بعده فكتب الى الملوك يدعوهم الى الاسلام والطاعة على ان يملكهم ويضم المسلمين وعليهم ما عليهم وقد كانت بلغتهم سيرته ومذهبه

۱۸ ہی دن ہوئے تھے کہ اس کا انتقال ہوگیا، اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک نے حبیب بن مہلب کو سندھ کا والی بنایا، حبیب جب وہاں آئے تو ہند کے راجہ اپنے اپنے ملک واپس جا چکے تھے[1]، اور راجہ داہر کا بیٹا حلیشہ برہمنا باد واپس آکر اس پر قابض ہو چکا تھا، حبیب نے دریائے سندھ کے کنارے پڑاؤ ڈالا، رور کے باشندوں نے اطاعت قبول کر لی، لیکن ایک اور قوم سے انھیں جنگ کرنی پڑی، مگر فتحیاب ہوئے پھر سلیمان بن عبد الملک کا انتقال ہوگیا، اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے، انھوں نے راجاؤں کو تبلیغی خطوط لکھے، اور اسلام و اطاعت کی دعوت دی کہ اگر وہ اس کو قبول کرلیں تو انھیں وہی حقوق اور مراعات

---

[1] یعنی محمد بن قاسم کی گرفتاری اور اسکی کی موت نے سندھ میں بدنظمی اور انتشار پیدا کر دیا تھا

[2] جے سنگھ،

Marfat.com

فاسلم حليشة والملوک وتسموا
باسماء العرب وکان عمرو بن
مسلم الباهلی عامل عمر علی
ذلک الثغر فغزا بعض الهند
فظفر وهرب بنو المهلب الی
السند فی ایام یزید بن عبد الملک
فوجه الیهم هلال بن احوز
التمیمی فلقیهم فقتل مدرک بن
المهلب بقندابیل وقتل المفضل
وعبد الملک وزیاد ومروان
ومعاویة بنی المهلب وقتل
معاویة بن یزید فی آخرین،

حاصل ہوں گے جو عام مسلمانوں کو
حاصل ہیں، اور اُن کے ذمہ بھی وہی
فرائض عائد ہو جائیں گے، جو عام
مسلمانوں پر عائد ہوتے ہیں، ان
راجاؤں کو حضرت عمر بن عبد العزیز
کی پاکیزہ سیرت دکر دار اور تقوی
و دینداری کا پہلے ہی سے علم ہو چکا
تھا، اس لئے جے سنگھ اور دوسرے
راجہ مسلمان ہو گئے، اور اپنے نام
عربوں کے جیسے رکھے، عمرو بن مسلم
باہلی نے جو عمر بن عبد العزیز کی طرف
سے اس سرحد کے عامل مقرر ہوئے
تھے، ہندوستان کی بعض سرحدوں
پر حملہ کیا، اور مظفر و منصور ہوئے،
بنو مہلب یزید بن عبد الملک کے
عہد میں بھاگ کر سندھ چلے آئے
تھے، اس لئے عمرو بن مسلم نے ہلال
ابن احوز تمیمی کو ان کے تعاقب میں
بھیجا، ہلال نے اُن سے جنگ کر کے

Marfat.com

قندابیل میں مدرک بن مہلب کو موت
کے گھاٹ اتار دیا، اور مفضل،
عبدالملک، زیاد، مروان، اور معاذ
وغیرہ افراد بنی مہلب کو بھی قتل کیا
اور معاویہ بن یزید اور بعض دوسرے لوگوں
کو بھی قتل کیا،

وولی الجنید بن عبدالرحمٰن
المری من قبل عمر وبن ھبیرۃ
الفزاری ثغر السند ثم ولاہ
ایاہ ھشام بن عبدالملک
فلما قدم خالد بن عبداللہ
القسری العراق کتب ھشام
الی الجنید یامرہ بمکاتبتہ
فاتی الجنید الدیبل ثم نزل
شط مہران فمنعہ حیشۃ العبور
وارسل الیہ انی قد اسلمت
وولانی الرجل الصالح بلادی
ولست امنک فاعطاہ رھنا
ولم یزل یسیر رھنا حتی بلغ

عمر بن ہبیرہ فزاری کی جانب سے
جنید بن عبدالرحمٰن مری سرحد سندھ
کا والی ہوا، پھر ہشام بن عبدالملک
نے بھی اسے برقرار رکھا، جب خالد
ابن عبداللہ قسری عراق کے والی ہو کر
آئے، تو ہشام نے جنید کو تاکید کی کہ
وہ سندھ کے متعلق ان سے خط و
کتابت کرتے رہیں، جنید پہلے دیبل
آئے، اور دریائے سندھ کے کنارے
اترے، جے سنگھ نے انھیں دریا پار
کرنے سے روکا، اور پیغام کہلا بھیجا،
کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اور مجھے
مرد صالح (عمر بن عبدالعزیز) نے میری

Marfat.com

من الخراج فمرالیہ الجنید فی السفن ۔۔۔ کہ وہ اپنی مملکت کا خراج ادا کرتا

وکفر علیشۃ وحاربہ وقتل ۔۔۔ تمہاری جانب سے الیشاں بن بیل نے

لہ یحاربہ ولکن الجنید بعث ۔۔۔ جنید نے اسے الیشاں کی مخالفت پر

علیہ فاتی الہند فجمع جموعا ۔۔۔ اور اس سے اس بات کی مخالفت کی

واخذ السفن واستعد للحرب ۔۔۔ کہ وہ اپنی مملکت کا خراج ادا کرتا

فسار الیہ الجنید فی السفن ۔۔۔ رہے گا لیکن پھر وہ زن نے مخالفت

فالتقوا فی بطیحۃ الشرقی فاخذ ۔۔۔ اور معاہدے توڑ ڈالے اور علیشہ

علیشۃ اسیرا وقد جمعت سفینتہ ۔۔۔ (بے سنگھ) مرتد ہو کر آمادۂ پیکار

فقتلہ وھرب صصہ بن داھر ۔۔۔ ہو گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے سنگھ

وھو یرید ان یمضی الی العراق ۔۔۔ پہلے آمادۂ جنگ نہیں ہوا تھا بلکہ خود

فیشکو غدر الجنید فلم ینزل ۔۔۔ جنید نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی،

الجنید یونسہ حتی وضع یدہ ۔۔۔ بہرکیف بے سنگھ ہندوستان آیا اور

فی یدہ فقتلہ وغزا الجنید ۔۔۔ لشکر جمع اور کشتیاں تیار کر کے راجہ

الکیرج وکانوا قد نقضوا فاتخذ ۔۔۔ کے لئے تیار ہو گیا، جنید کشتی کے ذریعہ

کباشا نطاحۃ فصک بھا ۔۔۔ اس کی طرف بڑھا، اور مشرقی جانب

لہ لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، غالباً جنید کے عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس مفروضہ کا اظہار کیا گیا ہے، حالانکہ یہ تو ایک عرصہ بعد کی مسلمہ تھا، جنید چاہتا تھا کہ اسے بے سنگھ اپنے ملک سے نکال دے تاکہ سندھ کے باہر ممالک پر حملہ آور ہو سکے، اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے اس کا ارادہ تھا اور بے سنگھ شاید یہ سمجھتا تھا کہ اگر جنید میدان میں آ گیا تو سندھ کے [illegible]

Marfat.com

حاشا الجنید بنة حتی شدہ و
دخلها عنوۃ فقتل وسبی و
غنم وجد العمال الی سرید
والسند ل ودهنج وبدص و
کان الجنید یقول القتل فی
الجزع اکبر منه فی الصبر ووجه
الجنید حبشا الی ازین ووجه
حبیب بن مرۃ فی جیش الی
الی ارض المالبة فاغار واعلی
ازین وغزوا بعیر بید فرقوا
ربضها وقتم الجنید البیلمان و
الجند وحصل فی منزله سوی
ما اعطی ذراری اربعین الف
الف وحمل مثلها،

میں دونوں کا مقابلہ ہوا اتفاق سے
جے سنگھ کی کشتی (اپنے بیڑہ سے) جدا
ہوگئی تھی، اس لئے گرفتار کرکے قتل
کر دیا گیا، اس کا بھائی چچ بن داہر
جنید کے اس فریب کی شکایت کرنے
کے لئے عراق جانا چاہتا تھا مگر جنید
نے اس کو مانوس کرنے کی کوشش کی،
اور جب وہ قابو میں آگیا، تو قتل کر دیا
پھر جنید نے کیرج (جے پور) پر حملہ کیا،
وہاں کے لوگ معاہدے توڑ کر باغی
ہو چکے تھے، جنید قلعہ شکن آلات
کے ذریعہ شہر پناہ کی فصیل توڑ کر
زبردستی شہر میں داخل ہوگیا، اور
لوگوں کو قتل و گرفتار کرکے مال
غنیمت حاصل کیا، اس کے بعد مرمد

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۵) آبائی وطن مجھ سے چھوٹ جائے، اسی لئے اس نے ایسی روش اختیار کی جس سے نہ صرف جنگ کی نوبت آئی، بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کا خاندان تباہ ہوگیا، پس ایک باغی کی سرزنش جنید کا فرض تھا، اور جس کے لئے وہ مدح و توصیف کا مستحق ہے، نہ کہ الزام اور اتہام کا،

(تاریخ سندھ ص ۱۲۷، ۱۲۸)

Marfat.com

منذل، وقیقہ اور بزیخ میں عامل بنے

جنید کا مقولہ ہے "مردانہ وار قتل ہو جانا

ایڑیاں رگڑ کر مرنے سے بہتر ہے" جنید

نے ایک لشکر ازین کی طرف اور دوسرا

حبیب بن مرۃ کی کمان میں مالبہ[1] بھیجا

پہلے لشکر نے اجین پر چھاپہ مار کر بھریمد[2]

کا رُخ کیا، اور اُس کی شہر پناہ میں

آگ لگا دی اور خود جنید نے بھیلمان

اور گجرات فتح کیا، یہاں اس کو اتنا

مالِ غنیمت ملا کہ زائرین اور سائلین کو

دینے کے بعد بھی چار کروڑ درہم بچ گیا اتنا

ہی مال بیت المال میں بھی روانہ بھیجا

ثم ولی بعد الجنید تمیم بن

زید العتبی فضعف وزهن و

مات قریبا من الدیبل بماء یقال

له ماء الجوامیس وانما سمی ماء

الجوامیس لانه یضرب بها الیه

من رباب زرق تکون بشاطئ

جنید کے بعد تمیم بن زید عتبی والی ہوا

وہ ضعیف و کمزور تھا، اس کا انتقال

دیبل کے قریب ایک تالاب کے پاس

ہوا جس کو ماء الجوامیس (بھینسوں کا

تالاب) کہتے ہیں، یہ نام اس لئے پڑا

کہ دریائے سندھ کے کنارے بھینسوں

---

[1] ازین سے اجین اور مالبہ سے مالوہ مراد ہے [2] بھریمد یعنی مارواڑ [3] رباب (ریچھ) کے بجائے بعض لوگ

معه ان، وكان تميم من
اشجاء العرب وجد في بيت
المال بالسند ثمانية عشر
الف الف درهم طاهريه
فاسرع فيها وكان قد شخص
معه في الجند فتى من بني
يربوع يقال له خنيس وامّه
من طيئ الى الهند فاتت الفرزدق
فسألته ان يكتب الى تميم في
افتدائه وعازت بقبر غالب
ابيته فكتب الفرزدق الى تميم

انتتى فعاذت يا تميم بغالب
وبالحفرة الساقي عليها ترابها

رہتے ہیں، اُن سے لوگ بھاگ کر بھنبیوں
کی طرح) اس میں کود پڑتے ہیں تمیم کا
شمار عرب کے فیاض لوگوں میں ہوتا تھا
اسے سندھ میں اسی لاکھ طاہری درہم
ملے، مگر بہت جلد انھیں خرچ کر ڈالا،
تمیم کے ساتھ جو لشکر ہندوستان آیا تھا
اس میں قبیلہ بنی یربوع کا ایک نوجوان
خنیس بھی تھا، اس کی ماں قبیلہ طے کی
تھی، وہ فرزدق شاعر کے پاس اس کے
باپ غالب کی قبر کا واسطہ دلا کر اپنے
بیٹے کی واپسی کے لئے خط لکھانے آئی،
فرزدق نے یہ اشعار لکھ کر تمیم کے پاس
روانہ کئے،

اے تمیم! میرے پاس یہ بڑھیا (ماں)
آئی ہے، اور میرے باپ غالب اور
اس کی قبر کا مجھے واسطہ دے رہی ہے،

(بقیہ حاشیہ ص ۱۰۸) "ذباب" (مکھیاں) پڑھا ہے، اور اس صورت میں مفہوم یہ ہوگا کہ یہ زرد مکھیاں مران کے کنارے رہتی تھیں، انھیں دیکھ کر بھنبیں بھاگتی تھیں اور اس تالاب میں آکر کود پڑتی تھیں، (س)

Marfat.com

فهب لی خنیسا واتخذ فیه منة
لحوبة ام ما یبوغ سرابها

اس لئے (خنیس) میرے پاس
بھیج کر ایک ضعیف و ناتواں ماں
پر احسان کر جس کے ملک سے پانی
نہیں اترتا،

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی
بظهر ولا یخفی علیک جوابها

اے تمیم کے بیٹے (خنیس) دیکھ! میری حاجت
پس پشت نہ ڈال دینا، اور تجھ پر
اس کا جواب گراں گذرے،

فلا تکثرالتردادفیها فانّنی
ملول لحاجات بطی طلابها

اس کے متعلق زیادہ رد و کد مت
کر کیونکہ ضرورت کے تاخیر سے پورا
ہونے میں میں کبیدہ خاطر ہو جاتا ہوں،

فلو بدلوا اسم الفتی اهو
جبیش او خنیس فامران یقتل
کل من کان اسمه علی مثل
هذه الحروف وفی ایام تمیم
خرج المسلمون عن بلاد الهند
ورفضوا مراکزهم فلم یعودوا
الیها الی هذه الغایة ثوولی
الحکم ابن عوانة الکلبی وقد
لقی اهل الهند الا هل قصة

لیکن تم کو فرزدق کی تحریر سے
یہ معلوم نہ ہو سکا کہ نوجوان کا نام
جبیش یا خنیس ہے، اس لئے اس نے
حکم دے دیا کہ جن لوگوں کے ناموں
میں اس طرح کے حروف ہوں وہ
قتل واپس چلے جائیں تمیم کے زمانہ
میں مسلمان اپنے مرکزوں کو چھوڑ کر
ہندستان سے چلے آئے، اور اس وقت
تک واپس نہیں جا سکے ہیں

Marfat.com

فلم یر للمسلمین ملجأ یلجئون
الیه فبنی من وراء البحیرة
متاخمة لها مدینة سماها
المحفوظة وجعلها ماوی لهم
ومعاذا ومصرها وقال للشیخ
کلب من اهل الشام ماترون
ان نسمیها فقال بعضهم دمشق
وقال بعضهم حمص وقال
رجل منهم سمها ندمر فقال
دمر الله علیک یا احمق ولکنی
اسمیها المحفوظة ونزلها و
کان عمرو بن محمد بن القاسم
مع الحکم وکان یفوض الیه
ویقلده جسیم امورہ واعماله
فاغزاه من المحفوظة فلما

ان حوادث کبلی والی ہوئے، اس وقت
کچھ[1] والوں کے سوا تمام اہل ہند باغی
اور مرتد ہو چکے تھے،[2] اور حکم کو مسلمانوں
کے لئے کوئی جاے پناہ نظر نہ آتی تھی،
اس لئے انھوں نے دریا کے اس پار
ہی سمندر کے قریب ایک شہر آباد کیا[3]
اور اس کا نام محفوظ رکھا، اور اس کو
مسلمانوں کا مستقر اور پناہ گاہ بنایا[4]
شہر کی تعمیر کے بعد شامی قبیلہ کلب کے
سن رسیدہ لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں
کے خیال میں اس کا کیا نام ہونا چاہیئے،
کسی نے دمشق، کسی نے حمص اور ایک
آدمی نے تدمر[5] نام تجویز کیا، (تدمر نام
سن کر حکم کو غصہ آیا، اور بولے) حق
خدا تجھے غارت کرے، میں اس کا نام

---

[1] یعنی کش [2] بغاوت اور ارتداد کی وجہ یہ کی بدانتظامی اور پھر اس کی اچانک موت تھی [3] یہ شہر
حیاۃ سندھ کے دہانہ پر مشرقی جانب آباد تھا [4] تدمر علاقہ شام میں ایک مشہور شہر تھا چونکہ تدمر
کا لفظ عربی میں جس کے معنی ہلاکت و بربادی کے ہیں، اس لئے بدشگونی سمجھکر اس کو ناپسند کیا مگر وہی
ہوا محفوظہ تباہ و برباد ہو گیا، اور آج اس کا نشان بھی نہیں ملتا،

Marfat.com

قد رعليه وقد ظفي امره
فبنى دون البحيرة مدينة و
سماها المنصورة فهي التي
ينزلها العمال اليوم وتخلص الحكو
ما كان في ايدي العدو مما غلبوا
عليه ورضي الناس بولايته، و
كان خالد يقول واعجبا ولايت
فتى العرب فوضع بيني بيما ولايت
افضل الناس فوضي به ثم قتل
المكوبها، ثم كان العمال بعد
يقاتلون العدو فيأخذون ما
استطعنا هم ويفتحون الناحية
قد نكث اهلها،

محفوظ رکھتا ہو، اور اسی شہر میں مقیم
ہو گئے، محمد بن قاسم کے فرزند عمر وہی حکم
کے ساتھ تھے، اور حکم کو اُن پر بڑا اعتماد
تھا، اور اپنے بڑے بڑے اور اہم معاملات
اُن کے سپرد کرتے تھے، چنانچہ محفوظ سے
انھیں کسی مہم پر روانہ کیا، وہ جب کامیاب
ہو کر لوٹے تو دریائے سندھ کے قریب
ہی ایک شہر آباد کیا، اور اس کا نام
منصورہ رکھا، یہی شہر آج کل عاملوں اور حاکموں
کی رہائش گاہ ہے، دشمنوں کے قبضے
میں جو علاقے جا چکے تھے، حکم نے انھیں
آزاد کرا دیا، عام طور سے لوگ اُس کی
حکومت پسند کرتے تھے، خالد کہتے تھے،
تعجب ہے کہ میں نے جب عرب کے سخی داتا
نوجوان یعنی قاسم کو والی بنایا تو لوگوں نے
ناگواری کا اظہار کیا، اور جب بخیل ترین
شخص والی ہے تو وہ اس سے خوش ہیں،
یہیں حکم کا انتقال ہو گیا، اُن کے
یہی حال زمانے کے جنگ کا

Marfat.com

اور مالِ غنیمت حاصل کرتے رہے، اور
خاص طور سے ان حصوں کو فتح کرنے
کی کوشش کی، جہاں لوگوں نے شورش،
بغاوت اور بدعہدی کا رویہ اختیار
کر لیا تھا،

فلمّا کان اوّل الدولة المبارکة ولی ابو مسلم عبد الرحمن ابن مسلم مغلسا العبدی ثغر السند واخذ علی طخارستان وساد حتی صار الی منصور ابن جمهور الکلبی وهو بالسند فلقیه منصور فقتله وهزم جنده فلمّا بلغ ابا مسلم ذلک عقد لموسی بن کعب التمیمی ثم وجه الی

جب مبارک سلطنت کا زمانہ
شروع ہوا[1] تو ابو مسلم[2] عبد الرحمن بن مسلم
نے مغلس عبدی کو سرحد سندھ کا گورنر
بنایا، مغلس طخارستان[3] کے راستے سے وہاں
ہوئے، اور منصور بن جمہور کلبی کے پاس
سندھ پہونچے، اس نے مقابلہ کر کے
مغلس کو قتل اور اس کی فوج کو شکست
دے دی، ابو مسلم کو اس واقعہ کی خبر
ہوئی تو اس نے موسیٰ بن کعب تمیمی کو

---

[1] دولت مبارکہ سے مصنف نے عباسی سلطنت مراد لی ہے، جو بنی امیہ کی سلطنت کے خاتمہ کے بعد ۱۳۲ھ میں قائم ہوئی تھی [2] ابو مسلم خراسانی نے پہلے عباسی خلیفہ ابو العباس عبد اللہ السفاح کی طرف سے صرف خراسان بلکہ تمام مشرقی ممالک پر قبضہ کر لیا، اور ہر جگہ اپنے معتمد آدمی بھیج کر اپنی حکومت مضبوط کر لی، اسی سلسلہ میں اس نے سندھ بھی ایک فوج روانہ کی جس کا افسر مغلس عبدی سجستانی تھا،
[3] خراسان کا ایک بڑا صوبہ،

السند فلمّا قدمها كان بينه
وبين منصور بن جمهور ممهان
ثم التقيا فهزم منصورا وجيشه
وقتل منظورا اخاه وخرج منصور
مفلولاً فهارباً حتّى ورد الرمل
فمات عطشا، وولى موسى
السند فرم المنصورة وزاد
فى مسجدها وغزا وافتتح، و
ولى اميرالمومنين المنصور
رحمه الله هشام بن عمرو التغلبى
السند ففتح ما استغلق وجه
عمر وابن جمل فى بوارج الى
نارند ووجه الى ناحية الهند
فافتتح قشميرا واصاب سبايا
ورقيقا كثيرا وفتح الملتان و
كان بقندابيل متغلبة من العرب
فاجلاهم عنها واتى القندهار

والی بنا کر سندھ بھیجا، جب موسیٰ سندھ
پہونچے تو اُن کے اور منصور کے درمیان
دریائے سندھ حائل تھا، دونوں میں
مقابلہ ہوا موسیٰ نے منصور اور اس کے
لشکر کو شکست دی، اور اس کا بھائی
منظور مارا گیا، منصور شکست کھانے
کے بعد بھاگ گیا، اور ایک ریگستان
میں پہونچ کر پیاس کی شدت سے
ہلاک ہو گیا، سندھ کا والی ہونے
کے بعد موسیٰ نے منصورہ کی مرمت
کی، اور مسجد کی توسیع کی، جنگ کا
سلسلہ بھی جاری رہا، جس میں کامیاب
رہا، پھر امیرالمومنین منصور[1] رحمہ اللہ
نے ہشام بن عمرو تغلبی کو سندھ کا والی
بنایا، اُس نے بہت سے نئے علاقے
فتح کئے، عمر بن جمل کو چند جنگی جہازوں
کے ساتھ بارید[2] بھیجا، اور خود ہند[3] کی

---

[1] ابوالعباس عبداللہ السفاح کے بعد یہ دوسرا عباسی خلیفہ تھا، [2] یہ بھروچ کے قریب ایک
بندرگاہ تھا، (تاریخ سندھ ص ۱۵۰)

فی السفن ففتحها وهدم البد
بنی موضعه مسجدا،

کے شمالی حصوں کی طرف روانہ ہوا، اور کثیر فتح کرکے بہت سے قیدی اور غلام حاصل کئے، پھر ملتان فتح کیا، قندابیل پر عربوں کا ایک گروہ متغلب ہو گیا تھا، ہشام نے انھیں وہاں سے نکالا، اور جہاز کے ذریعہ قندھار آیا، اور اسے فتح کیا، اور اس کا تختہ ڈھاکر اس کی جگہ مسجد تعمیر کی،

فاخصبت البلاد فی ولایته
فترکوا به ودوخ الثغور حکم
امورہ، ثم تولی ثغر السند
عمر بن حفص بن عثمان هزار
مرد ثم داؤد بن یزید بن حاتم
وکان معه ابو الصمة التغلب
الیوم وهو مولی لکندة، ولم
یزل امر ذلک الثغر مستقیما حتی
ولیه بشر بن داؤد فی خلافة

ہشام کے عہد حکومت میں ملک میں شادابی اور خوشحالی آگئی لوگ اُس کو بابرکت سمجھتے تھے، اُس نے سرحدوں پر پورا قابو حاصل کر لیا، اور تمام معاملات کو مستحکم کر دیا، اس کے بعد حفص بن عثمان ہزار مرد[1]، پھر داؤد بن یزید بن حاتم سرحد کا والی ہوا، اس کے ساتھ ابو صمہ قبیلہ کندہ کا غلام بھی آیا تھا، اور وہی اس زمانے میں

[1] اس کی بہادری اور غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے ہزار مرد اس کا لقب ہو گیا تھا، ۱۲ یعنی ہشام کی کے زمانہ میں، (ض)

المامون فضیٰ و خالف فوجه
الیه غسان بن عباد وهو جل
من اهل سواد الکوفة فخرج
بشر الیه فی الامان ورد به مدة
السلام وخلف غسان علی الثغر
موسیٰ بن یحیی بن خالد بن برمک
فقتل باله ملک الشرقی و قد
بذل له خمس مائة الف درهم
علیٰ ان یستبقیه وکان باله
هذا التوی علی غسان وکتب
الیه فی حضور عسکره فیمن حضره
من الملوک فابی ذلک،

اس پر قابض ہے اس سرحد کا نظم و
نسق برابر درست رہا، لیکن جب مامون
کے زمانہ خلافت میں بشر بن داؤد ذلی
ہوا تو اُس نے سرکشی اور بغاوت کی، اس
لئے مامون نے اس کی سرکوبی کے لئے
سوادِ کوفہ کے ایک شخص غسان بن عباد
کو بھیجا، بشر امان کا طالب ہوکر اس
کے پاس آیا، غسان اسے قید کرکے بغداد
لایا، اور اپنی جگہ سرحد پر موسیٰ بن یحیی
ابن خالد برمک کو کر دیا، موسیٰ نے شرقی
علاقہ کے راجہ بالا[1] کو قتل کر دیا، حالانکہ
وہ اپنی جان بچانے کے لئے پانچ لاکھ
درہم فدیہ دینے کو تیار تھا، اس سے
پہلے بالا چند غسان پر اپنی برتری
جتا چکا تھا، اور اس کو خط لکھا تھا کہ دوسرے
راجاؤں کی طرح اسکے یہاں وہ بھی اپنا لشکر
لے کر آئے مگر غسان نے اُس کی دعوت
رد کر دی تھی،

[1] بالا کا اصل نام بالا چندر یا بالا سنگھ یا بالا ناتھ ہوگا،

وآثر موسیٰ اثراً حسناً ومات سنة ۲۲۱ واستخلف ابنه عمران ابن موسیٰ فکتب الیه امیرالمومنین المعتصم بالله بولایة الثغر فخرج الی القیقان وهم زط فقاتلهم فظفر بهم وبنی مدینة سماها البیضاء واسکنها الجند ثم اتی المنصورة وسار منها الیٰ قندابیل وهی مدینة علی جبل وفیها مثعلب یقال له محمد بن الخلیل فقاتله وفتحها وحمل رؤسائها الی قصد ارتم غزا السید وقتل منهم ثلاثة الاف وسکر سکرا یعرف بسکر

موسیٰ نے بڑے کارنامے یادگار چھوڑے، اس کا انتقال ۲۲۱ھ میں ہوا اُس نے اپنی زندگی میں اپنے بعد اپنے بیٹے عمران ابن موسیٰ کو اپنا قائم مقام بنا دیا تھا، امیرالمومنین معتصم باللہ نے بھی عمران کی تقرری کا پروانہ بھیج دیا، عمران فلاں کے جاٹوں کی طرف بڑھا[1]، اور جنگ کرکے اُن پر غلبہ حاصل کیا، اور ایک شہر آباد کرکے اس کا نام بیضاء[2] رکھا، اور شہر میں امن وامان قائم رکھنے کے لئے وہاں فوجی چھاؤنی قائم کی، پھر منصورۃ اور اس کے بعد قندابیل[3] آیا، قندابیل ایک پہاڑ پر واقع ہے جس پر محمد بن خلیل قابض ہوگیا تھا، عمران نے خلیل سے جنگ

---

[1] یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ جاٹ ہمیشہ سے سرکش چلے آرہے تھے جہاں ذرا والی کمزور ہوا، یا ان کے ساتھ ملوکات سے پیش آیا کہ فوراً سرکشی اور بغاوت پر آمادہ ہوجاتے [2] چونکہ جاٹ بڑی سرکش قوم تھی اور اکثر بغاوت اور فساد پر آمادہ رہتی، اس لئے عمران نے بوقان علاقہ بدھ میں ایک مناسب مقام تجویز کرکے ایک مستقل فوجی چھاؤنی کے لئے یہ شہر آباد کیا ..... [3] منصورہ پہونچنے کے بعد قندابیل والوں کی بغاوت کی اطلاع پاکر یہ اقدام کیا ہوگا،

الميد وعسكر عمران على نهر
الرور ثم نادى بالزط الذين
بحضرته فاتوه فخيرهم بين
واخذ الجزية منهم وامرهم
بان يكون مع كل رجل منهم
اذا اعترض عليه كلب فبلغ
الكلب خمسين درهما ثم غزا الميد
ومعه وجوه الزط فخير من

هذا احمن قدما لسند مع
الحكم ابن عوانة الكلبي،

سے ملا دیا جس سے اُن کا پینے کا پانی
شور[1] ہو گیا، اندجاٹوں پر حملہ شروع
کر دیا، لیکن اسی درمیان میں نزاریوں[2]
اور یمانیوں کے درمیان عصبیت بھڑک
اٹھی، عمران کا میلان (مظلوم) یمانیوں
کی طرف ہو گیا، یہ دیکھ کر عمر بن عبدالعزیز
بہاری اُس کے پاس گیا، اور دھوکے
سے اس کو قتل کر دیا، عمر بہاری کا
دادا حکم بن عوانہ کلبی کے ساتھ سندھ
کے آنے والوں میں تھا،

وحدثني منصور بن حاتم
قال كان الفضل بن ماهان
مولى بني سامة فتح سندان
وغلب عليها، وبعث الى المامون
رحمه الله بفيل وكاتبه ودعا له
في مسجد جامع اتخذه بها،
فلما مات قام محمد بن الفضل بن

مجھ سے منصور بن حاتم نے بیان کیا
کہ بنو سامہ کے غلام فضل بن ماہان نے
سندان فتح کر کے اس پر قبضہ کر لیا،
اور مامون رحمہ اللہ کے پاس ایک ہاتھی
تحفۃً بھیجا، اور خط بھی لکھا اور ایک جامع
مسجد تعمیر کی جس میں خلیفہ کے لئے خطبہ
جب فضل کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا محمد بن فضل

(تاریخ) [illegible] بندرگاہ کا کوئی تالاب تھا، جس سے شیریں پانی حاصل کرتے تھے، عمران نے انجیروں کے منہ، سے
[illegible] ایک نہر کھدوا کر اس تالاب میں ملا دیا جس سے تالاب کا پانی کھارا ہو گیا،
(تشریح) نزاریہ سے حجازی اور یمانیہ سے قحطانی مراد ہیں، ان دونوں میں بڑی پرانی رقابت تھی،

Marfat.com

ماهان مقامه فساد فی سبین
بادجة الی میدالهند فقتل
منهم خلقا وافتح فالی درج
الی سندان وقد غلب علیها
اخ لہٗ یقال له ماهان بن الفضل
وکاتب امیرالمومنین المعتصم
بالله واهدی الیه سا جالم
برمثله عظما وطولا وکانت
الهند فی امراخیه فمالوا علیه
فقتلوه وصلبوه شوان الهند
بعد غلبوا علی سندان فترکوا
مسجد المسلمین یجمعون
فیه ویدعون للخلیفة،

باپ کا قائم مقام ہوا، اور شتر بگی
کشتیوں کے ساتھ میدوں پر حملہ
کیا، اور ان کے بہت سے آدمی قتل
کرکے فتح حاصل کی، وہاں سے پھر سندان
واپس آیا، کیونکہ سندان پر اس کا
ایک بھائی ماہان بن فضل قابض ہو گیا
تھا، اور اس کے بارہ میں امیرالمومنین
معتصم باللہ کو خط لکھا اور خط کے ساتھ
ساگوان کا اتنا بڑا الٹھا بھیجا کہ ایسا
دیکھنے میں نہیں آیا تھا، اہل ہند اس
کے بھائی کے خیر خواہ تھے، اس نے
وہ محمد پر پل پڑے، اور اسے قتل کرکے
سولی پر لٹکایا، اور سندان پر قبضہ کرلیا،
مگر مسجد میں ہاتھ نہیں لگایا، اور اس
کو مسلمانوں کے لئے چھوڑ دیا جس میں
وہ جمعہ ادا کرتے اور خلیفہ کے نام
کا خطبہ پڑھتے تھے،

وحدثنی ابو بکر حولی الکریزیین — کریزیوں کے غلام ابو بکر نے مجھ سے

لہ فالی یعنی قانی (کاٹھی) جو سندھ کا بندرگاہ تھا،

ان بلد ایدعی العسیفان
بین قشمیر والملتان وکابل
کان له ملک عاقل وکان
اهل ذٰلک البلد یعبدون
صنمًا قد بنی علیه بیتا وایده
فعرض ابن الملک فدعی
سدنة ذٰلک البیت فقال
لهم ادعوا الصنم ان یبری
ابنی فغابوا عنه ساعة ثم
اتوه فقالوا قد دعوناه
وقد اجابنا الی ما سألناه
فلم یلبث الغلام ان مات
فوثب الملک علی البیت فهدمه
وعلی الصنم فکسره وعلی السدنة
فقتلهم۔

ثم دعا قومًا من تجار
المسلمین فعرضوا علیه

بیان کیا کہ کشمیر، ملتان، اور کابل
کے درمیان عسیفان نام ایک شہر
تھا، وہاں کا راجہ بڑا دانشمند تھا'
اہل شہر ایک بت کی پوجا کرتے تھے'
اس کے لئے راجہ نے ایک مستحکم اور
پائدار مندر بنا دیا تھا، ایک بار
اس کا لڑکا بیمار ہوا، تو اُس نے
اس مندر کے پجاریوں کو بلا کر کہا
کہ بُت سے دعا کرو کہ میرے بیٹے کو
شفا دے، یہ سن کر وہ لوگ کچھ دیر
کے لئے چلے گئے، پھر واپس آکر کہنے
لگے کہ ہم نے بُت سے دعا کی ہے اس
نے ہماری دعا قبول کر لی ہے مگر
تھوڑی ہی دیر میں لڑکا مر گیا
یہ دیکھ کر راجہ نے مندر ڈھا دیا بت
توڑ ڈالا، اور پجاریوں کو
قتل کر دیا،
پھر اُس نے مسلمان تاجروں
کی ایک جماعت کی دعوت کی'

Marfat.com

التوحید فوصل واصلہ
کان ذالک فی خلافۃ امیر
المومنین المعتصم باللہ
رحمۃ اللہ

ان میں ان کا یہ دعوت قبول کرنے کے
بارے توحید کی دعوت پیش کی،
اس نے قبول کرلی، اور مسلمان ہوگیا،

یہ واقعہ امیرالمومنین معتصم باللہ رحمہ
اللہ کے عہد خلافت کا ہے،

Marfat.com

یعقوبی

المتوفی

(۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ مطابق ۸۹۷ء یا ۹۰۰ء)

اس کا نام احمد بن یعقوب بن جعفر ہے، یہ عباسی سلطنت میں دفتر انشاء کا افسر تھا، اُس نے مشرق و مغرب اور اسلامی سلطنت کے اکثر ممالک کی سیر و سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا، اس کی دو مشہور کتابیں ہیں، ایک تاریخ میں اور دوسری جغرافیہ میں مگر تعجب ہے کہ اُس نے جغرافیہ میں ہندوستان کا حال نہیں لکھا، البتہ تاریخ میں ہندوستان کی ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، جن کا عربی میں ترجمہ ہوا ہے، اور مسلمانوں کی فتوحات کے ذکر میں سندھ پر ان کے حملوں کا بھی تذکرہ ہے، یہ پہلا مسلمان مورخ ہے جس نے تمام دنیا کی عربی میں تاریخ لکھی تھی۔ تاریخ یعقوبی یورپین عالم تسما کے اہتمام میں ۱۸۸۳ء میں لیڈن سے دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے، یعقوبی کا انتقال ۲۸۴ھ یا ۲۸۷ھ میں ہوا،

Marfat.com

تاریخ یعقوبی

جلد اوّل

قال اهل العلم ان اوّل ملوک	اہلِ علم کا بیان ہے کہ پہلا ہندوستانی
الهند الذین اجتمعت علیه	راجہ جس کو سب مانتے تھے، برہمن تھا[1]
کلمتهم برهمن الملک الذی	برہمن جس کے زمانہ میں بدء اوّل
فی زمانه کان البدء الاوّل	ہوا، اور اسی نے سب سے پہلے علم نجوم
وهو اوّل من تکلم فی النجوم و	میں بحث و گفتگو کی، اور اسی سے یہ علم
اخذ عنه علمها والکتاب	اخذ کیا گیا، اور وہ پہلی کتاب بھی جو
الاوّل الذی تسمیه الهند	ہند و ثانی سندھند[2] یعنی دہرالہ ہورتا[3]
السند هند وتفسیره بدهر	کا زمانہ کہتے ہیں اور جبر[4] و مجسطی[5] انہی کا
الدهور ومنه اختصر الرجبهر	اختصار ہیں، پھر ارجبھر کا مختصر ارکند[6] اور
والمجسطی ثم اختصر وامن	مجسطی کا مختصر بطلیموس کی کتاب ہے پھر
الارجبهر الارکند ومن المجسطی	اس سے دوسرے مختصرات اور جنتری
کتاب بطلیموس ثم عملوا من	وغیرہ کی کتابیں تیار کی گئیں اور وہ تو
ذلک المختصرات والزیجات	ہندی ہند سے بھی بنائے گئے، ان سب کا

---

[1] اس کا پورا سنسکرت نام برہمپت سدھانت ہے، [2] یعنی آریہ بھٹ [3] ہورتا دانی زبان میں علم

Marfat.com

وھذا شبیہ بما من الحساب و
وضع التسعة الاحرف الھندیۃ
التی یخرج منھا جمیع الحساب
الذی لا یدرک معرفتھا وھی
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ فالاول منھا
واحد وھو عشرۃ ومائۃ وھو الف
وھو مائۃ الف الف وھو
عشرۃ آلاف الف وھو مائۃ
الف الف وعلی ھذا الحساب
ابدا فصاعدا والثانی وھو
اثنان وھو عشرون (وھو مائتان
وھو الفان وھو عشرون) الفا
وما کملا الف والفا الف وعلی ھذا
ھذا الحساب یجری التسعۃ الاحرف
فصاعدا غیر ان بیت الواحد
معروف من العشرۃ وکذلک
بیت العشرۃ معروف من المائۃ
وکذلک کل بیت واذا خلا بیت
سواہ جعل فیہ صفر ویکون للصفر

قسم کے حساب مل کئے جاتے ہیں مگر ان
کی معرفت وادراک دشوار ہے اور یہ نو ہندسے
الف ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸ اور ۹ ہیں،
پہلا ایک ہے، اور اسی سے دس، سو، ایک
ہزار، ایک لاکھ، ایک کروڑ، اور دس کروڑ
وغیرہ بھی بنتا ہے، اور اسی حساب سے
وہ ہمیشہ بڑھ سکتا ہے، دوسرا دو ہے اور
وہی بیس، دو سو، دو ہزار، ۲۰ ہزار، ۲ لاکھ
اور ۲ کروڑ بھی بنتا ہے، اور اسی قاعدہ
کے مطابق اس سے زیادہ کے تمام ہندسے
۹ تک بنتے ہیں، البتہ ایک کا خانہ دس
سے مشہور اور دس کا سو سے مشہور ہے
اور اسی طرح ہر خانہ مشہور ہے، اور جب
کوئی خانہ خالی ہو جاتا ہے تو اس میں صفر
رکھ دیا جاتا ہے، اور صفر ایک چھوٹے گول
نشان اور دائرہ کا نام ہے،

وجعلوا الدنیا سبعة اقالیم
فالاقلیم الاول الهند وحدہ
مما یلی المشرق البحر وناحیة الصین
الی الدیبل مما یلی ارض العراق
الی خلیج البحر مما یلی ارض الهند
الی ارض الحجاز،

(ص ۹۳)

وقالت الهند انّ الله عزوجل
خلق الکواکب فی اول دقیقة من
الحمل وهو اوّل یوم من الدّنیا
ثمّ سیرها من ذلك
الموضع فی اسرع من طرفة العین
فجعل لکل کوکب منها میرا معلوما
حتی یوافی جمیعها فی عدة ایام السند هند
الی ذلك الموضع الذی
خلقت فیه کما کانت کهیئتها
الاولی ثم یقضی تبارك تعالی
ما احب فقالوا ان جمیع ایام الدنیا
من السند هند منذ اول ما دارت

اہل ہند نے دنیا کو سات حصوں
میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ ہندوستان
اور اس کی سرحد مشرق میں سمندر کے
قریب اور چین کے علاقے لیکر مغرب
میں دیبل تک ہے، جو عراق کے قریب
خلیج بحر تک ہندوستان اور حجاز کی سرزمین
سے متصل ہے،

اہل ہند کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے ستاروں کو حمل[1] کے پہلے دقیقہ میں پیدا
کیا ہے، اور یہی دنیا کا پہلا دن ہے پھر
ستاروں کو اس مقام سے چلا کے چھوڑا
سے بھی کم دقیقہ میں چلایا، اور ہر ستارے
کے لئے ایک متعین و معلوم رفتار مقرر کی
یہاں تک کہ وہ سب سند ھند کے چند
دنوں کو پورا کرکے اس مقام میں پہونچ
جاتے ہیں جس میں پیدا کئے گئے تھے اور
اپنی پہلی ہیئت کے مطابق ہو جاتے ہیں
اس کے بعد اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے فیصلہ
کرتا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ سند ھند کے

[1] پہلے برج آسمانی کا نام ہے،

Marfat.com

الکواکب الی ان تجتمع جمیعا فی
دقیقة المحل کما کانت یوم
خلقت،

(ص ۹۵)

ثم اضطرب امر الملک
بالهند فاقام زمانا طویلا و
هو ممالک مفترقة فی البلاد
لکل طائفة مملکة حتی غزتهم
الملوک فخافوا ان یدخل علیهم
الوهن وکانوا اهل حکمة ومعرفة
وعقول مجاوزون بها مقدار
غیرهم من الامم فاجمعوا علی
تملیک رجل واحد فملکوا
زادح وکان عظیم الشان جلیل
القدر فعظم ملکه وجل سلطانه
حتی سار الی ارض بابل ثم تجاوزها
الی ملوک بنی اسرائیل وهو الذی
ملک بنی اسرائیل بعد ان مات
سلیمان بن داؤد بعشرین سنة

سارے دن سندھ (سدھانت) میں شامل ہیں'
یہ ستاروں کی پہلی گردش سے دقیقہ
حمل میں جمع ہو جانے تک اپنی پیدائش
کے دن کی ہیئت پر آجاتے ہیں،

پھر (برہن کے بعد) ہندوستان میں
ایک طویل زمانہ تک نظام سلطنت درہم
برہم اور متفرق حکومتوں میں اس طور
سے تقسیم رہا کہ ہر جماعت ایک الگ مملکت
اور سلطنت پر قابض رہی، یہاں تک کہ
جب دوسرے بادشاہ ان پر حملہ آور ہونے
لگے، تو انھیں اندیشہ ہوا کہ (اس افتراق
سے) ان میں کمزوری پیدا ہو جائے گی'
اُن کی حکمت و بصیرت مشہور تھی، اور
دانائی و تدبیر میں وہ دوسری حکومتوں
کے مقابلہ میں زیادہ فائق تھے، اس لئے
ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے
متفق ہو گئے۔ چنانچہ انھوں نے زادح
کو اپنا راجہ بنایا، وہ بڑی جاہ و عظمت
والا بادشاہ تھا، اس لئے

Marfat.com

وملك اسرائيل يومئذ رحبعم
بن سليمان فغضبت بنو اسرائيل
الى الله تعالى فسلط الله على
زارح وجيشه الموت فانصرف
الى بلاده،

اس کی حکومت اور اس کا اقتدار بڑھ
گیا، اور وہ بابل اور اس سے بھی آگے، نبی
اسرائیل کے بادشاہوں کی جانب بڑھا،
اس نے سلیمان بن داؤد کی وفات کے
۲۰ برس بعد بنو اسرائیل پر حملہ کیا، اس
وقت اُن کا بادشاہ رحبعم بن سلیمان تھا،
بنو اسرائیل اللہ تعالیٰ کے حضور میں
گڑگڑائے تو اُس نے زارح اور اُس
کے لشکر پر موت طاری کر دی، اور وہ
اپنے ملک کو واپس چلا آیا،

ومن ملوكهم فور وهو الذى
غزا بلاده الاسكندر لما قتل
الفرس وغلب على ارض العراق
وما والاها مما كان فى مملكة
داريوش وذلك انه كتب اليه
يامره بالدخول فى طاعته و
كتب اليه فورانه يزحف اليه
بالجيوش فبدر الاسكندر فصار
الى بلاده وخرج اليه فور فحاربه

ہندوستان کا ایک راجہ فور تھا،
جس کے ملک پر سکندر نے شہنشاہ فارس
کو قتل اور عراق اور اس سے متصل
داریوش کی سلطنت پر قبضہ کرنے کے
بعد چڑھائی کی تھی، اس کی تفصیل یہ ہے
کہ اُس نے اسے اپنی ماتحتی اور اطاعت
قبول کرنے کے لئے خط لکھا، فور نے
جواب دیا کہ وہ عنقریب اپنی فوجیں
لے کر اس پر چڑھائی کرے گا، سکندر

ف یہ تقریباً تین سو سال قبل مسیح کا واقعہ ہے اس بادشاہ کا یونانیوں کے بیان کے مطابق ہندوستان کے نام خط اور اس کے موجودہ جہلم، گجرات اور شاہدرہ کے اضلاع شامل تھے،

Marfat.com

واخرج فور الفيلة وكان العلو
على كل اسكندر فكانت لا يقف لها
شئ فعمل الاسكندر تماثيل
من نحاس ثم حشاها بالنفط و
الكبريت واشعل النار في داخلها
ثم صيرها على عجل وايسها
السلاح ثم قدمها امام الصفوف
فلما تلاقوا دفعتها الرجال الى
الفيلة فلما قربت حملت عليها
الفيلة بخراطيمها فكانت تلف
الخراطيم على ذلك النحاس و
هو يلهب ويشتوي وتنصرف
منهزمة فتقتل كرادين الهند
وتهلكهم ثم دعا الاسكندر
فوصلت الهند الى ان يبارزه
فيبرز له فقتله الاسكندر وبادد
بعد له واستباح عسكره (ع۹)

یہ جواب سنتے ہی فور فوراً نعل کھڑا ہوا، اور
فور کی سلطنت میں پہونچ گیا، فور ہاتھی
لے کر اس کے مقابلہ میں آیا، ہاتھیوں کے
مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ٹکتی تھی، اس لئے
سکندر نے تانبے کی مورتیں بنوائیں اور
ان میں مٹی کا تیل اور گندھک بھر کر ان
میں آگ لگا دی، پھر ایک گاڑی پر ان کو رکھ
دیا، اور ہتھیار پہنا کر صفوں کے آگے کر دیا،
جب ٹڈبھیڑ ہوئی تو لوگوں نے انھیں ہاتھیوں
کی طرف بڑھا دیا، جب یہ ہاتھیوں کے قریب
پہونچے تو انھوں نے اپنی سونڈوں سے
ان پر حملہ کیا، اور ان کو سونڈ میں لپیٹنا
چاہا، مگر وہ آگ سے اس قدر بھڑک رہی
تھیں کہ ہاتھی پیچھے ہٹ آئے اور اس
لڑائی میں ہندوستان کی فوجیں بھی
پسپا اور ہلاک ہوگئیں، سکندر نے ہندوستان
کے راجہ فور کو تنہا مقابلہ کی دعوت دی
وہ مقابلہ میں نکلا، سکندر نے اسے قتل اور
اس کے لشکر کو ہلاک کر ڈالا،

ومن ملوكهم كيهن وكان
رجلا حكيما ذكيا اديبا فملكه
الاسكندر بعد فوره على جميع ارض
الهند وكان كيهن قد استعمل
الفكر فكان اول من قال بالتوهم
وان الطبيعة تنصرف الى ما
تتوهمه فاتوهمت انه
ينفعها نفعها وان كان ضارا و
كان كيهن يأكل البيش وهو
السم القاتل ثم توهموا ان على
قلبه احمال ثلج فلا يضره ذلك
البيش حتى احترقت رطوبته و
كان من اعظم خلق الله ذهنا و
واحفظه واذكاه (ص ۹۷)

ہندوستان کے ایک راجہ کا نام کیہن
تھا، یہ بڑا ذہین، حکیم اور ادیب تھا، سکندر
نے فور کے بعد اس کو پورے ہندوستان
کا بادشاہ بنایا کیہن غور و فکر سے کام
لیتا تھا، اور سب سے پہلے اسی نے نظریہ
توہم[1] کو ظاہر کیا، اور بتایا کہ طبیعت میں
جس چیز کا وہم پیدا ہوتا جاتا ہے اسی کی
طرف واقعۃً وہ مائل ہو جاتی ہے، جس چیز
کے متعلق وہم ہو کہ وہ نفع بخش ہوگی تو
وہ نفع بخش ثابت ہوتی ہے، اور اگر مضر
ہونے کا خیال ہو جائے تو وہ مضر ہوتی ہے،
کیہن بیش (ایک قسم کا پودا ہوتا تھا) کھاتا
تھا، جو زہر قاتل تھا، مگر اسے یہ وہم تھا
کہ اس کے دل پر برف کے ٹکڑے ہیں،
جنھیں یہ پودا اس وقت تک نقصان
نہیں پہنچا سکتا جب تک کہ اس کی رطوبت
جل نہ جائے، وہ نہایت سمجھدار ذہین اور
ذکی انسان تھا، اس کا حافظہ بہت قوی تھا،

---

[1] غالباً آج کل اسے مسمریزم کہا جاتا ہے،

Marfat.com

ومن ملوكهم دبشليم وهو
الذى وضع فى عصره كتاب
كليلة ودمنة وكان الذى
وضعهما بيدبا حكيم من حكمائهم
وجعله امثالاً يتبربها يتفهمها
ذوو العقول ويتادبون بها وقال
وقال بعض علماء الهند ان اهل
الهند توا تر عليهم الموت حتى
ذهب علماؤهم وضعف
الملك وانه لما ملك هشران
طلب من يحيى له شرائع دين
آبائه فاتاه فلان وكان ذا
فقال له ان الناس جزء من الحيوان
وان الحيوان جزء من النامى و
النامى من الطبائع الاربع
التى هى النار والهواء والارض
والماء وان النامى ينقسم على ثلثة
اقسام احدها النبات وله نمو
فقط والثانى ما يكون فى البحر من

ہندوستان کا ایک اور راجہ دانا حکیم
تھا جس کے زمانہ میں کتاب کلیلہ ودمنہ
لکھی گئی، اور اس کا مصنف ایک دانشمند
پنڈت بیدپا تھا، اس نے اس میں ایسی
تمثیلیں بیان کی ہیں جن سے عقلمند لوگ
عبرت ونصیحت، فہم وفراست، اور تہذیب
بعض علماے ہند کا بیان ہے کہ
ہندوستانیوں پر پیہم موت وہلاکت طاری
ہوتی رہی جس سے اُن کے علما کا خاتمہ
اور نظام سلطنت میں کمزوری پیدا ہو گئی
لیکن جب ہشران کی سلطنت کا زمانہ
آیا تو اُس نے ایسے لوگوں کو طلب کیا جو
اُس کے آبائی دین کو زندہ کر سکتے ہوں
یہ سن کر اس کے پاس قفلان نام کا ایک
شخص آیا جو بڑا ہوشیار اور صاحب تدبیر تھا
اُس نے کہا کہ انسان حیوان ہی کا جزء ہے
اور حیوان نامی کا جزء ہے اور نامی چار عناصر
یعنی آگ ہوا، مٹی اور پانی سے مرکب ہے

Marfat.com

الاصداف وما اشبهها فله قوة
وحس الثالث الحيوان البري وله قوة
وحس وحركة وان الحيوان الذي
واحقر من ان يدبر هذا الخالق
وانما يدبر هذا وليس فيه
الفلك فقال له الملك ادنى مرتبة
ما تقول ايها الوضع النزد
وقال اتفق الناس على ان السنة
الزمان سنة ومعناها اثنا
عشر ومعناها البروج الاثنا
عشر وعلى ان ايام الشهر ثلثون
يوما ومعناها لكل برج ثلثون
درجة وعلى ان الايام سبعة
ومعناها الكواكب السبعة
السيارة ثم جعل تشبيها لذلك
فوضع عرصة شبيهة بالسنة
وصير فيها اربعة وعشرين
بيتا عدد ساعات الليل والنهار
في كل ناحية اثنى عشر بيتا

اور اس کی تین قسمیں ہیں، (۱) نباتات جن
میں فقط نمو کی صلاحیت ہے، دوسری
قسم میں سمندر کی سیپ اور اس سے مشابہ
چیزیں داخل ہیں جن میں نمو اور حس
دونوں پائے جاتے ہیں، تیسری قسم میں
وہ وحشی جانور ہیں جن کے اندر نمو، حس
اور حرکت تینوں قسم کی صلاحیتیں ہوتی ہیں
اور یہ حیوانات اس قدر حقیر اور کمتر ہیں
کہ اللہ تعالیٰ اُن کی تدبیر و انتظام سے
بالاتر ہے، ان کی تدبیر و انتظام فلک کے
ذمہ ہے، بادشاہ نے کہا تم نے جو کچھ کہا
ہے اس کا نمونہ دکھاؤ اور اس کی دلیل
بھی دو اس پر اس نے نرد ایجاد کیا[1]
بتایا کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ زمانہ
کا دور ایک سال یعنی ۱۲ مہینے یعنی ۱۲
برج ہیں، اور چونکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا
ہوتا ہے اس لئے ہر برج کے ۳۰ درجے
ہیں، اور چونکہ دن سات ہوتے ہیں
اور سات ستارے سیارے کہلاتے ہیں

[1] یعنی چوسر کا کھیل۔

Marfat.com

تشبيها بشهور السنة والبروج
وصيرلها ثلثين كلبا تشبيها
بايام الشهر ودرج البروج و
صير الفصين تشبيها بالليل
والنهار وفى كل فصل ست جهات
لانه عدد تام له نصف وثلث
وسدس فى كل فص اذا سقط
من اعلاه واسفله سبع نقط
تحت الست واحدة وتحت
الخمس اثنتان وتحت الاربع
ثلث تنبيها بعد دالايام و
الكواكب السبعة السيارة
وهى الشمس والقمر وزحل
والمشترى والمريخ وعطارد
والزهرة ثم جعلها محنة
بين رجلين واعطى كل واحد
فصا وقال من اعطيته هذه
السبع النقط من اعلاها اكثر
من صاحبه بدأ فاجتمع له

پھر اُس نے اس کی مثال دی، اور
سال کی مثال دیتے ہوئے ایک صحن
(کا نقشہ) بنایا، اور اس میں ۲۴ خانے
رات و دن کے گھنٹوں کے اعتبار سے
بنائے، اور یہ خانے ان بارہ خانوں
کے ہر گوشہ میں بنے ہوئے تھے، جو سال
کے ۱۲ مہینوں، اور برجوں کی مثال میں
بنائے گئے تھے، اور ۳۰ دنوں اور اس کے
برجوں کی مثال میں ۳۰ ستارے بنائے
اور دن کے لحاظ سے دو نگینے بنا دیئے، ہر
نگینہ میں ۶ پتیاں تھیں، اس لئے کہ یہی
ایسا مکمل عدد ہے جس کا آدھا، تہائی
اور چھٹا ہو سکتا ہے، ہر نگینہ میں جب
وہ اوپر سے نیچے کی طرف آتا تھا، سات
نقطے نظر آتے تھے، چھ کے نیچے ایک،
پانچ کے نیچے دو اور چار کے نیچے تین
اور یہ ساتوں سیاروں اور دنوں
کی مثال تھی، ساتوں سیاروں سے
سورج، چاند، زحل، مشتری، مریخ،

الفصان فضرب وما ظهر من
الفصين تقلب الكلاب عليه و
جعل ذلك تمثيلا للحظ الذى
يناله العاجز بما جرى له الفلك
والحرمان الذى يبتلى به الحازم
على حسب ما يجرى له الفلك
فلمّا ظهر ذلك قبله الملك
وفشا فى اهل المملكة وصار
اهل الهند يجرى امورهما
بدبره الكواكب السيّارة
(ص ۱۰۰)

عطارد، اور زہرہ مراد ہیں، پھر
اسے آزمانے کے لئے دو آدمیوں کے
درمیان رکھا، اور ہر شخص کو ایک ایک
نگینہ دے دیا، اور کہا کہ جس شخص کو
میں نے اوپر کے یہ سات نقطوں والا
دیا ہے، وہ اپنے ساتھی سے ابتداء
کے لحاظ سے زیادہ ہے، اس لئے
دونوں نگ جمع ہوگئے، یہ گویا مثال
بیان کی، اور دونوں نگوں سے جو کچھ
ظاہر ہوتا تھا اس کے گرد ستارے
گردش کرتے تھے، اور یہ اس نصیبہ
اور قسمت کی مثال تھی جسے فلک
کی حرکت سے عاجز و درماندہ حاصل
کر لیتا ہے، اور اس بدقسمتی و محرومی
کی بھی مثال تھی جس سے گردشِ فلک
کی وجہ سے ہوشیار اور صاحبِ تدبیر
احتیاط آدمی بھی دوچار ہو جاتا ہے جب
یہ چیزیں بادشاہ کے سامنے آئیں
تو اُس نے اُسے قبول کر لیا اور پسند

مملکت میں اس کا رواج ہو گیا، اور
تمام ہندوستانیون کے معاملات سیاست
سیاروں کی تدبیر و انتظام کے مطابق
ہونے لگے[1]

وملک بلهیت وقد خلب
علی اهل المملکة هذا الدین
وکان له عقل ومعرفة فلما
رای ما علیه اهل مملکته سأله
ذلك وبلغ منه ثم سال هل
بقی رجل علی دین البرهمیة
فدل علی رجل له عقل ودین
فارسل الیه فلما اتاه اکرمه
ودفع درجته ثم ذکر له ما قد
فشا فی اهل مملکته فقال ایها
الملک انا اقیم برهانا اضطی
به ویعرف به فضل الحازم
ومو ضع تقصیر العاجز واجلها
صورتج بین اثنین لیبین فضل

جب بلہیت[2] کا راج ہوا تو اس
وقت یہی مذہب پوری سلطنت[3]
چھاگیا تھا، وہ بڑی سوجھ بوجھ[4]
عقل ودانش کا آدمی تھا، اس لئے
اُس نے اپنے اہل مملکت کے دین کو
سخت ناپسند کیا، اور لوگوں سے پوچھا کہ
کوئی ایسا آدمی ہے جو برہنوں کے
دین پر چلتا ہو، اس سوال کے جواب
میں ایک صاحب فراست اور دیندار
آدمی کا پتہ دیا گیا، بلہیت نے اسے
بلا بھیجا، وہ جب آیا تو اُس کا بڑا
اعزاز کیا، اور اس کا درجہ بڑھایا
اور اس سے اس مذہب کا تذکرہ کیا
جو اس کی مملکت میں پھیل چکا تھا اس نے

---

[1] یہاں تک چوسر (نرد) کا فلسفہ بیان کیا ہے [2] بلہیت راجہ کا نام ہے)

Marfat.com

الحاذم علی العاجز والمجتهد علی
المقصر والمحتاط علی المضیع
والعالم علی الجاهل فوضع الشطرنج
وتفسیرها بالفارسیة هشت رنج
وهشت ثمانیة ورنج صفح وصیدها
ثمانیة فی ثمانیة فصارت اربعة
وستین بیتًا وصیرها اثنین و
ثلثین کلبًا مقسومة بین لونین
کمل لون ستة عشر کلبا وقسم
الستة عشر علی ست صور فالشاه
صورة والفرز صورة والفیلان
صورة والرخان صورة والفرزان
صورة والبیادق صورة فاشتق
ذلک من زوج الزوج وهو احسن
ما یکون من الحساب لان الاربعة
والستین اذا قسمتها کان لها
نصف اثنان وثلثون وهی
عدة جمیع الکلاب واذا نصفت
الاثنین والثلثین کان لها نصف

کہا اے بادشاہ! میں ایک دلیل قائم
کرتا ہوں جس سے ہوشیار کی فضیلت
اور مجبور کی کوتاہی کا مقام واضح
ہو جائے گا، اور اس دلیل کو دو
آدمیوں کے درمیان ایک تصویر کی
شکل میں پیش کرتا ہوں اس سے شطرنج
کی فضیلت اور برتری عاجز پر، کوشش
کرنے والے کی نہ کوشش کرنے والے پر،
محتاط کی غیر محتاط پر، عالم کی جاہل پر،
بالکل نمایاں ہو جائے گی، چنانچہ اس نے
شطرنج ایجاد کی، جس کو فارسی میں
ہشت رنج کہا جاتا ہے، ہشت کے
معنی آٹھ اور رنج کے معنی کنارے کے
ہیں، اس کے ۸×۸ یعنی ۶۴ خانے
اور ۳۲ مہرے بنائے، جو دو رنگوں
میں تقسیم تھے، ہر رنگ کے سولہ مہرے
تھے، پھر ان سولہ کو چھ شکلوں میں
بانٹ دیا تھا، ایک شکل بادشاہ
کی، ایک شکل فرزین (وزیر) کی، ایک

Marfat.com

وهو ستة عشر وهو مالكل واحد
من الكلاب واذا نصفت الستة
عشر كان لها نصف وهو ثمانية
وهي عدة بيادق كل واحد
فاذا نصفت الثمانية كان لها
نصف وهو اربعة وهو الرخان
والفرسان من كل واحد فاذا
نصفت الاربعة كان لها نصف
وهو اثنان فقد انقسمت ازواجا
وليس في القسم بعد الازواج
الا الواحد الذي يقسمها كلها
احاد وهو ليس بعدد ولا معدود
ولا زوج ولا فرد لان اول
اعداد الفرد ثلثة

شکل، دو فیلوں کی ایک شکل، دو رخوں[1]
کی ایک شکل، دو گھوڑوں کی ایک شکل
اور پیادوں کی ایک شکل، اس سے جان
حساب نکلتا ہے، جو بہترین حسابوں میں
ہے، کیونکہ اگر ۶۴ کو دو حصّوں میں
تقسیم کریں تو اس کا آدھا ۳۲ ہوگا،
جو کل مہروں کی تعداد ہے، اور ۳۲
کو آدھا کریں تو ۱۶ ہوگا،
جو ہر ایک مہرے کی تعداد ہے، اور ۱۶
کو آدھا کریں تو ۸ ہوں گے جو پیدل
کی تعداد ہے، اور آٹھ کو آدھا کریں
تو ۴ ہوں گے جو دونوں رنگ کے
رخوں اور گھوڑوں کی تعداد ہے اور
۴ کو آدھا کریں تو ۲ ہوگا، اس طرح
کل تعداد جوڑوں میں تقسیم ہو گی، اور
اور اس تقسیم کے بعد صرف ایک کا عدد
باقی رہ گیا، جو سب کو اکائی کی شکل میں
تقسیم کرتا ہے، اور وہ خود نہ کوئی عدد ہے

---

[1] رخ سواری کا نام ہے، جس کا ہندی نام رتھ ہے،

Marfat.com

ثم قال الحکیم لیس شئ
اجل من الحرب لانه یبین
فیها فضل التدبیر وفضل الرأی
وفضل الحزم وفضل الاحتیاط
وفضل التعبیة وفضل المکیدة
وفضل الاحتراس وفضل النجدة
وفضل الیأس وفضل القوة
وفضل الجلد وفضل الشجاعة
فمن عدم منه شئ من هذا
عرف موضع تقصیره لان
خطأها لا یستقال والعجز
فیها متلف للمهج والجهل
مبید للحمی وترک الحزم ذهاب الملک
وضعف الرای جلب للعطب
والتقصیر سبب للهزیمة وقلة
العلم بالتعبیة داعیة الانکشاف
وقلة المعرفة بالمکیدة تهور

اور شمار میں آتا ہے (اور ورق کے اندر
فرد ہے، بلکہ فرد کا پہلا عدد ۳ ہے)
پھر پنڈت نے کہا کہ جنگ سے
بڑی کوئی چیز نہیں، اس لئے کہ اس
میں رائے، تدبیر، حزم، احتیاط، لشکر
کی تیاری، حیلہ، حفاظت، بہادری،
قوت، طاقت، صبر، سخی، اور شجاعت
سب کی اہمیت، اور فضیلت کا حال
معلوم ہو جاتا ہے، اور جس شخص کے اندر
اس میں سے کوئی چیز بھی نہ پائی گئی،
تو اس کی کوتاہی کا حال معلوم ہو جائے گا
اس لئے کہ اس بارہ میں غلطی کی تلافی
نہیں ہو سکتی، اور کوتاہی کا نتیجہ انسانی
جان کی ہلاکت اور جہالت کا نتیجہ
موت و ہلاکت، اور حزم و احتیاط
کے ترک کا نتیجہ حکومت کا کھو جانا،
رائے کی کمزوری کا نتیجہ ہلاکت، کسی
طرح کی کوتاہی موجب شکست لشکر
کی صفوں کی [illegible]

الی الھلکۃ وترک الاحتراس
نھزۃ للعدو وجعلھا علی مثال
الحرب فان اصاب ظفر وان
اخطاء ھلک (ص ۱۰۲)

نتیجہ انکشافِ راز، تدبیر وحیلہ سے
ناواقفیت کا انجام ہلاکت وبربادی،
اور ترکِ حفاظت کا نتیجہ دشمن کو موقع
دینا اور جنگ میں اسے کامیاب کرنا ہے،
اگر آدمی ان باتوں میں صحیح طریقہ
اختیار کرے گا تو کامیاب، اور اگر
غلط یا الیسی اختیار کرے گا تو ہلاک
برباد ہوگا،

فلما رأی الملک صحۃ البرھان
وتبین فضل حکمۃ الحکیم و
علم ان قد اصاب وحسن
التمثیل وابان عما قد عمی عنہ
جمع اھل مملکتہ فعرفھم ما کشف اللہ
عنھم من الغرور امرھم ان
ان یقیموھا ویتأملوھا وقال
لھم قد علمنا ان لیس فی العالم
حتی ناطق مفکر ضاحک عاقل
الا الانسان فالانسان علیہ
مدار جمیع ما فی العالم کان

جب بادشاہ کو دلیل کی صحت معلوم
ہوگئی، اور پنڈت کی دانائی کا ثبوت
مل گیا، اور اسے یقین ہوگیا کہ اس کی
رائے صحیح اور تمثیلات عمدہ ہیں، اور
اس نے ان چیزوں سے پردہ اٹھایا جس سے لوگ ناواقف
تھے تو اپنی مملکت والوں کو جمع کیا اور ان
کو بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن سے غم دُور
کر دیا ہے، اور اُن کو حکم دیا کہ وہ بھی
اس پر غور وخوض کریں، اور کہا کہ ہم
سب جانتے ہیں کہ سوائے انسان کے
دنیا میں کوئی زندہ مخلوق ایسی

Marfat.com

الفلک بجمیع ما فیہ خلقہ الخالق
للانسان لیعرف بہ ما یحتاج الیہ
من زمانہ واوقاتہ وکذلک
ذلل لہ جمیع ما فی الارض وکل
ما خلق اللہ مما فی قعر البحر وجو
السّماء ورؤس الجبال فلمّا
ملک الانسان جمیع ما خلق قسمہ
ذلک الانسان ثلثۃ اقسام
فاکل ثلثا وسخّر ثلثا وقتل ثلثا
فاکل الطیر والسمک وما شاء
من النعم والابل وسخر البقر
والحمیر والدّواب وقتل الباقی
والحیات والھوام،

ہیں ہے جو بھی سوچنے سمجھنے کی
عقل رکھتی ہو، پس انسان ہی پر کائنات
کی تمام چیزوں کا دارومدار ہے کیونکہ
افلاک اور اس کی ساری کائنات کو
خالق نے انسان کے واسطے اس لئے پیدا
کیا ہے کہ وہ ان کے ذریعہ اپنے زمانہ
اور اوقات کی ضروریات معلوم اور
پوری کرے، اسی طرح روئے زمین،
سمندر کی گہرائیوں، فضا کی بلندیوں
اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو کچھ ہے
سب کو انسان کے تابع فرمان کیا گیا
ہے، پس جب انسان ان تمام چیزوں
کا مالک ہو گیا ہے، تو اس نے ان کو
تین تین حصوں میں تقسیم کر دیا، ایک
ثلث (ایک حصہ) کھانے کے کام
میں لاتا ہے، ایک حصہ اپنے آرام
فائدہ کے لئے استعمال کرتا ہے اور
ایک حصہ کو قتل کر دیتا ہے، جانوروں
مچھلیوں اور اونٹ وغیرہ کا گوشت

Marfat.com

کو جنھیں پسند کرتا ہے، کھاتا ہے، بیلوں
گدھوں، اور دوسرے چوپایوں کو اپنے
کام میں لاتا ہے، اور درندوں، سانپوں
اور موذی کیڑوں مکوڑوں کو مار ڈالتا ہے،

ثم جعل فیه الآلات یعلو
بها ویعقل بها ویدرک بها
وفهم فضل الناس بعضهم
بعضًا بالعلم والعقل والفهم

پھر قدرت نے انسان کے اندر
ایسے آلات اور وسائل بنائے ہیں
جن سے وہ جانتا، سوچتا، اور ادراک و
احساس کرتا اور سمجھتا بوجھتا ہے، علم
وعقل اور فہم و دانائی کے اعتبار سے
بعض انسانوں کو بعض پر فوقیت
برتری دی گئی ہے،

وقد زعم علماء من علماء
الهند انه لما ملكت حوسس
بنت بلهيت خرج عليها خارجي
وكانت جارية عاقلة فوهبت
ابنالها وكان لها اربعة اولاد
فقتل ذلك الخارجي ابنها
فعظم ذلك اهل مملكتها
واشفقوا من اخبارها فجمعوا

علماے ہند کی ایک جماعت کا
بیان ہے کہ جب راجہ بلھیت کی لڑکی
حوسس کا راج ہوا تو اس پر کسی دوسرے
ملک کے آدمی نے حملہ کیا، حوسس بڑی
سمجھدار اور ہوشیار عورت تھی، اس کے
چار اولادیں تھیں، ان میں سے اس نے
اپنے ایک بیٹے کو بھیجا، حملہ آور نے اس کو
قتل کر دیا، اس کے ملک والوں کو

Marfat.com

على حكيم من حكما ثم يقال
له قفلان وكان ذا حكمة و
فطنة ورأى فذكروا ذلك له
فقال انظروني ثلثا ففعلوا ذلك
وخلا مفكرا ثم قال لتلميذ له
احضر لي بخارا وخشبا من لونين
مختلفين ابيض واسود فاحضر
بخارا فارها وخشبا من لونين
مختلفين ابيض واسود فصور
صورة الشطرنج وامر البخار
فبخرها ثم قال له احضر لي جلدا
مدبوغا فامره ان يخط فيه
اربعة وستين بيتا ففعل ذلك
فنصب ناحية ثم تجاوز حتى
فهما هما واحكماها ثم قال
لتلميذه هذه حرب بلا ذهاب
انفس (ص ۱۰۳)

یہ واقعہ بزرگان گذشتہ اور دانی کرام
کی اطلاع دینے میں اندیشہ محسوس ہوا"
چنانچہ وہ قفلان نامی ایک حکیم کے پاس
دانشمند ذہین اور صاحب رائے تھا گئے
اور یہ واقعہ اس کو بتلایا اس نے کہا کہ
مجھے تین دن کی مہلت دو، ان لوگوں
نے مہلت دی، وہ تنہائی میں سوچنے لگا،
پھر اپنے ایک شاگرد سے کہا کہ ایک بڑھئی
اور سفید اور سیاہ دو مختلف رنگوں
کی ایک لکڑی مجھ کو منگا دو، چنانچہ وہ
ایک بڑھئی اور سیاہ و سفید دو مختلف
رنگوں کی ایک لکڑی لے آیا، اس کے
بعد اس نے شطرنج کا نقشہ بنایا، اور
بڑھئی کو اسے گھڑنے کا حکم دیا، اور
چمڑے سے کہا کہ ایک کمایا ہوا چمڑا لاؤ
جب وہ لایا تو حکم دیا کہ اس میں چونسٹھ
خانے بناؤ، جب خانے بن گئے، تو اسکو
ایک کنارے کھڑا کر کے اس کے سامنے
پیترا بدل کر اس کو اچھی طرح سمجھا دیا کہ

Marfat.com

پوری طرح درست کیا، پھر حکیم نے
شاگرد سے کہا یہ بلا خون خرابہ کی
لڑائی تھی،

ثم حضر اهل المملكة فاخرجها لهم فلمّا راؤها عملوا انها حكمة لا يهتدى لها احدٌ وجل يجاول تلميذه فيقع شاه مات وشاه غلب فاخبروا الملكة بخبر قفلان فاحضرته وامرته ان يريها حكمته فاحضر تلميذه ومعه الشطرنج فنصبها بينه وبينه فلعبا فغلب احدهما صاحبه فقال شاه مات فانتبهت وعلمت ما اراده و قالت لقفلان اقتل ابنى قال انت قلت فقالت لحاجبها ادخل التاس يعزونى، ص۱۰۳

پھر اس کے پاس سلطنت کے لوگ
حاضر ہوئے، تو شطرنج نکلوا یا جب
لوگوں نے اسے دیکھا تو سمجھ گئے کہ یہ کوئی
غیر معمولی حکمت و دانائی ہے جسے کوئی
نہیں سمجھ سکتا، اور وہ اپنے شاگرد
کے ساتھ پینترا بدلنے لگا، تو ایک
بادشاہ کو موت ہوگئی، اور دوسرا غالب
ہوگیا، جب رانی کو قفلان کا واقعہ
بتایا گیا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا
کہ وہ اپنی حکمت دکھلائے۔ اس نے
شاگرد کو بلایا، اور اس کے ساتھ شطرنج
تھی، جس کو اس نے اپنے اور اس کے
درمیان نصب کر دیا، اور دونوں کھیلنے
رہے، یہاں تک کہ ایک دوسرے پر
غالب آگیا، اور اس نے کہا کہ بادشاہ
مر گیا، تب رانی کو انتباہ ہوا اور اسکو

Marfat.com

اس کا مقصد معلوم ہو گیا تو اس نے اس سے
کہا کیا میرا کام کر دیا گیا، اس نے
کہا یہ آپ کہہ رہی ہیں، پھر رانی نے
دربانوں سے کہا لوگوں کو بلاؤ کہ میرا
تعزیت کریں،

فلمّا فرغت احضرت قفلان
وقالت لہٗ سل حاجتک فقال
اسئل ان اعطی قمحا بعدد بیوت
الشطرنج اعطی فی البیت الاول
حبۃ (.....) ثم یضعف ذلک
لی فی البیت الثانی علی الثانی
ثم علی ھذا الحساب الی اخرھا
قالت وما مقدار ھذا تؤامرت
بالحظۃ ان تحضر فلم یقم لذلک
شی حتی انفدت قموح البلد
ثم قوم القمح بالمال حتی فنی المال
فلمّا کثر ذلک قال لاحاجۃ لی
بہ ان قلیل الدنیا یکفینی ثم
سألتہ عن عدد الحب الذی

جب اس سے فارغ ہوئی تو قفلان
کو بلایا، اور اس سے کہا کہ جو مانگنا ہو
مانگو، اس نے کہا کہ شطرنج کے خانوں
کی تعداد کے مطابق مجھے گیہوں دیا جائے،
پہلے خانہ میں گیہوں کا ایک دانہ رکھا
جائے، پھر میرے خانہ میں دوسرے
خانہ کا دگنا کر دیا جائے، اسی طریقہ
سے سب خانوں میں پہلے خانہ کا دونا
کر دیا جائے، رانی نے کہا اس کی مقدار
ہی کیا ہوگی، (یعنی یہ تو بہت معمولی
سوال ہے) پھر اس نے گیہوں نکالنے
کا حکم دیا لیکن ابھی سب خانوں میں
ہوئے تھے کہ سارے شہر کا گیہوں ختم
ہو گیا، پھر جب روپیہ سے اس کی قیمت

مثال فقال لها یکون ذلک عددًا
وھذا ما فی الشطرنج من العدد
السطر الاوّل مائتان وخمسة
وخمسون الثانی اثنان وثلثون
الفا وسبعمائة وثمانیة وستّون
. . . . . (ص ۱۰۴)

لگائی گئی تو کل روپیہ ختم ہوگیا، جب
اس کی مقدار بہت بڑھ گئی، تو قفلان
نے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں،
تھوڑا دنیاوی مال میرے لئے کافی
ہے، پھر رانی نے کل دانوں کی تعداد
پوچھی قفلان نے کہا کہ شطرنج کی پہلی
صف کے دانوں کی تعداد ۲۵۵، اور
دوسری صف کے دانوں کی تعداد ۳۲۷۶۸
ہوگی (اسی طریقہ سے تمام خانوں کی تعداد
کئی کھرب تک پہنچ جاتی ہے)

ومنھم کوش الملک الذی
کان فی زمان سندبا ذا الحکیم
وکوش وضع کتاب مکر النساء
(ص ۱۰۵)

ہندوستان کے راجاؤں میں ایک
راجہ کوش نام کا تھا، جو سندبا[1] حکیم
کے زمانہ میں تھا، راجہ کوش ہی نے
کتاب عورتوں کے فریب[2] لکھی تھی،

والھند اصحاب حکمة ونظر وھم
یفوقون النّاس فی کل حکمة
فقولھم فی النجوم اصح الاقاویل
وکتابھم فیه کتاب السند ھند

ہندوستانی صاحب حکمت و بصیرت ہیں اور
ہر قسم کی حکمت میں سب لوگوں سے فائق
اور برتر ہیں، جوتش اور نجوم میں ان کے
اقوال سب سے زیادہ صحیح اور درست ہوتے ہیں

---

[1] مشہور حکیم و پنڈت کا نام ہے، جس کی کتابوں کا بعض مصنفین ذکر کرتے ہیں، [2] یعنی تدبیر،

Marfat.com

الذی منه اشتق کل علوم من
علوم مما تکلم فیه الیونانیون
والفرس وغیرهم وقد لخصوفی
الطب المقدم ولهم فیه الکتاب
الذی یسمّی سسرد فیه علامات
الادواء ومعرفة علاجها و
ادویتها وکتاب شرک وکتاب
ندان فی علامات اربعمائة و
اربعة ادواء ومعرفتها بغیر
علاج وکتاب سندهشان
وتفسیره صودة[1] بنج وکتاب
فیما اختلفت فیه الهند الروم
من الحار والبارد وقوی الادویة
وتفصیل السنة وکتاب اسماه

اور اس فن میں اُن کی کتاب سندھند
(سدھانت) ہے، اور اسی سے وہ
تمام علوم و فنون نکلے ہیں، جن پر
یونانیوں اور ایرانیوں نے بحث کی
ہے، طب میں اُن کے اقوال اور فیصلے
سب سے مقدم ہیں، اور اس فن میں اُن
کی ایک کتاب ہے جسے شسرو کہتے
ہیں، اس میں بیماریوں کی علامات
اُن کے علاج اور دواؤں کی تفصیل ہے،
کتاب سرک[2]، اور کتاب ندان میں
چار سو چار بیماریوں کی صرف علامتوں
کا بیان ہے، اس میں علاج کا ذکر
نہیں ہے، اور کتاب سندھسان بھی
طب میں ہے، جس کے معنی کامیابی

---

[1] سنسکرت نام شسرت یا شسرتا ہے، یہ ایک ماہر فن اور عدیم النظیر ہندو ویدکا نام ہے، علم الادویہ کے علاوہ فن جراحی میں بھی کامل تھا، اس کی مشہور کتاب سسرد (شسرت سنگھتا) ہے جس کا منکہ نے یحییٰ برمکی کے لئے فارسی میں ترجمہ کیا، پھر عربی میں منتقل ہوئی،

[2] سرک، یعنی چرک ہندی (جو ایک نامور ویدتھا) کی کتاب (چرک سنگھتا) جو اول فارسی میں پھر عربی میں منتقل کی گئی،

Marfat.com

العقاقیر کل عقار باسماء عشرۃ وَلهم غیر ذٰلک من الکتب فی الطب،

کی صورت کے ہیں، ایک اور کتاب جس میں دواؤں کے گرم اور سرد ہونے اور ان کی قوت، اور سال (کے موسموں کی تقسیم) کے بارے میں ہندی اور رومی طبیبوں میں جو اختلافات ہیں، ان کا بیان ہے، جڑی بوٹیوں کے ناموں پر ایک کتاب ہے جس میں ایک ایک جڑی کے دس دس نام ہیں، ان کے علاوہ بھی طب میں ان کی اور کتابیں ہیں،

ولهم فی المنطق والفلسفة کتب کثیرة فی اصول العلم منها کتاب طوفا فی علم حد ود والمنطق وکتاب ما تفاوت فیه فلاسفة الهند والروم ولهم کتب کثیرة یطول ذکرها ویبعد عرضها،

اور منطق و فلسفہ میں اُن کی بہت سی کتابیں ہیں، ان میں اس علم کے اصول کے متعلق بحث ہے، منطق کے حدود کے علم میں طوفا[1] کی کتاب ہے، اور ایک اور کتاب ہے جس میں ہندوستان اور روم کے فلاسفہ کے اختلافات اور تفاوت کا ذکر ہے، اور ہندوستانیوں کی اور بھی بہت سی کتابیں ہیں جن کا ذکر موجبِ طوالت ہوگا،

(ص ۱۰۶)

---

[1] یعنی ٹوپا، (Topa)

Marfat.com

ودين اهل الهند البرهمية
وفيهم عبدة الاصنام ولهم
ممالكهم مختلفة وملوك متفرقة
لسعة البلد فى طوله وعرضه
فاول ملوكهم مما يلى خراسان
التى هى اليوم فى دار الاسلام و
دانق وهو ملك عظيم القدر
واسع المملكة كثير العدة ثم
من بعده رهمى وهو اعظم
قدرا واعز بلادا وهو على بحر
من البحور وفى بلده الذهب
وما اشبهه ثم مملكة بهرى ثو
الكسكر ومن عندهم يأتى الساج
ولهما اتساع فى البلاد ثم مملكة
الطافن وهم قوم بيض الوجوه
ثم مملكة كنباية ومملكة الطرون
ومملكة المونشه ومملكة
المايد وهذه الممالك تتاخم

ہندوستانی برہمنی مذہب کے قائل
ہیں، ان میں بت پوجنے والے ہیں، ملک
کی غیر معمولی وسعت کی وجہ سے اُن کی
مختلف حکومتیں اور مختلف بادشاہ ہیں
اُن کا پہلا راجہ دانق[1] ہے، اس کی سرحد
اسلامی ملک کی سرحد سے قریب ہے،
وہ بڑی قدر و منزلت، وسیع مملکت
اور وافر ساز و سامان کا مالک ہے،
اس کے بعد رہمی (برہما) کا راجہ ہے، وہ
بھی بڑا جلیل القدر اور اس کا ملک بڑا
طاقتور اور سمندر کے کنارے آباد ہے،
اُس کے ملک میں سونا اور اس قسم کی
دوسری معدنیات پائی جاتی ہیں پھر لبہرا
اور اس کے بعد کمکم (کوکن) کی سلطنتیں
ہیں، کمکم ہی سے ساگوان کی لکڑی آتی
ہے، اس کا ملک بہت وسیع ہے، پھر طافن
(دکھن) کی سلطنت ہے، یہاں کے باشندوں
کے چہرے گورے ہوتے ہیں، پھر کھبایت،

---

[1] ہندی نام شاید دانگ ہو انہلواڑ کھنڈ کے راجپوتوں کا نام یہی تھا،

Marfat.com

الصين وهم يجاورون الصين ثم مملكة سرندیب ثم مملكة قمار وهي مملكة جليلة القدر عظيمة الامر ينقاد هو لملكهم الملوك ثم مملكة الديبل ثم الفاريط، ثم مملكة الصيلمان وهم في بعض ممالك يليها النساء

(ص ۱۰۷)

طرسول[1]، موسہ اور مایدہ کی سلطنتیں ہیں،
جو چین کے قریب اور اس سے برسرآزما رہتی ہیں، پھر لنکا اور اس کے بعد قمار (راس کماری) کا ملک ہے جو بڑی شان و شوکت اور غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے، اور وہاں کے راجہ کو دوسرے راجاؤں پر فوقیت اور برتری حاصل ہے، پھر دیبل فاریط، اور صیلمان (بھیلمان) کی سلطنتیں ہیں، اور ہندوستان کی بعض سلطنتوں میں عورتوں کی حکومت اور فرمانروائی ہے،

---

[1] یعنی طوسول جو چین سے ملا ہوا ایک بڑا خطہ ہے، ان دونوں کے درمیان ہمالیہ حد فاصل ہے، باشندے گندمی رنگ کے ہیں، جو روئی کے کپڑے پہنتے ہیں، [2] چین اور طوسول سے ملا ہوا ایک خطہ ہے، اس میں مضبوط قلعے اور بلند مکانات ہیں، یہاں مشک بہت پیدا ہوتا ہے، [3] یعنی مانک چین اور موسہ سے متصل یہ ملک واقع ہے، ان تینوں ملکوں سے چینی جنگ کرتے رہتے ہیں،

[4] اس کے بعد مصنف نے دوسری جلد میں مسلمانوں کے حملہ سندھ کا ذکر کیا ہے، لیکن چونکہ اسے بلاذری کی فتوح البلدان سے نقل کیا جا چکا ہے، اسی لئے پھر اسی طرح کی باتوں کا تذکرہ ضروری نہیں معلوم ہوتا، (ص)

[5] اس کا اصل تلفظ معلوم نہیں،

Marfat.com

ابنِ فقیہ ہمذانی

اس کی کنیت ابو عبداللہ نام احمد بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم ہمذانی، اور ابنِ فقیہ کے نام سے معروف ہے، یہ تیسری صدی ہجری کے آخر کا انشاء پرداز اور جغرافیہ دان ہے، ابن ندیم اور یاقوت حموی نے اس کی کئی کتابوں کا ذکر کیا ہے، لیکن صرف کتاب البلدان ہم تک پہونچی ہے، جو خلیفہ معتضد کی وفات (۲۷۹ھ) کے بعد تصنیف کی گئی تھی، اس میں مشرق و مغرب کے ملکوں کی طرح ہندوستان کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق بھی معلومات درج ہیں، ابن ندیم کا بیان ہے کہ یہ کتاب بعض متقدمین اور جیہانی وزیر خراسان کی کتاب المسالک والممالک سے ماخوذ ہے، اور جیہانی کی کتاب بادِ حوادث کی نذر ہوگئی، اس لئے اسے اس کی قائم مقام سمجھنا چاہئے، یہ کتاب ۱۸۸۵ء میں مکتبہ جغرافیہ سے شائع ہوئی ہے، ابنِ فقیہ کے اکثر حالات کی طرح اس کی پیدائش اور وفات کا سنہ بھی نامعلوم ہے،

كتاب البلدان

واقليم فى ايدى الهند (ص ۵)

ہفت اقالیم میں ایک اقلیم ہندوستان والوں کے قبضہ میں ہے،

البحر الكبير الذى ليس فى العالم بحر اكبر منه وهو آخذ من المغرب الى القلزم حتى يبلغ واق واق الصين والصين وواق واق هو بخلاف واق واق اليمن...

دنیا کا سب سے بڑا سمندر[1] جس سے بڑا کوئی اور سمندر نہیں وہ مغرب میں قلزم سے واق واق چین تک پھیلا ہوا ہے، چینی واق واق یمن کے واق واق سے مختلف ہے...

وهذا البحر يمد من القلزم على وادى القرى[2] حتى يبلغ بربر وعمان ويمر الى الديبل والمولتان حتى يبلغ جبل الصنف الى الصين (ص)

یہ سمندر قلزم سے وادی قریٰ ہوتا ہوا بربر، عمان، دیبل، اور ملتان کو عبور کرتا ہوا چین میں جبل صنف تک چلا آیا ہے.

واعلم ان بحر فارس و الهند هما بحر واحد لاتصال

بحر فارس اور بحر ہند دراصل ایک ہی سمندر ہیں، کیونکہ دونوں میں سے ہر ایک

---

[1] یعنی بحر ہند. [2] شام اور مدینہ کے پاس تیما اور خیبر کے درمیان ایک وادی جس میں متعدد گاؤں آباد تھے، اسی لئے اس کا نام وادی قریٰ تھا (معجم البلدان ۶ جلد ص ۴۰)

احدهما بالآخر الا انهما متضادان... دوسرے سے ملا ہوا ہے، لیکن اس کے

فما بحر الهند فلا یرکبه الناس باوجود دونوں میں بڑا فرق ہے،....

عند هیجانه لظلمته وصعوبته بحر ہند میں طوفان و تلاطم کے وقت[1]

(ص ۸) تاریکی اور خطرہ ہوتا ہے، اس لئے لوگ

اس وقت اس میں سفر نہیں کرتے،

فتنطلق السفینة منها الی عمان سے جہاز ہندوستان کی طرف

بلاد الهند وتقصد الی کولوبلی جاتے ہیں، اور کولی بلی (ٹراونکور) کا

وفیها مسلحة لبلاد الهند وبها رُخ کرتے ہیں، جہاں جہازوں کے بنانے

ماء عذب فاذا استعذبوا من اور درست کرنے کا کارخانہ اور میٹھا پانی

هناک الماء اخذوا من المرکب ہوتا ہے، جب لوگ وہاں سے میٹھا پانی

الصینی الف درهم ومن غیرها لے کر چلتے ہیں، تو چینی جہازوں سے

عشرة دنانیر الی العشرین دینارا ایک ہزار درم اور دوسرے مقامات کے

جہازوں سے ۱۰ سے ۲۰ دینار تک اس

کا ٹیکس وصول کیا جاتا ہے،

وبلی من بلاد الهند وبین بلی (ٹراونکور) ہندوستان کا علاقہ

مسقط وبین کولوبلی مسیرة ہے، اور مسقط اور اس کا فاصلہ ایک مہینہ

شهر وبین کولوبلی وبین الهرکند کی مسافت کے بقدر ہے، اور وہاں سے

نحو من شهر شم یختلف من کولوبلی ہرگند بھی تقریباً ایک مہینہ کے فاصلہ

---

[1] یعنی بحر ہند کا وہ حصہ جو جنوبی ہند کے کناروں سے ملتا ہے،

Marfat.com

الی بحر الهرکند فاذا وقفت
صار والی موضع یقال له کلّه
بار بینه وبین هرکند جزائر تحوط
یقال لهم لا یعرفون لغة و
لا یلبسون الثیاب کوا سجه لدیر
منهما مرأة یبیعون العنبر بقطع
الحدید ویخرجون الی التجار من
الجزیرة فی زواریق و معهم
النارجیل وشراب النارجیل
یکون ابیض فاذا شرب منه
فهو حلو کالعسل فاذا ترک یومًا
صار مسکرا فان بقی ایامًا محض
فیبیعونه بالحدید ویتبایعون
بالاشارة ید ابید وهم حذاق
بالسباحة فربما استلبوا الحدید
من التجار ولا یعطونهم شیئًا،

پہنچے پھر کولی (ٹڑاونکور) سے بحر ہرکند
کے کنارے لنگر ڈالتے ہیں، اور جب اُسے
پار کر لیتے ہیں، تو کلہ بار نام ایک مقام پر
پہونچتے ہیں، کلہ بار[1] اور ہرکند کے درمیان
قوم لنبج کے جزیرے واقع ہیں، اس قوم
کے لوگ کوئی زبان نہیں سمجھتے، اور نہ کپڑے
پہنتے ہیں، اُن کی داڑھیاں صرف
ٹھوڑیوں پر ہوتی ہیں، اُن کی عورتیں
نہیں دیکھنے میں آتیں، یہ لوگ لوہے کے
ٹکڑوں کے عوض عنبر بیچتے ہیں، اور
چھوٹی کشتیوں اور ڈونگیوں میں بیٹھکر
جزیرہ میں داخل ہونے والے تاجروں
کے پاس آتے ہیں، اُن کے ساتھ ناریل
بھی ہوتا ہے، ناریل کا شربت سفید
اور پینے میں شہد کی طرح میٹھا ہوتا
ہے، لیکن اگر اُسے ایک دن بھی چھوڑ
دیا جائے تو وہ نشہ آور اور کئی دنوں تک
رہ جانے کے بعد کھٹا ہو جاتا ہے، اس

(صـ۱۱)

---

[1] کلہ ہندوستان کا بندرگاہ اور چین و عمان کے درمیانی راستہ میں پڑتا تھا، (معجم البلدان ج، ص، ۲۰۰)

شربت کو بھی وہ لوہے کے حوض میں بھیجتے ہیں،
اور لین دین کا یہ سارا معاملہ ہاتھوں کے
اشاروں سے ہوتا ہے یہ لوگ تیراکی میں
ماہر ہوتے ہیں، اور بعض اوقات تاجروں
سے لوہا چھین لیتے ہیں اور انھیں کوئی چیز
اس کے عوض نہیں دیتے،

ثم تخطف السفينة الى موضع
يقال له كله بار وهي من مملكة
الزابج منيا منه عن بلاد الهند
ثم يخطف الى موضع يقال له
تيومة بها ماء عذب المسافة
اليها عشرة ايام ثم الى موضع
يقال له كدرنج مسيرة عشرة
ايام بها ماء عذب وكذلك في
سائر جزائر الهند ان احتفر فيها
الا بار وجد فيها الماء العذب
بهاجيل مشرف۔

(ص ۱۱ و ۱۲)

اس کے بعد جہاز کلہ بار آتے ہیں جو
ہندوستان کے دائیں جانب جاوہ کی
سلطنت میں واقع ہے، اس کے بعد
تیومہ آتے ہیں، جہاں کا پانی شیریں
اور مسافت دس دنوں کی ہے، پھر
کدرنج میں پہونچتے ہیں، اس کا فاصلہ
بھی دس دن ہے، اور وہاں کا پانی
بھی میٹھا ہوتا ہے، یہی حال تمام
ہندوستانی جزیروں کا ہے اگر
وہاں چشمے اور کنوئیں کھودے جائیں
تو ان میں عمدہ اور میٹھا پانی نکلتا ہے
یہاں ایک بلند و بالا پہاڑ ہے[1]،

[1] یعنی کوہ ہمالیہ،

Marfat.com

والهند لا یاکلون الحنطة
انّما یاکلون الارز فقط وتطول
لحاهم حتی رّبما رایت لاحدهم
لحیة ثلثة اذرع واذا مات
احد هم حلق راسه ولحیته
وهم یتلازمون بالحقوق و
یمنعون فی الملازمة الطعام
والشراب سبعة ایام،

ہندوستانی[1] گیہوں کے بجائے صرف
چاول[2] کھاتے ہیں، اور اُن کی داڑھیاں
لمبی لمبی ہوتی ہیں، حتیٰ کہ میں نے بعض
لوگوں کی تین تین ہاتھ لمبی داڑھیاں
دیکھی ہیں[3]، اور جب کوئی شخص مرجاتا ہے
تو اس کے سر اور داڑھی کے بال منڈا
دیئے جاتے ہیں، اور وہ لوگ
آوان لگاتے ہیں، اور تاوان لگانے
کے وقت مجرم کا، دنوں تک کھانا
پانی روک دیتے ہیں،

---

[1] یہاں مصنف نے ہند و چین کا موازنہ، اور دونوں ملکوں کے طرز معاشرت کے خاص خاص فرق بیان کئے ہیں، لیکن اختصار کی وجہ سے صرف ہندوستان کے حصے کو نقل کیا جارہا ہے، یا جہاں سلسلہ بیان میں چین کا ذکر اس طرح آگیا ہے کہ بغیر اس کے مفہوم واضح نہیں ہوسکتا تو اس کا بھی ذکر کردیا گیا ہے (ض)

[2] اس کے متعلق پہلے نوٹ گذرچکا ہے کہ یہ سیاح ہندوستان کے جنوبی علاقوں میں آئے تھے اس لئے ممکن ہے کہ اس وقت وہاں لوگ صرف چاول ہی کھاتے رہے ہوں، جیسا کہ آج کل بھی (ن) علاقوں میں چاول زیادہ کھایا جاتا ہے،

[3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہندوستانی عموماً داڑھی رکھتے تھے سلیمان تاجر وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے،

Marfat.com

واهل الهند يقتلون ما ارادوا
اكله ولا يذبحونه يضربون
هامته حتى يموت ثم يا كلونه و
لا يغتسلون من جنابة ولا يأتون
النساء في محيض واهل الصين
يأتون لان انيتهما ئين المجوس
واهل الهند لا يأكلون حتى
يستاكوا ويغتسلوا ولا يفعل ذلك
اهل الصين،

وہ لوگ جس جانور کا گوشت کھانا
چاہتے ہیں اسے مار ڈالتے ہیں[1]
ذبح کرنے کے بجائے اس کے سر پر مارتے
ہیں، اور وہ جب مر جاتا ہے، تو اسے کھا
جاتے ہیں، یہ لوگ جنابت کی وجہ سے
غسل نہیں کرتے، اور نہ زمانہ حیض میں
عورتوں کے پاس جاتے ہیں، مگر چین
کے لوگ جاتے ہیں، اس لئے کہ ان کا
اور مجوسیوں کا قاعدہ یکساں ہے،
ہندوستان کے لوگ مسواک اور غسل
کئے بغیر کھانا نہیں کھاتے، لیکن چین کے
لوگوں میں یہ قاعدہ نہیں ہے،

وبلاد الهند اوسع من بلاد
الصين اصقاعا وبلاد الصين
اعمر وليس بها عنب وليس
بالبلدين جميعا نخل وللهند
السحر وهم جميعا يقولون بالذات
ويختلفون في فروع دينهم واهل

ہندوستان چین سے کئی گنا وسیع
ہے، مگر چین زیادہ آباد ملک ہے، البتہ
وہاں انگور نہیں ہوتا، اور کھجور[1] تو
دونوں ملکوں میں نہیں ہوتی، ہندوستان
کو سحر و شعبدہ میں بھی درک ہے،
وہ سب کے سب آواگون (تناسخ)

[1] کھجور کی پیداوار عربوں کے یہاں بہت ہوتی ہے اس لئے وہ جہاں کھجور نہیں دیکھتے تو اس کا بڑے تعجب سے ذکر کرتے ہیں،

Marfat.com

اطباء حكماء منجمون ولهم خيل
قليلة وملوكهم لا يزنون
جندهم انماید عوهم الملوك
الی الجهاد فيخرجون بنفقات
انفسهم والهند لا مدائن
لهم ويلبسون القرطين و
يتحلون باسورة الذهب
الرجال والنساء،

والهند تبيح الزنا ما خلا ملك
قمار فانه يحرم الزنا والشراب
وبلاد الصين انزه واحسن
ومدنهم عظيمة مشرفة محصنة

کے قائل ہیں لیکن دین کے فروعات
میں ان میں اختلاف ہے[1]، ہندوستان
میں طبیبوں، پنڈتوں (فلسفیوں)
اور نجومیوں کی کثرت ہے، وہاں
گھوڑے کم ہوتے ہیں، اور بادشاہ
فوج کو تنخواہ نہیں دیتا، بلکہ لڑائی
کے لئے جب بلاتا ہے تو لوگ اپنے اپنے
خرچ سے چلے آتے ہیں[2]، ہندوستان میں
(چین کیطرح) شہر نہیں ہیں، مرد اور
عورتیں کانوں میں بالیاں اور ہاتھوں
میں سونے کے کنگن پہنتی ہیں[3]،

راجہ قمار کے علاوہ عام ہندوستانیوں
کے یہاں زنا مباح ہے، مگر قمار کے
راجہ نے زنا اور شراب دونوں کو ممنوع
قرار دیا ہے، چین ایک صاف ستھرا

---

[1] یعنی بنیادی طور سے ان کے مذاہب میں یکسانیت ہے، البتہ جزئی باتوں میں اختلاف ہے [2] یعنی فوجوں کا روزینہ مقرر نہیں ہوتا تھا[3] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں زیور پہننے کا عام رواج تھا، آج بھی بعض ہندو قومیں زیور پہنتی ہیں،
[4] یہ اس زمانہ کے ملک چین کا حال ہے،

Marfat.com

مسورة وبلادهما صحو واقل
امراضا واطيب لا تكاد ترى
بها اعور ولا اعمى ولا ذا عاهة..
ويقال ان بين الهند والصين
ثلثين ملكا اصغر ملك بها يملك
ما يملكه ملك العرب وملوك الهند
كلهم يلبسون الحلى،

عمدہ ملک ہے، یہاں کے شہر بڑے،
اونچے، محفوظ اور فصیلوں والے ہیں،
وہاں کے لوگ عموماً بیمار کم اور تندرست
زیادہ ہوتے ہیں، کوئی کانا، اندھا یا
کسی اور مرض میں مبتلا نظر نہیں آتا، بیان
کیا جاتا ہے کہ چین اور ہندوستان میں
۳۰ راجے[1] ہیں، وہاں کا سب سے چھوٹا
راجہ بھی عرب کے بادشاہ کے برابر
وسیع سلطنت کا مالک ہوتا ہے،

وفی بلاد الهند مملكة يقال
له دهمى على ساحل البحر وملكتهم
امرأة وبلادها وبيه ومن
دخل اليها من سائر الهند تاجر
فالتجار يدخلونها لكثرة ارباحها
ثم تصير الى بلاد الزابج فالملك
الكبير يقال له المهراج تفسيره
ملك الملوك وليس بعده احد لانه

ہندوستان کے تمام راجہ زیور پہنتے
ہندوستان میں ایک سلطنت
نام دہمی ہے، جو ساحل سمندر پر واقع
ہے، وہاں کی حکمران ایک عورت ہے،
مگر اس سلطنت کی آب و ہوا بہت
خراب ہے، اور ہندوستان کے جو
لوگ وہاں پہونچ جاتے ہیں، اُن
کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے لیکن
تاجر زیادہ نفع کمانے کی غرض سے

[1] یعنی ہندوستان نہایت وسیع ملک ہے، اس لئے وہاں راجاؤں کی کثرت ہے،

Marfat.com

فی اٰخر الجزائر وھو ملک کثیر
الخیر وفیھا غیضۃ فیھا ورد
اذا اخرج من الغیضۃ احترق

وہاں جاتے ہیں پھر وہ وہاں سے جاؤ
چلے جاتے ہیں، یہاں ہندوستان کا
سب سے بڑا راجہ ہے، جس کو مہراج
(مہاراجہ) کہتے ہیں، اس کے بعد کوئی
راجہ نہیں کیونکہ یہ سب سے آخری
جزیرہ میں آباد ہے، اور یہ بڑا دولتمند
راجہ ہے، یہاں کے ایک جنگل میں ایک
گلاب ہے، جسے اگر جنگل سے نکال
دیا جائے، تو وہ جل جاتا ہے[1]

وقال عبد اللہ بن عمرو بن
العاص فیما بین السند والھند
ارض یقال کنام فیھا بطحۃ من
نحاس علی عمود من نحاس
فاذا کان یوم عاشوراء
نشرت البطحۃ جناحھا ومدت
منقارھا، فیفیض من الماء
ما یکفی زروعھم ومواشیھم
وضیاعھم الی الحا والمقبل

حضرت عبداللہ بن عمرؓو بن عاص کا بیان
ہے کہ سندھ اور ہند کے درمیان ایک
مقام کنام میں تانبے کے ایک ستون
پر تانبے ہی کی ایک بطخ بنی ہوئی ہے
اور جب محرم کا دن آتا ہے، تو وہ
اپنے بازو پھیلاتی، اور چونچ کھول
دیتی ہے جس کی وجہ سے اتنا پانی
بہنے لگتا ہے کہ ان کی کھیتی اور
مویشیوں کے لئے آئندہ سال تک

---

[1] معلوم نہیں وہ کونسا جنگل تھا، جہاں یہ گلاب ہوتا تھا، یہ امر قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا (ض)

Marfat.com

وہ کافی ہوتا ہے[۱]

وقمار من بلاد الهند واهل الهند يزعمون ان اصل كتب الهند من قمار وملكه سيتة اربعة اشهر وعباداتهم الاصنام كلهم وملك قمار يفترش اربعة آلاف جارية والعنبر يتوتى بدهن جزيرة شلاهط والفلفل من ملى والسندان والبقم من ناحية الجنوب من شلاهط والقرنفل والصندل والكافور من ناحية القبلة يقرب الصين من بلد يقال له فنصور وماء الكافور والنيل من ناحية السند

قمار ہندوستان میں ایک سلطنت ہے، اور اہل ہند کا خیال ہے کہ ہندوستان کی کتابوں کا اصلی مرکز قمار (راس کماری) ہی ہے[۲]، اور یہ سلطنت چار مہینوں کی مسافت ہے، یہاں کے سارے باشندے بتوں کی پوجا کرتے ہیں، اور راجہ قمار کے ہزار لونڈیاں رکھتا ہے، اور یہاں شلاہط سے عنبر ملی، اور سندان سے سیاہ مرچ، شلاہط کے جنوب سے بقم اور جاوا سے جو قبلہ کی سمت چین کے قریب فنصور نام شہر کے پاس ہے، لونگ، صندل، کافور اور فلفل، کافور اور نیل کا پانی سندھ کے اطراف سے بید اور بانس لنکبالوس سے زرم اصبار تک پہنچتا ہے، خراسان کی سمت سے نیزہ عمان

---

[۱] یہ بھی محض اٹکل معلوم ہوتا ہے، جسے غالباً مصنف نے سُن کر لکھ دیا ہے، اس قسم کی اعجوبہ پرستی اس زمانہ کے لئے کوئی تعجب انگیز نہیں ہے، [۲] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راس کماری ہندوؤں کا نہایت مقدس اور مرکزی مقام تھا،

Marfat.com

والطيزناذ من بلد يقال له لنكبالوس
كله من ناحية خراسان وبقي من عمان
والياقوت والملاس من سرنديب وكذلك
الكركدن والطاؤس والببغاء والدجاج الهندي
وقال المدائني : عمل
العراق من هيت الى الصين
والسند والهند ثم كذلك
الري وخراسان والد يلم
جيلان والجبال واصبهان سرة
العراق ومن ولي العراق فقد
ولي البصرة والكوفة والاهواز
وفارس وكرمان والهند و
السند وسجستان وطبرستان

سے، ہیرا اور یاقوت نکلتا ہے، اسی
طرح گینڈے، مور، طوطے، سندھی مرغیاں
اور دوسرے انواع واقسام کے عطریات
خوشبو کی چیزیں آتی ہیں،
مدائنی کا بیان ہے کہ عراق کی عملداری
ہیت سے شروع ہوتی ہے، اور چین
سندھ و ہند تک چلی جاتی ہے، اس طرح
رے، خراسان، دیلم، جیلان، جبال
اور اصبہان وغیرہ بھی عراق کے توابع
میں ہیں، جو شخص عراق کا والی ہوتا تھا
وہی بصرہ، کوفہ، اہواز، فارس کرمان
ہند، سندھ، سجستان، طبرستان، اور
جرجان کا بھی والی ہوتا تھا، عراق کی

وقيل ان اسم الاقليم وقيل اسم الرستاق وهي الدسكرة

۱؎ دریائے فرات کے کنارے نواح بغداد میں انبار کے اوپر ایک پررونق، شاداب اور مردم خیز شہر تھا جس کا طول البلد ۶۹ درجہ اور عرض البلد ۳۲ درجہ ہے، بعض لوگوں نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ اس کے بانی کا نام ہیت بن سنبدی تھا، (معجم البلدان ج ۸ ص ۴۸۶ و ۴۸۷)

۲؎ یہ اس زمانہ کا ذکر ہے، جب مسلمانوں کی سلطنت عرب و عراق سے سندھ اور ہند و چین تک پھیلی ہوئی تھی، بلاذری کی فتوح البلدان سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے، کہ عراق کا گورنر فارس اور سندھ وغیرہ کا بھی گورنر ہوتا تھا،

Marfat.com

وجرجان والعراق فی الطول
من عانة الی البصرة والبصرة
تتاخم الاهواز والاهواز تتاخم
فارس وفارس تتاخم کرمان
وکرمان تتاخم کابل وکابل
تتاخم زرنج وزرنج تتاخم
الهند ،

اور بصرہ کی سرحد ہیت[1] اور واسط
کی فارس اور فارس کی کرمان
اور کرمان کی کابل اور کابل کی زرنج
اور زرنج کی ہندوستان کے قریب ہے

(ص ۱۶۱ و ۱۶۲)

ومن اوّل عمل مکران الی منصورة
السند ۳۵۸ فرسخا ومن زرنج

مکران کے پہلے علاقہ سے سندھ کے شہر
منصورہ کا فاصلہ ۳۵۸ فرسنگ ہے اور

---

[1] یہ ہیت (شہر عراق) اور رقہ کے درمیان جزیرہ کا علاقہ تھا (معجم)

[2] زرنج کا بڑا شہر زمانہ وسطیٰ میں صوبہ سجستان کا دارالسلطنت تھا، اسے تیمور نے برباد کر ڈالا اس کے کھنڈر آج کل کے دو قریوں یعنی زاہدان اور شہرستان کے گرد اور دریائے ہلمند کی بڑی نہروں میں سے ایک نہر سنارود کے پرانے گذرگاہ کے کنارے واقع ہیں، لیکن زرنج کا نام اب کسی کی زبان پر نہیں، بلکہ زمانہ وسطیٰ کے آخری حصہ ہی میں وہ متروک ہو چکا تھا، زمانہ کے جغرافیہ نویس اس دارالحکومت کو مدینہ سجستان اور فارسی میں اس نام کا مترادف شہر سیستان تھا، چنانچہ جس وقت تیمور نے اس شہر کو بالکل ہی منہدم کیا ہے، اس وقت اس کا نام شہر سیستان ہی تھا،

(جغرافیہ خلافت مشرقی ص ۴۰۰ و ۵۰۰)

Marfat.com

مدینہ سجستان الی المولتان
مسیرۃ شہرین ، (ص ۲۰۸)
وذلک خص اللہ جل و
عز بلاد السند والہند بانواع
الطیب والجواہر کالیواقیت
والالماس وغیر ذلک من
الحجارۃ الثمینۃ والکرکدن و
الفیل والطاؤس والاعواد
والعنبر والقرنفل والسنبل و
الجوزبوا والدارصینی و
النارجیل والہلیلج والتوتیا
والقنی والخیزران والبقم و
الصندل والساج والفلفل
وعجائب کثیرۃ ، (ص ۲۵۱)
وفی الحدیث ان آدم
اہبط بالہند علی جبل سرندیب
واہبطت حوا بجدۃ و

سجستان کے شہر زرنج سے ملتان ۲ ماہ
کی مسافت پر واقع ہے،
ملک سندھ اور ہند کو اللہ تعالیٰ
نے یہ خصوصیت بخشی ہے کہ وہاں
طرح طرح کی خوشبوئیں اور جواہرات
جیسے یاقوت، الماس وغیرہ قیمتی پتھر
گینڈا، ہاتھی، مور، عود، عنبر، لونگ،
سنبل، جوزبوا[1]، دارچینی، ناریل،
ہڑ، توتیا، بقم، بید، صندل، ساگوان
کی لکڑی، سیاہ مرچ، اور بہت سی
عجیب عجیب چیزیں پیدا ہوتی ہیں،

روایت ہے کہ آدمؑ جب ہندوستان
میں لنکا کے پہاڑ پر اتارے گئے تو حوا
جدہ میں، ابلیس ملعون میسان[2]،

[1] فارسی لفظ ہے، اور پان کی جڑ کو کہتے ہیں، یعنی پان بھی ہندوستان کی خاص پیداوار ہے۔
[2] بصرہ اور واسط کے درمیان ایک آباد اور وسیع شہر کا نام ہے،

Marfat.com

ابليس اللعين بميسان والحية
باصبهان ومنها يخرج الدجال
وهي صحيحة التربة عذبة الماء
طيبة الهواء قليلة الهوام
تبقى بها الحبوب اضعاف ما
تبقى في غيرها من البلدان
والله اعلم واحكم، (ص ۲۶۸)
فحملته امه وهربت به
وكان صغيراً الى بلاد قشمير
فنشاء برمك وتعلم النجوم
والطب وانواع الحكمة و
بقي على شركه واصابهم
وباء فتشاءموا بمفارقة
دينهم فكتبوا الى برمك
فقد مر عليهم فاجلسوه
في موضع ابيه فتولى

ساپ البھان میں آرہا ہے دجال
بھی یہیں سے نکلے گا، ہندوستان کی
سرزمین معتدل، پانی میٹھا اور آب و
ہوا خوشگوار ہے، یہاں ضرر رساں
کیڑے مکوڑے بہت کم ہیں، غلہ دوسرے
شہروں اور ملکوں کے مقابلہ میں (حوادث
زمانہ سے) کئی گنا زیادہ محفوظ رہتا ہے[1]
اس کی ماں[2] اس کمسن بچے کو لے کر
(بلخ سے) کشمیر بھاگ آئی، کشمیر
ہی میں اس کی نشو ونما ہوئی، اور
اس نے یہیں نجوم، طب، فلسفہ اور
دوسرے علوم کی تحصیل کی، مگر اپنے
مذہب شرک کو ترک نہیں کیا، (اس
کے کشمیر آنے کے بعد بلخ میں) جب طاعون
کی وبا پھیلی تو لوگوں نے سمجھا کہ یہ
بلا اپنا اصلی دین چھوڑنے کی وجہ سے

---

[1] یعنی ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ [2] یہ اس وقت کا ذکر ہے، جب شاہ ترکستان نازک ملرخان نے برمک اور اس کے دس بیٹوں کو قتل کر دیا اور صرف ایک بچہ باقی رہ گیا، تو ان کی اس بچہ کو لے کر بلخ سے کشمیر چلی آئی، (ض)

Marfat.com

امرالنوبہار،
(ص ۳۲۴)

آئی ہو، اس نے انھوں نے (کشمیر) برمک
کے پاس بلا دے کا خط لکھا جب وہ (بلخ)
واپس آیا تو لوگوں نے اُس کے باپ کی جگہ
اسے نوبہار[1] کا انتظام از سر نو سپرد کر دیا

---

[1] عام طور سے مشہور ہے کہ برامکہ مجوسی (آتش پرست ایرانی) تھے، بلخ میں نوبہار نام منوچہر کا بنایا ہوا ایک آتشکدہ تھا، اسی آتش کدہ کے وہ پیر مغاں تھے لیکن صحیح نہیں، برامکہ اصل میں ہندوستانی اور بدھ مذہب کے پیرو تھے، نوبہار بدھوں کا معبد تھا، بلاذری نے وہیں کے جس بڑے بتخانہ کا ذکر کیا تھا، وہ یہی نوبہار تھا ابن فقیہ ہمذانی، مسعودی، یاقوت حموی اور زکریا قزوینی کے بیانات سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے،
(عرب و ہند کے تعلقات مولانا سید سلیمان ندوی)

Marfat.com

ابن رُستہ

اس کا نام احمد بن عمر بن رستہ اور کنیت ابو علی ہے، یہ اگرچہ ہندوستان نہیں آیا تھا، مگر اپنی مشہور کتاب "الاعلاق النفیسہ" میں اُس نے زمین کے عجائب اور ملکوں کے حالات کے سلسلے میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات وخصوصیات، بعض تعزیری وملکی قوانین، اور یہاں کی تہذیب ومعاشرت اور عبادت وقربانی کے طریقوں کا ذکر کیا ہے، اس کتاب کے کئی حصے ہیں، مگر ایک ہی حصہ اب تک شائع ہوا ہے، اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے، ابن رستہ کی پیدائش اور وفات کا سنہ نہیں معلوم ہو سکا، مگر وہ تیسری صدی ہجری کا جغرافیہ داں اور ابن فقیہ ہمذانی کا ہمعصر ہے، اور اس نے ۲۹۰ھ میں یہ کتاب لکھی تھی،

Marfat.com

الاعلاق النفيسة

والبحر المعروفة من العظام وخمسة منها بحر الهند

.....فاما البحر الهندی فانه يمد طوله من المغرب الى المشرق وذلک من اقصى الحبش الى اقصى الهند يكون ذلک مقدار ثمانية آلاف ميل فى الفين وسبع مائة ميل

(ص ۸۳)

وفى البحر الهندی هذا من الجزائر العامرة وغير العامرة الف وثلثمائة وسبعون جزيرة منها جزيرة ضخمة فى اقصى الهند مقابل ارض الهند من ناحية ارض المشرق يسمى

مشہور اور بڑے پانچ سمندروں میں ایک بحر ہند بھی ہے، .....

بحر ہند مغرب سے مشرق کی طرف یعنی اقصائے حبش سے اقصائے ہند تک پھیلا ہوا ہے، اس کی لمبائی آٹھ ہزار دو چوڑائی ۲ ہزار سات سو میل ہے،

بحر ہند میں آباد اور غیر آباد ایک ہزار تین سو ستر[۱۳۷۰] جزیرے ہیں، ایک بڑا جزیرہ مشرق کی طرف اقصائے ہند میں سرزمین ہند کے مقابل واقع ہے اس کا نام طبرو بانی ہے(؟) اور اس کا رقبہ تین ہزار میل ہے، اس میں بڑے

Marfat.com

طيور وباقي يحيط بها ثلاثة آلاف
ميل فيها جبال عظام وانهار
كثيرة ومنها يخرج الياقوت
الاحمر ولون السماء وحوالي هذه
الجزيرة تسع عشرة جزيرة عامرة
فيها مدائن وقرى كثيرة (ص۵۴)

وقد يحد علماء البحرين
كل واحد من هذين البحرين
بحد معلوم عند هم ويقولون
حد بحر فارس مما يلي المشرق
من فوهة دجلة العوراء و
آخره ينتهي الى جزيرة يقال
لها تيزمكران ومن هناك يبعد
اول حد السند؛.....

بڑے پہاڑوں اور دریاؤں کی گزر
ہے جن سے مُرغ اور آسمانی رنگ کے
یاقوت نکلتے ہیں، اس جزیرہ کے گرد
و نواح میں ۱۹- آباد جزیرے ہیں
جن میں شہر قصبے اور بہت سے گاؤں
ہیں۔

بحر ہند اور بحر فارس میں سے ہر ایک
کی علماء بحرین نے حد معین کی ہے،
ان کا بیان ہے کہ بحرِ فارس کی حد مشرق
کے قریب دجلہ عوراء[1] کے دہانے سے
شروع اور جزیرہ تیز مکران[2] کے پاس
ختم ہو جاتی ہے، اور وہیں سے سند ھ
کی سرحد شروع ہوتی ہے،.....

---

[1] دجلہ عراق کا مشہور دریا جو متعدد مقامات سے گذرتا ہے، بصرہ سے گذرنے والے حصہ کو دجلہ عوراء کہتے ہیں، اور یہ بطور علم کے اس کے لئے بولا جاتا ہے، (معجم البلدان ج ۴ ص ۳۹)

[2] تیز مکران کا پایۂ تخت تھا، اسی لئے اسے تیز مکران کہتے تھے، زمانہ وسطیٰ میں اکثر مکران کا علاقہ والیٔ سند کے ماتحت رہتا تھا، اس لئے اکثر عرب سیاح اور جغرافیہ نویس اس کو بھی سند ھ میں شمار کرتے ہیں

فاما بحر الهند فان حده
مما یلی المغرب اوله غب عدن
وآخره بلاد الزابج وفی شرقی
بحر الهند من المدن بلاد الهند
وقمار والزنج ومجز وامم کثیرة
مختلفة من امم الهند وکلهم
یمطرون فی الصیف ما خلا
اعالی بلد انهر التی بعدت
عن البحر، (ص ۸۷، ۸۸)

وفی المعمورة انهار عظام
مشهورة بعضها مما عرفناه
وبلغنا خبره منها نهر سیمی کنک
بحری فی اعلی بلاد الهند یخرج
من جبال فوق قشمیر الداخلة
ویجری الی ناحیة الجنوب حتی
ینصب فی البحر الهندی، و
نهر مهران نهر السند یخرج

بحر ہند کی حد مغرب کے قریب عدن
کے بعد سے شروع اور جاوہ کے ملک
میں جاکر ختم ہوتی ہے، بحر ہند کے مشرقی
کناروں پر ہندوستان، راس کماری
حبش، نجز (؟) کے ملک اور بہت سی
مختلف ہندوستانی قومیں آباد ہیں
ان تمام ملکوں میں ان مقامات کے
علاوہ جو سمندر سے زیادہ دور ہیں گرمی
کے موسم میں بارش ہوتی ہے،

دنیا میں بہت بڑے بڑے مشہور
دریا ہیں جن میں سے بعض کے حالات
ہم کو معلوم نہیں، ان بڑے دریاؤں
میں ایک دریائے گنگا ہے، جو ہندوستان
کے بالائی علاقوں میں بہتا اور کشمیر کے
اوپری حصہ کے پہاڑوں سے نکلا ہے
اور جنوب کی طرف ہوتا ہوا بحر ہند میں
گرتا ہے، دریائے سندھ شقنان کے پہاڑوں

ملہ معلوم نہیں شقنان سے کون سا پہاڑ مراد ہے، مسعودی نے لکھا ہے کہ دریائے سندھ، اندھ کے
بالائی علاقوں میں قنوج، کشمیر، قندھار اور طاقن کے مشہور چشموں سے نکلا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ملک تبت

Marfat.com

من جبال شقنان وهو نهر المنصورة ويصير الى البحر (۹۱) ذكر ابو عبد الله محمد بن اسحاق ان عامة ملوك الهند يرون الزنا مباحًا ما خلا ملك قمار فانى دخلت مدينته واقمت عنده بها سنتين فلم ار ملكا اغير ولا اشد فى الاشربة منه فانه يعاقب على الزنا والشرب بالقتل وليس احد من ملوك الهند ممن خالطته وبايعته يسرف فى شرب الشراب ما خلا ملك البطهل فانه بلغنى انه يشرب وهو ملك سرنديب ينقل الخمر اليه من بلاد العرب فيشربها

سے نکل کر سمندر میں ملتا ہے، اور یہی منصورۃ کا دریا ہے،

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ راس کماری کے علاوہ ہندوستان کے اکثر و بیشتر راجہ زنا کو جائز خیال کرتے ہیں، کیونکہ میں خود قمار جاکر دو سال وہاں رہ چکا ہوں، میں نے اس سے زیادہ غیرت مند اور شراب کے معاملہ میں سخت گیر کوئی دوسرا نہیں دیکھا، ان کے یہاں زنا، اور شراب کی سزا قتل ہے، ہندوستان کے جن راجاؤں سے مجھے ملنے جلنے کا اتفاق ہوا ہے، ان میں سب سے زیادہ میں نے راجہ بطہل کو شرابی پایا، وہ بہت زیادہ شراب پیتا ہے، اور راجہ بطہل لنکا کا راجہ ہے، وہ عرب ممالک سے شراب کی درآمد کرتا ہے۔ (ص ۱۳۲)

(بقیہ حاشیہ ۱۶۹) تبت کے پہاڑ کیلاس (کیلاش) سے نکلا ہے اور کیلاس کوہ ہمالیہ کی ایک اونچی چوٹی ہے، جس پر کویر دیوتا رہتے ہیں، اور شیو جی بھی آتے رہتے ہیں،

Marfat.com

ورأيت تجار الهند وسائرهم لا يشربون الشراب قليله وكثيره ويعافون الخل من الاشربة فخلهم من ماء الارز المطبوخ يحمضونه حتى يصير بمنزلة الخل ومن رأوا من اهل الاسلام يشرب الشراب فهو عندهم خسيس لا يعبأ به ويزدرونه ويقولون هذا رجل ليس له قدر في بلاده وليس ذلك منهم ديانة،

(ص ۱۳۲-۱۳۳)

وذكر بعضهم قال كنت ببلد قمار فاخبروني ان الملك بها جبار شديد العقوبة لا يكلم العرب ومن دخل بلاده ناهدى له شيئا كافاه باضعاف ما

لیکن ہندوستانی تاجر اور عوام مطلقاً شراب نہیں پیتے، یہانتک کہ وہ سرکہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں، ان کا سرکہ کچے چاول کا پانی ہے[1] جسے وہ کھٹا کرکے سرکہ کی طرح بنا لیتے ہیں جس مسلمان کے متعلق اُن کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے تو اس کو بہت حقیر اور ناقابلِ التفات سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے ملک میں بھی اس کی کوئی وقعت نہیں (مگر شراب سے ان کی یہ نفرت و بیزاری) دینداری اور تقوی کی بنا پر نہیں ہے،

کسی سیاح کا بیان ہے کہ وہ جب قمار میں تھا تو وہاں لوگوں نے اُسے بتایا کہ یہاں کا راجہ بڑا سخت گیر اور بڑی سخت سزائیں دیتا ہے، وہ اہلِ عرب سے بات تک نہیں کرتا، جو شخص اس کے ملک میں آتا ہے اور

---

[1] جسے ہندی میں پیچ کہتے ہیں،

Marfat.com

جزء ولد ارمن الملوک فیما عامته
احسن مکافاته من ملک قمارو
الهند یقولون ان اصل کتب
الهند من قمارو من عقوبة
هذا الملک علی الشرب ان
من شرب من قواده وجلیشه
یحمی مائة حلقة من حدید بالنار
ثم یوضع ذلک کله علی ید ذلک
الرجل الشارب فربما اتلفت نفسه
وهو ملک شدید الغیرة لیس
فی ملوک الهند اشد غیرة و
عقوبة منه و من عقوبته قطع
الیدین والرجلین والانف و
الشفتین والاذنین ولا یلتفت
الی العزامة کسائر ملوک الهند
واصل العباد من بلاد قمار یقال
ان فیها مائة الف عابد وللملک
قمار ثمانون قاضیاً لو ورد
علیهم ولد الملک لا نصفوا

اس کے پاس تحفہ تحائف لے کر جاتا ہے
تو وہ اس کو اس کے بدلے میں سو گنا
زیادہ دیتا ہے، میں نے کسی ہندوستانی
راجہ کو اس سے بڑھ کر بدلہ چکانے والا
اور صلہ و انعام دینے والا نہیں پایا،
لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوؤں کی کتابوں
کا اصل مرکز اسی کا ملک ہے، اگر راجہ قمار
کا کوئی سپہ سالار فوجی سپاہی شراب
پیتا ہے تو وہ لوہے کے سو حلقے گرم
کر کے اس کے ہاتھ پر رکھ دیتا ہے جس
سے کبھی کبھی جان بھی چلی جاتی ہے،
راجہ انتہائی غیرت مند ہے، ہندوستان
میں اس سے زیادہ سنگین سزا دینے والا
اور غیرت مند کوئی راجہ نہیں ہے، وہ
سزا میں دونوں ہاتھ دونوں پیر ناک،
دونوں ہونٹ اور دونوں کان کاٹ
لیتا ہے اور دوسرے ہندوستانی راجاؤں
کی طرح وہ مجرم پر جرمانہ عائد کر کے
نہیں چھوڑ دیتا، قمار کا ملک عابدوں سے

منه واقعد وہ مقعد الخصم
وله ثمانون ذکرا لهم جمال و
هیئة یصلحون للملک

اور پچاریوں کا مرکز ہے، بیان کیا جاتا
ہے کہ یہاں ایک ہزار عبادت گذار ہیں
اور راجہ کے دربار میں ۸۰ قاضی ہیں،

(ص ۱۴۳)

اگر ان کی عدالت میں بادشاہ کا لڑکا
بھی آتا ہے تو وہ اس کے معاملہ میں
بھی انصاف کرتے اور اس کو مقدمہ
کے فریق ہی کی جگہ بٹھاتے ہیں،
راجہ کے ۸۰ بیٹے تھے جو نہایت خوبصورت
اور خوش وضع ہیں، اور سب کے سب

ویلیه بلاد الارمن و
لهم جمال ویزوجون اولادهم
الذکور صغارا ویزعمون ان
ذلک خیر واصد من الزناء
وملک قمار مع غیرته یقول
لاصحابه اذا خرجت الی الحرب
فلا یصحبنکم النساء.....
قال ورائیت ملک قمار وزائت
العابدی وهو ملک رتیلاد
ملکا یلیه یقال له العارملی

قمار کے قریب ہی ارمن کا علاقہ
ہے، یہاں کے لوگ خوبصورت اور
حسین ہوتے ہیں، اور اپنے لڑکوں
کی کم سنی میں شادی کر دیتے، اور
اس میں بھلائی اور زنا سے حفاظت کا
عمدہ طریقہ سمجھتے ہیں، قمار کا راجہ اپنی
غیرت وحمیت کے باوجود اپنے ساتھیوں
کو حکم دیتا تھا کہ جنگ میں عورتیں
ساتھ نہ لیجائیں،..... سیاح بیان
کرتا ہے کہ میں نے راجہ قمار، عابدی

Marfat.com

وملکا یقال له الصیلمان هذا اکبر
من هذین واکثر جیشا یقولون
ان جیشه نحو سبعین الفا وله
فیلة قلیلة الا ان الهند یقولون
ان فیلة الصیلمان اجرأ علی
القتال من جمیع فیلة اهل الهند
ورأیت له فیلا یقال له النمران
ما رأیت لاحد من الملوک ببلاد
الهند فیلا مثله ابیض منقطا
بسواد ولا اجرأ علی القتال و
الدماء منه وذلک انهم
یوقدون النار العظیمة ویحملون
الفیلة علیها فما اجترأ علیها
واقتحمها فانه جری علی القتال
والدماء وما جبن عن النار
لم یصلح للقتال ولا للرکوب بل
ینقل علیه المتاع کما ینتقل علی
الابل

(ص ۱۳۳ و ۱۳۴)

یعنی رتیلا کا راجہ اور اُس کے نزدیک ایک
راجہ جس کو عارلی کہا جاتا تھا، اور ایک
اور راجہ جسے بھیلمان کہا جاتا تھا سب کو
دیکھا ہے، راجہ بھیلمان، عارلی اور عابدی
سے بڑا اور زیادہ لاؤ لشکر والا ہے لوگ
کہتے ہیں کہ اس کی فوج کی تعداد تقریباً
ستر ہزار تھی، مگر اُس کے پاس ہاتھی
بہت کم تھے، لیکن ہندوستانیوں کا بیان
ہے کہ بھیلمان کے ہاتھی دوسرے تمام
ہندوستانی ہاتھیوں سے زیادہ لڑائی
میں جری اور بہادر ہوتے ہیں، میں نے
اس کے پاس ایک ہاتھی دیکھا جس کا
نام نمران تھا، ہندوستان کے کسی
راجہ کے پاس ایسا سپید ہاتھی نہیں
دیکھا، جس پر سیاہ چتیاں نہیں اور
جنگ و خونریزی میں ایسا جری دوسرا
ہاتھی نہ نظر آیا، ہاتھی کی بہادری کا
اندازہ کرنے کے لئے آگ کا جلا سا الاؤ
لگا کر ہاتھی کو اس پر چلانے کے لئے

Marfat.com

ابھارتے ہیں، اگر وہ جرات دکھا کر آگ
میں گھس گیا تو جنگ کے لئے جری سمجھا
جاتا ہے، لیکن اگر آگ کے اندر گھسنے میں
بزدلی ظاہر کر دی، تو جنگ اور قتال
اور سواری کے لائق نہیں سمجھا جاتا ہے،
اور اونٹوں کی طرح باربرداری کے کام
میں لایا جاتا۔

ورأیت هذا الملک الذی یقال له العابدی ولیس فی بلاده فیلة یشتری الفیلة ولا یشتری ما ارتفاعه خمس اذرع و یبتاع کل ذراع تزید علی خمس اذرع بالف دینار الی تسع اذرع ولم ارمنها شیئا یزید علی تسع غیر انه بلغنی ان ببلاد الاغیاب بلادا تدعی ادفسین وملکتهم امرأة یقال لها الراتبیة

میں نے راجہ عابدی کو دیکھا جس کے
ملک میں ہاتھی نہیں ہوتے کہ وہ ہاتھی
خریدتا ہے، مگر ۵ گز سے زیادہ قد کا خریدتا
ہے، اور پانچ گز سے اوپر ۹ گز تک ہر
ایک گز پر ایک ہزار دینار قیمت زیادہ
دیتا ہے، ۹ گز سے اونچے ہاتھی میں نے
نہیں دیکھے، البتہ مجھے معلوم ہوا کہ اغیاب
کے ملک میں ایک شہر ادفسین[1] ہے جس کی
حکمران ایک عورت راتبیہ (رماتیہ) ہے اس
ملک کے ایک مقام برازیں[2] میں، ۱۱ ہاتھ کے

---

[1] ادفسین ایک جزیرہ نما شہر ہے جہاں کی آب و ہوا اچھی نہیں، یہاں کی رانی کو راتبیہ کہتے ہیں، یہاں سے زیادہ طاقتور ہاتھی کہیں نہیں ہوتے تھے [2] یہ برار ہوگا،

Marfat.com

ویکون بمملکتها فی موضع یدعی
براز لها فیلة تکون عشرا ذرع
الی احدی عشرة ذراعا فهذا
مابلغنی من ارتفاع فیلة بلاد
الهند وهؤلاء الملوک جمیعا
یرون الزنا مُباحا غیران من
احصن منهم بامرأة فعرض
لها عارض ونزنیا قتل الرجل
والمرأة (ص ۱۳۴)
ویجد ملک من ملوک
الهند یقال له بلهرا ومعنی
بلهرا انه ملک ملوک الهند
وهو فی بلاده یقال له
الکمکم اسم هندی وبلاده
بلاد الساج ومنها یجلب وهو
ملک واسع المملکة کثیر الجیش
ومن حوله من الملوک یصلون
له ومن ورد من رسله علی هؤلاء
الملوک الذین حوله صلوا علیه

ہاتھی ہوتے ہیں، ہندوستان کے سب سے
زیادہ دراز قامت ہاتھی جہاں تک مجھے
علم ہے یہیں ہوتے ہیں، یہ سارے راجہ
زنا کو جائز سمجھتے ہیں لیکن اگر کوئی شخص
کسی عورت سے شادی کرلے اور اس
کے بعد اس عورت کو کوئی عارضہ لاحق
ہوجائے اور دونوں میں سے کسی سے زنا
کی لغزش ہوجائے تو عورت اور مرد
دونوں قتل کردیے جاتے تھے،
اس کے بعد ہندوستان کا ایک
راجہ ہے، جسے بلہرا (وبھ راے) کہتے
ہیں، بلہرا کے معنی شہنشاہ (مہاراجہ)
ہیں، یہ اپنی راجدھانی کوکن میں رہتا
ہے، کوکن ایک ہندوستانی نام ہے
اس کے ملک میں ساگوان لکڑی کی
بڑی پیداوار ہے جو یہاں سے دوسرے
مقامات پر بھیجی جاتی ہے، اس راجہ
کی سلطنت بڑی وسیع اور اس کی فوجیں
بہت زیادہ ہیں، اس کے اردگرد کے

Marfat.com

اعظاماً لصاحبه ويلي هذا الملك ملوك احد هو، يقال لملكه النطاف وهو قليل المملكة كثير المال حاضر البلاد واهل مملكته سمر وفيهم بياض وجمال مستفيض وفي رقيق بلاده جمال ليس يشركه في ذلك احد من الملوك ممن يليه،

(ص ۱۳۴ و ۱۳۵)

راجہ اس کی ڈنڈوت کرتے ہیں اور جب دوسرے راجاؤں کے پاس اس کے ایلچی اور سفیر جاتے ہیں تو وہ اس کی عظمت کے باعث سفیر کی بھی ڈنڈوت کرتے ہیں[1]، اس راجہ کے آس پاس متعدد راجہ ہیں جن میں ایک دکن کا راجہ ہے، جس کی سلطنت اگرچہ چھوٹی ہے، مگر اس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے، اس کا ملک بہت آباد ہے، اس کے باشندوں کا عام رنگ گندمی ہے اور ان کی گورائی اور خوبصورتی بھی مشہور ہے، یہاں کی لطیف آب و ہوا کے شہروں میں ایسا دلفریب حسن و جمال ہے، کہ اس کی مثال دوسری قریبی سلطنتوں میں نہیں ملتی۔

وبعده ملك يقال له نجابة وهو شريف فيهم ويلقب الملك

اس کے بعد ایک اور معزز راجہ ہے جسے نجابتہ[2] کہتے ہیں، یہ راجہ برہمن ہے

---

[1] یعنی اس راجہ کی عظمت دوسرے راجاؤں کے دلوں میں اس قدر پیوست تھی کہ اس کے سفیروں اور ایلچیوں کا بھی وہ اس کی وجہ سے بہت زیادہ احترام کرتے تھے، [2] نجابتہ غالباً نجابت (چاپ) ہے اس

يتزوج فيهم وهم السلوقيون ولا يتزوجون الا فيهم لشرفهم وهذه الكلاب السلوقية يقال انها وقعت من بلادهم ولهم الصندل الاحمر في بلادهم وغياضهم وفي هؤلاء ملك يقال له الجزر العدل في مملكته مستفيض لوطوح الذهب في وسط الطريق ما خافوا عليه احد اياخذه من عدلهم وبلاده واسعة والعرب يرحلون اليه في تجاراتهم فيربحون ربحا كثيرا منهم ومعاملاتهم بالذهب القطع والدراهم التي يقال لها الطرى عليها تمثال صورة الملك وزنها مثقال فاذا بايعوهم قالوا للملك ابعث معنا من يخرجنا من بلادك و

شادی بیاہ کرتا ہے، ان لوگوں کی تعلق دراصل سلوقی خاندان سے ہے اور اپنی شرافت و نجابت کی وجہ سے سلوقیوں ہی میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سلوقی (تازی) کتے ان ہی کے ملک میں ہوتے ہیں، اس ملک اور اس کے جنگلات میں سرخ صندل پیدا ہوتا ہے، اس مملکت کے قریب ہی گجرات کا راجہ ہے، اس کی سلطنت میں اس قدر عدل و انصاف ہے کہ اگر سونا بھی بیچ راستے میں پھینک دیا جائے تو لوگوں کو اس کا اندیشہ نہیں رہتا کہ کوئی اسے اٹھالے گا۔ اس راجہ کی سلطنت بڑی وسیع ہے، اہل عرب جب اس کے یہاں تجارت کی غرض سے آتے ہیں، تو وہ ان کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کرتا ہے اور ان سے سامان وغیرہ بھی خریدتا ہے، یہاں کے لوگ لین دین اور خرید و فروخت

(بقیہ حاشیہ ۱۷۷) ابن خرداذبہ کے سلسلہ میں نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے، (ض)

Marfat.com

یحفظ متاعنا فیقول لیس فی بلادی نص اخر جوا فان حدث بامو الکم حدث فخذوہ منی وانا الضامن لکم وھو ملک لہ جسم کبیر ولیس حولہ ملک اشجع منہ فی الحرب کثیر الکیدۃ وھو یقاتل بلھوا وملک الطافن وفجابۃ،

(ص - ۱۳۵)

سونے کے ٹکڑوں اور طاطاری[1] نام کے درہموں سے کرتے ہیں، ان درہموں پر بانغا کی تصویر ہوتی ہے، یہاں کا وزن مثقال ہے۔ اہل عرب مال فروخت کرنے کے بعد بادشاہ سے درخواست کرتے ہیں کہ کسی آدمی کو ہمارے ساتھ کر دیجئے، تاکہ وہ ہمیں سرحد تک پہنچا دے اور ہمارے ساز و سامان کی حفاظت کرے، بادشاہ یہ جواب دیتا ہے کہ ہمارے ملک میں چور ڈاکو نہیں ہیں، اس لئے تم لوگ بے کھٹکے چلے جاؤ، اگر اس طرح کا کوئی حادثہ پیش آیا تو تم لوگ مجھ سے اس کا معاوضہ لے لینا، میں اس کا ضامن ہوں، یہ بادشاہ بڑے تن و توش کا ہے، اس کے قرب و جوار میں جنگ میں اس سے زیادہ بہادر کوئی راجہ نہیں، وہ تدبیر و سیاست میں بھی ماہر ہے، بلہرا، طافن اور فجابہ وغیرہ راجاؤں سے اس کی

---

[1] یعنی طاطاری درہم اس ملک کے سکے ہیں،

Marfat.com

والملتان البلد الذی یشق
به نهر مهران وهو نهر مثل دجلة
واکبر وبالملتان قوم یزعمون
انهم من ولد سامة بن لوی
یقال لهم بنو منبه وهم الملوک
علی الهند فیها وهم یدعون
لامیر المومنین وهی تلی المنصورة
من السند وبالملتان صنم له
دخل مال عظیم فملک بنی منبه
هؤلاء واموالهم من دخل هذا
الصنم ودخله فیما اخبرنی بعض
اثق بقوله ممن دخل البلاد و
اقام بها لا یحصی کثرة ورتما
غزا ملوک الهند بنی منبه فیخرجون
الی الملتان فی جیش عظیم فیقاتلو
فتغلبهم بنو منبه لیسار هم و
فوتهم وکثرة موالیهم (ص ۱۳۶)

ملتان وہ شہر ہے جہاں سے دریا
سندھ الگ ہوتا ہے[1] یہ دریا دریائے نیل
کے مانند اس سے بڑا ہے، ملتان میں
ایک قوم ہے جس کا خیال ہے کہ وہ سامہ
بن لوئی کی ایک شاخ بنو منبہ کے خاندان
سے تعلق رکھتی ہے، یہی قوم سندھ و ملتان
کے اس حصہ میں حکمراں ہے، اور خلیفہ
(بغداد) کے نام کا خطبہ پڑھتی ہے یہ
سندھ کے شہر منصورہ سے قریب رہتی
ہے۔ اور ملتان میں ایک بت ہے جس
کی آمدنی بہت زیادہ ہے، اور بنو منبہ
ہی اس آمدنی اور دوسرے تمام سامانوں
کے مالک ہیں ایک معتبر شخص نے جس
نے ان ملکوں کی سیاحت کی ہے اور
ان میں مقیم بھی رہا ہے۔ مجھے بتایا کہ
اُس کی آمدنی بے شمار ہے بعض دفعہ
جب ہندوستان کے دوسرے راجہ

[1] دریائے سندھ کی کئی شاخیں ہیں، ملتان میں آکر اسکی کئی شاخیں ہو جاتی ہیں، [2] یعنی اس کی یاترا کرنے
والے نذر و نیاز کا کافی سامان اس پر چڑھاتے ہیں،

Marfat.com

بنی منبہ سے جنگ کرنے کے لئے لشکر جرار
کے ساتھ ملتان پر حملہ کرتے ہیں، تو بنی
منبہ بھی اس کا مقابلہ کرتے ہیں، اور
اپنی فوجی قوت اور دولت کی فراوانی
کی وجہ سے، انھیں زیر کر لیتے ہیں،

وھذا الصنم اخبرعنہ من
اتاھم ونظر الیھم واھل ملولہ ادج
من عشرین ذراعا علی صورۃ
رجل ولہ بیت علیہ سقف عظیم
لایدری من بناہ ویقال انہ
بنی منذ الفی سنۃ والھند یقولون
ان ھذا الصنم نزل من السماء و
امرنا بعبادتہ ولہ سدانۃ یقولون
علیہ ولہ نفقات من دخل الصنم
سوی ما یجری علی سدانتہ یطعمون
ویسقون ویکسون والھند کلھا
تری الجوالیہ واذا مات الرجل
موسر اوصی لہ بشطر مالہ او
بعالہ اجمع یتقرب الی ذالک الصنم

جن لوگوں نے اسے اپنی آنکھوں سے
دیکھا ہے ان کا بیان ہے کہ ملتان کے
بُت کی لمبائی ۲۰ گز سے زائد ہے، وہ
آدمی کی شکل و صورت کا ہے[1]، اور
ایسے کمرے کے اندر ہے جس کے اوپر
ایک بڑی چھت ہے مگر یہ معلوم نہیں
کہ اس کا بنانے والا کون ہے، کہا جاتا
ہے کہ وہ دو ہزار سال پہلے کی تعمیر ہے،
ہندوؤں کا خیال ہے کہ یہ بت آسمان
سے اترا ہے اور انھیں اس کی بندگی کا
حکم دیا گیا ہے، اس بُت کے کچھ پجاری
بھی ہیں جو اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں
اور اس کے مصارف بت کے چڑھاوے
سے چلتے ہیں، یہ مصارف (نذر و نیاز)

[1] یعنی اس کا مجسمہ آدمی کی شکل کا ہے۔

Marfat.com

ویجیئون الیہ من مسیرۃ سنۃ
واکثر ویحلقون رؤسھم عندہ
ویطوفون سبعًا علی الیسار تقربًا
الیہ وتضرعًا ویتمرغون بین
یدیہ ویخشعون ولہ اربعۃ اوجہ
حیث ما دار استقبلہ وجھہ
ویقولون ھذا اللہ یعبد لہ
اقبال ولا ادبار حیث ما ایتہ
استقبلک بوجھہ واذا طافوا
حولہ سجد والہ عند کل وجہ
یستقبلہ فمنھم من یقلع عینہ
فیضعھا فی کمہ فیقول ایھا اللہ
قد تقربت الیک بھا فاطل
عمری وارزقنی وافعل بی کذا
وکذا،

(ص ۱۳۶)

کے علاوہ ہیں جو پجاریوں کو ملتے ہیں اور
جس سے وہ اپنے کھانے پینے اور پہننے کے
مصارف چلاتے ہیں، سارے ہندو اس
بت کی یاترا کرتے ہیں، اور جب کوئی آدمی
مرنے لگتا ہے تو وہ بت سے تقرب
کے حصول کے لئے اپنا آدھا یا کل مال
اس کے نام وصیت کر جاتا ہے، لوگ ایک
سال اور اس سے بھی زیادہ کی مسافت
طے کرکے اس کی زیارت کے لئے آتے ہیں
اور یہاں اپنا سر منڈواتے ہیں، اور بائیں
جانب سے سات بار طواف کرتے ہیں،
یہ سب بت کے تقرب اور خوشنودی کے
خیال سے کرتے ہیں اس کے سامنے روتے
گڑگڑاتے اور زمین پر لوٹتے ہیں، اور
انتہائی خضوع وخشوع کا اظہار کرتے ہیں،
بت کے چار چہرے ہیں، اس لئے جس طرف
بھی آدمی رخ کرے، وہ اس کے سامنے
ہی رہے گا، وہ لوگ کہتے ہیں کہ بت قابل
پرستش معبود ہے، غرض بت کے چہرہ

Marfat.com

سامنا ہی ہے، پشت نہیں ہے، جدھر
دیکھو اس کا چہرہ تمہارے سامنے ہوگا،
اور لوگ طواف کرتے ہوئے جب ہر ہر
رُخ کی طرف مڑتے ہیں، تو سجدہ کرتے
جاتے ہیں، بعض لوگ تو اپنی آنکھیں نکال کر
اس کی آستین میں رکھ دیتے ہیں، اور کہتے
ہیں، اے بھگوان میں نے تیری رضا
جوئی کے لئے اپنی آنکھیں تیرے حضور
میں پیش کی ہیں، پس میری عمر دراز کر،
مجھے روزی دے، اور میرے یہ یہ کام
اور یہ یہ ضرورتیں پوری کر دے۔

وفیما اخبرنی من رای منهم من یحمل قطعتی صندل احمر علی عاتقه کل واحدة حمل رجل من مسیرة سنة فیضع علی قدر فرسخ من مخرجه واحلة وتقدم باخری فیضعها ویرجع الی الاخری فیحملها فیتقدم بها فلا یزال یقدم واحدة ویوخر

بعض ایسے لوگوں نے مجھے بتایا جنہوں نے بچشم خود ایسے لوگوں کو دیکھا ہے، جو ایک ایک سال کی مسافت طے کر کے آتے ہیں، اور ان کے کندھوں پر صندل سُرخ کے دو اتنے بڑے بڑے بوٹے ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک بوٹا ایک آدمی کے بوجھ کے برابر ہوتا ہے، اس کو

Marfat.com

اخری مسیرۃ سنۃ حتی یصیر
بھما الی ھذا الصنم الذی بالمدن
(ص ۱۳۶)

اس طرح لاتے ہیں، کہ پہلے تین میل تک
ایک ٹکڑا لاتے ہیں، اور یہاں اسے رکھکر
واپس جاتے ہیں، اور دوسرا ٹکڑا تین
میل اور آگے لے کر چلے جاتے ہیں، پھر
اسے وہاں رکھ کر پہلے ٹکڑے کو لیجاتے
ہیں، اور اسی طرح ٹکڑوں کو آگے پیچھے
کرتے ہوئے[1] بت کے پاس مدینہ پہنچ جاتے ہیں

ومنھم من یستاذن الصنم
ویقول ایذن لی فی الموت فیعمد
الی خشبۃ طویلۃ فیجد درھا
وینصبھا فی الارض ثم یصعد
الی قوقھا فیدخل راس الخشبۃ
الحادۃ فی بطنہ حتی یخرج من

بعض لوگ بت سے اپنی جان لینے
چڑھانے کی اجازت طلب کرتے ہیں
اور ایک لمبی لکڑی لے کر اس کا سرا
انتہائی تیز اور نوکیلا بنا دیتے ہیں
پھر اسے زمین میں گاڑ کر اس کے اوپر چڑھ
جاتے ہیں، اور لکڑی کا تیز اور نوکیلا سرا

---

[1] اس کی ترکیب یہ ہوتی تھی کہ لوگ اپنے گھروں سے ایک بوٹا لیکر تین میل تک جاتے تھے، وہاں اسے رکھ کر دوسرا بوٹا لانے کے لئے واپس چلے آتے، اور اسے چھ میل آگے لیکر نکل جاتے، اس طرح دوسرا بوٹا پہلے سے تین میل آگے ہو جاتا، دوسرے بوٹے کو چھ میل کے فاصلے پر رکھنے کے بعد پھر پہلا بوٹا لانے کے لئے آتے، اور اسے چھ میل تک لیجاتے، اس طرح وہ اب دوسرے سے تین میل آگے ہو جاتا تھا، اس طرح آگے پیچھے کرتے ہوئے وہ قنات پہونچ جاتے تھے، اس واقعہ سے ایک خاص بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ اس زمانے میں راستے کس قدر امن اور محفوظ ہوتے تھے، چوروں اور ڈاکوؤں کا مطلق خوف نہ تھا۔ (ض)

Marfat.com

ظهر یہ فیموت ویزعم انه قد
تقرب الی الصنم ومنهم من
یاتی بالمال العظیم فیطرحه
بین یدی الصنم ویقول یاالٰهنا
وسیدنا اقبل هذا منا
من مالی،

(ص ۱۳۶)

اپنے پیٹ میں اس طرح چھوڑ دیتے ہیں
کہ وہ پشت کے راستہ سے باہر نکل آتا
ہے، اس طرح اپنی جان دے دیتے ہیں
اور سمجھتے ہیں کہ اس سے بت کی رضا
جوئی اور قرب حاصل ہوگئی، کچھ ایسے
لوگ بھی ہیں جو بہت سا مال و دولت
لاکر بت کے سامنے ڈال دیتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ خداوندا! میری یہ حقیر
نذر قبول فرما!

ولهذا الصنم وغیره من
الاصنام سدنة لا یاتون النساء
ولا یاکلون اللحم ولا یذبحون
الذبائح ولا یلبسون الثیاب
الدنسة ویتطیبون اذا صاروا
الی الاصنام ولیس یدخل علیها
غیرهم ممن یطیبها بیده و
ینالها بکفه فاذا دخل علیها

اس بت اور دوسرے بتوں
کے پجاری نہ عورتوں کے پاس جاتے
ہیں نہ گوشت کھاتے ہیں، نہ کوئی جانور
ذبح کرتے ہیں، نہ گندے اور میلے کپڑے
پہنتے ہیں، اور بتوں کے حضور جاتے
وقت خوشبو لگا لیتے ہیں، ان کے علاوہ
دوسرا شخص بتوں کو خوشبو نہیں لگا سکتا
اور نہ انھیں چھو سکتا ہے[1]، اور جب لوگ

---

[1] یہ ہندوؤں کے اس تصور کا نتیجہ ہے کہ دیوتا مقدس قسم کے لوگوں سے خوش رہتے ہیں اسی لئے انھیں عام لوگ وسیلہ اور ذریعہ بناتے ہیں،

Marfat.com

برک علی رکبتیه وجمع کفیه و
بسطهما وسأله ان ینظر الیه
ویرحمه ویبکی ویتضرع الیه
ویدعو،

(ص ۱۳۷)

وله مطبخ یطبخ فیه الارز
الابیض الجید ویعمل له اطعمة
من السّمک والحشیش وتجودو
تطیب ثم یعمد الی دق موز
عند هو عریض مقدار ثلاثة
فیه الرّجل والرجلان فیبسط
بین یدی الصنم ثم یصب الارز
علیه بقدر نصف قامة رجل
ویعمد افضل هؤلاء القوم
فی نفسه فیاخذ ورقة موز
فیکروح فوق الارز وحوالیه
فی وجه الصنم فیقول انه

جوں کے حضور میں جاتے ہیں زگلشن
کے بل بیٹھکر اور ہاتھ جوڑکر عرض کرتے
ہیں، کہ ہماری طرف نظرِ کرم ہو ہم پر
رحم کیجیو، اور روتے اور انتہائی عاجزی
سے دعا کرتے ہیں۔

اس بُت کا ایک باورچی خانہ ہے،
جس میں سفید بہترین قسم کے چاول اُس
بت کے لئے عمدہ مچھلیوں اور سبزیوں
کے کھانے پکائے جاتے ہیں، اور اُن
میں خوشبو ڈالی جاتی ہے، پھر ایک اتنا
لمبا چوڑا کیلے کا پتہ جس میں ایک دو
آدمی لیٹے جا سکیں[1] بت کے سامنے بچھا
جاتا ہے، اور اس پر نصف قد آدم بلند
سے چاول گرایا جاتا ہے، پھر جو سب سے بلند
مرتبہ اور مقدس پجاری ہوتا ہے، وہ
کیلے کے پتہ سے اس پر پنکھا جھلتا ہے،
چاول کے بخارات بُت کے چہرہ تک

[1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیلوں کے پتے نہایت چوڑے ہوتے تھے، اور یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں بنگال وغیرہ میں خصوصاً چوڑے پتے ہوتے رہے ہوں (ض)

Marfat.com

قد اكل وانه لا
يطعم بكفه وراحته وقبل ان
يطعم يدا رجل البيت الذى
فيه الصنم بالصنوج والزمر
والطبول وربما دار تحوله
مائة جارية لهن اقدار
فيقلن نحن نرقصه ونترضاه
ثم يطعم وبى الطعام لا
ينقص فيغلقون عليه الباب
ثم يفتحونه وينقل ذلك الطعام
من بين يديه يقولون قد
تصدق به فلا يبقى صنف
مما يبت ذلك الصنم الا انتفع
بذلك الا رزحتى الطير والكلاب
ولا يمنعون منه احدا ويقولون
هذه صدقته فى كل يوم مرة
وربما غسل بدن الصنم باللبن
وربما غسل بالسمن فيغسل
به بعد ذلك مرضاهدو

چلے جاتے ہیں، اس طرح وہ سمجھتے ہیں
کہ بت کھا لیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ
اور ہتیلی سے نہیں کھا سکتا، کھانے سے پہلے
بت کے کمرے کے گرد، چنگ، زنبور،
اور طبل بجتے ہیں، اور کبھی کبھی سو سو
کنیاں جو اسی کام کے لئے ہوتی ہیں
اس کے گرد چکر لگاتی ہیں، اور کہتی ہیں
کہ ہم ناچ اور گانا سے خوش کرتے ہیں
پھر گویا بت کھانا کھاتا ہے، مگر کھانے
میں کوئی کمی نہیں ہوتی، اور کھانے وقت
دروازہ بند اور پھر کھول دیا جاتا ہے
کھانا اسکے سامنے سے اٹھا لیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ بت نے
یہ سب خیرات کر دیا ہے پھر بت کے پاس سے گذرنے والے تمام
انسان اور جانور اس چاول کو کھاتے ہیں
حتی کہ چڑیوں اور کتوں کو بھی نہیں
روکا جاتا، اور کہتے ہیں کہ یہ اس بت کی
روزانہ خیرات ہے، بت کو کبھی دودھ
سے اور کبھی گھی سے غسل دیتے ہیں، پھر
اس کے غسالہ سے حصول شفا کے لئے

لہ یہ ایک قسم کا ستارہ ہے جس کے دو طرف کدو لگے ہوتے ہیں،

Marfat.com

ویستشفون به (ص ۱۳۷)

ومن ورائه ملوک حتی
ینتهی الابلاد الزابج فالملک
الکبیر یقال لہ المہراج و
تفسیر المہراج ملک الملوک
ولیس یعد فی ملوک الہند اعظم
منه لانه فی جزائر ولا یعلو
ملک اکثر خیرا منه ولا اقوی
واکثر دخلا،
ویقال ان دخل قمار الدیوک
یبلغ له فی کل یوم خمسین منا
ذهبا وذلک ان عاقر دیک
مع دیک غیره له اخذ الدیک
الغالب فیفتدیه صاحبه بمثقال
ذهب او اقل او اکثر وهذا فی
مملکته کثیر،

(ص ۱۳۷- ۱۳۸)

وتلیه جزیرة یقال لها شلاط
یقع فیها العنبر الکثیر الذی یلیس

مربیوں کو نہلاتے ہیں،
اس کے بعد متعدد راجے ہیں یہ سلسلہ
جاوہ تک چلا گیا ہے، سب سے بڑے راجہ
کو مہراج کہتے ہیں، جس کے معنی راجاؤں
کا راجہ (مہاراج) ہیں ہندوستان
کے بادشاہوں میں کوئی اس سے بڑا
بادشاہ نہیں ہے، یہ جزیروں میں متوطن
ہے، اور مال و دولت، قوت، طاقت
اور آمدنی میں اس سے بڑا کوئی راجہ نہیں
کہا جاتا ہے کہ مرغ بازی کے جوے
کی روزانہ آمدنی تقریباً ۵۰ من سونا
ہے، جب ایک مرغ دوسرے مرغ سے
لڑتا ہے، تو مرغ غالب کا مالک مغلوب
مرغ کو لے لیتا ہے، جس کو مغلوب مرغ
والا ایک مثقال یا اس سے کچھ کم و
بیش سونا دیکر پھر چھڑا لیتا ہے، یہ
طریقہ اس ملک میں بہت رائج ہے،

اس کے قریب ہی ایک جزیرہ
شلاہط ہے جس میں عنبر ہوتا ہے جسے

Marfat.com

فی البحر اجود منه وبها یکون
الکبابة من الافواه، (ص ۱۳۰)

ویلیه جزیرة یقال لها
هرلج وانما تسمی الجزیرة
باسم قائدها ولیس هذا
اسمها وهرلج هذا صاحب
جیش المهراج وله جزیرة
یقال لها طوران منها الکافور
وانما ظهر هذه الجزیرة کافور
ویخالف اهل بلاد مهراج
بالنار، وبلد بالهند یقال له
فنصور مستفیض فیه اذا
خاصم الرجل الرجل عند السلطان
ان یقول انا حاصل النار یقال
للمدعی علیه فی الدین او الزنا
بالمحصنة او السرقة وما یجب
فیه القتل فیاتون السلطان

عمدہ عنبر کہیں سمندر میں نہیں ہوتا ہیں
کبابہ[1] نام کا عطر بھی ہوتا ہے،
اس سے قریب کے جزیرہ کا نام
ہرلج (؟) ہے، یہ نام جو قائد کے نام پر
پڑا ہے، اس کا اصلی نام نہیں ہے،
ہرلج نامی شخص مہراج کی فوج کا سپہ سالار
ہے، اس کے ایک جزیرہ کا نام طوران[2] ہے
یہاں کافور ہوتا ہے، اور اس جزیرہ میں
کافور ۲۲ھ سے ظاہر ہوا ہے،
مہراج کے ملک اور ہندوستان کے
ایک شہر فنصور میں آگ کی قسم کھانے
کا رواج ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب
دو فریق راجہ کے دربار میں اپنا مقدمہ
پیش کرنا چاہتے ہیں، تو مدعی آکر کہتا
ہے کہ میں آگ حاصل کرنے والا ہوں اس
وقت مدعیٰ علیہ کو خواہ وہ قرض کا دعوی
ہو، یا زنا یا چوری یا کسی اور ایسے جرم کا

---

[1] بحر شلاہا بحر ہرکند کے بعد لنکا میں ہے، وہیں یہ سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں، کبابہ "ایک دوا
کا نام ہے۔ [2] یہ طوران ہوگا جو سندھ سے متصل ایک صوبہ تھا، اور جس کا پایہ تخت قزدار تھا،

Marfat.com

فيامر فيأخذ وزن رطل او
اكثر حديد فيحمى بالنار ثم
يعمد ون الى ورق يكون
عند هم يشبه ورق الغار في
الغلظ والمتانة فيوضع على
كفه منها سبع ورقات بعضها
فوق بعض ثم توضع تلك
الحديدة فوقها بكلبتين
فيمضى به سبع مرات ذاهبا
وجائيا قدر مائة خطوة
فان احرقت يده والورق
جميعا لزمه الذنب فان
كان عليه القتل قتل وان
كان عليه الغرم غرم وان
لم يكن له مال كان عبدا
للسلطان يبيعه وان لم
تحرقه النار قيل للمدعى
عليه انك مبطل قد اخذ

جس کی سزا قتل ہے طلب کیا جاتا ہے
جب وہ حاضر ہوتا ہے، تو ماہ کے حکم
سے ایک رطل یا اس سے زیادہ لوہا
گرمایا جاتا ہے، اور ایک خاص قسم
کی پتیاں[1] جو اُن کے یہاں پیدا ہوتی
ہیں اور انگور کی پتیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں
لائی جاتی ہیں، اور تلے اوپر سات پتیاں
ہتھیلی پر رکھ دیجاتی ہیں، پھر وہ گرم
لوہا اس پر رکھا جاتا ہے، اور مجرم سے
لے کر سات بار ادھر ادھر تقریباً ۱۰۰
گز تک چلتا ہے، اگر اس کا ہاتھ اور
تمام پتیاں جل جاتی ہیں، تو اس کے ذمہ
جرم ثابت ہو جاتا ہے، اگر وہ قابل قتل
ہے، تو قتل، ورنہ تاوان عائد کر دیا جاتا
ہے، اگر وہ مفلس ہوتا ہے تو بادشاہ
کا غلام بن جاتا ہے، اور وہ اسے
فروخت کر ڈالتا ہے لیکن اگر نہیں
جلتا تو مدعی سے کہا جاتا ہے کہ تمہارا

---

[1] یہ پان کی پتیاں ہیں، جیسا کہ سلیمان وغیرہ نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

خصمک النار فیلزمہ ما کان
یدعی علیہ وجملۃ احکام
الھند ان من ذبح بقرۃ
ذبح بھا،

(ص ۱۳۸ و ۱۳۹)

الزام غلط ہے، تمہارے فریق نے
آگ اٹھالی اور اب خود مدعی مجرم
ثابت ہو جاتا ہے، اور اس پر اس
کا دعوی الٹ جاتا ہے، ہندستان
کی ایک قانونی دفعہ یہ ہے کہ گائے
ذبح کرنے والا بھی قتل کر دیا جائیگا

Marfat.com

بزرگ بن شہریار

یہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے اوائل (دسویں صدی عیسوی) کا ایک ایرانی ناخدا (جہازراں) تھا، جو اپنے جہاز عراق کے بندرگاہ سے ہندوستان کے ساحلوں اور جزیروں سے لیکر چین اور جاپان تک جاتا اور آتا تھا، اُس نے عجائب الہند کے نام سے اپنے اور اپنے دوسرے ساتھیوں اور سیاحوں کے دریائی مشاہدات عربی میں لکھے تھے، اس میں جنوبی ہند اور گجرات کے متعلق واقعات اور جوگیوں اور سنیاسیوں کی ریاضتوں کا ذکر ہے اور بعض عجیب اور بعید از قیاس باتیں بھی ملتی ہیں جنھیں قلم انداز کر دیا گیا ہے، اسے ۱۸۸۶ء میں لیڈن میں فان ڈرلیٹ نے فرنچ ترجمہ کے ساتھ مصور اور نہایت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے، اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے،

افسوس کہ بزرگ بن شہریار کا سنہ پیدائش اور وفات اور مزید حالات نہیں معلوم ہو سکے،

Marfat.com

عجائب الهند

فمافی الهند ماحدثنابه

ابو محمد الحسن بن عمرو بن حمویه

بن حزام بن حمویه الجیرمی بالبصرة

قال کنت بالمنصورة فی سنة ثمان

وثمانین ومائتین وحدثنی بعض

مشائخها ممن یوثق به ان

ملک الرا وهو اکبر ملوک بلاد الهند

والناحیة التی هو بها بین قشمیر

الاعلی وقشمیر الاسفل وکان

یسمی ممروک بن رایق کتب

فی سنة سبعین ومائتین الی

صاحب المنصورة وهو عبد الله

ابو محمد حسن بن عمرو ..... نجیرمی نے بصرہ

میں ہندوستان کا ایک عجیب واقعہ ہم

سے بیان کیا کہ وہ ۲۸۸ھ میں جب

منصورہ میں مقیم تھے، تو وہاں کے ایک

ثقہ اور معتبر بزرگ نے ان سے بتایا کہ ایک

بڑے ہندوستانی راجہ نے جو رُتبا اور کشمیر بالا

اور کشمیر زیریں کے علاقوں پر قابض تھا

اس کا نام ممروک بن رائق تھا، ۲۷۰ھ

میں امیر منصورہ عبداللہ بن عمر بن

عبدالعزیز کو خط لکھ کر فرمایش کی کہ مہدی

زبان میں اس کے لئے اسلامی احکام و

قوانین کی تفسیر و تشریح کی جائے، عبداللہ

نے منصورہ کے ایک آدمی کو جو عراق کا

رتبا یعنی اور سلہ کشمیر سلہ پنجاب سلہ اس ہندو راجہ کا نام عربوں کے بیان کے مطابق ممروک بن رائک ہے، اگر یہ ۲۷۰ھ مطابق ۸۸۳ء کا واقعہ ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی اشاعت نویں صدی عیسوی کشمیر اور پنجاب میں شروع ہوگئی تھی۔ (ض)

بن عمر بن عبد العزیز یقال له
ان یفسر له شریعة الاسلام
بالهندیة فاحضر عبد الله
هذا رجلاً کان بالمنصورة
اصله من العراق حدا القریحة
حسن الفهم شاعرا قد نشاء
ببلاد الهند وعرف لغاتهم
علی اختلافها فعرفه ما سأله
ملک الرا فعمل قصیدة وذکر
فیها ما یحتاج الیه وانفذها
الیه فلما قرئت علی ملک الرأ
استحسنها وکتب الی عبد الله
لیسأله حمل صاحب القصیدة
فحمله الیه واقام عنده ثلث
سنین ثم انصرف عنه فسأله
عبد الله عن امر ملک الرا فشرح
له اخباره وانه ترکه وقد
اسلم قلبه ولسانه وانه

رہنے والا نہایت ذہین، ہوشیار اور
شاعر بھی تھا، اپنے یہاں بلایا، اس
شخص کی پرورش و پرداخت ہندوستان
میں ہوئی تھی، اس لئے وہ یہاں کی
مختلف زبانیں اچھی طرح جانتا تھا،
امیر نے اس سے راجہ الور کی فرمائش
بتائی تو اس نے ایک قصیدہ تیار کیا
اور اس میں وہ تمام باتیں جو راجہ
چاہتا تھا بیان کر دیں، اور اس کو
راجہ کے پاس بھیج دیا جب وہ راجہ
کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے اسے بہت پسند
کیا اور عبد اللہ کو خط لکھا کہ قصیدہ نگار کو اسکے
پاس بھیج دیا جائے عبد اللہ نے اسکے پاس بھیج دیا،
راجہ کے پاس تین سال رہا، جب وہاں
سے واپس آیا تو عبد اللہ نے راجہ کا
حال پوچھا، اس نے پورا حال تفصیل
سے بیان کر دیا کہ جب وہ راجہ سے
رخصت ہوا ہے تو وہ دل و زبان سے

ملہ الور پایۂ تخت تھا، اس لئے راجہ وہیں رہتا تھا،

لم يمكنه اظهار الاسلام خوف
من بطلان امره وذهاب ملكه
وكان فيما حكاه عنه
انه سئاله ان يفسر له القرآن
بالهندية ففسر له قال فانتهيت
من التفسير الى سورة يٰسين
قال ففسرت له قول الله عزّ وجلّ
"قال من يحيى العظام وهي رميم
قل يحييها الذي انشاءها اول
مرة وهو بكل خلق عليم" قال
فلمّا فسرت له هذا وهو
جالس على سرير من ذهب
مرصع بالجوهر والدر لا تقدر
له قيمته قال لي اعد علي فاعدت
فنزل عن سريره ومشى على
الارض وكانت قد رشت

سے اسلام قبول کر چکا تھا لیکن حکومت
چھن جانے کے خوف سے اس کا اعلان نہیں کر سکتا
منجملہ اور واقعات کے اس نے یہ
واقعہ بھی بیان کیا کہ راجہ نے مجھ سے
ہندی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر
لکھنے کی فرمائش کی تھی، چنانچہ میں نے
تفسیر لکھی، اور جب سورۂ یٰسین کی تفسیر
تک پہنچا، اور اس کے سامنے ارشادِ
الٰہی "قال من یحیی العظام وھی
رمیم قل یحییھا الذی انشاھا
اول مرۃ وھو بکل خلق علیم"
کی تفسیر بیان کر رہا تھا، اس وقت وہ
موتیوں اور جواہرات سے مرصع سونے
کے ایک ایسے بیش قیمت تخت پر بیٹھا ہوا
تھا جس کی قیمت کا اندازہ نہیں لگایا
جا سکتا، اُس نے کہا اس کی تفسیر پھیر سے

لہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ "خدا اور قیامت کا منکر انسان کہتا ہے کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب
وہ مٹی گل جائیں گی، اے پیغمبر تم کہدو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے بنایا ان کو پہلی بار، اور وہ
سب بنانا جانتا ہے"۔

Marfat.com

بالماء وهی ندیة فوضع خدہ
علی الارض وبکی حتی تلوث وجهه
بالطین ثم قال لی هذا هو الرب
المعبود والاول القدیم الذی
لیس یشبهه احد وبنا بیتا لنفسه
واظهر انه یخلو فیه لمهم و
کان یصلی فیه سرا من غیران
یطلع علی ذلک احد وانه و ہب
له فی ثلاثة دفعات ستمائة
منا من ذهب۔

بیان کرو جب میں نے دوبارہ بیان کی
تو وہ تخت سے اتر پڑا، اور زمین پر بیٹھ
گیا حالانکہ زمین چھڑکاؤ کی وجہ سے تر
تھی، مگر وہ اپنا رخسار زمین پر رکھ کر رونے
لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ گرد آلود
ہوگیا، پھر اس نے مجھ سے کہا کہ میں اصلی
پروردگار، معبود، اور ازلی وابدی ہے
اس کا کوئی ہمسر اور مشابہ نہیں، اس کے
بعد اُس نے ایک گھر تعمیر کرایا، اور ظاہر
یہ کیا کہ امور سلطنت پر غور کرنے کے لئے
تنہائی اختیار کی ہے، مگر دراصل وہ اس
میں پوشیدہ طریقہ سے نماز پڑھتا تھا جس
کی کسی کو خبر نہ ہوتی تھی، (اسی شاعر
کا بیان ہے کہ میرے زمانہ قیام میں)
تین مرتبہ میں راجہ نے مجھے ۶۰۰ من سونا
دیا تھا،

وحدثنی ان بقنوج من
بلدان الهند من تاخذ الغزلة
بین شفریها فتکسرها قطعا من

مجھ سے (ناخداؤں کے سردار اور
بحری معاملات کے واقف و آزمودہ کار
عبداللہ محمد بن بشاد سیرافی نے بیان

Marfat.com

شدة ما تضغطها۔

کیا کہ ہندوستان کے شہر قنوج میں بعض لوگ سپاری دونوں لبوں سے دبا کر توڑا دیتے ہیں،

وحدثنی الحسن بن عمرو انه رای بالمنصورة اهل قشمیر الاسفل وبینهم وبین المنصورة مسیرة سبعین یوما فی البر یخدرون فی مهران من قشمیر وهو بحری کما یجری دجلة والفرات فی وقت المد ودعلی اعدال القسط وقال لی انهم یعیرون القسط فی الاعدال فی کل عدل سبع مائة وثمان مائة منا ویجلد ونه ثم یجعلون فوق الجلد القار فلا ینفذ له ماء ولا غیره ویقرنون الاعدال ویشد ونها ویوطئون علیها ویجلسون فیها ویخدرون فی مهران فیصلون الی فرضة

حسن بن عمرو کا بیان ہے کہ انھوں نے منصورہ میں کشمیر (پنجاب) کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وہاں سے دریائے مہران میں (کشتیوں پر سوار ہو کر) قسط (ہندی) کی گانٹھیں لے کر منصورہ آتے ہیں، کشمیر اور منصورہ کے درمیان خشکی کا راستہ ۱۰ دن کا ہے، اور دریائے سندھ چڑھاؤ کے زمانہ میں دجلہ و فرات کی طرح تیز ہے، انھوں نے مجھ سے کہا کہ کشمیر کے لوگ گانٹھوں میں قسط ہندی رکھتے ہیں اور ہر گانٹھ میں سات یا آٹھ سو من[1] قسط آتی ہے، گانٹھ پر چمڑا اور چمڑے پر روغن قار (تارکول) لگا دیتے ہیں، جس سے اس میں پانی وغیرہ نہیں جا سکتا، اس کے بعد گانٹھوں کو ایک دوسرے سے اچھی طرح باندھ دیتے

[1] یہ غالباً کوئی چھوٹا من ہوگا،

Marfat.com

المنصورة فی اربعین یوما ولو یلحق القسط شیٔ من الماء البتة ...

وحدثنی من اقام بالهند ... زمانا ان فیهم کهنة .....

وحدثنی من رای ببلاد الهند خلقا کثیرا یزجرون، ....

....ان بعض ملوک الهند الکبار کان جالسا یاکل وبازائه بیغا فی قفص معلقه فقال لها تعالی فکلی معی فقالت لک انا فزع من السنور فقال لها انا بلا وجرک و هو بکلام الهندی، انی افعل بنفسی مثل ما یصیبک وتفسیر هذه اللفظة ومعناها هو ما اذکره وذلک ان الملک من ملوک الهند یجیئ الیه من الرجال

ہیں پھر اس پر بیٹھ کر دریائے سندھ میں تیرتے ہوئے چالیس دن میں منصورہ کی بندرگاہ پر پہنچ آتے ہیں، اور قسط کے اندر ذرا بھی پانی نہیں

مجھ سے ہندوستان میں ایک عرصہ دراز تک مقیم رہنے والے شخص نے بیان کیا کہ مجھ سے ایسے شخص نے بیان کیا جس نے ہندوستان میں اکثر لوگوں کو شگون لے ....ہندوستان کا کوئی بڑا راجہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے طوطے کا پنجرہ ٹانگا ہوا تھا راجہ نے طوطے سے کہا تم بھی آکر میرے ساتھ کھاؤ طوطے نے جواب دیا کہ مجھے بلی کا خطرہ ہے راجہ نے ہندوستانی زبان میں کہا انا بلا وجرک" یعنی جو مصیبت تم پر آئے گی، اسے میں بھی بھگتوں گا اس لفظ کی تشریح اور مفہوم یہ ہے کہ ایک ہندوستانی راجہ کے یہاں چند صاحب حیثیت اور معزز لوگ آکر "نحن بلا وجرک" کہتے تھے، تو راجہ انھیں اپنے ہاتھ سے چاول کھلاتا[1]

---

[1] اس کے بعد مصنف نے جو واقعہ لکھا ہے وہ قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا اس لئے اسے قلم انداز کر دیا گیا البتہ اس سے یہ تو معلوم ہی ہو گیا کہ اس زمانہ میں ہندوستان میں شگون لینے کا رواج بہت زیادہ تھا (من)

Marfat.com

قد رہ فیقولون لہ نحن بلا
وجوک فیطعمھم الارز سبیدہ
ویعطیھم النابول بیدہ
فیقطع کل واحد منھم الخص
من اصابعہ ویضعھا بین یدیہ
ثم یکونون معہ حیث سلک یاکلون
باکلہ ویشربون بشربہ ویتولون
اطعامہ ویتفقدون سایر احوالہ
فلا تدخل الیہ خطیۃ ولا جادۃ
ولا غلاما الا فتشوہ ولا یفرش
لہ فراش الا فتشوہ ولا یقدم
لہ طعام ولا شراب الا قالوا للذی
احضرہ کل منہ اولا وما اشبہ
ھذا من سایر الاشیاء التی
یخاف علی الملوک منھا فان مات
قتلوا انفسھم وان احرق نفسہ
احرقوا انفسھم وان مرض عذبوا
نفوسھم لمرضہ وان حارب او
حورب کانوا حولہ ومعہ لا یخون

پان دیتا تھا، اور یہ لوگ اپنی چھوٹی انگلی
کاٹ کر راجہ کے سامنے رکھ دیتے اور اس
کے بعد وہ لوگ اس کے ہر موقع کے ساتھی
بن جاتے، وہ جب کھاتا پیتا تو یہ لوگ بھی
اس کو کھلانے پلانے کے ذمہ دار ہوتے
اور جملہ معاملات کے نگراں بن جاتے،
اور اگر کوئی لونڈی، غلام بادشاہ کے
پاس آتا تو وہ اس کی تلاشی لیتے، بستر بچھاتا
جاتا تو اس کی جانچ کرتے، کوئی کھانے
پینے کی چیزیں لاتا، تو لانے والے سے
کہتے کہ پہلے تم خود کھاؤ، غرض اس طرح
کے تمام معاملات و حالات ہیں جن سے
بادشاہ کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے، پوری
نگرانی اور جانچ پڑتال کرتے تھے اگر
راجا مر جاتا تو وہ لوگ بھی جان دیدیتے
اگر جل جاتا تو وہ بھی اپنے کو تکلیفیں
ایذا پہنچاتے، اگر وہ خود جنگ کرتا
یا اس سے دوسرا لڑتا تو یہ لوگ اس
کے ساتھ مل کر لڑتے تھے، صرف اتنے

Marfat.com

ان یکون هٰؤلاء البلاوجریة
الا من علیة اهل الموضع ومن
یرجع الی نجدة وبسالة وشهامة
وله رواء ومنظر فهذا معنی
البلاوجریة فلمّا قال الملک
لها انا بلا وجرک اکل الارز معها
فلمّا رائته قد اکل الارز معها
وقال لها انا بلا وجرک نزلت من
القفص وجاءت فجلست علی الخوان
لتأکل فقصد السنور فقطع رأسها
فاخذ الملک بدن البیغا فجعله
فی صینیة وجعل علیه الکافور
وحوله الهیل والتابول والفوفل
والفوفل وضرب الطبل ودار
فی البلد وفی عسکره والصینیة
علی یده ثمّ کان یوجهه بالصینیة
کل یوم فیطوف بها فی البلد مدّة
سنتین فلما طال ذلک اجتمع علیه
البلاوجریة وغیرهم من اهل المملکة

طبقہ بندہ جو شجاع و بہادر اور خوبرو
وجیہ لوگ ہیں .....
بلاوجریہ ہو سکتے تھے، بلاوجریہ کی تشریح
اور اس کا مفہوم یہی ہیں تو جب بادشاہ
نے طوطے سے "انا بلا وجبرک" سنکر اس کی
طرف سے چاول کھایا اور طوطے نے دیکھا
کہ راجہ نے اس کی طرف سے چاول کھالیا
اور "انا بلا وجبرک" بھی کہہ دیا ہے تو
وہ پنجڑے سے نکلا اور ابھی دسترخوان
پر کھانے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ ایک بلی
نے جھپٹا مار کر اس کا سر الگ کر دیا
بادشاہ نے طوطے کا جسم ایک طشت میں
رکھ کر اس پر کافور رکھا، اور اس کے ارد
گرد الائچی، پان، چونا اور سپاری رکھی،
پھر طبل بجوایا، اور طشت اپنے ہاتھ میں لیکر
سارے شہر اور فوج کا گشت لگایا،
اسی طریقے سے برابر دو سال تک گشت
گشت لگاتا رہا، اس سلسلہ ورز کو دیکھ کر
بلاوجریہ اور سلطنت کے بعض دوسرے

Marfat.com

فقالوا له هذا قبيح وقد طال
الامر فيه فالى كم تدافع اما ان
تفى والا فعرفنا حتى نعزلك و
نقلب ملكنا غيرك لان فى البشر
انه اذا قال انا بلا وجرك ثم
وجب عليه حكم فدافع به او
نكل عنه فقد صار بهندا و
البهند عندهم هو الذى لا
يجوز عليه الحكم لقلته ومهانته
وسقوطه مثل المغنى والزامر
وما اشبهه ذلك والملك و
من دونه فى ذلك سواء اذا
نكل عن واجب فلما راى هذا
جمع العود والصندل والسليط
وحفر حفيرة وجعل ذلك
فيها واحرقه بالنار ثم رمى
بنفسه فيها فاحترق واحترق
بلا وجرية ثم بلا وجرية
البلا وجربة يعنى اتباع

اشخاص نے جمع ہو کر بادشاہ سے کہا یہ بہت
بُرا طریقہ اور اب یہ معاملہ بڑھ چکا ہے آخر
کب تک اس طرح اپنی جان بچاتے رہو گے
یا تو اپنا وعدہ پورا کرو یا صاف صاف
اپنا مقصد بتلاؤ کہ ہم تم کو معزول کر کے
کسی اور کو بادشاہ بنائیں کیونکہ یہ شرط
میں تھا کہ جس نے انا بلا وجرک کہا تو اگر
اس کے متعلق کوئی فیصلہ کیا گیا اور اس
کی تعمیل میں پس و پیش یا گریز سے کام
لیا جاتا تو وہ آدمی بھند شمار کیا جاتا ہے
اور بھند ایسا شخص کہلاتا تھا جس پر
گویوں اور راگنی بجانے والوں کی طرح
اُن کے ابتذال، پستی اور گراوٹ کی
وجہ سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوتا
تھا، راجہ اور اس سے کمتر درجہ کے لوگ
جو بھی کسی فریضہ اور امر واجبی کی ادائیگی
سے گریز اور انحراف کرتا ہے، اس مسئلہ
میں برابر ہیں، راجہ نے جب یہ صورت حال
دیکھی تو عود، صندل، اور تیل وغیرہ منگا

فارموا نفوسهم معه فاحترق ..... وکان اصل ذلک قوله للبغا انا بلا وجبرک۔

اور ایک گڈھا کھدوا کر اس میں ان سب کو ڈال کر آگ لگا دی ..... پھر خود بھی اس میں کود کر جل گیا، اسی طرح بلا وجہ یہ (راجہ کے متبعین) اور بلا وجہ یہ کے بلا وجہ یہ (یعنی متبعین کے متبعین) نے بھی اس کے ساتھ اپنے کو آگ میں جھونک دیا، اس طرح اس دن تقریباً ۲ ہزار اشخاص اس کے ساتھ آگ میں جل کر مر گئے، اور اس کی اصلی وجہ بس وہی بات "انا بلا وجبرک" تھی جو اس نے طوطے سے کہی تھی[1]

وحدثنی ان الملوک بسرندیب ومن یجری مجراهم یحملون فی الهندول وهو مثل محفة علی اعناق الرجال ومعه کرندة

مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ لنکا، اور دوسرے مقامات کے راجوں مہاراجوں اور اس درجہ کے لوگوں کا قاعدہ ہے کہ وہ ہنڈول (ڈولی) میں آدمیوں

---

[1] مصنف نے اس حکایت کی جو بنیاد قرار دی ہے، وہ صحیح نہیں معلوم ہوتی، تاہم اس کے اندر بعض باتیں صحیح بھی ہیں، اور ان سے ہندوستان کی ایک قدیم رسم ورواج کا پتہ چلتا ہے، اس لئے پوری حکایت نقل کر دی گئی ہے (ضیاء الدین)

Marfat.com

من ذهب فيه ورق التانبول
وحوايجه يحملها غلام آخر و
الغلمان والاصحاب معه و
يطوف فى البلد او يمضى فى
حاجته وهو يمضغ التانبول و
يبصق فى المبصقة .....

وحدثنى ان الواحد من
الهند يتغوط و ينزل الى التلاج
وهو بركة الماء المنصب من
الجبال والعصاري فى اوان المطار
والسيول حتى يغتسل فيه ويستنجى
فاذا تنظف تمضمض بالماء و
خرج من التلاج فجر الماء من

کندھوں پر[1] سوار ہوتے ہیں، اور ہنڈولی[2]
نحفہ جیسی ایک چیز ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ
سونے کا ایک پاندان ہوتا ہے جس میں
پان اور اس کے لوازمات ہوتے ہیں۔
پاندان ایک لڑکا لے کر چلتا ہے، دوسرے
آدمی اور لڑکے اس کے ساتھ ساتھ چلتے
ہیں، اس طریقہ سے راجہ پورے شہر کا چکر
لگاتا، اور اپنی ضرورتوں کے لئے نکلتا
اور پان چبایا جاتا ہے اور پیک اگالدان
میں ڈالتا جاتا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ ہندوستانیوں
کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی قضائے حاجت
سے فارغ ہوکر میدانوں اور پہاڑوں
کے نالوں میں جہاں سیلاب اور بارش
کے زمانہ میں پانی جمع ہوجاتا ہے، آبدست
لیتا ہے، تو اس کے بعد کلی بھی کرتا ہے
لیکن کلی کا پانی تالاب سے باہر خشکی میں

---

[1] یہ رسم اب بھی پائی جاتی ہے گو بہت کم،

[2] ڈولی ہی کی قسم کی عورتوں کی مخصوص سواری ہوتی ہے،

فیه الی الارض لان عندہ انہ
اذا بجّ الماء من فیه الی التلاع
اشد ہ،

وحدثنی بعض من دخل
الهند انه رای بکنبایت الواحد بعد
الآخر یمشی الی الخور لیغرق نفسه
فیعطی الاجرۃ لمن یغرقه
یتخوف ان یدہ که الخوف او
الجزع او یبدو له فی تغریق
نفسه فیعطی الاجرۃ لمن
یضع یدہ فی قفاہ و یغطه
فی الماء حتی یتلف وان صاح
او استعفی او سئله ان
یطلقه لم یفعل،

گراتا ہے، کیونکہ اس کے عقیدہ میں ہے کہ
اگر منھ کا پانی تالاب میں گر گیا تو اسے
تالاب کا پانی خراب ہو جائے گا،[1]

ہندوستان جانے والے ایک
سیاح نے بیان کیا کہ اس نے کھبایت
میں لوگوں کو دیکھا کہ وہ یکے بعد دیگرے
خلیجوں میں داخل ہو کر ڈوب جاتے
ہیں، اور جو لوگ انھیں ڈبانے میں
یتے ہیں، ان کو اجرت دیتے ہیں،[2]
کیونکہ انھیں اپنے کو خود ڈبانے میں
خوف، گھبراہٹ، اور جھجک پیدا ہو جانے
کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے وہ ایسے
آدمی کو اجرت دیتے ہیں جو کندھے پر
ہاتھ رکھتا، اور اسے پانی میں ڈبا کر
ہلاک کر دیتا ہے، (چنانچہ یہ غرق

---

[1] ہندو قوم اس معاملہ میں واقعی بڑی محتاط ہے لیکن اب غالباً خال خال لوگ ہی ایسا کرتے ہوں گے (ض)

[2] یعنی خود ہی شوق و ذوق سے اپنے کو ڈبا دیتے تھے، لیکن بعض کمزور قسم کی طبیعت رکھنے والے یہ حوصلہ و امنگ تو ضرور رکھتے تھے، مگر عین موقع پر ان سے بزدلی اور گھبراہٹ ظاہر ہونے لگتی، اس لئے وہ ایسے لوگوں کو بقیت تلاش کرتے تھے، جو انھیں ڈبا دیا کریں، (ض)

کرنے والے اسے پانی میں اس طرح ڈبا
دیتے ہیں کہ وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور وہ
اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ ڈوبنے والا
چیخ رہا ہے، یا معذوری اور چھوڑ دینے
کی خواہش کر رہا ہے،

(ص ۱۲۳)

وحدثني ان جميع اهل قنصرة
والامرى وكلة وقاقلة وضفين
وغيرهم ياكلون الناس الا انهم
لا ياكلون الا اعداءهم من
طريق الغيظ عليهم وليس ياكلونهم
من طريق الجوع وتيقن دوامن
لحم الانسان ويضعونه من
انواع الصنعة والالوان و
ينتقلوا به الى الخمر)

راوی نے بیان کیا کہ قنصرہ، لامری
کلہ، قاقلہ اور ضفین کے تمام باشندے
آدمیوں کو کھا جاتے ہیں، مگر صرف اپنے
دشمنوں ہی کو غصہ کی حالت میں کھاتے
ہیں، وہ شکم سیری کے لئے یا بھوک سے
مجبور ہو کر نہیں کھاتے، یہ لوگ آدمیوں
کے گوشت کا قیمہ کر کے خوب اچھی طرح
پکا کر شراب کے ساتھ کھاتے ہیں،

(ص ۱۲۶ و ۱۲۷)

وحدثني بعض من دخل
الهند انه سمع ان الادماس[۵۲]

ہندوستان کی سیر و سیاحت کرنے والے
ایک شخص نے بیان کیا کہ اس نے سنا ہے کہ

---

[۵۱] قنصرہ اور کلہ پر نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے ضفین شاید ضف ہوا اور لامری اور قاقلہ بھی اسی اطراف دنواح کے ملتے ہوں گے [۵۲] وفی بعض النسخ الامراس بالراء وهو الصواب، (ض)

Marfat.com

الجيد النادر المرتفع يجلب من	عمدہ، بیش قیمت اور نایاب ہیرا کشمیری
نواحی قشمیر، (ص ۱۲۸)	علاقوں سے آتا ہے،
حدثنی یونس بن محمد ان	مجھ سے یونس بن محمد ان سیرافی
السیرافی التاجر وقد کان دخل	سوداگر نے بیان کیا جو جزیرۂ جاوا گئے
الزابج قال رأیت فی البلد الذی	تھے، کہ وہاں مہراج[1] کے شہر جاوا کے بارہ
فیہ مہراج الملک بالزابج من	میں دو کانیں بے شمار تھیں، اور صرف مرفہ
الاسواق العظیمۃ مالا یحصی	کی دو کانیں... تھیں، اس کے علاوہ
وعدت فی سوق الصیارف	وہاں کی عمارت، شہر، اور گاؤں غیر
بھذا البلد ثمان مائۃ صیرفی	حد و بیان سے باہر ہیں،
سوی الزابج وعمارتھا وکثرۃ	
البلدان والقری فیھا مالا یقع	
علیہ وصف (ص ۱۳۰)	
وحدثنی من اثق لقولہ	مجھ سے ایک قابل اعتماد آدمی نے
انہ شاھد ببعض بلاد الھند	بتایا کہ اس نے ہندوستان کے کسی شہر میں
رجلین ..... وحفی کل واحد	دو آدمی دیکھے .... انھوں نے ایک
منھما بئرا[2] وملأھا بعد ان قام	کنواں کھودا اور اس میں پیروں کے
فیھا علی رجلہ سرجینا وجعل	بل کھڑے ہونے کے بعد اپنے بھروسے

---

[1] مہراج یعنی دیبھ راے، بزرگ بن شہریار کے زمانہ میں اکمال ورش کرشن دوم (نشستہ ۱۲۰۹ء) تھا۔

[2] کذا فی الاصل والصواب ان یکون بئرا (ض)

Marfat.com

فيه نار ووسطا بينهما مزدا و
جعلا يلعبان بها ويمضغان التابول
ويغنيان والنار تعمل فيهما من
اسفل الى ان بلغت النار الى
قلوبهما فطفيا ولم يظهر منهما
تالم ولا تغير.....

(ص ۱۳۷ - ۱۴۸)

وحدثني عبد الواحد بن
عبد الرحمن القسوي وهو ابن
اخي ابي حاتم القسوي وقد سافر
سنين كثيرة في البحار ان الهند
كانت تشد شعورها مثل القلانس
على الرؤس وكانت سيوفهما
مستقيمة قائمة فوقع بين طائفة
منهم وبين طائفة اخرى حرب
فاستظهرت احداهما على الاخرى

پھر اس میں آگ لگائی اور اپنے سامنے چوسر
رکھ کر کھیلنے، پان چبانے اور گانے بجانے لگے،
آگ بھی نیچے سے اپنا کام کر رہی تھی یہاں تک
کہ بھڑک کر اُن کے سینوں تک پہنچ گئی،
اور وہ دونوں جل بھن گئے، مگر ان سے
کسی قسم کا درد و کرب اور اضطراب نہیں
ظاہر ہوا.....

عبد الواحد بن عبد الرحمن قسوی نے
جو ابو حاتم قسوی کے بھتیجے اور برسہا برس
تک سمندروں کی سیر و سیاحت کر چکے
تھے، مجھے بتایا کہ اہل ہند[1] ٹوپیوں، اور
پگڑیوں کی طرح اپنے سروں پر بالوں
کی چوٹیاں باندھ لیتے ہیں، اور اُن کی
تلواریں نہایت سیدھی اور بالکل کھڑی
ہوتی ہیں، ایک مرتبہ دو جماعتوں میں آپس
میں جنگ ہو گئی، اور ایک نے دوسری
کو مغلوب کر لیا، اور مفتوح جماعت سے

فتحكموا عليهم وقالوا ما نرجع

---

[1] اس زمانہ میں بھی سادھو اور اس قسم کے دوسرے تپسیا اور ریاضت کرنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں

عنکم الان تجعلوا شعورکم
ساجدۃ لشعورنا وسیوفکم
ساجدۃ لسیوفنا فصارتا لفرقۃ
المستظھرۃ علیھا تشد شعورھا
منکوسۃ وسیوفھم مقوسۃ
وھوالقراطل فالرسم باق
الی الیوم علی ھذا فی تلک الطوائف

(ص ۱۴۸-۱۴۹)

وببلاد الھند لصوص عجب
منھم جماعۃ من بلد الی بلد
فیعبثون علی التجار الموسرین
امّا غریب واما ھندی فیقبضون
علیہ فی بیتہ او فی السوق او
فی الطریق ویجرد ونہ فی وجھہ
السکاکین ویقولون لہٗ اعطنا
کذا وکذا والا قتلناک فان
تقدم الیھم احد ممنعھم من
الرجل او سلطان قتلوہ ولو

کہا کہ ہم اسی شرط پہ تمہارے یہاں سے
واپس جائیں گے کہ تمہارے بال اور
مونچھیں ہمارے بال اور مونچھوں کے
سامنے سرنگوں ہو جائیں، چنانچہ مغلوب
گروہ نے اپنے بال الٹے باندھے اور
مونچھیں کچ کر لیں، اور اس جماعت
میں اب تک یہ رسم چلی جارہی ہے

ہندوستان میں ایسے چور ہوتے ہیں
جو ایک شہر سے دوسرے شہر جاکر مالدار
تاجروں کو خواہ وہ پردیسی ہوں یا ہندوستانی
تاک میں رہتے ہیں، اور انھیں اُن کے
گھروں، بازاروں یا راستوں میں پکڑ
لیتے اور ان کو چھرا دکھا کر ڈراتے
دھمکاتے ہیں کہ اتنی رقم دیدو ورنہ تم کو
قتل کر ڈالیں گے، اس حالت میں جو
آدمی بھی خواہ سرکاری ہی کیوں نہ ہو
اگر مزاحمت اور روک ٹوک کیجئے

یبالوا عندہ ان یقتلوا او یقتلوا
ھم انفسھم بعدہ کل ذلک عندھم
سواء اذا طالبوا الانسان لم
یسع احدا ان یکلمھم ولا
یتعرض لھم خوفا من نفسہ و
یمضی معھم فیجلس حیث شاؤا
من سوقہ او دارہ او دکانہ
او فی بستانہ فیجمع لھم المال
الذی قد قاطعوہ علیہ والمتاع
وھو مع ذلک یاکلون ویشربون
وسکاکینھم مجردۃ فاذا جمع ما
وافقوہ علیہ اخضر من یحملہ
معھم ومضوا وھم یحیطون بہ
حتی یبلغون اماکنھم التی
یامنون فیھا علی انفسھم فیطلقونہ
من ھناک ویاخذون المتاع
والمال،

بڑھتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں، اور ان
کو اس کی مطلق پرواہ نہیں ہوتی کہ قتل
کرنے کے بعد وہ خود بھی قتل کر دیے جائینگے،
کیونکہ مارنا اور مرجانا اُن کے نزدیک بڑا
ہے، اس لئے وہ جب کسی آدمی سے اس قسم
کا مطالبہ کر دیتے ہیں، تو پھر اپنی جان کے
خوف سے اس کے لئے کچھ کہنے سننے یا انکار
کرنیکا موقع نہیں رہتا، بلکہ جہاں بھی وہ چاہتے
اس کے گھر، دکان بازار یا باغ وغیرہ
میں جاکر وہ شخص بیٹھ جاتا ہے۔ اور ان
کے لئے مال و متاع مہیا کرنے میں مصروف
ہو جاتا ہے اور اس درمیان میں ڈاکو کھاتے
پیتے، اور چہریاں نکالے رہتے ہیں، جب
ان کی مطلوبہ رقم جمع ہو جاتی ہے تو
ایک آدمی اسے لیکر اُن کے ساتھ پہنچانے
جاتا ہے، جب یہ لوگ راستہ میں چاروں
طرف سے گھیرے رہتے ہیں، پھر جب
وہ اپنے مامون و محفوظ مقام پر پہنچ
جاتے تو اسے چھوڑ دیتے اور مال و متاع

(ص ۱۵۱-و ۱۵۲)

Marfat.com

وحدثنی محمد بن مسلم
السیرافی وکان مقیما بتانه
نیفا وعشرین سنة وقد سافر
الی اکثر بلاد الهند وعرف
احوال اهلها ومعاملتهم معرفة
جیدة تولی انثنی عشر نفسا
جاؤا الی صیمور وتانه فقبضوا
علی رجل من التجار هندی
له اب یملک مالا عظیما والاب
شدید المحبة به لا ولد له
سواه فقبضوا علیه فی وسط
منزله وطالبوه بعشرة آلاف
دینار او یخوذ ذلک وکان هذا
بعض ما یملکه ابوه فوجه الی
ابیه یعرفه ما نزل به ویسئله
ان یشتریه ویخلصه منهم
فجاء الیهم فکلمهم ورفق
بهم لیاخذ وا منه الف دینار
ویخوذ ذلک قالوا لا

محمد بن مسلم سیرافی کا جو تھانہ میں ۲۰
سال سے زیادہ مقیم، ہندوستان میں
اکثر جگہوں کی سیر و سیاحت اور وہاں
کے باشندوں کے احوال و معاملات سے
خوب واقف تھا، بیان ہے کہ ۱۲ افراد
پر مشتمل ڈاکوؤں کا ایک گروہ چیورا و
تھانہ آیا، اور وہاں اس نے ایک ہندوستانی
تاجر کو پکڑا جس کا باپ بڑا دولت مند
تھا اور اس نے بڑی محنت اور
جفاکشی سے یہ دولت حاصل کی تھی
اور اُس کے یہی ایک لڑکا تھا، اس
کو انھوں نے گھر میں گھس کر پکڑا،
اور اس سے دس ہزار دینار اسی کے لگ
بھگ اشرفیاں مانگ رہے تھے۔ اس کے
باپ کے لئے یہ معمولی رقم تھی، لڑکے نے
یہ صورتِ حال باپ کے پاس کہلا بھیجی
کہ وہ رقم دے کر ان ڈاکوؤں کے
پنجے سے اس کو چھڑا دے، یہ سُن کر باپ
فوراً آیا اور اُن سے نرمی اور لجاجت

Marfat.com

ناخذ الاعشرة آلاف دينار
فلما رأهم على هذه الحالة
مضى الى الملك وعرفه القضية
وقال هذا شئ لا دواء له و
متالم يقع يهلؤلاء القوم نكاتة
لم يكاد احد ان يقيم عنده
فقال له كيف نصنع وان كلمنا هم
قتلوا ابنك فقال له كيف العمل
قال قتلهم سهل علي وانما اخاف
ان يقتلوا ابنك ولا ولدلك
غيره فقال ما بالي هؤلاء
يطلبون ملا عظيما ولا يجون
لي ان افقر نفسي واخلص لدي
باي وجه ايها الملك نجمع ا لخشب
حول الدار وتشد بابها نضرمها
بالنار عليهم فقال له يحترق
ابنك وعيالك فقال احترا قهم
اهون عندي من ذهاب مالي
فوجه الملك وسد باب الزمل

کہا کہ ایک ہزار کے قریب اشرفیاں لیکر
لڑکے کو چھوڑ دیں مگر ڈاکوؤں نے انکار
کیا، اور کہا کہ ہم دس ہزار لئے بغیر نہ
چھوڑیں گے، باپ یہ کیفیت دیکھ کر زر
کے پاس آیا، اور اسے صورتِ حال سے
مطلع کیا، اور کہا کہ اس کا سوائے اس
کے کوئی علاج نہیں کہ ان ڈاکوؤں
کو قرار واقعی سزا دیجائے، بغیر اس کے
کوئی شخص کیسے آپ کی سلطنت میں
رہ سکتا ہے، راجہ نے کہا اس وقت
ہم کیا کر سکتے ہیں، اگر ان سے بات چیت
کریں تو وہ تمہارے بیٹے کو قتل کر دینگے،
باپ نے کہا پھر آخر کیا صورت ہوگی؟
راجہ نے کہا انھیں قتل کر دینا تو آسان
ہے، لیکن خطرہ یہ ہے کہ وہ تمہارے
اکلوتے لڑکے کو قتل کر ڈالیں گے،
سوداگر نے جواب دیا، اس کی پروا
نہیں، یہ لوگ اتنی بڑی بھاری رقم
کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں لڑکے کو

لہ کذا بالاصل والصواب لم یکد،

Marfat.com

وضرد الباب بالنار فاحترق القوم وولده وعياله وجميع ما كان في الدار،

قيل ان في بلاد الهند الاعلى الرسم في احراق الشيوخ والعجائز باق، (۱۵۲-۱۵۳)

بچانے کے لئے اپنے کو محتاج نہیں بنا سکتا۔ اس لئے ہم مکان کے چاروں طرف لکڑیاں جمع اور دروازہ بند کر کے گھر میں آگ لگا دیں گے، راجہ نے کہا مگر تیرا لڑکا اور گھر والے بھی تو جل جائیں گے، اس نے جواب دیا میرے لئے ان کا جل جانا ان چلے جانے سے زیادہ آسان ہے، یہ سن کر راجہ خود اس کے مکان پہنچا، اور دروازہ بند کر کے اس میں آگ لگوا دی، اور ڈاکوؤں کے ساتھ اس کا لڑکا گھر کے اور لوگ اور سارا اثاثہ سب جل گیا،

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بالائی علاقوں میں بوڑھوں، اور بوڑھیوں کو جلا دینے کی رسم ابھی تک جاری ہے،

ذكرت في فصل قبل هذا امر عباد الهند وزهادهم وهم عدة اصناف منهم البكوى واصلهم من سرندب

اس سے پہلے ایک فصل میں ہم ہندوستان کے عابدوں (پجاریوں) اور زاہدوں (سنیاسیوں اور جوگیوں) کا تذکرہ کر چکے ہیں، ان کی چند قسمیں:-

Marfat.com

وهم يحبون المسلمين ويميلون
اليهم ميلا شديدا وهم في
الصيف عراة حفاة لا يستترون
بشئ وربما جعل الواحد منهم
على سوءته خرقة اربع اصابع
في مثل ذلك مشد ودقة بخيط
في الوسط وفي الشتاء يتشحون
بالحصر الحشيشة ومنهم من
يلبسون الازار مرقعا من
كل لون على لون المرقعة
الشهرة ويلوثون ابدانهم
بما دعظام الموتى من الهند
الذين احرقوا ويحلقون رؤسهم
وينتفون لحاهم وشواربهم
ولا يحلقون شعر العانة ولا
شعر الابطين وفي الاكثر يقصون
اظفارهم ومع الواحد منهم

ایک قسم کو بکیور کہتے ہیں، جو اصل میں لنکا
کے باشندے ہیں، یہ مسلمانوں سے بہت
محبت کرتے ہیں، اور ان کی طرف بڑا
میلان رکھتے ہیں، یہ گرمی کے موسم میں
بالکل ننگے بدن اور ننگے پیر رہتے ہیں
کبھی کبھی کوئی سادھو صرف چار
انگل کی لنگوٹی ایک ڈوری میں لگا کر
کمر میں باندھ لیتا ہے، اور یہ لوگ بادل
یں گھاس کی پٹیاں اوڑھ لیتے ہیں
اور بعض خصلتہ رنگوں کے چھوٹے چھوٹے
ٹکڑوں سے سلی ہوئی لنگی باندھ لیتے
ہیں اور جسم پر مردوں کی جلی ہوئی
ہڈیوں کی راکھ مل لیتے ہیں، اور سر کے
بال منڈاتے اور ڈاڑھی اور مونچھ
کے بال اکھاڑ لیتے ہیں لیکن بغل
اور زیر ناف کے بال نہیں بناتے
اور بیشتر لوگ ناخن کٹواتے ہیں اور

۱؎ غالباً یہ وہی لوگ ہیں جنہیں ابو زید حسن اور طاہر مقدسی نے بکر جبین اور کہیں بکر نتیں کہا ہے (ض)
۲؎ فقیر اور بھکشو، ۳؎ اصل کے مطابق ترجمہ کر دیا گیا لیکن غالباً مصنف یہ بیان کرنا چاہتے تھے کہ اکثر لوگ ناخن نہیں کٹواتے، (ض) ۴؎ کذا بالاصل ولعلہ لا یقصون۔" (ض)

Marfat.com

تحف راس انسان میت فیه
یاکل و یشرب علیٰ سبیل الاتعاظ
بذلک والتواضع،
وکان اصل سرندیب وما
ولاھا[1] تابعۃ خروج النبی صلعم
فارسلوا رجلا فنھیما منھم
امر وکان یسیر الیہ فیعرف
امرہ ویدعوا الیہ فما فات
الرجل عوایق ووصل الی المدینۃ
بعد ان قبض رسول اللہ صلعم
توفی ابوبکرؓ ووجد القایم بالامر
عمر بن الخطابؓ فسئالہ عن امر
النبی صلعم فشرح لہ وبین و
رجع فتوفی الرجل بنواحی بلاد
مکران وکان مع الرجل غلام
لہ ھندی فوصل الغلام الی
سرندیب وشرح لھما الامر
وما وقفا علیہ من امر النبیؐ

ہر ایک کے گلے میں مردہ انسان کی ایک
کھوپڑی ہوتی ہے، اور عبرت اور
خاکساری کے لئے اسی میں کھاتے پیتے ہیں
انکا اور اُس کے آس پاس والوں
کو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت
کی خبر ہوئی تو انھوں نے اپنی قوم
کے ایک سمجھدار اور ہوشیار آدمی کو
بھیجا کہ وہ آپ کے پاس جاکر آپ کا حال
اور جس چیز کی آپ دعوت دیتے ہیں
اس کو معلوم کرے، لیکن اس آدمی
کو رکاوٹیں پیش آگئیں اور وہ اس
وقت مدینہ پہنچا جب رسول اللہ صلعم
اور حضرت ابوبکرؓ دونوں وفات
پاچکے تھے، اور حضرت عمرؓ مسند آرائے
خلافت تھے، چنانچہ اُس نے حضرت
عمرؓ سے رسول کریمؐ کے حالات دیانت
کے آپ نے پوری تفصیل سے بیان
کئے مگر جب یہ آدمی واپس ہوا تو مکران

[1] کذا فی الاصل وھو ما دالاھا، (ض)

Marfat.com

وابی بکرؓ وانهم وجدوا صاحب
النبی صلعم عمر بن الخطاب و
وصف لهم تواضعه وانه
کان یلبس مرقعة ویبیت فی
المساجد فتواضعهم لاجل
ماحکا لهم ذلک الغلام وبهم
الثیاب المرقعة لما ذکره من
لبس عمرؓ المرقعة ومحبتهم للمسلمین
ومیلهم الیهم لما فی قلوبهم مما
حکاه ذلک الغلام عن عمرؓ،

کے علاقہ میں اس کا انتقال ہوگیا،
اس کے ہمراہ ایک ہندو لڑکا بھی گیا
تھا، اس نے لنکا پہنچکر سب حالات
بیان کئے، اور نبی اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ
کے متعلق جو کچھ واقفیت حاصل ہوئی تھی
سب بیان کی، اور بتایا کہ اس کی ملاقات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی
اور قائم مقام حضرت عمرؓ سے ہوئی اور
اُن کی خاکساری کا حال بھی بیان کیا
کہ وہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں۔
اور رات مسجد میں گذار دیتے ہیں، انہی
واقعات کو سن کر اور اس کے اثر سے
یہ لوگ تواضع و خاکساری کے لئے پیوند
لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسلمانوں
سے بھی محبت کرتے ہیں، اور اُن کی طرف
میلان رکھتے ہیں،

وفی مذهب اهل الهند
ان الشراب علی الرجال حرام
وهو للنساء حلال ومن الهند

ہندوؤں کے مذہب میں مردوں
کے لئے شراب مطلقاً حرام اور عورتوں
کے لئے جائز ہے، لیکن بعض لوگ مخفی

Marfat.com

من یشرب بہ سرّاً،

وبالهند كهنة وسحرة اشهر من مشهود وقد ذكرت بعض ذلك فی هذا الجزء،

والسرقة عند الهند عظيمة فاذا سرق الهندی فی بلاد الهند قتله الملک ان كان الهندی وضيعا ولا مال له وان كان له مال اخذ الملک ماله باسره وغرمه غرامة عظيمة وكذلک ان اشتری شيئا مسروقا بعد علمه بذلک غرم الغرامة العظيمة وجازاة السرقة عند هو القتل وان سرق مسلم ببلاد الهند فالحكم فی امره الی هنرمن المسلمين ليعمل فيه بما يوجبه

خلوت سے شراب پیتے ہیں،

ہندوستان میں کاہنوں اور ساحروں کے واقعات کا بڑا شہرہ ہے جن میں سے بعض کا ہم اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں،

اہلِ ہند کے نزدیک چوری بہت بڑا جرم ہے اگر کوئی ادنیٰ درجہ کا یا نا واقف ہندو چوری کرتا ہے، تو راجہ اسے قتل کر دیتا ہے، اور اگر مالدار چوری کرتا ہے، تو راجہ اس کا کل مال ضبط کر لیتا ہے، یا اس پر بہت بڑا جرمانہ لگا دیتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص چوری کیا ہوا مال واقفیت کے بعد خرید لیتا ہے، تو اس پر بھی بھاری تاوان لگایا جاتا ہے، اور چوری کی سزا ان کے یہاں قتل ہے، اور اگر کوئی مسلمان وہاں اس جرم کا ارتکاب کرتا ہے، تو اس کا معاملہ مسلمانوں کے ہنرمند[1] کے سپرد

---

[1] یہ فارسی لفظ ہے جس کے معنی ہنر والے کے ہیں، لیکن عربوں نے اخیر کی واو گرا کر اسے ہنرمن بنا لیا ہے

حكم الاسلام والهندمن هو
مثل القاضي في بلاد الاسلام
ولايكون الهندمن الا من المسلمين

پیش کر دیا جاتا ہے، تاکہ اسلامی قانون کے
مطابق اس کے ساتھ کارروائی کی جائے
اور ہنرمند کی وہی حیثیت ہوتی ہے، جو
اسلامی ملکوں میں قاضی کی ہے، اور
ہنرمند صرف مسلمان ہوتے تھے،

والهند ياكلون الميتة
وذلك انهم ياخذون الشاة
او الطير فيضربون راسه حتى
يموت فاذا مات اكلوه،....

ہندو مردار کھاتے ہیں کیونکہ وہ
بکریوں اور چڑیوں کو ذبح کرنے کے
بجائے ان کے سروں پر مار دیتے ہیں
تاکہ وہ مر جائے، چنانچہ اس طرح جب
وہ جانور مر جاتے ہیں، تو یہ لوگ اُنہیں
کھا جاتے ہیں[1]،.....

واخبرني بعضهم انه شاهد
ببعض بلدان الهند فيلة تشرف

بعض لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں
نے ہندوستان کے ایک شہر میں ایسے ہاتھی[2]

(بقیہ حاشیہ ص ۲۱۶) اسے ایک خاص معنی میں بولنے لگے، یعنی اس زمانہ میں بعض ہندو حکومتوں میں حکومت کی جانب سے مسلمانوں کا نظام قضا قائم تھا، اور ان کے علماء و مفتی مقرر تھے، جو ان کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے، انھی کو (ہنرمند) کہا جاتا تھا، (ض)

[1] لیکن جو جانور خود ہی اپنی موت سے مرجاتے ہیں انھیں ہندوؤں کے شریف طبقوں میں کھانے کا رواج نہیں، البتہ پس ماندہ قومیں اسے بھی کھا لیتی ہیں، (ض)

[2] یعنی سدھائے ہوئے ہاتھی،

Marfat.com

خاصوا بحجارتها وان الفيل
يرتفع اليه الوحل الذي يثيره
الحوائج وفيه الودع وهو
فقوموا فوزج الحاجة
فاذا كانت فيكون معه
من غير مشقة من ذلك الجنس
والنقد وبعضي الى البقال فاذا
رأه البقال نزل من صدر دكانه
ولو كان على رأسه من يشتري
منه كما انه من كان واخذ الوعاء
من الفيل فعل الذي فيه ونظر
ما يريد ان يشتري فاذا فرغ
اليه اجود ما عنده من ذلك
النوع بأس قيمة وان سيئة
فيعرضها عليه ويرضيه

کی ضرورت ہوتی ہے ان کا
طریقہ یہ تھا کہ ہاتھی کر دیا جاتا
جاتا تھا جس میں ضرورت کی چیزیں
خریدی جاتی تھیں، اسی میں کوڑیاں
رکھ دی جاتی تھیں، تو وہی ان لوگوں
کا رواج کا وقت سمجھتا، اور جو چیز خریدنا
ہوتی، اس کا نمونہ بھی رکھ دیا جاتا، ہاتھی
اسے لیکر بنیے کی دکان جاتا، جیسے ہی
بنیا ہاتھی کو دیکھتا، تو کل کام چھوڑ کر
خواہ کسی درجہ کے گاہک بھی ہوں
اور اس کے سر ہی پر کھڑے ہوں ان
سب کو چھوڑ کر ہاتھی سے مخاطب
کوڑیاں شمار کرتا، اور اس میں جو
نمونہ رکھا ہوتا اسے دیکھ کر اس کے
مطابق جو بہترین چیز اس کے
پاس ہوتی بہترین قیمت
میں دیتا اور اگر ہاتھی کے زیادہ
تر اور بڑا ہونا اگر کسی کو

فيضربه فيعود الى المقال فيشوش
متاعه ويخلط بعضه ببعض
فاما ان يريد الاورد عليه
الودع وان الفيل الذى هذه
صورته يكنس ويرش ويدق
الارض بدقة ياخذ هابخرطومه
فيدق ورجل يجمع عليه الارض
ويطحن الارض ويسقى الماء ثم
ذلك انه ياخذ الوعاء الذى
يستقى فيه الماء وفى الوعاء
حبل مشدود فيدخل خرطومه

کوڑیاں شمار کرنے میں غلطی کرتا تو ہاتھی
اپنی سونڈ سے اسے تنبیہ کرتا۔ اور بنیا دوبارہ
شمار کرتا پھر ہاتھی خریدا ہوا سامان لیکر
گھر واپس جاتا اگر یہ سامان مالک کو
کم معلوم ہوتا تو وہ ہاتھی کو مارتا اور
وہ پھر یہ سامان لے کر بنئے کے پاس
واپس جاتا، اور اس کو بنئے کے سامنے
الٹ لیٹ دیتا، بنیا یا تو اس کا مقصد
پورا کر دیتا، ورنہ کوڑیاں گن کر واپس
کر دیتا، جس ہاتھی کا ذکر کیا وہ پانی بھی
وہ جھاڑو بھی دیتا ہے، پانی بھی بھرتا
ہے، اور موصل سونڈ میں لے کر دھان
کوٹتا ہے، ایک آدمی ہاتھی کے سامنے
دھان جمع کرتا جاتا ہے، وہ اس کو کوٹتا
جاتا ہے، پانی بھی لاتا ہے، اور اس طرح کہ
پانی بھرنے کا ڈول جس میں رسی بندھی
ہوتی ہے، اپنی سونڈ میں لے کر جاتا ہے
اور پانی بھر کر مالک کے لئے
لاتا ہے، اس طرح وہ تمام ضرورتیں

ذلك انه ياخذ الوعاء الذى
يستقى فيه الماء وفى الوعاء
حبل مشدود فيدخل خرطومه
فيه ويجذبه فيقضى جميع الحوائج
ويركبه صاحبه فى حوائجه
البعيدة ويركبه الصبى فيقضى
عليه الى الصحراء فيقطع الحشيش
ويرق الشجر بخرطومه ويحمله

ذلك انه ياخذ الوعاء الذى
يستقى فيه الماء وفى الوعاء
حبل مشدود فيدخل خرطومه
فيه ويجذبه فيقضى جميع الحوائج
ويركبه صاحبه فى حوائجه
البعيدة ويركبه الصبى فيقضى
عليه الى الصحراء فيقطع الحشيش
ويرق الشجر بخرطومه ويحمله
فيدفعه الى الصبى فيجمعه
فى وعاء معه ويحمله فيكون
ذلك طعامه وانه اذا كان

علی ھذہ الصفۃ یبلغ ثمانین عظیما
وقیل عشرۃ آلاف درھم

(ص ۱۶۳ تا ۱۶۵)

پوری گاڑی جس کو کھینچنے کے لئے
کرنا ہوتا ہے تو اسی پر سوار ہو کر بازار
بچے اس پر سوار ہوتے ہیں، اور ان میں لیکر
جنگل جاتا ہے، اور اپنی سونڈ سے گھاس
اکھاڑ کر اور درخت کی پتیاں توڑ کر بچے کو
دیتا جاتا ہے، بچہ اسے کسی چیز میں رکھتا جاتا
ہے، یہی اس کے چارہ کا کام دیتا ہے، اس
قسم کے سدھائے ہوئے ہاتھی بڑے بیش
قیمت ہوتے ہیں، اور کہا جاتا ہے، کہ ہزار

Marfat.com

مسعودی

(المتوفی ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۷ء)

مسعودی کا نام علی بن حسین بن علی، کنیت ابوالحسن اور وطن بغداد تھا، اور چونکہ مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس کا خاندانی سلسلہ ملتا ہے، اس لئے مسعودی کہلاتا ہے،

یہ ایک بلند پایہ مورخ، جغرافیہ نویس اور سیاح کی حیثیت سے مشہور ہے، اس نے اپنی عمر کے پچیس سال سیر و سیاحت میں گذار دیئے، اس نے اپنے وطن بغداد سے سفر شروع کیا، اور عراق، شام، آرمینیا، روم، (ایشیائے کوچک) افریقہ، سوڈان اور حبش کے علاوہ چین، تبت، ہندوستان اور لنکا بھی آیا، اور ہندوستان، چین، عرب، حبش، ایران اور روم کے دریاؤں کی بھی سیر کی ہے، اس نے جو بعض تاریخی اور جغرافی معلومات تحریر کئے ہیں، وہ اس سے پہلے مورخین اور جغرافیہ نویسوں کے یہاں نہیں ملتے، اس کی متعدد ضخیم کتابوں میں صرف دو تاریخی کتابیں موجود ہیں، مروج الذہب، معادن الجوہر اور التنبیہ والاشراف، مروج الذہب، نہایت پر معلومات اور مفید تصنیف ہے، اور اگرچہ وہ اسلام کی تاریخ ہے، لیکن اس کے مقدمہ میں دنیا کی تمام قوموں کی اجمالی تاریخ ہے، اس سلسلہ میں ہندوستان کا ذکر اور یہاں کے شہروں اور دریاؤں کے متعلق اس میں بڑے مفید معلومات موجود ہیں، مسعودی نے اسے ۳۳۲ھ مطابق ۹۴۳ء میں سیر و سیاحت ختم کرنے کے بعد لکھا تھا، اور وہ مصر سے کئی بار اور پیرس سے ۹ جلدوں میں ۱۸۶۱ء میں فرنچ ترجمہ کے

ساتھ شائع ہوئی ہے،

دوسری کتاب میں بھی ہندوستان کے متعلق بعض جغرافیائی معلومات ہیں اور یہ پیرس سے ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی ہے، اس کا فرنچ ترجمہ بھی کیا Carrade vaux. کہا جاتا ہے کہ مسعودی شیعہ تھا، آخر عمر میں اس نے مصر میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی، ۳۲۵ھ میں فسطاط آیا اور ۳۴۶ھ میں وہیں وفات پائی،

Marfat.com

مُروج الذّہب و مَعادن الجوہر

واهبط الله آدم بسرنديب	خدا نے جنت سے حضرت آدمؑ کو لنکا
وحوى بجبل تخ وابليس ببيسان	میں، حوّاؑ کو جدّہ میں، ابلیس کو بیسان
والحية باصبهان فهبط آدم	میں اور سانپ کو اصبہان میں اتارا تھا،
بالهند على جزيرة سرنديب	یعنی حضرت آدمؑ ہندوستان کے جزیرہ
على جبل الرهون وعليه لورق	لنکا میں راہون[1] پہاڑ پر اترے، اور اسی
الذى خصفه فيبس فذهبت	پہاڑ پر (جنت کی) وہ پتیاں بھی تھیں

[1] آنادبلگرامی نے امام غزالی کی کتاب بدء الخلق سے اس پہاڑ کا نام بوذ بتایا ہے، مگر شیخ رومی کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس کا نام جبل راہون تھا، اور دونوں قولوں میں تطبیق کی صورت اس طرح بیان کی ہے کہ ممکن ہے ایک ہی پہاڑ کے دو نام رہے ہوں، یا ایک عرصہ دراز کے بعد پہلا نام بدل کر دوسرا ہو گیا ہو، ایک تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پہلا نام عام اور دوسرا زیادہ خاص ہو، (دیکھو سبحۃ المرجان ص ۵۰) اب موجودہ جغرافیہ کی کتابوں میں اس کا نام کوہ آدم ملتا ہے، اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس کی چٹان پر پاؤں کا نشان موجود ہے، اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ نقش قدم مسلمان عربوں بودھوں اور عام ہندوؤں تینوں کی دلی عقیدتوں کا متحد مرکز تھا، مسلمان تو اس کو حضرت آدمؑ کا نقش قدم سمجھتے ہیں، اور اس کی عزت کرتے ہیں، بودھ اس کو شاکیہ مونی کے قدم کا نشان اور ہندو بشنو کے پاؤں کا نشان سمجھتے ہیں، اور اس کی عزت کرتے ہیں اور دور دور سے اس کے یاترے کو آتے ہیں، (باقی حاشیہ ص ۲۲۴ پر)

الرياح فى بلاد الهند فيقال
والله اعلم ان علة كون الطيب
بارض الهند من ذلك الورق
وقيل غير ذلك ولذلك خصت
ارض الهند بالعود والقرنفل
والأ فاوية والمسك سائر
الطيب وكذلك الجبل لعت
عليه اليواقيت واحجار الماس
وفى جزائره السنباذج وفى
قعره مغائص اللولو،

(ص ۶۰ و ۶۱)

جن سے حضرت آدمؑ نے خروج کیا تھا
اللہ جب خشک ہوگئیں تو ہوا نے
نے اسے اڑا کر پورے ہندوستان میں
پھیلا دیا، اور غالباً اسی لئے کہا جاتا ہے
اور خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ صحیح بات
کیا ہے کہ انہی پتیوں کی وجہ سے ہندوستان
میں خوشبو اور عطر وغیرہ پائے جاتے
ہیں، اس کی اور وجہیں بھی بیان کی
جاتی ہیں، اسی لئے سرزمین ہند عود
لونگ، خوشبوؤں، مشک، اور دوسرے
قسم قسم کے عطر کے لئے خاص ہے
اسی طرح یہاں کے پہاڑوں
پر یاقوت اور ہیرا، جزیروں
میں سنباذج[1] اور سمندروں کی گہرائیوں
میں موتی چمکتے ہیں،

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۲) جس مقام پر یہ پہاڑ واقع ہے۔ اس کا نام و جائے بیان کیا جاتا ہے، اور
سید سلیمان ندوی مرحوم لکھتے ہیں کہ شاید دکھنا (دکھن یعنی جنوبی ہند ۔۔۔۔۔۔ کی
ہوئی شکل ہے، (ض)

[1] ایک قسم کا پتھر ہے جس سے تلواروں اور دانتوں کو صاف کیا جاتا ہے (ناموس)

Marfat.com

والبحث الذي قد صلوا العناية بتحاله
شان هذا العالم وبدءه اذ ان الهند
كانت في قديم الزمان الفرقة
التي فيها الصلاح والحكمة وانه
لما تجيلت الاجيال وتحزبت
الاحزاب حاولت الهند ان
تضم المملكة وتستولي على الخورنة
وتكون الرياسة فيها فقال كبراؤهم
نحن كنا اهل البدء وفينا التناهي
ولنا الغاية والصدر والانتهاء
ومنا سرى الاب الى الارض
فلا ندع احدا عاقنا ولا عاندنا
وارادنا الا غمامض الا اتينا عليه
وابدناه او يرجع الى طاعتنا فاتزعت
عنى ذلك ونصبت لها ملكا و
هو البرهمن الاكبر والملك الاعظم
ولا ما دفيها المقدم ظهرت في
ايامه الحكمة وتقدمت العلما

دنیا کی ابتدا، وانتہا اور اصلی حقیقت اور ماہیت
وقتِ نظر کیا تھا غور و خوض کرنیوالے اصحابِ علم و نظر
اور اربابِ فکر و تحقیق کا بیان ہے کہ قدیم
ترین زمانے میں ہندوستان میں ایسی جماعتیں
موجود تھیں جن میں خیر و صلاح اور حکمت
دانائی پائی جاتی تھی، اور اس زمانہ میں جب
نوعِ انسانی اقوام و قبائل میں بٹی ہوئی
تھی تو ہندوستان کے لوگ ملک میں
مرکزیت پیدا کرنے، اس کو ایک اقتدار
کے ماتحت لانے اور حکومت قائم کرنے
میں مصروف تھے، اور اُن کے سرداروں
کا خیال تھا کہ ہم ہی سے ابتدا ہوئی
ہے اور ہم ہی پر انتہا ہوگی، اور آغاز و انجام
ہمارے ہاتھ میں ہے، سارے کرۂ زمین
میں ادب[1] کی اشاعت ہمارے ملک ہی
سے ہوئی ہے، جو ہماری مخالفت اور ہم
سے عناد کرے گا یا ہمیں نظر انداز کرنے
کی کوشش کرے گا، تو ہم اس پر چڑھ

[1] یہ لفظ ہمارے پیشِ نظر مسعودی کے دو نسخے تھے، اور ان دونوں میں الاب لکھا ہے جس سے مفہوم کی کوئی

واستخرجوا الحديد من المعادن
وضربت فی ایامه السیوف و
والحناجر وکثیر من انواع القتال
وشید الهیاکل وصنعها بالجواهر
المشرفة وصور فیها الافلاک
والبروج الاثنی عشر والکواکب
وبین بالصورة کیفیة العوالم
واری بالصورة ایضاً کیفیة
افعال الکواکب فی هذا العالم
احداثها الاشخاص الحیوانیة
من الناطقة وغیرها وبین
حال المدبر الاعظم وهو الشمس
واثبت فی کتابه براهین جمیع
ذلک وقرب الی عقول العوام
فهو ذلک وغرس فی نفوس

دوڑیں گے اور ہلاک کر ڈالیں گے یہاں تک کہ
وہ ہماری اطاعت قبول کرلے اور
عزم کرکے انھوں نے اپنا ایک بادشاہ
مقرر کیا جو "برہمن اکبر، ملک اعظم" اور امام
مقدم" کہلاتا ہے، اس کے زمانہ میں علم
وحکمت اور علماء کا دور دورہ تھا لوگوں
نے کانوں سے لوہا نکالا، اسی زمانہ
میں تلواریں، خنجر، اور لڑائی کے دوسرے
قسم قسم کے آلات اسلحے ایجاد کئے گئے
اور زر وجواہرات سے مرصع محل تعمیر ہوئے
جن میں افلاک، ۱۲ برجوں اور ستاروں
کی تصویریں بنائی گئیں، ان میں عالم
کی کیفیت، ستاروں کی حرکات، اور
عالم پر اُن کے افعال کی اثر اندازی اور
حیوانِ ناطق[1] وغیر ناطق میں اُن کے

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۵) نہیں ہوتی تھی، اس لئے خیال ہوا کہ شاید یہ "الادب" ہو، اور اس صورت میں مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے، مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم نے بھی اسے "الادب" کے بجائے "الادب" پڑھا، اور سمجھا ہے دیکھو ان کی کتاب "ہزار سال پہلے" (ص ۶۶) (ض)

[1] حیوان ناطق یعنی انسان اور غیر ناطق یعنی حیوان،

Marfat.com

الخواص درایۃ ماھو اعلی من
ذلک واشار الی المبدأ الاول
المعطی لسائر الموجودات وجودھا
الفائض علیھا بجودہ فانقادت لہ
مصالح الدنیا وجمع الحکما فاخذوا
فی ایامہ کتاب السندھند و
تفسیرہ دھر الدھور ومنہ
فرغت الکتب ککتاب الارجبھد
والمجسطی وفرغ من الارجبھد
الارکند ومن المجسطی کتاب
بطلیموس ثم عمل من بعد
ذلک الزیجات واحد تو التسعہ
الاحرف المحیطۃ بالحساب الھندی
وکان اول من تکلم فی اوج
الشمس وذکر انہ یقیم فی کل
برج ثلثۃ الاف سنۃ ویقطع
الفلک فی ستۃ وثلاثین الف
سنۃ والاوج الآن علی سھا

تصرفات کی کیفیات بھی واضح کی گئی
تھیں، مدبر اعظم یعنی سورج کا حال بھی
بیان کیا گیا تھا، اور اپنی کتاب میں
اُن کے دلائل بیان کئے اور ان کو عوام
کی فہم سے قریب تر کرنے اور خواص کے
دلوں میں اس سے اونچے پیمانہ پر انکی
فہم دور رایت بھی بٹھانے کی کوشش کی گئی،
اس میں مبدأ اوّل کی جانب اشارہ کیا
گیا ہے، جو ساری موجودات کو وجود
بخشنے والا اور اپنے انعامات اور فیاضیوں
سے بہرہ ور کرنے والا ہے، اسی لئے تمام
ہندوستانی برہمن اعظم کے سامنے جھک گئے،
اور پورے ملک میں خوشحالی اور فارغ
البالی آگئی، بادشاہ نے دنیوی سوجھ
بوجھ کی طرف رہنمائی کی، حکما، اور فلاسفہ
کو اکٹھا کیا، اور انھوں نے اس کے
دور میں سندہند[1] نام ایک کتاب تیار کی،
جس کے معنی دہر الدہور یعنی زمانوں

---

[1] یعنی سدھانت،

Marfat.com

البرهمين فى وقتنا هذا وهو سنة
اثنتين وتلثين وثلثمائة فى برج
الثور وانه اذا انتقل الى البرج
الجنوبية، انتفعت العامر فحصار
العامر غامر او الغامر عامر او
الشمال جنوبًا والجنوب شمالا وترتب
فى بيت الذهب حساب البداء
الاول والتاريخ الاقدم الذى
عليه عملت الهند فى تاريخ
البدة وظهورها فى ارض
الهند دون سائر الممالك لهم
فى البدة خطب طويل اعرضنا
عن ذكر ذلك اذ كان كتابنا هذا

کا زمانہ اس کے مشابہ ہے
مثلاً مجسطی اور محسطی وغیرہ لکھی گئیں اور
ارجبہر کی روشنی میں اسکندر محسطی کا رشتی
میں مطلیوس کی کتاب مرتب کی گئی، اور پھر
اُن کی مدد سے جنتریاں بنائی گئیں، اور
لوگوں نے وہ زجروف ایجاد کئے ہوئے ہیں
حساب کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، اسی بادشاہ
نے سب سے پہلے سورج کے اوج پر بحث
کی اور یہ بیان کیا کہ وہ ہر برج میں تین
ہزار سال رہتا ہے، اور اپنے فلک کو تین
ہزار سال میں طے کرتا ہے، اور ہمارے
زمانہ یعنی سنہ ۴۳۲ھ میں برجوں کی رو سے
کے مطابق اوج برج ثور میں ہے۔ ۱۲

سلہ مراد اور یہ بحث، ۱۲ اس سے مراد فلک ہے نو فلک کے اندر ہیں۔ ۱۳ علم ہیئت کی اصطلاح میں اوج سب سے اونچے نقطۂ بلندی کا نام ہے، یہ اصل میں سنسکرت لفظ اوچ ہے، جو عربی میں جاکر اوج ہوگیا، بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس کی اصل فارسی اوگ ہے لیکن قیاس ہے کہ فارسی میں بھی یہ لفظ سنسکرت ہی سے لیا گیا ہے۔ بہرحال مدت سے عربی فارسی اور پھر اردو میں اس لفظ کا استعمال اس طرح اوج کمال پر ہے کہ کسی کو اس کے ہندی ہونے کا شبہ بھی نہیں، حالانکہ عربی کی نہ صرف قدیم کتب لغت میں یہ لفظ نہیں ملتا بلکہ ہیئت نے ستاروں کی رفتار اور ان کے مقامات سمجھنے کے لئے آسمان کے بارہ حصے کئے ہیں، جن کو

Marfat.com

کتاب خبر کا کتاب بحث و نظر
وقد اتینا علی جمل من ذلک فی
الکتاب الاوسط،
(ص ۱۴۸-۱۵۱)

جب وہ جنوبی برجوں کی طرف رخ کرتا
ہے تو کائنات میں تغیر رونما ہونے لگتا ہے
اور آباد مقامات ویران اور ویرانے آباد
اور شمال جنوب اور جنوب شمال بنتے
لگتا ہے اور بیت الذہب (سونے کا گھر)
یہ بڑا دل اور تاریخ قدیم کا حساب
تیار کیا گیا جس پر تاریخ کے آغاز اور

ظہور کے سلسلہ میں صرف ہندوستان
کا عمل ہے، دوسرے ملک اس پر عمل
نہیں کرتے، بد، کے متعلق اہل ہند میں
بڑی طویل بحثیں ہیں جس کے ذکر سے ہم نے
اس لئے صرف نظر کر دیا ہے کہ ہماری
کتاب کا موضوع صرف تاریخی واقعات
ہیں، یہ بحث و نظر کی کتاب نہیں ہے
اس سلسلہ کی کچھ چیزیں ہم کتاب الاوسط[۱]

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۸) برج کہتے ہیں، برج نوآم سے برج جوزا مراد ہے، جو تیسرے آسمانی برج کا نام اور دو جڑواں لڑکوں کی شکل کا ہے (ض)

[۱] کتاب الاوسط مسعودی کی ایک کتاب ہے مگر وہ بادِ حوادث کے نذر ہو گئی لیکن آکسفورڈ سے ایک نسخہ شائع ہوا ہے جس کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یہی کتاب ہے، دیکھو تاریخ الآداب اللغۃ العربیہ جرجی زیدان جلد ۲ ص ۳۱۴

فكان ملك البرهمن الى ان
هلك ثنتماية سنة وستا و
ستين سنة وولده يعرفون
بالبراهمة الى وقتنا هذا والهند
تعظمهم وهم اعلى اجناسهم
واشرفهم لا يتغذون[1] بشئ
من الحيوان وفى ثيابهم الرجال
والنساء منهم خيوط صفر متقلدة[2]
بها حمائل السيوف فوق ابنيتهم
وبين غيرهم من انواع الهند،
(ص ۱۵۴)

وقد كان اجتمع منهم
فى قديم الزمان، وفى ملك البرهمن
سبعة من حكمائهم والمنظور
اليهم منهم فى بيت الذهب
فقال بعضهم لبعض تعالوا

برہمنوں کی حکومت ابتدا سے آخر تک

۲۶۶ سال تک رہی ہمارے زمانہ تک
ان کی اولاد "براہمۃ" کے نام سے مشہور ہے
اور ہندو ان کو عزت و توقیر کی نظر سے
دیکھتے ہیں، اور فی الواقع یہ اپنے طبقہ کے
اعلیٰ و اشرف لوگ ہیں، یہ جانوروں
کا گوشت مطلق نہیں کھاتے، اس قوم
کے مردوں اور عورتوں کی گردن میں تلوار
کے حمائل کی طرح پیلے رنگ کے دھاگے
بندھے ہوتے ہیں، جن کی وجہ سے
وہ ہندوؤں کی دوسری قوموں سے
ممتاز سمجھے جاتے ہیں،

قدیم زمانہ اور برہمنوں کے عہد سلطنت
میں، دانشمند حکماء اور مفکرین کا بیت
الذہب میں اجتماع ہوا، انھوں نے
کہا کہ ہم سب مل کر غور کرنا چاہئے کہ اس
دنیا کی حقیقت اور اس کا راز کیا ہے،

---

[1] وفى نسخة يغتذون وكلاهما فى معنى واحد (ض)

[2] ای زنار جسے ہندی میں جنیو کہتے ہیں،

Marfat.com

حتى نتناظر فنظر ما قصة العالم
وما سرّه ومن اين اقبلنا و
والى اين نمر وهل اخرا جنا
من عدم الى وجود حكمة أ
ضد لذلك وهل خالقنا و
المخترع لنا والمنشئ لاجسامنا
يجتلب بخلقنا منفعة او هل
يدفع بفنائنا عن هذه الدار
عن نفسه مضرة او هل يدخل
عليه من الحاجة او النقص ما
يدخل علينا او هل هو غني من
كل وجه فما وجه افنائه
ايانا واتلافنا من بعد جودنا
وميلادنا، (ص ۱۵۵)
فقال الحكيم الاول والمنظور
اليه منهم اترى احدا من
الناس ادرك الاشياء الحاضرة
والغائبة على حقيقة الادراك
فنظر بالبنية واستراح الى

ہم کہاں سے آئے ہیں، اور کہاں
جانا ہے، اور ہم کو عدم سے وجود میں
لانے کی کوئی حکمت اور مصلحت ہے یا نہیں،
اور کیا ہم کو اور ہمارے جسموں کو بنانے
اور پیدا کرنے والے کا ہماری پیدائش
میں کوئی مفاد وابستہ ہے، اور کیا ہمیں
اس دنیا سے معدوم کرنے سے وہ اپنے
کسی نقصان کو دور کرنا چاہتا ہے اور
کیا ہماری طرح اس کی بھی ضرورتیں
ہوتی ہیں، اور وہ بھی ہماری طرح
نقصانات اٹھاتا ہے، یا ان تمام چیزوں
سے وہ بالکل مستغنی اور پاک ہے، پھر
آخر وہ ہمیں وجود بخشنے اور پیدا کرنے
کے بعد کیوں ہلاک کر دیتا ہے؟
پہلے حکیم و فلسفی نے اس کا یہ جواب
دیا کہ کیا آپ کوئی ایسا شخص بتا سکتے
ہیں جس نے موجود اور غیر موجود تمام
چیزوں کا صحیح صحیح ادراک کر لیا ہو؟
اور وہ اس مقصد میں کامیاب ہو کر

Marfat.com

الثقة، قال الحكيم الثانی لو تناهت
حكمة الخالق فی احد العقول
كان ذلك نقصا فی حكمته و
كان الغرض غير مدرك و
التقصير مانعا من الادراك
قال الحكيم الثالث الواجب علينا
ان نتدی بمعرفة انفسنا
التی هی اقرب الاشياء منا و
نحن اولی بها و هی اولی بنا قبل
ان نتفرغ الی علم ما بعد عنا
قال الحكيم الرابع لقد ساء وقوع
من وقع موقعا احتاج فيه الی
معرفة نفسه قال الحكيم الخامس
من ها هنا وجب الاتصال
بالعلماء المهديين بالحكمة قال
الحكيم السادس الواجب علی
المرء المحب لسعادة نفسه الا يغفل
عن ذلك لا سيما اذا كان المقام
فی شدة الدار ممتنعا والخروج

مطمئن بھی ہو گیا ہو، دوسرے نے جواب
دیا کہ اگر کسی عقل و فہم میں باری تعالیٰ
کی حکمت آجائے تو اس سے اس کی حکمت
میں نقص و قصور لازم آئے گا، اور واقعہ
یہ ہے کہ غرض و غایت کا ادراک نہیں
کیا جا سکتا، اور ہماری تقصیر کوتاہی
صحیح ادراک میں مانع ہے، تیسرے حکیم
نے کہا کہ ان چیزوں کے علم سے پہلے جو
ہم سے دور ہیں ہمارے لئے اپنے نفوس
کی حقیقت سے آگاہ ہونا ضروری ہے
کہ وہ ہم سے سب سے زیادہ قریب
اور ہم دونوں ایک دوسرے کے زیادہ
مستحق ہیں، چوتھے حکیم نے کہا اور کس
قدر غلط بات ہو گی کہ کوئی ایسے مقام
پر پہونچ جائے جہاں اسے اپنے نفس
کی معرفت کی ضرورت پیش آئے،
پانچویں حکیم نے کہا اسی سے معلوم ہوتا
ہے کہ علماء اور ماہرین حکمت سے ربط
و تعلق قائم کرنا ضروری ہے، چھٹے حکیم نے

Marfat.com

منها واجبًا قال الحكيم السالح
ما ادري ما تقولون غير اني اخرج
الى الدنيا مضطرا وعشت فيها
حائرًا واخرج منها كارها،
(ص ۱۵۴، تا ۱۵۶)

کہا جس آدمی کو اپنے نفس کی سعادت
محبوب ہے، اس کو اس کی طرف سے غافل
نہیں رہنا چاہیے خصوصًا اس لئے کہ اس
دنیا میں ہمیشہ رہنا محال اور یہاں سے
کوچ کرنا یقینی ہے، سادوں فلسفی نے
جواب دیا کہ تم لوگ جو کچھ کہہ رہے ہو
وہ میری سمجھ سے باہر ہے، البتہ اتنا
جانتا ہوں کہ دنیا میں مجبور بنا کر لایا گیا
ہوں حیران و پریشان زندگی گذارتا
ہوں، اور زبردستی اس حالت میں دنیا
سے نکالا جاؤں گا کہ اس کا چھوڑنا
مجھے انتہائی ناگوار ہوگا،

فاختلف الهند ممن سلف
وخلف في امرأها ولا السبعة
وكل اقتدى بهم وبهم مذاهبهم
ثم تفرعوا بعد ذلك في مذاهبهم
وتنازعوا في آرائهم فالذي
وقع عليه حصر من طوائفهم
سبعون فرقة، (ص ۱۵۶)

پچھلے اور بعد کے ہندوستانی ان
سانوں حکیموں اور پنڈتوں کے آراء
و افکار کے بارے میں مختلف الخیال
ہو گئے، مگر ان سب نے ان کی پیروی
اور ان کے طریقہ کو اختیار کرنا چاہا
اس لیے اُن کے مذاہب و آراء کے
بارہ میں مختلف جماعتیں پیدا ہو گئیں

Marfat.com

وقد رأيت ابا القاسم البلخي ذكر في
كتاب عيون المسائل والجوابات وكذلك
الحسن بن موسى النوبختي في كتابه
المترجم بكتاب الآراء والديانات
مذاهب الهند وآرائهم و
العلة التي لها ومن اجلها احرقوا
انفسهم بالنيران وقطعوا اجسامهم
بانواع العذاب فلم تعرضا لشئ
مما ذكرناه ولا بما شاكلوه وصفنا
وقد تنوزع في البرهمن فمنهم
من زعم ان الله آدم وانه رسول
من الله الى الهند ومنهم من
زعم ان الله كان ملكا على حسب
ما ذكرناه وهذا اشهر ولما
هلك البرهمن جزعت عليه الهند
جزعا شديدا وفزعت النصب
ملك عليها من اكبر ولده وكان
ولي عهد ابيه والموصى اليه

..... میں نے ابوالقاسم بلخی کی کتاب عیون
المسائل والجوابات اور حسن موسیٰ نوبختی
کی ترجمہ کی ہوئی کتاب الآراء والدیانات
میں ہندوؤں کے مذاہب وآرا کا ذکر
دیکھا ہے، اور ان اسباب وعلل کا بھی
جن کے باعث وہ اپنے کو نذر آتش کر دیتے
ہیں، اور طرح طرح کے عذاب وتکلیفیں
دے کر اپنے جسم کے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں،
مگر ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس سے ان
دونوں نے کوئی تعرض نہیں کیا ہے۔

اور برہمن کے بارہ میں اختلاف ہے،
کچھ لوگوں کے نزدیک وہ آدم اور ہندوستان
میں خدا کا اوتار اور بعض لوگوں کے نزدیک
جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، وہ ایک بادشاہ
تھا، اور یہ زیادہ مشہور قول ہے، اس کے
ہلاک ہو جانے پر ہندوؤں کو بڑا قلق
ہوا، اور وہ مجبور ہوئے کہ اس کے بڑے
لڑکے کو جس کا نام باہبود تھا اپنا بادشاہ
بنائیں، جس کے حق میں باپ نے وصیت

Marfat.com

من ولده وهو الباهبود فساس
فيهم سيرة ابيه واحسن النظر
لهم وزاد فى بناء الهياكل وقدّم
الحكماء وزاد فى مراتبهم وحثهم
على تعليم الحكمة وبعثهم
على طلبها فكان ملكه الى ان هلك
مائة سنة،

(ص ۱۵۰)

وفى ايامه عملت النزد واحدث
اللعب بها وجعل ذلك مثلا
للمكاسب فانها لا تنال بالكيس
ولا بالحيل وقد ذكر ان اردشير
ابن بابك اول من لعب بالنردو
وضعها وهى تقلب الدنيا
باهلها واختلاف امرها وجعل
بيوتها اثنى عشر بعدد الشهور
وجعل كلا بها ثلثين كلبا بعدد

کی تھی اور وہ اس کا ولی عہد بھی تھا،
باہبود اپنے باپ کے نقش قدم پر گامزن
تھا، اور لوگوں کے حال پر پوری طرح
نظر رکھتا تھا، اور ان کے ساتھ اچھا
برتاؤ کرتا تھا، اس نے بھی عالیشان
عمارتوں کی تعمیر میں اضافہ کیا، حکماء
کو آگے بڑھایا اور اُن کے مراتب و درجات
بلند کئے، اور انہیں حکمت کی تعلیم اور
اس کی طلب و جستجو پر آمادہ کیا، اس
کی مدت حکومت سو سال تھی،

اسی کے زمانہ میں چوسر کا کھیل
ایجاد ہوا، اور یہ کھیل حصول معاش
کی ایک مثال ہے، جو نہ حکمت و تدبیر
سے اس دنیا میں حاصل ہوتی ہے اور
نہ صنعت و حرفت سے، یہ بھی بیان کیا
جاتا ہے کہ سب سے پہلے اردشیر بن بابک
نے یہ کھیل ایجاد کیا تھا، اس نے اہل
دنیا کے ساتھ دنیا کے انقلاب و نیرنگی
کا نقشہ دکھایا، اور مہینوں کی تعداد

Marfat.com

ایام الشهور وجعل النصین مثلاً
للقدر وتقلبه باهل الدنیا وان
الانسان یلعب بما یرید والله
الحافظ الحظوظ لایاتی له ما یاتی
لغیره اذا اسعد
القدر وان الارزاق والحظوظ
فی هذه الدنیا لا تنال الا بالجد

(ص ۱۵۸)

کے مطابق اس کے بارہ برج اور مہینہ
کے دنوں کی تعداد کے مطابق تیس قمرے
بنائے اور دو نگینے بنائے، (گویا یہ کھیل)
تقدیر اور انقلاب روزگار کی مثال ہے
کہ جب انسان اسے کھیلتا ہے، (تو قضا
وقدر کی اعانت ومساعدت سے اس
کے ذریعہ اپنی مراد حاصل کر لیتا ہے)
ماہر اور ہوشیار آدمی کو بھی وہ چیز حاصل
نہیں ہوتی جو معمولی آدمی حاصل کر لیتا
ہے، بشرطیکہ قضا وقدر اس (معمولی
آدمی) کا ساتھ دے، روزی اور دنیا
کا حصہ کوشش ہی سے ملتا ہے،

ثم ملک زمانان بعد ابهود
فکان ملکهم من خمسین وماية
سنة وزمان سیرو اخبار و
حروب مع ملوک فارس وملوک

باہود کے بعد زمانہ تخت سلطنت
پر بیٹھا، اور تقریباً ۱۵۰ برس تک اس کی
حکومت رہی، زمانہ کے مختلف واقعات
ہیں، فارس اور چین کے بادشاہوں سے
اس کی لڑائیاں رہیں، ان میں سے بعض

الصین قد انتینا علی الخبر منها
فیما سلف من کتبنا ثم ملک بعده

مشہور لڑائیوں کا حال ہم اس سے پہلے

سلہ فی نسخة دارا،

Marfat.com

فورر وهو الذی واقعه الاسکندر
فقتله مبارزة فکان ملک فور
الی ان قتل اربعین ومائة سنة

کی بعض کتابوں میں بیان کر چکے ہیں،
اس کے بعد فور بادشاہ ہوا، اس کے اور
سکندر کے درمیان لڑائی ہوئی تھی، اور
سکندر نے اسے قتل کر دیا تھا، اس کی
سلطنت کا زمانہ ۱۴۰ برس تک رہا،

ثم ملک بعده دبشلیم و
هو الواضع لکتاب کلیله و
دمنه الذی نقله ابن المقفع
وقد صنف سهل بن هرون
للمامون کتابا ترجمه بکتاب
ثعلبة وعفرة یعارض فیه
کتاب کلیله ودمنه فی ابوابه
وامثاله یزید علیه فی حسن
نظمه وکان ملکه مایة وعشر
سنین وقیل غیر ذلک،

پھر دبشلیم کا زمانہ آیا، اور اسی نے
کلیلہ ودمنہ تیار کرائی تھی، جس کا ابن
مقفع نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، اور
سہل بن ہارون نے مامون کے لئے ثعلبہ
وعفرہ کے نام سے اس کے جواب میں
ایک کتاب لکھی تھی، جس میں کلیلہ و
دمنہ کے ابواب اور ان کی مثالوں
کا مقابلہ کیا گیا تھا، یہ کتاب حسن ترتیب
میں کلیلہ ودمنہ سے بہتر ہے، اس کی
حکومت ۱۱۰ سال رہی، اس بارہ میں
بیانات مختلف ہیں،

ثم ملک بعده بلهیت و
صنعت فی ایامه الشطرنج فقضی

پھر بلہیت بادشاہ ہوا، اس کے
زمانہ میں شطرنج کی ایجاد ہوئی، نرد

ثعلبہ وفی نسخة بقلة (عفرہ)،

Marfat.com

يلعبها على النرد بين و بين الظفر
الذى ينا له الحاذر والنكبة
التى تلحق الجاهل وحسب حسابها
ورتب لذلك كتابا يعرف بطريق
جنكا يند[1] اولونه بينهو و لعب
بالشطرنج مع حكمائه وجعلها
مصورة تماثيل مشكلة على
صور الناطقين وغيرهم من
الحيوان ممثالين بناطق و
جعلهم درجات ومراتب
مثل الشاه بالمدبر الرئيس
وكذلك ما يليها من القطع و
اقام لذلك امثالا لاجسام
العلوية التى هى الاجسام السماوية
من السبعة والاثنى عشر وافرد
كل قطعة منها بكوكب وجعلها

کھیلنے والوں کے نظریہ کی مخالفت کی
گئی، اور کوشش اور تدبیر کرنے والوں
کی کامیابی اور جاہلوں کی نامرادی
دکھائی گئی ہے، اس کا ایک خاص حساب
بنایا گیا، اور اس پر ایک کتاب لکھی گئی،
جو "جنکا کے طریقے" کے نام سے مشہور اور
ان کے یہاں متداول اور رائج ہے[2]
اس نے اپنے حکماء اور فلاسفہ کے ساتھ
اس کھیل میں حصہ لیا، اور اسے ناطق
وغیر ناطق حیوانات کی شکلوں پر بنایا
اور اُن کے درجات اور مراتب قائم
کئے، بادشاہ کی مثال منتظم رئیس کی
ہے، اسی طرح اور خانوں کی بھی مثالیں
ہیں، اس کے لئے اس نے اجسام علویہ
یعنی سات سیاروں، بارہ برجوں اور
اجسام سماویہ کی مثالیں دی ہیں،

---

[1] وفی نسخة بطرق الحکما" واظنه الصواب (ض) [2] دوسرے نسخہ میں اس کا نام "طریق حکما یعنی حکما کے طریقے" لکھا ہے، اور غالباً وہی درست ہے [3] ناطق یعنی بولنے والے انسان اور غیر ناطق یعنی نہ بولنے والے، مراد جانوروں سے ہے،

Marfat.com

ضابطة للملكة وللهند فی الشطرنج سریرونه فی تضاعیف حسابها.....

..... فكان ملک بلهيت الى ان هلک ثمانين سنة وفی بعض النسخ اندملک سنة ثم ملک بعده كورش

فاحدث للهند آراء فی الديانات على حساب ما رأى من صلاح الوقت وما يحمله من التكليف اهل العصر وخرج من مذهب من سلف وكان فی مملكته وعصره سندباد وله كتاب الوزراء السبعة والمعلم والغلام

امراة الملک وهو الكتاب المترجم بكتاب السندباد وعمل فی خزانته

ضابطہ للملکۃ وللھند فی الشطرنج سریرونہ فی تضاعیف حسابھا.....

اور اس کا ہر خانہ الگ الگ ستارے کے لئے ہے اور اس نقشہ کو مملکت کے لئے ضابطہ قرار دیا، ہے، اور شطرنج کے کھیل میں ہند و ستانیوں کے بہاں بڑے راز ہیں، جن کو وہ حساب کی تضیف کے کام میں لاتے ہیں.....

..... فكان ملک بلهيت الى ان هلک ثمانين سنة وفی بعض النسخ اندملک

..... بلہیت کی حکومت ۸۰ برس اور بعض نسخوں کے اعتبار سے ۱۳۰ برس رہی،

ثم ملک بعده كورش

راجہ بلہیت کے بعد کورش راجہ ہوا

فاحدث للهند آراء فی الديانات على حساب ما رأى من صلاح الوقت وما يحمله من التكليف اهل العصر وخرج من مذهب من سلف وكان فی مملكته وعصره سندباد وله كتاب الوزراء السبعة والمعلم والغلام

اور اس نے زمانہ کی مصلحت کے مطابق اپنے زمانہ کے آدمیوں کے تحمل و برداشت کی مناسبت سے مذہب میں ترمیم و اصلاح کی اور اپنے اسلاف کا مذہب ترک کر دیا، اس راجہ کے ملک اور اس کے زمانہ میں سندباد حکیم گذرا ہے جس کی کتاب میں سات وزیروں، ایک استاد، ایک لڑکے، اور ایک

امراة الملک وهو الكتاب المترجم بكتاب السندباد وعمل فی خزانته

رانی کا قصہ ہے، اس کا ترجمہ ہو چکا ہے

، وفی بعض النسخ "كورس"

Marfat.com

هذا الملک الکتاب الاعظم فی
معرفۃ العلل والادواء والعلاجات
وشکلت الحشائش وصورت فکان
ملک هذا الملک الی ان هلک
عشرین ومائۃ سنۃ فلما هلک
اختلفت الهند فی آرائها فتخزبت
الاحزاب وقبیلت الاجیال و
انفرد کل رئیس بناحیۃ فتملک
علی ارض السند ملک وتملک
علی ارض القنوج ملک وعلی
ارض القشمیر ملک وتملک علی
مدینۃ المانکیر وهی الجوزجۃ
الکبری ملک یسمی البلهری وهو
اوّل ملک من ملوکهم یسمی بالبلهری

اسی راجہ کے کتبخانہ میں بیماریوں اور دواؤں
علاج کی پہچان کے لئے ایک کتاب تیار
کی گئی، جس میں جڑی بوٹیوں کی تصویریں
بنائی گئیں اسکی حکومت ۱۲۰ سال تک رہی اسکی
موت کے بعد ہندوؤں میں اسکی رایوں کے
بارہ میں اختلاف پیدا ہوگیا، اور وہ
مختلف جماعتوں اور گروہوں میں
بٹ گئے، اور ہر علاقہ کا حاکم اپنی جگہ
خود مختار ہوگیا، چنانچہ سندھ، قنوج[1]
اور کشمیر ہر ریاست میں الگ الگ خود
مختار راجہ ہوگئے، اور مانگیر بھی ایک
راجہ جو بلہرا کے نام سے موسوم ہے، قابض
ہوگیا، یہ ایک بڑا ملک ہے، یہ پہلا راجہ
تھا جس کا نام بلہرا پڑا، اس کے بعد جو

---

[1] ہندوستان کے مشہور شہر قنوج جو اودھ میں واقع ہے اسکو چھوڑ کر سندھ اور پنجاب کی سرحد کے پاس بھی اس نام سے ایک علاقہ آباد تھا، جس کا عرب سیاحوں نے بکثرت ذکر کیا ہے، یہاں کے راجاؤں کو بؤرہ (بھوج راجہ) کہا جاتا تھا، ۳۰۰ھ ہجری کے بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا تھا، مسعودی نے بھی اسی قنوج کا ذکر کیا ہے، اور اس کے زمانہ میں یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں تھا، ملتان سے ملحق تھا،

Marfat.com

فصارت سلطنة طرى بعده من المدرك فى هذه الحوزة الى وقتنا هذا وهو سنة اثنين وثلثين وثلثمائة،

وارض الهند ارض واسعة فى البر والبحر والجبال وملكهم متصل بملك الزابج وهى دار مملكة المهراج ملك الجزائر هذه المملكة وبين مملكة الهند والصين وتضاف الى الهند والهند متصلة مما يلى الجبال بارض خراسان والسند الى ارض التبت وبين هذه الممالك تباين حروب ولغاتهم مختلفة وآراؤهم غير متفقة والاكثر منهم يقول بالتناسخ وتنقل الارواح على حسب ما قد منا آنفا و الهند فى عقولهم وسياساتهم

بھی اس علاقہ کا راجہ ہوتا، اس کا یہی لقب ہوتا تھا، اور ہمارے زمانہ یعنی ۳۳۲ھ تک یہی دستور ہے،

ہندوستان ایک بڑا اور وسیع ملک ہے، وہ خشکی تری اور پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے، یہ ملک جاوہ کی سلطنت سے ملا ہوا ہے، اور جاوہ جزیروں کے راجہ مہراج کا پایہ تخت اور ہند وچین کی سلطنتوں کے درمیان حد فاصل ہے اور یہ بھی ہندوستان میں شمار ہوتا ہے[1]، دوسری طرف یہ ملک خراسان اور سندھ سے تبت تک چلے آنے والے پہاڑوں سے متصل ہے ان ملکوں کے درمیان اختلافات ہیں اور باہم لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی زبانیں اور خیالات جدا جدا ہیں عموماً لوگ تناسخ (اواگون) اور جیسا کہ

---

[1] یہ بیان کا مال ہے،

وحكمهم وحكمة امزجتهم[1]

الوانهم بخلاف سائر السودان

من الزنج والدمادم وسائر

الاجناس،

(ص ۱۱۳)

والهند لا تملك الملك عليها

حتى يبلغ من عمرها اربعين سنة

ولا تتعاد ملوكها وتظهر اعوامهم

الا في كل برهة من الزمان معلومة

ويكون ظهورها التظلم في امور

الرعية لان في نظرها العوارض

الى ملوكهم دائما استقلالا لعيبتها

واستخفافا بجحتها.....

ہندوستانی پیدائشی ہیں کہ

سے پہلے کسی کو اپنا بادشاہ نہیں بناتے

عوام کے سامنے ظاہر ہوں اور نہ

اوقات میں تھوڑی دیر کے لئے

ہیں، وہ بھی بیماری کے

کرنے کے لئے ان کا نکلنا ہوتا ہے

بادشاہ پر عوام کے

تو اس کی پیشانی پر

دنیا میں بیک وقت

---

[1] یعنی مرنے کے بعد وہیں دوسری شکل اختیار کر لیتی ہیں، یعنی یہی آواگون کا عقیدہ۔ مصنف

بعد مصنف نے لنکا کا وہ مشہور واقعہ نقل کیا ہے کہ راون سیتا کو

ہیں اس طرح ٹاکر پہ سے شہر کا گشت کراتے ہیں کہ

کے ساتھ اس کا سر صاف کرتی اور جھاڑتی پونچھتی جاتی ہے

Marfat.com

ذلك ملك في اكثر اهل الهند
يسلك سبيل خاص يذكر
وفي يرونه في المستقبل و
الملك مقصور في اهل بيت
لا ينتقل عنهم الى غيرهم و
كذلك بيت الوزراء والقضاة
وسائر اهل المراتب لا تغير و
لا تبدل۔

اور لشکاوان کی طرح) مستقبل کے
خاص اغراض و مقاصد کے لئے یہی
طریقہ[1] اکثر ہندوستانی اپنے راجاؤں
اور بڑے لوگوں کے ساتھ اختیار
کرتے ہیں، ہندوستان میں سلطنت و
حکومت موروثی اور ایک گھرانے میں
محصور رہتی ہے، اور کسی دوسرے گھرانے
میں نہیں منتقل ہو سکتی، یہی حال وزیروں،
قاضیوں، اور دوسرے عہدوں اور
پیشہ والوں کا بھی ہے کہ یہ سب ایک
مخصوص خاندان میں محدود ہوتے ہیں
اور اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوتا،

والهند تمنع من شرب

ہندو شراب نہیں پیتے، اور شراب

(بقیہ حاشیہ ۲۴۲) کو نہیں چھوڑا جس کے احکام و فرامین کل تک تم پر نافذ ہوتے تھے، اس لئے تم لوگ بیوی زندگی کے فریب میں نہ پڑو، اس کے بعد جسم کے چار ٹکڑے کئے جاتے..... اور صندل کاٹھ اور دوسری خوشبودار چیزیں فراہم کر کے آگ میں اسے پھونک دیا جاتا ہے اور راکھ ہوا میں اڑا دی جاتی ہے، اور آخر میں جیسا کہ بعد میں نقل کیا گیا لکھا ہے کہ یہ طریقہ ہندوستان میں بھی رائج ہے، [1] اس طریقہ سے مراد وہ طریقہ مراد ہے جو ابھی ابھی حاشیہ ۱ میں تحریر کیا گیا ہے،

Marfat.com

الشراب وتعيب شاربه لاعلى
طريقة التدين لكن تنزها عن
ان يوردوا على عقولهم ما يغشيها
ويزيلها عما وضعت له فيهم
فاذا صحى عند هم عن ملك من
ملوكهم شربه استحق الخلع عن
ملكه اذ كان لا يتاتى له التدبر
والسياسة مع الاختلاط ربما
يسمعون السماع والملاهي و
لبعض ضروب من الآلات مطربة
تشغل في الناس اغلاطا عديدة
من ضحك وبكاء وربما يسقطون
الجواري فيطرب بعض القوم
فيطرب الرجال لطرب الجواري
وللهند سياسات كثيرة قد
اتينا على كثير من اخبارهم
سيرهم في كتابنا في اخبار الزمان
والاوسط وتمادن كر في هذا الكتاب

شراب سے پرہیز کرتے ہیں کہ وہ عقل
کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر
بنا دیتی ہے، اور جب انہیں کسی بادشاہ
کے متعلق یقین سے معلوم ہو جاتا ہے
کہ وہ شراب پیتا ہے تو اسے معزول
کر دیئے جانے کا مستحق سمجھا جاتا ہے کیونکہ
حواس میں فتور آجانے کے بعد وہ تدبر
و سیاست نہیں برت سکتا۔ ہندوستانی
کبھی کبھی گانا بھی سنتے ہیں، اور تفریحاً
اور موسیقی سے بھی دلچسپی لیتے ہیں، ان کے
یہاں طرح طرح کے آلات طرب ہیں
جو لوگوں میں ہنسنے اور رونے کی متعدد
کیفیتیں پیدا کر دیتے ہیں، اور ان
وہ نوجوان رنڈیوں کو شراب پلاتے
ہیں جو اُن کے ناچنے اور گانے کی
جس سے اُن میں

ملہ ہندوستان والوں کی موسیقی سے دلچسپی کا حال باحتیاط بھی بیان کیا ہے۔

Marfat.com

ملخص طريف اخبار ملوك الهند
والعجيب من سيرهم،

وما كان يليهم في صدر
الزمان ان ملكا من ملوك القمار
من الهند من هذه المملكة
والصقع من ارض القندهل
العود القماري، واليها يضاف
وليس هذه البلاد جزيرة من
جزائر البحر بل هي شاطئ بحر
وليس في كثير من ممالك
الهند اكثر عددا من رجالهم
ولا اطيب رائحة من افواههم

پیدا ہوتا ہے، ہندوستانیوں کی سیاست
فراست کے بے شمار واقعات ہیں ان
میں سے بہت سے واقعات کا ہم اپنی
کتاب "اخبار الزمان والاوسط" میں ذکر
کر چکے ہیں، اور اس کتاب میں تو ہم نے
صرف ہندوستانی بادشاہوں کے ابتدائی
زمانہ کے کچھ عجیب حالات اور ان کی
سیرت کے انوکھے واقعات پر اکتفا کی
اگلے زمانہ میں ہندوستان کے صوبہ
قمار کا ایک راجہ تھا، اس علاقہ سے
عود قماری باہر بھیجی جاتی ہے، جو اسی
کی طرف منسوب ہے، یہ علاقہ بحر
ہندی جزیرہ نہیں ہے لیکن ہند
کا ساحل اور پہاڑی علاقہ ہے،

اور ہندوستان کی اکثر سلطنتوں
سے ان کی آبادی زیادہ ہے اور
مسلمانوں کی طرح چونکہ یہ لوگ

(٢٠٠ - ٢٠٩ هـ - ٨١٥ - ٨٢٤ م)

حاشیہ کتاب کا نام ہے کتاب الاوسط کا پہلے ذکر ہو چکا ہے، اخبار الزمان بھی اسکی مشہور تصنیف ہے گذشتہ قوموں اور ملک برباد شدہ

لاستعمالهم السواک کالستعمال
اهل ملة الاسلام لذلک و
کذلک یرون تحریم الزنا من
من بین الهند ویجتنبون کثیر
من المقاذورات ویجتنبون
الانبذة .....
.....
والکثرة هم رجالة لکثرة الجبال
فی بلادهم وقلة دیة وقلة
السهولة والانجاد، (ص۱۱۱)
وبلد قمار هذا هو بلاد
مملکة المهراج ملک الجزائر
کالزابج وکلته وسرندیب و
غیرها فذکروا انه تعدد الملک
علی بلاد القمار فی قدیم الایام
حدث متسرع وانه جلس
یوما فی قصره علی سریر ملکه
وهو مشرف علی نهر عظیم

مسواک کرنے [illegible]
منہ کا مزہ خوشگوار رہتا ہے، اسی
طرح تمام ہندوستانیوں کے مقابلہ
میں یہ لوگ زنا کو حرام سمجھتے ہیں، اور
اکثر گندگیوں اور مکروہات حتی کہ نبیذ
وغیرہ سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔۔۔۔۔
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور یہاں پہاڑوں، وادیوں، ٹیلوں اور شوار
گذار راہوں کا جال بچھا ہے، اس لئے
اکثر لوگ پیدل ہی چلتے ہیں۔
اور قمار کا ملک جزائر جاوہ کلہ بار اور
لنکا وغیرہ کے مہراج کی سلطنت کے مقابل
واقع ہے، لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
قدیم زمانہ میں راجہ قمار پر ایک فوجی بغاوت
طاری ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ ایک
دن اپنے محل کے اندر تخت سلطنت پر بیٹھا
ہوا ایک بڑے دریا کا نظارہ کر رہا تھا
جس میں دجلہ اور فرات کا پانی

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲۵) استوں کا تذکرہ ہے، مسعودی نے اکثر اپنی تاریخ میں اسکی [illegible]

Marfat.com

يجري الماء العذب كجلة والفرات
وبين القصر والبحر مسيرة يوم
وذكر له بين يديه اذ قال الوزير
وقد جرى ذكر مملكة الممراج و
وجلالتها وكثرة عمارتها وما
يليها من الجزائر في نفسي شهوة
كنت احب بلوغها فقال له الوزير
وكان ناصحا وقد علم السريرة
منه وما هي ايها الملك فقال
كنت احب ان ارى سرير
الممراج ملك الزابج في طشت
بين يدي فعلم الوزير ان الحسد
اثار هذا الفكر في نفسه فقال
هذا بباله فقال ايها الملك
ما كنت اظن ان يحدث الملك
نفسه بهذا اذ لم يجر بيننا و
بين هؤلاء القوم في قديم
الزمان وحديثه ترة ولا ارانيا
منهم سوء وهي في جزائنا منه

اور شیریں پانی بہتا تھا، محل اور سمندر کے
درمیان ایک دن کی مسافت کا فاصلہ تھا،
اس وقت اس کا ذکر بھی سامنے آگیا تھا،
اور جاوہ کے مہراج کی سلطنت، اس کی
شوکت و عظمت، آبادی کی کثرت، اور
اس کے ماتحت جزیروں کا تذکرہ ہو رہا
تھا کہ راجہ نے اپنے وزیر سے کہا میرے
دل میں ایک ارمان پیدا ہوا ہے، اور
اسے میں پورا کرنا چاہتا ہوں، وزیر نے
کہا بادشاہ سلامت وہ آرزو کیا ہے،
وزیر راجہ کا نہایت خیر خواہ اور ہمدرد
تھا، اور اس کی جلد بازی سے واقف
تھا، راجہ نے کہا میری خواہش ہے کہ
جاوہ کے بادشاہ مہراج کا سر اپنے سامنے
ایک طشت میں دیکھوں وزیر فوراً سمجھ گیا
کہ محض رشک و حسد کی وجہ سے اس کے
دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا اس نے عرض کی
کہ میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ حضور
کے دل میں اس طرح کا بھی خیال آسکتا ہے،

Marfat.com

غير مجاورين لنا في ارضنا ولا
طامعين في ملكنا وبين مملكة القمار
ومملكة المهراج عشرة ايام
الى عشرين يوما عرضا في البحر ثم
قال الوزير ليس ينبغي للملك ان
يقف على هذا احد ولا يعيد الملك
فيه قولا فغضب ولم يسمع من
الناصح فاذاع ذلك لقواده ومن
كان بحضرته من وجوه اصحابه
فنقله الالسن حتى شاع واتصل
بالمهراج وكان جزلا متحنكا قد
بلغ في السن مبلغا متوسطا فدعا
وزيره واخبره بما اتصل به وقال
له انه ليس ينبغي مع ما قد شاع
من امر هذا الجاهل وتمنيه ما
تمنا يحدثه وغرته في
انتشار ذلك من قوله ان يملك
عليه فان ذلك مما يقدح في
الملك ويضع منه وا

کیونکہ ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان
پرانے اور نئے کسی نے زمین بھی کوئی دشمنی کی
بات نہیں تھی، اور نہ انھوں نے ہمارے
ساتھ کوئی برائی کی، وہ لوگ تو دو ماہ کے
جزیروں میں ہم سے بہت دور رہتے ہیں،
انھوں نے ہمارے ملک کو کبھی طمع کی نظر سے
نہیں دیکھا، قمار کی حکومت اور مہراج کی
سلطنت میں سمندر کی راہ سے دس سے لیکر
بیس دن کا فاصلہ ہے، حضور کو چاہیئے کہ
اس ارادہ سے کسی شخص کو مطلع نہ ہونے
دیں، اور نہ دوبارہ تذکرہ فرمائیں، یہ
سُن کر راجہ بہت برہم ہوا اور اپنے ناصح
مشفق کی ایک بات نہ سُنی، اور اپنے
فوجی افسروں، اور معزز درباریوں میں یہ
بات پھیلا دی، یہاں تک کہ عام زبانوں
پر اس کا چرچا ہونے لگا، اور شدہ شدہ
یہ خبر مہراج تک پہونچ گئی، وہ بڑا
صائب الرائے، تجربہ کار اور پختہ عمر کا
تھا، اس نے اپنے وزیر کو بلا کر خفگی

Marfat.com

ماجری بینهما وانّ یعد له الف
مرکب من اوسط المراکب بآلتها
ویندب لکل مرکب منها من
جملة السّلاح وبرهة الرّجال
ما یستقل به واظهر انه یرید
التفرج والتنزه فی جزائر مملکته
وکتب الی الملوک الذین فی
هذه الجزائر وهم فی طاعته
وجملته بما عزم علیه من
زیادتهم والتنزه فی جزائرهم
حتی شاع ذالك،

(ص ۱۷۲، ۱۷۳)

وتاهب ملک کل جزیرة بما یصلح
.....
.....

اور کہا کہ اب جب کہ اس جانب کی بات
اور اس کی آرزو اس کی ناتجربہ کاری
اور سادہ لوحی کی وجہ سے اس قدر عام
ہو چکی ہے، تو اس کی طرف سے خاموشی
اختیار کر لینا سلطنت میں کمزوری کا سبب
ہوگا، اور وزیر کو یہ گفتگو راز میں رکھنے
کا حکم دیا، اور ہدایت کی کہ اوسط درجہ
کی ایک ہزار کشتیاں ضروری آلات کے
ساتھ فراہم کی جائیں اور ہر کشتی اسلحوں
اور نبرد آزما بہادروں سے لیس کی جائے،
ظاہر یہ کیا جائے کہ راجہ اپنی سلطنت کے
جزیروں میں سیر و تفریح کے لئے جا رہا
ہے، اور اپنے ماتحت اور تابع فرمان جزیرہ
کے حاکموں کو بھی ان کی ملاقات اور سیر و
تفریح کے لئے سفر کے ارادہ سے مطلع کر دیا
اور اس کا شہرہ عام ہو گیا

اور ہر جزیرہ کے حاکم راجہ کی پیرائی کیلئے اس کے
شایانِ شان سامان کے ساتھ تیار
ہو گیا جب یہ سارے انتظامات مکمل ہو گئے

للهراج فلما استمت امورہ وانتظمت
شئونہ دخل المراکب وعبر بها
وبالجیش الی مملکة القمار فلم
یشعر ملک القمار حتی هجم علی
الوادی المفضی الی دار ملک القمار
وطرح رجاله واخذ قواده علی
سبیل غرة واحتوی علی دار
مملکته وصار اهل مملکته بین یدیه
قام بالنداء بالامان وقعد علی
السریر الذی کان یجلس علیه
ملک القمار وقد اخذ اسیرا
فاحضره واحضر وزیره وقال
للملک ما املک علی تمنی ما لیس فی
وسعك ولا لك فیه حظ ولکنه
ولا اوجبه سبب لیسهل السبیل
الیه فلم یجبه جوابا فقال له الملک
اما انک لو تمنیت شیئا معینه فانا
فاعله بک وارجع الی بلادی

تو فوجیں لے کر سمندر کو عبور کر کے دفعتہً
قمار کی حکومت میں پہونچ گیا، اور راجہ
قمار کو اس وقت اُس کی اطلاع ہوئی
جب وہ اس وادی پر حملہ کر چکا تھا جو
راجہ کے محل کی طرف جاتی ہے، چنانچہ
اس نے اس کے پہرہ داروں کو ہٹا کر اپنے
فوجی افسروں کو گرفتار کر لیا، اور پایۂ تخت
پر قابض اور راجہ قمار کے اہلِ ملک مہراج
کے سامنے حاضر ہو گئے، لیکن اس نے امن
عام کی منادی کرا دی، اور اسی تخت پر
بیٹھکر جس پر کبھی راجہ قمار بیٹھا کرتا تھا، مگر
اب قیدی تھا، اوس کو اور اس کے وزیر
کو طلب کیا، اور راجہ سے کہا تم نے ایسی
تمناؤں کی، جو تمہارے امکان سے باہر
تھی، اور اگر وہ تمہیں حاصل بھی ہو گئی
ہوتی تو بھی اس میں تمہارا کوئی حصہ
ہوتا، اور نہ اس سے تمہارے راستہ میں
کوئی سہولت پیدا ہوتی، راجہ کے ہاں

لا کذا فی الاصل،

من غيران امديد ي الى شئ من
بلادك عادك وجل لتكون عظة
لمن بعدك ولا يتجاوز كل قدر
ما قسم له وان يستغنم العافية
من وجد هاشم ضرب عنقه
واقبل على وزيره فقال جزيت
خيرا من وزير فقد صح عندي
انك اشرت على صاحبك بالراي
لو قبل منك فانظر من يصلح للملك
بعد هذا الجاهل فقمه مقامه
وانصرف من ساعته راجعا الى
بلاده من غيران يمد هو احد
من اصحابه يده الى شئ من
بلاد القمار فلما رجع الى مملكته
قعد على سرير ملكه واشرف
على غديره المعروف بلذيذ
بين الذهب والطشت بين
يديه وقيد راس ملك القمار
واحضر وجوه اهل مملكته وقعد

اس کا کوئی جواب نہ تھا، پھر مہراج نے
کہا تم نے میرا سر اپنے سامنے
طشت میں دیکھنے کی جو تمنا کی تھی، اگر
اس کے ساتھ اس کی بھی خواہش کی
ہوتی کہ میرے ملک پر قبضہ کر لو یا اس
میں کچھ فساد پیدا کرو تو میں بھی تمہارے
ساتھ اتنا ہی کر کے اپنے ملک واپس
چلا جاؤں گا، اور تیرے ملک کی چھوٹی
یا بڑی کسی چیز میں بھی ہاتھ نہ لگاؤں گا
تاکہ تمہارے بعد آنے والے کو اس سے
عبرت حاصل ہو، اور کوئی شخص اپنے
مقدر سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرے
اور جس کو عافیت نصیب ہے، اس کو
غنیمت سمجھے، اس کے بعد اس کی گردن
اڑا دی، اور اس کے وزیر کی طرف متوجہ
ہو کر اس سے کہا تجھے جزائے خیر عطا ہو
مجھے صحیح طریقے سے معلوم ہوا ہے کہ تم نے
اپنے مالک کو نیک مشورہ دیا تھا، لیکن
وہ اسے قبول کر لیتا اب تم غور کر کے جو

بخبره والسبب الذی حمله علی
ما اقدم علیه فدعا لک اهل
مملکته وجزوه خیرا ثم امر بالرأس
فغسل وطیب وجعله فی طرف
وردده الی الملک القائم بدله
القمار فکتب الیه ان الذی
حملنا علی فعلنا بصاحبک بغیه
علینا وتادیبنا لا مثاله وقد
بلغنا فیه ما اردناه ورأینا
برأسه الیک ازلا ادرک
لنا فی حبسه ولا فخر لما ظفرنا
به منه واتصل الخبر بملوک الهند

شخص حکومت کے لئے موزوں نظر آئے
اس کو اس کی جگہ مقرر کر دو، یہ ہدایت
دے کر وہ فوراً اپنے ملک واپس چلا
آیا، اور اس نے اور اس کے کسی ساتھی
نے قمار کی سلطنت کی کسی چیز میں کوئی
دست اندازی کی اور جب اپنے ملک
واپس آکر تختِ حکومت پر بیٹھا، اور اپنے
تالاب کی طرف جو غدیر ابن الذہب[1]
(سونے کی اینٹوں کا تالاب) کے نام
سے مشہور تھا، رُخ کیا، اور اس کے ساتھ
وہ طشت بھی موجود تھا جس میں قمار
کے راجہ کا سر تھا، اس وقت اس نے

---

[1] مسعودی نے غدیر ابن الذہب کی تشریح یہ کی ہے کہ مہراج کا محل ایک چھوٹے سے تالاب کے کنارے تھا اور تالاب ایک بڑے خلیج سے ملا ہوا تھا، خلیج میں مدوجزر کی وجہ سے تالاب میں بھی مدوجزر آتا رہتا تھا، روزانہ صبح کو بادشاہ کا وکیل اور خزانچی اس کے سامنے اسی تالاب میں سونے کی ایک اینٹ پھینکا کرتا، اینٹ کا بھی وزن نہیں معلوم مگر وہ چند منوں کی ہوتی تھی، سیلاب کے زمانہ میں وہ اینٹیں ڈوبی رہتی تھیں مگر خبر کے وقت نظر آنے لگتی تھیں، اور سورج کی روشنی میں جب چمکنے لگتی تھیں تو بڑا دلفریب منظر ہوتا تھا، راجہ اپنی تفریح کے اوقات میں اسی کی طرف رُخ کر کے بیٹھ جاتا تھا، اس بادشاہ کی زندگی بھر روزانہ ایسے ہی ہوتا رہا، اور کسی کو ایک اینٹ بھی اس میں سے نکالنے کی اجازت نہ تھی، اس کے انتقال

والصين فعظم المهراج في
اعينهم وصارت ملوك القمار
من بعد ذلك كلما اصبحت
قامت وحولت وجوهها نحو
بلاد الزابج فسجدت وكبرت
للمهراج تعظيما له، .....

(ص ۱۷۵)

اپنی مملکت کے سربرآوردہ لوگوں کو طلب
کر کے راجہ کا واقعہ اور اپنے اس اقدام
کے اسباب بیان کئے، یہ واقعات سن کر
لوگوں نے اس کے لئے جزائے خیر کی دعا
کی پھر مہراج نے راجہ قمار کا سر دھلوا کر
اس میں خوشبو لگوائی، اور اس کو ایک
برتن میں رکھ کر اس کے جانشین راجہ قمار
کے پاس بھیج دیا، اور اس کو لکھا کہ تمہارے
راجہ کی مخالفت و بغاوت نے ہم کو اس
اقدام کو مجبور کیا، تاکہ اس قسم کے دوسرے
لوگوں کو اس سے تنبیہ ہو جائے، اس
سے ہمارا جو مقصد تھا، وہ حاصل ہو گیا۔
اس لئے اس کا سر تمہارے پاس واپس
کر دینا مناسب معلوم ہوا کیونکہ اس کو
اپنے پاس رکھنے سے نہ ہماری کوئی ضرورت

(بقیہ حاشیہ ص ۲۵۲) کے بعد قائم مقام راجہ نے تمام فیلیں نکلوا کر شمار کیں، اور پھر سے شاہی خاندان والوں، خادموں، اور درباریوں میں تقسیم کر دیا، اور جو کچھ باقی بچا، اسے فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا،

(دیکھو مروج الذہب مسعودی ج ۱ ص ۵۸۰)

پوری ہوتی ہے، اور نہ ہمیں اس کامیابی
پر کسی طرح کا فخر ہے، اس واقعہ کی
خبر جب ہندوستان اور چین کے راجاؤں
کو ہوئی، تو ان کی نظروں میں مہراج
کی عظمت بہت بڑھ گئی، اس واقعہ کے
بعد سے قمار کے راجہ روزانہ صبح اٹھ کر
اپنا رُخ جاوہ کی طرف سجدہ کرنے اور
مہراج کی تعظیم بجا لانے لگے،

واعظم ملوک الهند، فی وقتنا
هذا البلهری صاحب مدینة المانکیر
واکثر ملوک الهند تتوجه فی
صلاتها نحوه وتصلی لرسله
اذا وردوا علیهم ویلی مملکة
البلهری ممالک کثیرة للهند،
(ص ۱۷۷)

ہمارے زمانہ میں ہندوستان کا سب
سے بڑا راجہ بلہرا ہے، جو سلطنت مانکیر
(مانگر) کا مالک ہے، اور اکثر ہندوستانی
راجہ اپنی عبادت میں اس کی جانب
رُخ کرتے ہیں، اور اس کے ایلچی جب
اُن کے درباروں میں پہونچتے ہیں تو
وہ کورنش بجا لاتے ہیں، بلہرا کی سلطنت
سے ملی ہوئی ہندوستان کی بہت سی
حکومتیں ہیں،

ومنهم ملوک فی الجبال لا بحر بهم
مثل الرای صاحب القشمیر وملک

ان میں بعض ایسے پہاڑی علاقوں
کے راجہ ہیں، جن کے ملک میں کوئی سمندر

الطاف وغيرذلك من ملوك
الهند وفيهم من لملكة برويجر
واما البلهرى فبين دار ملكه
وبين البحر مسيرة ثمانين فرسخا
سندية والفرسخ ثمانية اميل
وله جيوش وفيلة لا تدرك
كثرتها واكثر جيوشه رجالة
لان دار ملكه بين الجبال و
يناويه من ملوك الهند ممن
لا بحر له بؤورة صاحب مدينة قنوج
وهذا الاسم سمة لكل ملك يلى هذه
المملكة وله جيوش مرتبة على
الشمال والجنوب والصباء ولذلك
لانه من كل وجه من هذا الوجه
يلقاه ملك محارب له وسندكو
جملة من اخبار ملوك السند
..... وغيرهم من
ملوك الارض فيما يرد من هذا

نہیں مثلاً کشمیر کا حکمراں، راسی[1] کہن
کا راجہ اور ان کے علاوہ دوسرے
ہندوستانی راجہ ان میں بعض ایسے
راجہ بھی ہیں، جن کے ملک میں خشکی و
تری دونوں قسم کے علاقے ہیں، بلہرا
کی راجدھانی اور سمندر کے درمیان
سندھی فرسخ سے ۸۰ فرسخ کا فاصلہ
ہے، اور فرسخ ۸ میل کا ہوتا ہے، راجہ
بلہرا کے پاس بے شمار فوجیں اور ہاتھی
ہیں، مگر زیادہ تر فوجیں پیادہ ہیں،
اس لئے کہ یہ سلطنت پہاڑوں سے
گھری ہوتی ہے، اس سے فاصلے پر
ان راجاؤں میں جن کے ملک میں
سمندر نہیں ہے، قنوج کے راجہ ورہ
کی حکومت ہے، بورہ اس علاقہ کے
ہر راجہ کا لقب ہوتا ہے، راجہ بھوج
راج کی فوجیں ہر وقت شمال، جنوب
پورب اور پچھم ہر طرف، مرتب اور تعینات

[1] راسی نام ہے،

Marfat.com

الکتاب عند ذکرنا البحار وما
فیھا وما حولھا من العجائب و
الامم ومراتب الملوک فی
ذلک وان کنا قد اسلفنا ذلک
فیما مر من کتبنا وباللہ التوفیق
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ،
(ص ۸۰)

رہتی تھیں کیونکہ ان تمام سمتوں میں اس
سے جنگ کرنے والے راجہ رہتے ہیں گے
چل کر جہاں ہم اس کتاب میں سمندروں
اُن کے اندرونی اور گرد و پیش کے عجائبات
اور قوموں اور بادشاہوں کے درجات
ومراتب کا تذکرہ کریں گے، وہاں شہ
اور روے زمین کے دوسرے بادشاہوں
کا بھی تذکرہ کریں گے، اگرچہ اس سے
پہلے بھی ہم اپنی بعض کتابوں میں اُن
کا ذکر کر چکے ہیں، خدائے تعالیٰ کے
ہاتھ میں توفیق ہے،

الاقلیم الثانی السند والھند
والسودان لھم من البروج الجدی
ومن السبعۃ زحل، (ص ۱۸۱)
ومھران السند وجنجس و

ہفت اقالیم میں اقلیم دوم سندھ،
ہندوستان اور سوڈان پر مشتمل ہے ان
ملکوں کا برج جدی اور سیارہ[1] زحل ہے،
دریاے سندھ اور گنگا (بھی بڑے

---

[1] برج کی تشریح پہلے گذر چکی ہے، سیارہ اس جرم فلکی کو کہتے ہیں جو سورج کے گرد گردش کرے، زمانہ گذشتہ میں سات سیارے خیال کئے جاتے تھے، شمس[1] و قمر[2]، عطارد[3]، زحل[4]، مریخ[5]، زہرہ[6] اور مشتری[7] جدی جیسا کہ اصل ترجمہ ہی سے ظاہر ہے، ایک برج کا نام ہے، اور زحل بھی جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے ایک سیارہ کا نام جو سورج کے گرد پھرتا ہے،

Marfat.com

هو نهر عظيم بارض الهند،

(ص ۲۰۴)

وقد ذكر الجاحظ ان نهر
مهران السند من نيل مصر
واستدل على ذلك بوجود
التمساح فيه فلست ادرى
كيف وقع له هذا الدليل و
ذكر ذلك فى كتابه المترجم
بكتاب الامصار و عجائب
البلدان وهو كتاب فى نهاية
الحسن وان كان الرجل لم
يسلك البحار ولا اكثر الاسفار
ولا تقز الممالك والامصار
ولم يعلم ان مهران السند
يخرج من اعين مشهورة من
اعالى بلاد السند من ارض
قنوج من مملكة بوذرة وارض
قشمير والقندهار والطافن
حتى ينتهى الى بلاد المولتان

دریا ہے) اور گنگا ہندوستان کا بہت بڑا
دریا ہے،

جاحظ کا بیان ہے کہ دریائے سند
مصر کے دریائے نیل کی شاخ ہے اور
اس کی دلیل یہ دی ہے کہ اس میں بھی
مگرمچھ ہوتے ہیں، مگر میری سمجھ میں نہیں
آتا کہ یہ دلیل کس طرح اس کی نکلی
میں جنچی، جاحظ کا یہ بیان اس کی کتاب
الامصار وعجائب البلدان میں موجود
ہے، یہ بڑی عمدہ کتاب ہے، حالانکہ
جاحظ نے کبھی سمندروں کا سفر نہیں
کیا نہ زیادہ سیر وسیاحت کی، اور نہ
ملکوں اور شہروں میں قیام کیا، اس لئے
وہ یہ نہیں جانتا کہ دریائے سندھ، سند
کے بالائی علاقوں یعنی بھوج راج کی
سلطنت قنوج، کشمیر، قندھار، لکھن
وغیرہ کے مشہور چشموں سے نکلا ہے اور
ملتان تک چلا گیا ہے، یہاں اس کا
نام مہران پڑ گیا ہے، اور ملتان

Marfat.com

ومن هناك يسيى معدن الذهب والمولتان فوج الذهب وصاحب مملكة بلد المولتان رجل من قريش من ولد اسامة بن لوى بن غالب والقوافل الى خراسان تتصل من عنده وكان صاحب مملكة منصورة رجل من قريش من ولد هبار بن الاسود الملك فى هولاء وهلك صاحب المولتان متوارث قد يأتى من صدر الاسلام وثم بنية نصر المهران الى بلاد المنصورة ويصب الى نحو بلاد الديبل فى بحر الهند والملح كثيرة فى اجوان هذا البحر وهى الخلجانات كخليج صندابور من مملكة باغورة من ارض الهند وخلجان الزابج

سونے کی سرحد[1] کہلاتا ہے، ملتان کی سلطنت کا حکمراں قبیلۂ قریش کی ایک شاخ اسامہ بن لوی بن غالب کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، اور خراسان جانے والے قافلے اس کے یہاں سے گذرتے ہیں، منصورہ کا حاکم بھی قبیلۂ قریش کی ایک شاخ ہبار بن اسود کی نسل سے ہے، منصورہ اور ملتان دونوں علاقوں کے حاکم قدیم زمانہ سے جب اسلام یہاں شروع شروع آیا تھا، مورونی طور پر اُن کے حاکم ہوتے چلے آئے ہیں ملتان کے بعد دریائے شدھ منصورہ سے گذتا ہوا دیبل کے قریب سمندر میں گرتا ہے، اور گھڑیال تو اس سمندر کی تمام خلیجوں مثلاً باغورہ کی سلطنت میں صندابور اور سراج کی سلطنت میں جادہ اور اس کے ارض الہند و خلجان الزابج وغیرہ سب خلیجوں میں پائے جاتے ہیں

---

[1] اس کا سبب اکثر مورخین اور سیاحوں نے بیان کیا ہے، بلاذری کی فتوح البلدان میں بھی وہ گذر چکا ہے، (ض)

Marfat.com

من مملكة المهراج وكذلك فى
خلجانات الاغياب وهى اغياب تلى جزيرة
سرنديب والاغلب من حالها
كونها فى الماء العذب وماذكر
من خلجانات الهند فالاغلب من
امورها انها تكون عذبة
تصب مياه الامطار اليها
وكذلك نهر جنجس نهر الهند
مبدأه من جبال فى اقاصى
ارض الهند، متمايلى بلاد
الصين من نحو بلاد الطغزغز من
الترك ومقداره رجوعا الى
ان يصب فى البحر الحبشى متمايلى
ساحل الهند اربع مائة فرسخ

(ص ۲۰۴)

وتدور باحر الهند وهو الحبشى
وانه يمتد طوله من المغرب الى
الشرق من اقصى الحبش الى

اغیاب (سیلون) جزیرۂ لنکا کے قریب
واقع ہے، گھڑیال زیادہ تر میٹھے اور
شیریں پانی میں رہتا ہے، اس کے
قرین قیاس یہ ہے کہ جن ہندوستانی
خلیجوں کا ذکر کیا گیا ہے، ان سب کا
پانی شیریں ہوتا ہے کیونکہ بارش
کا پانی ان میں گرتا اور شامل ہوتا ہے
اسی طرح دریاے گنگا ہندوستان
کے آخری سرے کے پہاڑوں[1] سے جو
چین کے قریب ترکی قبیلہ تغزغز کی
سمت میں نکلا ہے، اس کے مخرج
سے لے کر اس کے مدخل تک جہاں
وہ بحر ہند میں گرتا ہے، ۴۰۰۰ فرسخ
کی مسافت ہے۔

بحر ہند (جو بحر حبشی کہلاتا ہے)
متعلق لوگوں نے اندازہ لگایا ہے کہ
مغرب سے مشرق تک اقصاے حبش

[1] یعنی سلسلۂ کوہ ہمالیہ

اقصی الهند والصین ثمانیة آلاف میل وعرضه الفان و سبع مائة وعرضه فی موضع اخر الف وتسعمائة میل وقد تتفاوت فی قلة العرض فی موضع دون موضع ویکثر وقد قیل فی طوله وعرضه غیر ما ذکرنا من الکثرة اعرضنا عن ذکره لعدم قیام الدلائل علی صحته عند اهل هذه الصناعة ۔ ولیس فی المعمور اعظم من هذا البحر..... ثم تیز مکران ثم ساحل السند وفیه مصب مهران وهو نهر السند علی حسب ما ذکرنا وهنالک مدینة الدیبل

سے اقصاے ہند وچین تک آٹھ ہزار میل لمبا اور ۲ ہزار سات سو میل چوڑا ہے لیکن بعض مقامات پر اس کی چوڑائی ایک ہزار نو سو میل ہے، مختلف مقامات پر اس کے عرض میں فرق ہے، یعنی اس کا عرض کہیں کم اور کہیں زیادہ ہے، اس کے طول وعرض کے متعلق اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں بھی کہی گئی ہیں، مگر اس فن کے ماہرین کے نزدیک ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں ہے، اس لئے ہم نے ان کا کوئی ذکر نہیں کیا، اور دنیا میں اس سے بڑا[1] کوئی سمندر نہیں،

کمران کے بعد سمندر کے کنارے تیز کمران اور پھر ساحل سندھ پڑتا ہے، اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے، یہیں دریاے سندھ آکر گرتا ہے، اور یہیں

---

[1] یہ بیان اس زمانہ کے علم کے اعتبار سے ہے، مسعودی نے اس کے بعد اس سمندر کے متعلق بعض عجیب عجیب باتیں، اور اس کی بڑی بڑی مچھلیوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اسے قلم انداز کر دینا ہی مناسب معلوم ہوا، (رض)

Marfat.com

به يتصل ساحل الهند الى
بلاد بروض واليها يضاف القنا
البروضي ثم يتصل الى ارض
الصين ساحلا واحداً عامراً
وغامراً ويقابل ماذكرنا من
مبدا ساحل فارس ومكران
والسند بلاد البحرين وجزائر
قطر وشط بني جذيمة، وبلاد
عمان وارض المهرة الى ارض
راس الجحمة من ارض الشحر و
والاحقاف وفيه جزائر كثيرة
.....
وفيها مغاص لولؤ، وهو
اللؤلؤ المعروف بالخارکی،
(ص ۲۳۹)

دیبل کا شہر ہے جس سے ہندوستان کا ساحل
ملا ہوا ہے جو بھروچ کے علاقہ تک چلا
گیا ہے اور بھروچ کی طرف بھروچی نیز
منسوب ہیں، اور یہی ساحل آبادی اور
ویرانہ سے گذرتا ہوا چین تک چلا گیا ہے
فارس، مکران، اور سندھ وغیرہ کے ساحل
کے مقابلہ میں بحرین، جزائر قطر، ساحل
بنی جذیمہ، عمان، مہرہ سے راس الجحمہ[1] تک
جس میں شحر و احقاف واقع ہیں، بڑے
ہیں، اور اس میں بہت سارے جزائر
ہیں،.....
ان جزیروں کے سمندر کی گہرائی میں
موتی ہوتے ہیں، جو خارکی لولو کے نام
سے مشہور ہیں،

---

[1] مسعودی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ راس الجحمہ یمن سے ملے ہوئے ایک پہاڑ کا نام ہے، (ض)

[2] یہ دراصل بعض قبیلوں کے نام تھے، جو اسی کی نسبت سے ان مقامات کے نام ہو گئے ہیں، (ض)

[3] جزیرۂ خارک کی طرف یہ موتی منسوب ہیں، یہ جزیرہ نہایت آباد و شاداب، یہاں باغوں کی

فهذا بحر الصين والهند وفارس
وعمان والبصرة والبحرين واليمن
والحبشة والحجاز والقلزم و
والزنج والسند ومن فى جزائره
ومن قد احاط به من الامم
الكثيرة التى لا يعلم وصفهم
وعددهم الا من خلقهم و
لكل قطعة منهم اسم يفرده
والماء واحد متصل غير منفصل

وفى هذا البحر مغاصات الدر
واللؤلؤ منه العقيق والمادنج ٤
وهو نوع من البرام[1]
وانواع الياقوت والالماس و
وسنباذج وفيه معادن ذهب
وفضة بحر بلاد كلة وسريكاد

یہ سمندر چین، ہندوستان، فارس
عمان، بصرہ، بحرین، یمن، حبشہ، حجاز،
قلزم، حابش، سندھ جتنے جزیرے ہیں،
جن بے شمار قوموں کو گھیرے ہوئے ہے،
ان کی تعداد خدا ہی کو معلوم ہے۔ یہ
سمندر ایک ہی ہے لیکن مختلف خطوں
کے لحاظ سے اس کے جدا جدا نام ہیں
ان سب کا پانی ایک اور ایک دوسرے
سے ملا ہوا ہے۔
سمندر کی گہرائی میں چھوٹے بڑے
چمکدار موتی عقیق، مادنج (جو برام کی
کی قسم ہے ؟) طرح طرح کے یاقوت،
الماس، سنباذج وغیرہ کو غوطہ لگا کر
نکالنے کی جگہیں پائی جاتی ہیں سونے
چاندی کی کانیں کلہ اور لنکا کے علاوہ یہاں

(بقیہ حاشیہ ص ٢٦١)

کثرت اور اس کے سمندر میں غوطہ لگا کر موتی نکالنے کی جگہیں ہیں، اس کا رقبہ ١٢ میل ہے۔

(دیکھو نہایۃ الارب فی فنون الادب للنویری ج ١ ص ٣٥)

[1] وفی نسخۃ والبادیج [2] وفی نسخۃ من البجادی،

Marfat.com

حوله معادن حديد عمانى بلد — کی طرف ہیں، اور اس کے گرد و کران کے

کومان وفخاس بارض عمان وفيه — قریب لوہے کی اور عمان میں تانبے کی کانیں

انواع الطيب والادوية والعنبر — ہیں، اسی ساحلی علاقے میں عمدہ قسم کی

وانواع الادوية والعقاقير الساج — خوشبودار چیزیں عنبر، قسم قسم کی دوائیں

والخشب المعروف بالدارصيني[1] — جڑی بوٹیاں، ساگوان، دارچینی نامی

والقنا والخيزران ..... و — لکڑی، نیزے اور بید وغیرہ پائے جاتے

رياح ماوصفنا من قطعه التي — ہیں، ..... ان تمام خطوں کی آب

تدعى كل واحد منها بحرا كقولنا — ہوا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، اور جن کے

بحر فارس وبحر اليمن وبحر — سمندر مختلف ناموں سے موسوم ہیں،

القلزم وبحر الحبش وبحر الزنج — جیسے بحرِ فارس، بحرِ یمن، بحرِ قلزم، بحر

وبحر السند وبحر الهند وبحر — حبش، بحر سندھ، بحر ہند، بحر کلہ، بحر

كله وبحر الزابج وبحر الصين — جاوہ اور بحر چین وغیرہ ایک دوسرے

فمختلفة، .... — سے مختلف ہیں،

وكل من يركب هذا البحر — اور جو لوگ اس سمندر کا سفر کرتے

من الناس رياح يعرفونها في — ہیں، وہ اس کی مختلف ہواؤں اور

اوقات تكون منها مهابها قد — اُن کے چلنے کے اوقات سے واقف ہوتے

علم ذلك بالعادات وطول التجارب — ہیں، اور اس کا علم طویل تجربوں سے

يتوارثون علم ذلك قولا وعملا — حاصل ہوا، پھر لوگ موروثی طور پر قولاً

---

[1] وفی نسخة بالزدا بجی،

ولهم فيها دلائل وعلامات يعملون بها في ابان هيجانه و احوال ركوده وثورانه و هذا فيما سمينا من البحر الحبشي

وعملًا اس سے واقف ہو گئے، اس کے متعلق اُن کے پاس دلیلیں اور علامتیں ہیں، جن کے مطابق سمندر کے ہیجان اور اس کے سکون کے وقت عمل کرتے ہیں، یہ اس سمندر کا حال ہے جسے ہم بحر حبش کہتے ہیں،

(ص ۲۴۴)

ورأيت ببلاد كنباية من ارض الهند وهي المدينة التي يضاف اليها النعال الكنبايتية الصارية وفيها تعمل وما يليها من المدن مثل مدينة سندان وسوفارة وكان دخولي لها سنة ثلث وثلثماية والملك يومئذ بانيا وكان برهمانيا من قبل البلهري صاحب المانكير، وكان لبانيا هذا عناية بالمناظرة ومع من يرد الى بلده

میں نے ہندوستان کے شہر کھمبایت میں دیکھا اور یہی وہ شہر ہے، جس کی طرف کھمبایتی جوتے منسوب ہیں، جو یہاں اور اس کے قریب سندان اور سوپارہ وغیرہ شہروں میں بنتے ہیں، میں کھمبایت ۳۰۳ھ میں گیا تھا، اس زمانہ میں وہاں کا راجہ بانیا[1] تھا، جو برہمنی مذہب کا پابند تھا، اور مہانگر کے راجہ بلہرا کے ماتحت تھا،

اس بانیا کو مناظرہ سے بڑی دلچسپی تھی، اور جو مسلمان یا دوسرے مذاہب

---

[1] بنیا۔ یا راجہ کا نام

من المسلمين وغيرهم من
اهل الملل وهذه المدينة على
خور من اخوار البحر وهذا الخليج
اعرض من النيل او كدجلة او
الفرات عليه المدن والضياع و
العمائر والجنان ونخل النارجيل
والطواويس والببغا وغير ذلك
من انواع طير الهند بين تلك
الجنان والمياه وبين مدينة
كنبايه وبين البحر الذى يخرج
منه هذا الخليج يومان او اقل
من ذلك ولحق فوج من ولد
عامور بتخوم الهند فاثرت
فيهم تلك البقاع فصارت
الوانهم بخلاف الوان الترك
و لحقوا بالوان الهند ولهم
حضر وبوادى،

کے لوگ اس کے ملک میں آتے، وہ
ان سے بحث ومناظرہ کرتا تھا، کھمبایت
خلیج سمندر کے کنارے آباد ہے یہ خلیج نیل
سے زیادہ چوڑی اور دجلہ و فرات کے
مانند ہے، اس کے کنارے شہر قصبات،
آبادیاں، باغات، ناریل کے درخت،
پرندوں میں مور، طوطے اور دوسری
قسم قسم کی ہندوستانی چڑیاں ہیں، وہ
انھیں باغوں اور جنگلوں میں رہتی ہیں،
کھمبایت اور سمندر میں جہاں خلیج کا مخرج
ہے، درمیانی فاصلہ ۲ دن یا اس سے
کم ہی ہے، عامور[1] کی اولاد میں سے ایک
جماعت ہندوستان کے حدود میں آکر
آباد ہوگئی تھی، اس لئے اس مقام کی
آب وہوا کا اس پر اثر پڑا، جس کی وجہ
سے اس کا رنگ ترکوں کے رنگ سے
بدل کر ہندوستانیوں کے رنگ میں مل گیا

[1] عامور ایک ترک کا نام ہے۔

وقد كان يقال ذلك في الآراء
والنحل وعبادة التماثيل على جميعا
عليه عوام الهند وخواصهم
فتغيرت احوالهم
(ص ۲۹۹)

ولهذا الملك فضيلة وهو
ملك الهند والصين والملك
الحكمة لان اصلها منهم،
(ص ۳۰۵)

ان بحر الصين والهند وفارس
واليمن متصلة مياهها غير
منفصلة على ما ذكرنا الآن

چین کے لوگوں کا حملے نہ کرنا
فکر و مذہب اور بت پرستی کے لحاظ سے
وہی حال تھا، جو ہندوستان کے عوام
اور خواص کا ہے، مگر چین کا حال
بدل گیا،
ترکوں کے بر سر اقتدار آنے کے بعد
یعنی ہندوستان کا راجہ کافر ہے
ہمارے نزدیک حکمت و دانش والا
راجہ ہے، کیونکہ حکمت کا سرچشمہ اور
خزانہ انہی کے پاس تھا،
بحر چین، بحر ہند، بحر فارس اور بحر
چین کا پانی باہم ملا ہوا ہے، لیکن ایک
دوسرے سے الگ نہیں، البتہ ہواؤں
کے چلنے اور اُن کے سکون کے اعتبار
سے اُن کے تلاطم اور سکون کی حالتیں
البتہ مختلف ہوتی ہیں، مثلاً بحر فارس

سلطان یہ ایک عرب سے چینی بادشاہ نے کہا تھا جب وہ ان ممالک کی سیاحت کے لئے آیا تھا، اور چینی بادشاہ اس سلسلہ میں اکرم اور عربوں کے دوسری قوموں پر غلبہ پانے کے وجوہ دریافت کر رہا تھا، اسی سلسلہ میں اس نے ایک سوال یہ کیا تھا کہ تمہارے نزدیک دنیا کے بادشاہوں کا کیا درجہ و مقام ہے اس پر اس نے کہا

هيجانها وركودها يختلف لاختلاف
مهاب ريحها وابان ثورانها
وغير ذلك فبحر فارس تكثر امواجه
ويصعب ركوبه هذا لين بحر
الهند واستقامة الركوب فيه
وقلة امواجه ولين بحر فارس
ويقل امواجه ويسهل ركوبه
هذا ارتجاج بحر الهند واضطراب
امواجه وظلمته وصعوبة عند
ركوبه ..... وبحر الهند لا
يزال كذلك الى ان تعود الشمس
الى السنبلة فيركب حينئذ واهدأ
ما يكون عند كون الشمس في
القوس ..... (ص ۳۲۷)

وليس يكاد ينقطع من عمان
بحر الهند في تير ماه الا مركب

میں جب تلاطم ہوتا ہے، اور اس میں
سفر کرنا دشوار ہوتا ہے، تو بحر ہند میں
سکون اور سفر کرنا آسان ہوتا ہے،
اسی کے برعکس بحر فارس میں سکون،
عدم تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا اس
وقت آسان ہوتا ہے جب بحر ہند میں
طغیانی، تلاطم اور جہازوں پر سوار ہونا
مشکل ہوتا ہے، بحر ہند کے ہیجان و تلاطم کی
یہ کیفیت برابر رہتی ہے یہاں تک کہ
سورج برج سنبلہ میں چلا جاتا ہے،
اس وقت اس میں سفر کرنا آسان ہوتا
ہے، جب سورج برج قوس میں داخل
ہو جاتا ہے، تو تلاطم بہت زیادہ
سکون پیدا ہو جاتا ہے،

اور تیر ماہ کے مہینہ میں عموماً
بحر ہند صرف وہی جہاز ہوتا ہے

(بقیہ حاشیہ ص ۲۶۶) اس کی خبر ہمیں اپنے بادشاہ نے کہا ہمارے نزدیک دنیا میں سب سے بڑا عربوں کا
بادشاہ ہے، پھر ہم خود ہیں ہمارے بعد ترک اور چوتھے نمبر پر ہندوستان کا راجہ اور پانچویں نمبر پر روم کا بادشاہ
ہے، ملہ یعنی جرن،

Marfat.com

مقرر حمولته يسيرة وتسمى
هذه المراكب بعمان اذا قطعت
الى ارض الهند فى هذا الوقت
التيراهية وذلك ان بلاد
الهند وبحر الهند يكون فيه الشتاء
وهو الشتا ودوام المطر فى
كانون وكانون وشباط عندنا
صيف عندهم
كما يكون عندنا الحر فى حزيران
وتموز وآب فشتاؤنا صيفهم
وصيفهم شتاؤنا وكذلك سائر
مدن الهند والسند وما اتصل
بذلك الى اقاصى هذا البحر من
شتا فى صيفنا بارض الهند قيل
فلان يسير بارض الهند اى شتا

چلتی ہیں، جو بہت ہلکی ہوتی ہیں، اور
ان پر بار بہت کم ہوتا ہے، عمان میں
ان جہازوں کو جو اس زمانہ میں ہندوستان
جاتے ہیں، تیراہی[1] کہتے ہیں، کیونکہ
ہندوستان اور بحر ہند میں جاڑا،[2]
مسلسل بارش کانون[3] کے مہینہ میں
ہوتی ہے، اور کانون وشباط[4] کے مہینے
ہمارے یہاں گرمی کے مہینے ہیں، اور
حزیران[5]، تموز[6] وآب[7] ان کے یہاں
گرمی کے مہینے ہیں گویا ہمارا گرمی کا
موسم ان کے جاڑے کا موسم ہے، اور
ان کے جاڑے کا موسم ہمارا گرمی کا
موسم ہے، ہندوستان سندھ کے
شہروں اور اس سے ملحقہ علاقوں[8]
اس سمندر کے آخری سرے تک یہی

---

[1] یعنی جون والے [2] یہاں مصنف نے بعض رومی مہینوں کا ذکر کیا ہے، اس لئے اُن کے مطابق انگریزی مہینوں کا نوٹ میں ذکر کیا جا رہا ہے، کانون دسمبر اور جنوری کے مہینہ کو کہتے ہیں، دسمبر کے لئے کانون الاول اور جنوری کے لئے کانون الثانی کہا جاتا ہے۔ (ض) [3] فروری [4] جون [5] جولائی [6] اگست [7] اختلفت النسختان والعبارة لا تخلو من المسامحة (ض)

Marfat.com

هنالک وذلک لقرب الشمس وبعدها۔

(ص ۳۲۸)

ثم بحر لارودی وعلیہ بلاد صیمور وسوبارۃ وتانۃ وسندان وکنبایۃ وغیرھا من الھند د السند ثم بحر ھرکند ثم بحر کلاہ وھو بحر کلہ والجزائر

(۳۳۰)

وبین البحر الثالث وھو ھرکند والبحر الثانی وھو کلاہ روی علی ما ذکر جزائر کثیرۃ ھی فی ما بین ھذین البحرین ویقال انھا نحو

حال ہے، جو شخص ہمارے یہاں کے موسم گرما میں ہندوستان میں جاڑا بسر کرتا ہے اس کے لئے کہا جاتا ہے، فلان یمن بادض الھند، یعنی فلاں شخص نے وہاں جاڑے کا موسم بسر کیا، اور یہ فرق آفتاب کے قرب وبعد کا نتیجہ ہے،

پھر بحر لارودی[1] (بحر فارس) ہے، جس کے کنارے ہندوستان اور سندھ کے شہر صیمور، سوپارہ، تانہ، سندان اور کنبایت وغیرہ آباد ہیں، پھر اس کے بعد بحر ہند، بحر کلاہ، ..... یعنی بحر کلہ، اور جزیرے وغیرہ واقع ہیں،

تیسرے سمندر یعنی بحر ہرگند.....

.....اور دوسرے سمندر یعنی بحر فارس کے درمیان جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے، متعدد جزیرے آباد ہیں،

[1] مسعودی نے بحر لارودی سے بحر فارس مراد لیا ہے، آگے ایک مقام پر اس کی وضاحت بھی کی ہے، چنانچہ لکھتا ہے: من بحر فارس وھو المعروف بلارودی لایدرک قعرہ، (الفاظ ص ۳۳۲)

من الفی جزیرۃ وفی قول المحقق
الف وتسعماية جزيرة كلها عامرة
بالناس وملكة هذه الجزائر كلها
امرأة وبذلك جرت عادتهم
من قديم الزمان لا يملكهم
رجل والعنبر يوجد فی هذه الجزائر
يقذفه البحر ويوجد فی بطنها
كالكبر ما يكون من قطع الصخر و
اخبرنی غير واحد من نواخذة
السيرافيين والعمانيين بعمان
وسيراف وغيرهما من التجار
ممن كان يختلف الى هذه الجزائر
ان العنبر ينبت فی قعر هذا البحر
ويكون كنبكون انواع القطر من
الابيض والاسود والكماة ونحوها
فاذا خبث البحر واشتد قذف
من قعره الصخور والاحجار
وقطع العنبر واهل هذه الجزائر
جميعها متفقون ان الكمأة لا يخلو

جو دونوں سمندروں کے درمیان
حد فاصل اور نشان امتیاز ہیں
اور کہا جاتا ہے کہ ان جزیروں کی تعداد
دو ہزار اور صحیح قول یہ ہے، کہ ایک ہزار
نوّے ہیں جو سب کے سب آباد ہیں،
ان سب میں ایک عورت حکمران ہے اور
یہ رسم اس ملک میں قدیم زمانہ سے چلی
آرہی ہے، کہ اُن کا کوئی مرد حاکم نہیں
ہوتا، اور ان جزیروں میں عنبر کی فراوانی
ہے، جس کو سمندر کنارے پھینک دیتا ہے
اس سمندر میں پتھر کی بڑی بڑی چٹانوں
کی طرح پایا جاتا ہے، مجھ سے عمان اور سیراف
میں وہاں کے تاجروں، اور وہاں
جانے والے تاجروں نے بتایا کہ اس
سمندر کی گہرائی میں عنبر اُگتا ہے اور
سپید سیاہ کمیت تانبے کی مختلف قسموں
کی طرح اس کی پیدائش بھی ہوتی ہے
اور جب سمندر میں سخت طغیانی اور
تلاطم آتا ہے، تو وہ اپنی گہرائیوں

Marfat.com

العدد لكثرتهم ولا تحصى جيوش
هذه المملكة عليهم وبين الجزيرة
والجزيرة نحو الميل والفرسخ و
الفرسخين والثلثة ونخلهم نخل
النارجيل لا يفقد من النخل الا
الثمر وقد زعم الناس ممن عنى
بتوليدات الحيوان وتطعيمات الشجار
ان النارجيل هو النخل وانما
اثرت فيه تربة الهند حين
غرس فيها فصار نارجيل و
انما هو النخل،

(ص ۳۳۶)

چٹانیں، پتھر اور عنبر کے ٹکڑے کنارے
کی طرف پھینک دیتا ہے، ان سب جزیروں
کے باشندے آپس میں متحد و متفق ہیں، ان
کی تعداد حدِ شمار سے باہر ہے، اور اس
حکومت کی فوجیں بھی بے شمار ہیں، ایک
جزیرہ سے دوسرے جزیرہ کا فاصلہ ایک
میل یا ایک یا دو یا تین فرسخ ہوتا ہے،
یہاں کے خاص درخت ناریل ہیں صرف
کھجور کے درخت نہیں ہوتے، تولید
حیوانات اور تلقیح نباتات کے فن
کا ذوق رکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ
ناریل دراصل نخل ہے، لیکن جب
جب ہندوستان میں بویا گیا، تو وہاں
کی خاک کے اثر سے ناریل ہو گیا، ورنہ
دراصل وہ نخل ہی ہے،

واكثر ما ذكرنا من الجزائر غذاؤه هو

جن جزیروں کا ہم نے ذکر کیا

سلہ ہر جگہ کی آب و ہوا کے اثرات وہاں کے باشندوں، جانوروں اور نباتات وغیرہ پر پڑتے ہیں
اس کے متعلق مسعودی نے ایک مستقل کتاب کتاب القضایا والتجارب لکھی ہے،

(ض)

Marfat.com

الناس رجل ويحمل من هذه الجزائر
خشب البقم والخيزران والذهب
وفيلتها كثيرة وفيها من ياكل
لحوم الناس،

(ص ۳۳۰)

وفيه مملكة المهراج ملك
الجزائر وملكه لا يضبط كثرة ولا
تحصى جنوده ولا يستطيع احد من
الناس ان يطوف في اسرع
ما يكون من المراكب بجزائره
في سنتين وقد حاز هذا الملك انواع
الافاويه والطيب وليس لاحد
من الملوك ماله وما يتجهز به
من بلاده ويحمل من ارضه الكافور
والعود والقرنفل والصندل
والجوز بوا والبسباسة والقاقلة
والكبابة وغير ذلك مما نذكره،

ان میں سے اکثر و بیشتر جزیروں کے
باشندوں کی خوراک ناریل ہے، اور یہاں
سے بکم کی لکڑی بید اور سونا باہر بھیجا
جاتا ہے، ہاتھی بہت ہوتے ہیں، اور
بعض جزیروں کے لوگ آدمیوں کا
گوشت کھاتے ہیں،

یہیں جزیروں کے راجہ دلبھ راجے
کی سلطنت ہے، اور سلطنت نہایت
وسیع اور راجہ کی فوجیں بے شمار ہیں،
اور کوئی شخص دو سال سے کم عرصہ میں
کشتیوں کے ذریعہ اس کے ملک اور
جزیروں کا گشت نہیں کر سکتا، اس کا
ملک قسم قسم کے عطریات اور خوشبوؤں سے
بھرا ہوا ہے، کسی راجہ کے اس کے جیسا
ساز و سامان نہیں ہے، یہاں سے کافور
عود، لونگ، صندل، جاے پھل، جاوتری،
قاقلہ، بڑی الائچی اور کباب مرچ وغیرہ
جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا تھا، باہر بھیجی
جاتی ہیں،

وجزائرہ تتصل بحر لا تدرک
غایتہ ولا یعرف منتہاہ وھو
مما یلی بحر الصین وفی اطراف
جزائرہ جبال کثیرۃ الناس
بعض الوجوہ مخرموا الاذان کقطع
التراس مطرقۃ ... تظہر من
جبالھم النار باللیل والنہار
فنھارھا نار احمر او باللیل تسود
وتلحق بعنان السماء عجاجھا و
ذھابھا فی الجو تقذف باشد
ما یکون من صوت الرعود العصوف
وربما یظھر منھا صوت عجیب
یشبہ صوت ملکوم وربما یکون
اخفش من ذلک فیشبہ صوت
بعض رؤسائھم قد عرف بما یشبہ
من ذلک لطول العادات والتجارب
علی قدیم الزمان وان ذلک
غیر مختلف وھذہ احد اطم
الارض الکبار وفیھا الجزیرۃ

یہ جزیرے ایک ایسے سمندر سے متصل
ہیں، جس کی گہرائی اور انتہا کا پتہ نہیں
جو بحر چین کے قریب ہیں، ان جزیروں
کے اطراف میں پہاڑ اور انسانوں کی
کثیر آبادی ہے، جن کا رنگ گورا، کان
چھدے اور چہرے ڈھال کی طرح چپٹے
ہوتے ہیں، یہاں کے پہاڑوں سے رات
دن آگ نکلتی رہتی ہے، وہ دن میں
سُرخ اور رات کو سیاہ نظر آتی ہے
اور فضا میں اوپر اتنی دور تک جاتی ہے
کہ آسمان سے باتیں کرتی ہے، بجلی کی
کڑک سے زیادہ اس کے دھماکوں
کی آواز ہوتی ہے، اور بعض اوقات
ایسی خوفناک اور عجیب آواز ہوتی ہے
جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے راجہ کی موت
کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات
ہلکی آواز ہوتی ہے، تو لوگوں کو کسی
سردار یا بڑے آدمی کی موت کا ڈر
پیدا ہو جاتا ہے، جو مدتوں کا تجربہ ہے

Marfat.com

التی لیسمع منها علی دوام الاوقات
اصوات الطبول والسرنایات و
العنا[illegible] وسائر انواع الملاهی
[illegible] وبیمع
ایقاع الرقص والتصفیق ومن
یسمع ذلک یمیز بین صوت کل
نوع من الملاهی المطربة وغیرہ
والبحریون ممن اجتاز بتلک الدیار
یزعمون ان الدجال بتلک الجزیرة
وفی مملکة المهراج جزیرة سریرة
یکون مسافتها فی البحر نحو من
اربعمائة فرسخ وعمائر متصلة
وله جزائر الزابج والزامنی وغیرہ
ذالک لما یاتی ذکرہ من
جزائرہ وملکه وهو صاحب البحر

اور کبھی اس کے خلاف نہیں ہوتا، یہ
ایک بہت بڑا ٹیلہ ہے، اس کے قریب
وہ جزیرہ ہے، جہاں ہر وقت طبل،
بانسری، ساز مضراب، اور دوسرے
طرب انگیز اور حلاوت بخش آلات موسیقی
کی صدائیں سنائی دیتی ہیں، اور ناچنے
اور تالیوں کی آوازیں بھی سنائی دیتی
ہیں، اور جو لوگ انھیں سنتے ہیں وہ آلات
طرب اور دوسری قسم کی آوازوں کا فرق
جانتے ہیں، اس علاقہ سے گذرنے والے
خداؤں اور سمندری سیاحوں کا خیال
ہے، کہ یہیں دجال رہتا ہے، مہراج
کی سلطنت میں ایک جزیرہ سریرہ[1] بھی
ہے، اس کی بحری مسافت تقریباً ۴۰۰
فرسخ ہے، اور آبادی مسلسل ہے رابج[2]

---

[1] صاحبِ نہایۃ الارب نے شریرۃ اصل میں، اور نوٹ میں لکھا ہے، کہ ابو الفدا نے اسے سریرہ بتایا ہے، یہ بحر صنجی (چین) کا جزیرہ ہے، اور اس کا رقبہ ۲ ہزار لمبا اور ایک ہزار چوڑا ہے، اس میں بہت سارے شہر ہیں، سب سے بڑا شہر سریرہ ہی ہے جس کے نام سے یہ جزیرہ منسوب ہے، یہاں سے کافور کی برآمد ہوتی ہے،

[2] جزیرہ زابج (یا زاجح) کا رقبہ... فرسنگ ہے، یہیں مہراج رہتا ہے،

Marfat.com

السادس وھو بحر الصنف

(ص ۲۴۱ تا ۲۴۳)

اور رامنی[1] کے جزیرے بھی اس کے تحت

ہیں، اس کے علاوہ بہت سارے جزیرے

ہیں جن کا ذکر نہیں، اور یہ چھٹے سمندر

یعنی صنف والا ہے،

.....

.....

وبلاد الهند متصل ببلاد

خراسان والسند مما يلي المنصورة

والمولتان والقوافل متصلة

من السند الى خراسان وكذلك

الى الهند الى ان تتصل هذه

الديار ببلاد البستان اى

بلاد زابلستان وهى بلاد واسعة

تعرف بمملكة فيروز بن كبك[2]

ثم يتلوه ملك الهند وهو ملك

ہندوستان خراسان اور منصورہ

اور ملتان کے قریب سندھ سے ملا ہوا ہے،

اُن کے درمیان قافلے برابر آتے جاتے

رہتے ہیں اسی طرح ہندوستان تک

جاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ علاقے

زابلستان[3] سے مل جاتے ہیں، جو ایک

وسیع ملک اور فیروز ابن کبک کی

سلطنت کے نام سے مشہور ہے،

بابل[4] کے بعد ہندوستان کے راجہ کا

---

[1] جزائر رامی تقریباً ایک ہزار آباد جزیروں کا مجموعہ ہے، ہر ایک جزیرہ کا بادشاہ ہوتا ہے اور ان میں سونے کی کانیں اور کافور کے درخت ہیں،

[2] افغانستان،

[3] مصنف نے بابل کی عظمت و شوکت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ قدیم زمانہ میں اس کی اہمیت کے سب قائل تھے، اور وہاں کے بادشاہوں کا عام طور سے لوگ احترام کرتے تھے، اور بابل کے بعد عزت احترام میں ہندوستان کا درجہ تھا،

Marfat.com

الحكمة وملك الفيلة لان عند
الملوك الا كاسرة ان الحكمة
من الهند بدأ ها، ثم يتلو ملك
الصين في المرتبة ملك لصين،

(ص ، ۳۵)

واصول الطيب خمسة اصناف
المسك والكافور والعود والعنبر
والزعفران كلها تحمل من
ارض الهند وما اتصل بها
الا الزعفران والعنبر ويوجد
بارض الزنج والشحر والاندلس

(ص ، ۳۷)

ملك الهند البلهرى، ملك
قنوج من ملوك السند بؤورة
هذا اسم كل ملك يلى القنوج
وهنا مدينة يقال لها بؤورة
باسم ملوكهم وقد صارت
اليوم في حيز الاسلام وهي
من اعمال الملتان ومن هذه

انکی حکمت اور دانائی اور ہاتھیوں
والا راجہ ہے، کیونکہ شاہانِ کسریٰ کے
نزدیک ہندوستان سے حکمت و تدبیر
کی ابتدا ہوئی تھی، پھر ہندوستان
کے راجہ کے بعد چین کے راجہ کا درجہ ہے
خوشبوؤں کی پانچ قسمیں، مشک،
کافور، عود، عنبر اور زعفران ہیں،
اور یہ سب کی سب (اندلس میں)
ہندوستان اور اس کے قرب وجوار
کے علاقوں سے آتی ہیں، صرف زعفران
اور عنبر حبشہ، شحر اور اندلس میں
بھی ہوتے ہیں،

ہندوستان کا راجہ ولہرائے
ہے، قنوج کا راجہ جو سندھ کے راجاؤں
میں سے ہے، (بؤورہ) (بھوج رائے)
کہلاتا ہے، اور یہ لقب قنوج کے ہر
راجہ کا ہوتا تھا، اور یہاں راجاؤں
کے نام کا ایک شہر بؤورہ بھی آباد تھا
جو اس وقت اسلامی سلطنت کے ماتحت

Marfat.com

المدينة يخرج احد الانهار
التى اذا اجتمعت كانت نهر
مهران السند الذى زعم
الماحظ انه من النيل وزعم غيره
وبؤورة هذا الذى هو ملك
القنوج هو ضد البلهرى ملك
الهند وملك قندهار من
ملوك السند وجيالها يعنى
بحج وهذا اسمه الاعم ومن
بلاده يخرج النهر المعروف
برائك وهو احد الانهار الخمسة
التى مهران السند منها و
القندهار يعرف ببلاد
الرهبوط ونهر من الخمسة
يخرج من بلاد السند وجيالها
يعرف بيها طل ويجتاز ببلاد
الرهبوط وهى بلاد القندهار

اور ملتان میں شامل ہے، اسی شہر سے
پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا نکلا ہے
جو سب آگے چل کر جب دریائے سندھ
میں مل جاتے ہیں، تو اس کا نام مہران
سند پڑ جاتا ہے، جس کے متعلق جاحظ کا
خیال یہ ہے کہ وہ نیل کی شاخ ہے[1]
بعض دوسرے لوگوں نے اسے خراسان
کے دریائے جیحون کی شاخ قرار دیا ہے
قنوج کا یہ راجہ بحوج راے ہندوستان
کے راجہ ولبھ راے کے برعکس ہے،
قندھار کا راجہ بھی سندھ کے راجاؤں
میں شمار ہوتا ہے یہاں کے پہاڑوں
کو حجج کہتے ہیں، اور یہ عام نام ہے اسی
ملک سے دریائے رائد نکلا ہے، جو دریائے
سندھ کے پانچ معاون دریاؤں میں
سے ہے، اور قندھار، ہبوط (راجپوتانہ)
کا ملک کہلاتا ہے، پانچ معاون دریاؤں
میں سے ایک جو ملک سندھ اور اس کے

(ص ۳۷۲)

[1] یعنی دریائے راوی،

Marfat.com

پہاڑوں سے جو بھاٹل کے نام سے مشہور
ہیں نکلتا ہے، اور راجپوتوں کے شہر یعنی
قندھار سے گذرتا ہے،

والنهر الرابع يخرج من بلاد
كابل وجبالها وهي تخوم السند
ومايلي بست وغزنين وذرعون
والرخج وبلاد الدا ومايلي
بلاد سجستان ونهر من الخمسة
يخرج من بلاد قشمير هذا من
ممالك السند وجباله مملكة عظيمة
يحتوي ملكها من مدن وضياع
على نحو من ستين الفا الى سبعين
الفا لا سبيل لاحد من الناس
لبلده الا من وجه واحد ويغلق
على جميع ما ذكرنا من ملكه باب
واحد لان ذلك في جبال شواهق
ذات منعة لا سبيل للرجال[1]

چوتھا معادن دریا کابل اور وہاں
کے پہاڑوں سے جو سندھ کی سرحد سے
اور بست[2] غزنین، درغون، زنج[3] اور
سجستان کے قریب علاقہ دا[4] وغیرہ
سے ملا ہوا ہے، اور پانچوں دریاؤں
میں سے ایک دریا ملک سندھ کے علاقہ
کشمیر اور اس کے پہاڑوں سے نکلتا
ہے اور کشمیر ایک وسیع سلطنت ہے جو
تقریباً ساٹھ ستر ہزار بستیوں اور شہروں
پر مشتمل ہے، اس ملک میں جانے کا صرف
ایک ہی راستہ ہے، باقی پورا ملک دریاؤں
سے بند اور اونچے اونچے اور محفوظ پہاڑوں
کے اندر ہے، جن کی بلندی پر پرندوں
کے علاوہ نہ انسان پہونچ سکتے ہیں

---

[1] سجستان اور غزنین کے درمیان ایک گرم اور یاقوت کے خیال میں کابل کا علاقہ ہے [2] رخج بھی کابل کا علاقہ ہے،
[3] داوہ کے اطراف کے لوگ اسے زندادو کہتے ہیں، یہ بست اور رخج کے قریب ایک ریاست ہے جس سے متعلق بے شمار گاؤں اور
شہر ہیں،

تتلقوا عليها ولا للوحش ان يلجن
بعلوها ولا يلحقها الا الطير وما
لاجل فيه فادية وعرة و
اشجار وغياض وانهار ذات
منعة من شدة الانصباب و
الجريان وما ذكرنا من منعة
هذا الجبل فمشهور بارض
خراسان وغيرها من البلاد
وذلك احدى عجائب الدنيا

نہ وحشی جانور اور جہاں پہاڑ نہیں ہیں
وہاں وشوار گذار وادیاں جھاڑیاں
اور زور دار دھارے والی ندیاں رو
ہیں، ہم نے ان پہاڑوں کے محفوظ ہونے
کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے، وہ سب
عام طور سے خراسان وغیرہ کے علاقہ
میں مشہور ہے، اور یہ ملک دنیا کا ایک
عجوبہ ہے،

(ص ۳۷۳)

فاما مملكة بؤورة هو
ملك القنوج فان مسافة
مملكته نحو من عشرين ومائة
فرسخ في مثلها فراسخ سندية
الفرسخ ثمانية اميال بهذا
الميل وهذا الملك الذي
قدمنا ذكره فيما سلف ان لجيوشه
اربعة على مهاب الرياح الاربع
كل جيش سبع مائة الف وقيل

قنوج کے راجہ بھوج راے کی
سلطنت کا رقبہ تقریباً ۱۲۰ سندھی
فرسخ مربع ہے، اور سندھی فرسخ ۴
جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ چار
ہواؤں کے رُخ پر راجہ کے چار لشکر
رہتے ہیں، ہر لشکر میں سات لاکھ
اور ایک روایت کے مطابق ۹ لاکھ
سپاہی ہوتے ہیں، شمالی لشکر سے
ملتان اور اس سرحد پر اس کے مسلمان

Marfat.com

تسع ماية الف فيحارب بجيش
الشمال صاحب الموآن ومن
معه فی ذلک الثغر من المسلمين
ويحارب بجيشه الجنوب البحری
ملک المانکير وبالجيوش الباقيه
من يلقاه من کل وجه من الملوک
ويقال ان ملکه يحيط فی مقدار
ماذکرنا من المسافة من المدن
والقری والضياع مما يعد ويحصی
الاحصاء والعدد الف الف و
ثمانماية الف قرية بين اشجار
وانهار وجبال ومروج وهو
قليل الفيلة من بين الملوک
وراسه لحربه الفا فيل حربية
تقاتل وذلک ان الفيل اذا
کان ذا رها ممارسا شجاعا
وان کان راکبه فارسا وفی
رطوه الفيل القرطل وهو نوع
من السيوف وخرطومه مغشی

ساتھیوں سے لڑتا ہے، اور جنوبی
فوجوں سے مانکیر کے راجہ دلبھ رائے
سے جنگ کرتا ہے، اور بقیہ لشکروں
سے دوسری سمت کے حملہ آوروں
کا مقابلہ کرتا ہے، بیان کیا جاتا ہے
کہ اس کی حدود سلطنت کے شہروں
قصبوں اور آبادیوں کی تعداد جو
شمار میں آسکی ہیں، کا رقبہ آٹھ بیس
لاکھ ہے جن میں باغات، نہریں، پیداوار
اور چراگاہیں ہیں، اس راجہ کے پاس
ہاتھی عام بادشاہوں کے مقابلہ
میں بہت کم ہیں، اس کے ہاتھیوں کے
ذریعہ لڑائی کا قاعدہ یہ ہے کہ دو ہاتھی
جنگی ہاتھی لڑتے ہیں، اگر ہاتھی مشاق
تجربہ کار اور بہادر ہوتے اور اس کا
سوار بھی شہسوار ہوتا اور ہاتھی کی
سونڈ میں کٹار ہوتی ہے، جو تلواروں
ہی کی قسم ہے، اور سونڈ زرہ اور لوہے
سے ڈھکی اور جسم پر گستواں سے ڈھکا

Marfat.com

بالزرد والحدید وعلیه
نجافیف تد احاطت من
القرن والحدید وکان
حوله خمسمایة راجل یمنعونه
ویحرسونه من ورائه
محارب ستة الاف
فارس وقاد بهم وادناها
اذا کان معه خمسمایة راجل
علی خمسة الاف فارس ودخل
وخرج وجال علیها کالرجل علی
الفرس وهذا رسومها فی
سائر حروبها،
(ص ۳۷۴ و ۳۷۵)

ہوتا ہے اور اس کے گرد پانچ سو پیادہ
آدمی ہوتے ہیں جو پشت کے بچاؤ کے ہزار
سواروں سے ان کی حفاظت کرتے
ہیں، اور یہ ہاتھی ان پانچ سو پیادہ
آدمیوں کے ساتھ پشت کے پانچ
ہزار سواروں پر سوار آدمی کی طرح
حملہ کرتا ہے، کبھی سواروں کی صف میں
گھس جاتا ہے، کبھی نکل آتا ہے کبھی
کودتا پھاندتا ہے، یہ ہاتھی کی لڑائی
کا طریقہ ہے،

فاما صاحب الملتان فقد
قلنا ان الملک فی ولد اسامة
بن لوی بن غالب وهو ذو حبش
ومنعة وهو ثغر من ثغور المسلمین
الکبار وحول ثغر الملتان من
ضیاعه وقراه عشرون وثمانیة

اور جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے
ملتان کی حکومت اسامہ بن لوی بن
غالب کے خاندان والوں کے ہاتھ میں
اور امیر ملتان کی فوجی قوت مضبوط ہے
اور ملتان مسلمانوں کی اہم سرحدوں
میں ہے، اور ان کے چاروں طرف اس کے

Marfat.com

الف قرية مما يقع عليها الاحصاء
والعدد وفيه على ما ذكرنا الصنم
المعروف بالمولتان يقصده
السند والهند من اقصى بلادهم
بالنذور من الاموال والجواهر
والعود وانواع الطيب ويجلب اليه
الالوف من الناس واكثر اموال
صاحب المولتان مما يحمل الى
هذا الصنم من الاعواد المتخذ
من العود القماري الخالص الذي
يبلغ منه الحمل ما يبتى دينار و
اذا ختم بالخاتم اثر فيه كما
يؤثر في الشمع وغير ذلك من
العجائب الذي يحمل اليه واذا
نزلت الملوك من الكفار على
الملتان وعجز المسلمون عن
حربهم هدموا وكسر هذا
الصنم وتعويره فترحل الجيوش
عنهم عند ذلك وكان دخول

مثقال ایک لاکھ ۲۰ گاؤن ہیں جو شمار
میں آسکے ہیں، اور جیسا کہ ہم نے بیان
کیا ہے، ہیں وہ مشہور بت خانہ ہے
جس کی یاترا کے لئے دور دراز سے سندھی
اور ہندوستانی نذر و نیاز کا مال جواہر
عود اور قسم قسم کی خوشبو دار چیزیں لیکر
آتے اور ہزاروں اشخاص اُس
کی یاترا کرتے تھے، ملتان والوں کی
آمدنی زیادہ تر اس لکڑی سے ہوتی جو
اس بتخانہ کے بجور کے لئے جاتی ہے، اور
جس کی ایک من کی قیمت دو ہزار دینار
ہوتی ہے، یہ اس قدر نرم ہوتی ہے کہ اگر
اس پر مہر لگائی جائے تو موم کی طرح نقش
بن جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بہت سی
عجیب عجیب چیزیں اس بت کے چڑھاوے
میں آتی ہیں، جب کوئی ہندو راجہ ملتان
پر چڑھائی کرتا اور مسلمان اُس کا مقابلہ
نہ کر پاتے تھے، تو اس بت خانہ کو توڑ
ڈالنے کی دھمکی دیتے، اس دھمکی پر ہندو

الى بلاد الملتان بعد الثلثمائة
والملك بها ابو المنهاب المنبه
بن اسد القرشي الاسامي و
كذلك كان دخولي الى بلاد
المنصورة في هذا الوقت و
والملك عليها ابو المنذر عمر
بن عبد الله ورأيت بها
وزيره رباحا وابنيه محمدا و
عليا ورأيت بها رجلا من
العرب سيدا من ساداتها
وملكا من ملوكها وهو المعروف
بمجزئة وبها خلق من ولد علي
بن ابي طالب رضي الله عنه
ثم من ولد عمر بن علي وولد
محمد بن علي،

(ص ٣٠٦ و ٣٠٥)

وبين ملوك المنصورة وآل ابي
الشوارب تقاضي قرابة وصلة ونسب
وذلك ان ملوك المنصورة الذين

کی فوجیں واپس چلی جاتیں، ملتان جانا
سنہ ۳۰۰ھ کے بعد ہوا تھا، اس وقت وہاں
ابو اللہاب منذر بن اسد قرشی اسامی
حکمران تھا، اور اسی زمانہ میں منصورۃ
بھی جانا ہوا تھا، اس کا حکمراں ابو المنذر
عمر بن عبد اللہ ہے میں نے وہاں اس کے
وزیر رباح اور دونوں بیٹے محمد اور علی
کو دیکھا، عرب کے سادات اور ملوک
میں سے بھی ایک شخص کو دیکھا جو حمزہ کے
نام سے مشہور تھا، وہاں علی بن ابی طالب
کی اولاد کی بڑی تعداد آباد ہے جو عمر بن علی اور
محمد بن علی کی نسل سے ہے،

منصورہ کے حکمرانوں اور قاضی
ابو الشوارب کے گھرانے میں تعلقات
رشتہ داری اور قرابت تھی، ہمارے نانا

Marfat.com

الملك فيهم فى وقتنا هذا من لدن هبار
بن الاسود ويعرف بن بنجى عمر
بن عبد العزيز القرشى وليس
هو عمر بن العزيز بن مروان
الاموى فاذا اجتاز جميع من
ذكرنا من الانهار ببلاد فوج
بيت الذهب وهو الملتان
اجتمعت بعد الملتان بثلاثة
اياو فيما بين الملتان والمنصورة
فى الموضع المعروف بدوشاب
فاذا انتهى جميع ذلك الى مدينة
الرور من غربها وهى من
اعمال المنصورة تسمى هنالك
مهران ثم ينقسم قسمين يصب كلا
القسمين من هذا الماء العظيم
المعروف بمهران السند فى
مدينة شاكرة من اعمال
المنصورة فى البحر الهندى
وذلك على مقدار يومين من

میں منصورہ کے حکمراں جن کے ہاتھ
میں زمام حکومت ہے، ہبار بن اسود
کی نسل سے ہیں، جو بنو عمر بن عبدالعزیز
قرشی کہلاتے ہیں لیکن یہ عمر مشہور خلیفہ
عمر بن عبدالعزیز بن مروان اموی
نہیں ہیں جب یہ سب دریا فرج بیت الذہب
(سندھی سرحد) یعنی ملتان پہنچ جاتے
ہیں، تو ملتان اور منصورہ کے درمیان
تین دنوں کے فاصلہ پر دوشاب نام
ایک جگہ پر مجتمع ہو جاتے ہیں، پھر دوشاب
کے مغرب میں جب شہر الرور میں پہونچتے
ہیں جو منصورہ ہی کا علاقہ ہے تو یہاں
اس کا نام مہران پڑ جاتا ہے، اور اسکی دو
شاخیں ہو جاتی ہیں، اور آگے بڑھ کر
منصورہ کے علاقہ شاکرہ میں بحر ہند
سے مل جاتی ہیں، یہاں سے دیبل
کا فاصلہ صرف دو دن کا ہے،

والمسافة من المولتان الى
المنصورة خمسة وسبعون
فرسخا سندية على ما ذكرنا و
الفرسخ ثمانية اميال وجميع ما
للمنصورة من الضياع والقرى
مما يضاف اليها ثلثمائة الف
قرية ونيروع واشجار و
عمائر متصلة وفيها حروب كثيرة
من جنس يقال لهم الميد وهم
نوع من السند وغيرهم من
الاجناس وهم ثغر السند و
كذلك المولتان من ثغور
السند ومما اضيف اليها من
العمائر والمدن وسميت المنصورة
باسم منصور بن جمهور عامل
بنى امية ، (ص ٣٧٨)

ولملك المنصورة فيلة حربية
وهى ثمانون فيلا رسم كل فيل
ان يكون حوله على ما ذكرنا خمسمائة

مولتان اور منصورہ کی درمیانی مسافت
سندھی فرسخ سے ۷۵ فرسخ ہے، سندھی
فرسخ جیسا کہ ہم نے بیان کیا، ۸ میل کا
ہوتا ہے، اور منصورہ کی طرف منسوب
آبادیوں اور مواضعات کی تعداد ۱۳۰۰۰۰
ہے، یہاں کھیتی اور درختوں کی کثرت ہے،
اور آبادی مسلسل ہے، اور میدقوم
کی دوسری سرحدی اقوام سے مسلسل
جنگ رہا کرتی ہے، میدسندھیوں
کی ایک قوم ہے جو وادی سندھ میں
آباد ہے، ملتان بھی سندھ کی سرحد
پر ہے، اور اس سے متعلق شہر اور
آبادیاں ہیں، منصورہ کا نام بنوامیہ
کے عامل منصور بن جمہور کے نام پر پڑا ہے

امیر منصورہ کے پاس ۷۰ جنگی ہاتھی
تھے، اور اس کی لڑائی کا وہی قاعدہ
تھا جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے، یعنی ہر

Marfat.com

راجل وانه يحارب الوفامن
الخيل على ماذكرنا ورائيت له
فيلين عظيمين كانا موصوفين
عند ملوك السند والهند
لما كانا عليهما من الباس
والشجاعة والاقدام على فل
الجيوش وكان اسم احدهما
منفر قلس والآخر حيدرة
ولمنفر قلس هذا اخبار عجيبة
وافعال حسنة هي مشهورة
في تلك البلاد وغيرها منها
انه مات بعض سواسه فمكث
اياما لا يطعم ولا يشرب بيدي
الحنين ويظهر الانين كالرجل
الحزين والدموع تجري من
عينيه لا تنقطع ؛

(ص ۳۷۹)

ومنها انه خرج ذات يوم
من دايرة وهي دار الفيلة

ہاتھی کے ساتھ ۵۰۰ پیادہ فوج ہوتی
تھی، اور وہ ہزاروں سوار فوج کا
مقابلہ کرتا تھا، میں نے اس کے دو بڑے
ہاتھی دیکھے، جو بہادری، جنگ جوئی
اور فوجوں پر حملہ کرنے کے اعتبار سے
ہندوستان کے تمام راجاؤں کے نزدیک
مشہور تھے، ان میں سے ایک ہاتھی کا
نام منفر قلس اور دوسرے کا حیدرہ
تھا، ہندوستان اور باہر کے ملکوں
میں منفر قلس کے متعلق عجیب عجیب
خبریں اور دلچسپ قصے مشہور ہیں، اس
کا ایک واقعہ یہ ہے کہ اس کا فیلبان
جب مرگیا، تو چند دنوں اس نے
کھانا پینا چھوڑ دیا، اور رنج وغم کا
اظہار کرتا رہا، غم رسیدہ آدمی کی طرح
کراہتا تھا اور اس کی آنکھوں سے
برابر آنسو جاری تھے،
دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن جب
فیلخانے سے جنگی ہاتھی نکلے تو سب

Marfat.com

وحيدرة وراءه وباقي الثمانين
تبع لهما فانتهى منفرقلس في
سيره الى شارع قليل العرض
من شوارع المنصورة ففاجأ
في سيره امراة على حين غفلة
منها فلمّا ابصرت به دهشت
واستلقت على قفاها من الجزع
فانكشفت عنها اطمارها ووسط
الطريق فلمّا راى منفرقلس
وقف بعرض الشارع مستقبلا
بجنبه الايمن بمن وراءه من
الفيلة مانعا لهم من النفوذ
من اجل المراة واقبل بشير
اليها بخرطومه بالقيام ويجمع
عليها ثيابها ويستر منها ما بدا
الى ان استقلت المراة وعزمت
عن الطريق وعاد اليها روحها
فاستقام الفيل في طريقه و
اتبعته الفيلة، (ص ۳۸۰)

آگے منفرقلس، اس کے بعد حیدرہ اور
بقیہ ہاتھی اُن کے پیچھے تھے، راستے مین
وہ منصورہ کی ایک تنگ گلی سے گذر
رہے تھے، کہ اچانک غفلت مین ایک
عورت اس سڑک پر آگئی، جب اس
کی نظر ہاتھیون پر پڑی تو وہ ڈر گئی
اور بدحواسی مین بیچ سڑک پر گر پڑی
اور اس کی ساڑھی بدن سے الگ ہوگئی،
یہ دیکھ کر منفرقلس سڑک کی چوڑان
میں دائین پہلو کے بل اس طرح کھڑا
ہوگیا کہ کوئی ہاتھی آگے نہ جا سکے،
اور اپنی سونڈ سے اشارہ کیا، اور
اس کے کپڑے درست کرکے ستر پوشی
کی، یہان تک کہ وہ اٹھ کر راستہ
سے علٰحدہ ہوگئی، اور اس کی جان مین
جان آئی تو منفرقلس نے اپنا راستہ
لیا، اور دوسرے ہاتھی بھی اس کے
پیچھے ہولئے، غرض ہاتھیون کے عجیب
عجیب قصے اور واقعات ہیں،

Marfat.com

وللفيلة اخبار عجيبة للحربية منها والعمالة منها ما لاغارب فقرالعجل وتحمل عليها الاثقال وتستعمل فى دراس الارز وغيره من الاقوات كدرس البقر فى البيدر وسنذكر فيما يرد من هذا الكتاب فى اخبار الزنج الفيلة وكونها فى بلادها اذ ليس فى سائر الممالك اكثر منها فى بلاد الزنج وهى وحشية هنالك كلها فهذه جمل من اخبار ملوك السند والهند،

(ص ۳۸۰ و ۳۸۱)

ولغة السند خلاف لغة الهند والسندُ مما يلى الاسلامُ ثم الهند ولغة المانكير وهى دار مملكة البلهرى كيرية مضافة الى الصنع وهى كبيرة ولغة صاحبه

ہاتھیوں کی کئی قسمیں ہیں، بعض جنگی ہوتے ہیں، اور لڑائی کے کام میں آتے ہیں، بعض کھیتی اور باربرداری کے کام میں آتے ہیں، اور گاڑی کھینچتے ہیں، اور ان پر بوجھ لادا جاتا ہے، اور بیلوں کی طرح دھان اور دوسرے غلہ دانے کے کام میں آتے ہیں آگے چل کر جب ہم حبشیوں کے حالات بیان کریں گے، تو ہاتھیوں کا مزید ذکر کریں گے، کیونکہ وہاں سے زیادہ کسی ملک میں ہاتھی نہیں پائے جاتے گروہ سب وحشی اور جنگلی ہوتے ہیں (سدھائے نہیں ہوتے) یہ سندھ اور ہند کے بادشاہوں کا مختصر تذکرہ تھا سندھ کی زبان ہندوستان سے مختلف ہے، اور سندھ اسلامی ممالک سے قریب تر ہے، اس کے بعد ہندوستان پڑتا ہے، مانگر یعنی ولبھ راے کی سلطنت کے پایہ تخت کی بولی کھڑا ہی ہے

مثل سيمور وسوبارة وتانه
وغير ذلك من مدن الساحل
لارية وبلد تهر مضافة
الى الجزء الذى هو عليه وهو
لاروى وقد تقدم ذكره
فيما سلف من هذا الكتاب؛
(ص ۳۸۱)

یہی اس کے اطراف و جوانب کی زبان
ہے، مگر ثقیل ہے، ساحل یعنی چیمور،
سوبارہ اور تانہ وغیرہ ساحلی شہروں
کی زبان لاروی[1] ہے، ان کا شہر جیسا کہ
اس کتاب میں پہلے ذکر ہوا ہے، بحر
لاروی کی جانب جس کے کنارے وہ
لوگ آباد ہیں، منسوب ہے،

ولهذا الساحل انهار
عظيمة تجرى من الجنوب
بالضد من انهار العالم
وليس فى انهار العالم ما يجرى
من الجنوب الى الشمال الا النيل
مصر ومهران السند ولير
من الانهار وما عدا ذلك
من انهار العالم تجرى من
الشمال الى الجنوب وقد ذكرنا
وجه العلة فى ذلك وما قاله
الناس فى هذا المعنى فى كتابنا

اس ساحل کے بعض بڑے دریا
دریاؤں کے برعکس جنوب سے بہتے ہیں،
دنیا میں صرف دریائے نیل اور سندھ ہی
جنوب سے شمال کی طرف بہتے ہیں، ان
کے علاوہ تمام دریا شمال سے جنوب کو
بہتے ہیں، ہم اپنی کتاب اخبار الزمان
میں اس کے اسباب اور اس سے متعلق
لوگوں کے اقوال اور نشیبی اور بالائی
زمینوں کا حال تحریر کر چکے ہیں۔

---

[1] یعنی بھروچی قدیم گجراتی۔

Marfat.com

اخبار الزمان وذكر ما انخفض من الارض وما ارتفع ،

(ص ۳۸۱ - ۳۸۲)

ولیس فی ملوک السند والهند من یعز المسلمین فی ملکه مثل البلهرا فالاسلام فی ملکه معزز ولهم مساجد مبنیة وجوامع معمورة للصلوات الخمس ویملک الملک منهم الاثنین وخمسین سنة والخمسین فصاعدا واهل مملکته یزعمون انه انما طالت اعمار ملوکهم لسنة العدل واکرام المسلمین وهو ملک یرزق الجنود من بیت ماله کفعل المسلمین بجنودهم ولهم دراهم طاهریة وزن الدرهم منها وزن درهم ونصف

سندھ اور ہند وستان کے راجاؤں میں راجہ بلہرا کی طرح مسلمانوں کو اور کسی کی حکومت میں عزت حاصل نہیں ہے اسلام اس راجہ کی سلطنت میں محفوظ اور معزز ہے، اس کے ملک میں مسلمانوں کی نماز پنجگانہ کی مسجدیں اور جامع مسجد ہیں، جو آباد ہیں، یہاں کے راجہ چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک راج کرتے ہیں اس سلطنت کے باشندوں کا خیال ہے کہ اُن کی عمریں عدل وانصاف اور مسلمانوں کی عزت وتوقیر کرنے کی وجہ سے لمبی ہوتی ہیں، اس راجہ کے یہاں فوجوں کو شاہی خزانے سے مسلمانوں کے بیت المال کی طرح تنخواہ ملتی ہے،

۱؎ وفی نسخة طاطریه وهو الصواب (ض)

Marfat.com

مکتبہ، بلدہ تاریخ مملکتہ (ص ۳۸۲ و ۳۸۳)

یہاں ظاہریہ سکون کا رواج ہے، اس کے ایک درہم کا وزن ۱½ درہم کے برابر ہوتا ہے، یہ سکے ابتدا سے سلطنت سے رائج ہیں،

وفیلۃ الحربیۃ لاتحصی کثرۃ وتدعی بلادہ ایضاً بلاد الکمکر ویحارب ملک الجزر من احدی جھات مملکتہ وھو ملک کثیر الخیول و الابل والجنود ویزعمانہ لیس فی ملوک العالم اجل منہ الا صاحب اقلیم بابل وھو الاقلیم الرابع وذلک ان ھذا الملک ذو ثروۃ وصولۃ علی سائر الملوک وھو مع ذلک مبغض للمسلمین وھو کثیر الفیلۃ فی ارضہ معادن الذھب والفضۃ ومبایاتھم بھا،

اور جنگی ہاتھیوں کی تعداد تو بیشمار ہے، اس کے ملک کا نام کمکم بھی ہے، راجہ اس سلطنت کی ایک سمت سے اہل کمکم سے لڑائی کرتا ہے، اس کے پاس گھوڑوں، اونٹوں اور فوجوں کی بڑی تعداد ہے، اس کا خیال ہے کہ اقلیم چہارم کے ملک بابل کے بادشاہ کے سوا دنیا کا اور کوئی بادشاہ بھی اس سے بڑا نہیں ہے، یہ راجہ بڑی ثروت اور شوکت و دبدبہ کا ہے، اور مسلمانوں کا سخت دشمن ہے، اس کے پاس ہاتھی بہت زیادہ ہیں، .....

(ص ۳۸۳) ..... اس ملک میں سونے

لہ فی النسخۃ الاخری "بلاد السکنکر" ولعلھا "بلاد الکمکم"

Marfat.com

چاندی کی کانیں ہیں، اور لین دین
اور خرید و فروخت بھی اسی سے ہوتی ہے'

ثم یلی هذا الملک ملک
الطافن موادع لمن حوله من
الملوک مکرم للمسلمین ولیت
جیوشه کجیوش من ذکرنا من
الملوک ولیس فی نساء الهند
احسن من نساء هذا ولا اکثر
منها جمالا وبیاضا وهن موصوفات
الخلوات مذکورات
فی کتب الباه واهل البحر یتنافسون
فی شرائهن یعرفن بالطافنیات
(ص ۲۸۳-۲۸۴)

اس راجہ کے قریب ہی دکھن کا
راجہ ہے جو قرب و جوار کے راجاؤں
سے مصالحانہ رویہ رکھتا ہے اور مسلمانوں
کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آتا
ہے، اس کے پاس عام بادشاہوں کی
طرح فوجیں بھی زیادہ نہیں ہیں،
ہندوستان میں کہیں یہاں سے زیادہ
خوبصورت حسین اور گوری عورتیں نہیں ہیں
وہ لطف خلوت کے لئے مشہور ہیں'
اور علم الباہ کی کتابوں میں ان کا تذکرہ
ہے، سمندر کا سفر کرنے والوں میں
ان کی خریداری کے لئے بڑا مقابلہ ہوتا ہے'
ان عورتوں کو طافنیات (دکھن کی
عورتیں) کہا جاتا ہے،

ثم یلی هذا الملک مملکة رهمی و
هذه سمة لملوکهم والاعم
من اسمائهم وبقاتلها الجرز
اس کے بعد رہمی راجہ کا
کی سلطنت پڑتی ہے، یہ اس ملک
کے راجاؤں کا لقب ہے جو اُن کے

Marfat.com

وملکه متاخم لملک
ورهمی یحارب البلهرا ایضاً من
احد جهات مملکته وهو اکثر
جیوشا منه وفیلة وخیولا من
البلهری ومن ملک الجزر و
من ملک لطافن واذا خرج فی
حروبه فوسعه ان یکون فی
خمسین الف فیل ولا یکون حربه
الا فی الشتاء لقلة صبر الفیل
علی العطش وقلة لبثها
والمکثر من الناس یغلو فی
القول فی کثرة جنوده فیزعمون
ان عدد القصارین والغسالین
فی عسکره من عشرة الاف الی
الخمسة عشر الفاً،

(ص ۳۸۴)

ناموں سے زیادہ مشہور اور عام ہے اس
راجہ سے بھی راجہ گجرات جنگ کرتا ہے
دونوں سلطنتوں کی سرحدیں ملی ہوئی
ہیں، اور رہمی دلبھ راسے سے بھی اپنی
ایک سرحد کی سمت سے لڑتا ہے اس
کی فوجیں ہاتھی اور گھوڑے دلبھ راسے
گجرات اور دکھن کے راجاؤں سے زیادہ
ہیں۔ اس کا دستور ہے کہ وہ جنگ میں
۵۰ ہزار ہاتھی لے کر نکلتا ہے، اور وہ
صرف موسم سرما ہی میں لڑتا ہے کیونکہ
ہاتھی پیاس کی شدت کی تاب نہیں
لاسکتے، اور تھوڑی ہی دیر کے بعد بیمار
کھڑے ہوتے ہیں، اور مبالغہ کرنے
والے اس کی فوجوں کی کثرت کو بہت
زیادہ مبالغہ سے بیان کرتے ہیں، وہ
کہتے ہیں کہ اس کی فوج میں کپڑا دھونے
والے دھوبیوں کی تعداد دس پندرہ
ہزار کے درمیان ہے،

وحرب من ذکرنا من الملوک
جن راجاؤں کی لڑائیوں کا ہم نے

كما دبين كل عشر دوس
عشرون الفا اربعة وجوه كل
وجه من الكرادين خمسة آلاف
ومملكة رهمى تعالمهم بالودع و
هو مال البلد وفى بلدة العود
والذهب والفضة والثياب
ليست لغيره دقة ورقة و
من بلد يحمل الشعر الموصوف
بالضم الذى يتخذ منه الدا
بنصب العاج والفضة الذى
يقود به الهند على رؤس
الملوك فى مجالسها،

(ص ۳۸۵)

ذکر کیا ہے، وہ دستوں کی صورت میں
ہوتی ہیں ہر دستہ میں ۲۰ ہزار فوجیں
ہوتی ہیں، اور ہر ہت میں ان کے پانچ
حصے ہوتے ہیں، اور ہر حصہ کی تعداد
۵ ہزار ہوتی ہے، رہمی کی سلطنت میں
کوڑیوں سے لین دین ہوتا ہے، یہی اس
سلطنت کا سکہ ہے، اس شہر میں عود،
سونا، چاندی، اور نہایت باریک کپڑے
ہوتے ہیں، اس سے زیادہ ملائم اور
باریک کپڑے اور کہیں نہیں ہوتے، اسی
ملک سے وہ خاص مال باہر جاتا ہے جو
ضمر کہلاتا ہے، جس کو ہاتھی کے دانت
اور چاندی میں لگا کر چوڑی بنائی جاتی
ہے، جس کو خادم مجلسوں اور دربارلے
میں راجاؤں کے سروں کی جانب
کھڑے رہتے ہیں،

وفى بلدة الحيوان المعروف
بالنشان المحمود هو الذى

اسی ملک میں وہ مشہور جانور بھی
ہوتا ہے جسے عوام گینڈا کہتے ہیں، جس

لہ وفی نسخة بالصر الذی تخذ"

Marfat.com

یسمیه عوام الناس بالکرکدن له
فی مقدم رجبهته قرن واحد
وهو دون الفیل فی الخلقة و
اکبر من الجاموس الی السواد
وهو یجتزکما تجتز البقر وغیرها
مما یجتز من الحیوان والفیلة
تهرب منه ولیس فی انواع
الحیوان والله اعلم اشد منه
وذلک ان اکثر عظامه ضم
لا مفصل فی قوائمه لا یدرک و
لا یناموا نما یکون بین الشجر
والاجام یستند الیه عند نومه
والهند تاکل من لحمه وکذلک
من فی بلادهم من المسلمین
لانه نوع من البقر والجوامیس
من ارض الهند والسند،

(ص ۳۸۵ و ۳۸۶)

پیشانی پر آگے ایک سینگ ہوتا ہے،
یہ جانور ہاتھی سے چھوٹا مگر بھینسوں
سے بڑا اور سیاہ ہوتا ہے، بیلوں سے
دوسرے جگالی کرنے والے جانوروں
کی طرح جگالی کرتا ہے، ہاتھی اسے
دیکھ کر بھاگتا ہے، اس سے زیادہ
طاقتور کوئی جانور نہیں ہوتا، واللہ
اعلم کیونکہ اس کی اکثر ہڈیاں بڑی
مضبوط اور ملی ہوئی ہوتی ہیں اس کی ٹانگوں
میں کوئی جوڑ نہیں ہوتا، اس لئے وہ نہ
اُن کو موڑ کر بیٹھ سکتا ہے اور نہ سو سکتا ہے
بلکہ سوتے وقت درختوں اور جھاڑیوں
کی ٹیک لگا لیتا ہے، ہندوستانی
بلکہ اس ملک کے مسلمان بھی اس کا گوشت
کھاتے ہیں، کیونکہ وہ گایوں اور بھینسوں
کی قسم کا ایک جانور ہے، (اس لئے
حلال ہے)

وهذا النوع من الحیوان
وهو الشان یکون فی اکثر غابات

یہ جانور عموماً ہندوستان کی اکثر
جھاڑیوں اور جنگلات میں ہوتا ہے مگر

Marfat.com

الهند الا انه فی مملکة رهمی اکثر
وقرونه اصفی واحسن وذلك
ان قرنه ابیض فی وسطه صورة
سوداء وفی ذلك البیاض اما
صورة انسان او صورة
طاؤوس بتخطیطه وشکله
او صورة سمکة او صورة
فی لحمه او صورة نوع من
الحیوان مما یوجد فی تلك البلدان
فیشتری هذا القرن ویتخذ
منه المناطق بالسیور علی صورة
الحلیة من الذهب والفضة
فتلبسه ملوك الصین خواصها
فتنافس فی لبسها وتتبالغ فی
اثمانها فیبلغ ثمن المنطقة الفی
دینار الی اربعة الاف فیها
معالق الذهب وذلك فی نهایة
الحسن والاتقان وربما یقع
بانواع من الجواهر بقضبان الذهب

مگر رہمی کی سلطنت میں زیادہ ہوتا ہے
اور وہاں کے گینڈوں کی سینگیں زیادہ
چکنی چمکیلی اور خوبصورت ہوتی ہیں
سینگ کا رنگ سفید ہوتا ہے، اس
کے بیچ میں ایک سیاہ تصویر معلوم
ہوتی ہے، جو آدمی یا مور یا مچھلی یا
خود گینڈے یا کسی اور جانور کی شکل کی
ہوتی ہے، جو ان علاقوں میں پائے
جاتے ہیں؛ لوگ ان سینگوں کو خرید
کر سونے چاندی کے زیورات کی طرح
اس کے پٹکے بناتے ہیں، جن کو چین کے
بادشاہ اور عمائد استعمال کرتے ہیں
اور ان میں باہم مقابلہ ہوتا ہے، اور ایک
دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قیمتیں لگاتے
ہیں، حتی کہ بعض اوقات ایک پٹکے کی
قیمت دو ہزار سے چار ہزار تک پہنچ
جاتی ہے، یہ بڑا خوبصورت اور مضبوط
ہوتا ہے، اور کبھی کبھی، اس کو سونے
جواہرات سے .... مرصع بھی کرتے ہیں

Marfat.com

وجوہ تلک الصور مکتبۃ بسواد
فی بیاض وربما یوجد فی قرونہا
بیاض فی سواد ولیس فی کل بلد
یوجد فی قرن الثشان ماذکرنا
من الصور، (ص ۳۸۶ و ۳۸۷)
وقد زعم الجاحظ ان الکرکدن
یحمل فی بطن امہ سبع سنین و
انہ یخرج راسہ من فوج امہ
فیرعی ثم یدخل راسہ فی
بطنہا وھذا القول اورد ہ
فی کتاب الحیوان فی طریقۃ
الحکایۃ والتعجب فنعتنی
ھذا الوصف علی مسئلۃ من
تولج تلک الدیار من اھل
سیراف وعمان ومن رایت
بارض الھند من التجار فکل
یتعجب من قولی اذا اخبرتہ
بما عندی من ھذا وسألتہ

ان سینگوں میں جو قدرتی تصویر ہوتی ہے
اس کی سپیدی میں سیاہ تحریر سی معلوم
ہوتی ہے، اور یہ خصوصیت یعنی سینگوں
میں تصویر رہی کے علاوہ کسی اور جگہ کے
گینڈوں میں نہیں پائی جاتی،
جاحظ کا خیال ہے کہ گینڈا اپنی ماں
کے پیٹ میں سات سال تک رہتا ہے
اور پیٹ سے سر نکال کر چرتا بھی ہے، اور
پھر پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے، یہ اس نے
کتاب الحیوان[1] میں بطور حکایت اور تعجب
کے بیان کیا ہے یہ ایک عجیب و غریب
بات تھی، اس لئے میں نے سیراف عمان
کے لوگوں سے جو ان ملکوں میں جاتے ہیں
اور ہندوستان میں جن تاجروں کو میں
نے دیکھا تھا اس کے متعلق پوچھا تو وہ
لوگ بہت متعجب ہوئے، اور بتایا کہ
گینڈا گایوں اور بھینسوں کی طرح
بچہ دیتا ہے، معلوم نہیں جاحظ کو یہ

[1] جاحظ کی مشہور اور اہم کتاب کا نام ہے،

Marfat.com

عنه ویخبرونی ان حدثه وفصاله
کالبقر والجوامیس ولست ادری
کیف وقعت هذه الحکایة للجاحظ
امن کتاب نقلها ام مخبر اخبره
عنها بها، (ص ۳۸۸، ۳۸۷)

حکایت کہاں سے معلوم ہوگئی، ان سے
کسی نے اسے بیان کیا ہے، یا کسی کتاب
سے انھوں نے نقل کیا ہے،

ولرهمی فی ملکه برو بحر ویلی
ملکه ملک لا بحر له یقال له ملک
الکامن واهل مملکته مبیض فحزموا
الاذان لهم فیلة وابل وخیول
وحسن وجمال للرجال والنسآء
(ص ۳۸۸)

رہمی کی سلطنت میں خشکی وتری دونوں
قسم کے علاقے ہیں، مگر اس سے قریب ہی
ایک ملک ہے، جس کو کامن کہا جاتا ہے،
اس میں کوئی سمندر نہیں، مگر اس کے
باشندے گورے اور اس کے کان بڑے
ہوتے ہیں، اُن کے یہاں ہاتھی، اونٹ
اور گھوڑے وغیرہ ہوتے ہیں اور مرد اور
عورت دونوں خوبصورت ہوتے ہیں،

ولمن ذکرنا من الهند و
والصین وغیرهم من الامم
اخلاق وشیم فی المآکل و
المشارب والمناکح والملابس
والعلاج والادویة بالکی بالنار
وغیره وقد ذکر عن جماعة

ہندوستان، چین وغیرہ جن قوموں
کا ہم نے تذکرہ کیا ہے، اُن کے کھانے
پینے اور شادی، بیاہ، لباس، علاج
اور "کے" یعنی داغ کے ذریعہ دوا کے
خاص طریقے اور اصول ہیں، اُن کے
بادشاہوں کی ایک جماعت کے متعلق

Marfat.com

من ملؤ کھما فھم لا یرون حبس الریح فی احوافھم لانہ داء یودی ولا یحتشمون من اظھارہ فی سائر احوالھم وکذلک فعل حکمائھم ورئیسھم ان حبسھم داء یوذی وارسالھا شفاء یعجی وان ذلک العلاج الاکبر وان فیہ راحۃ لصاحب القولنج الحصور دواء للسقیو المطحول فیبیں یحبسون ضرطۃ ولا یحصرون فسوۃ ولا یرون ذلک عیبا،

(ص ۳۹۰ - ۳۹۱)

بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ پیٹ میں ریاح روکنے کو مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ اس سے سخت امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے اسلئے وہ کسی حالت میں بھی صدور ریاح میں شرم و جھجک نہیں محسوس کرتے، اور یہی ان کے حکما اور پنڈتوں کا طریقہ ہے اور ان کا خیال ہے کہ ریاح کو روکنا مضر ہے اس کو خارج کر دینے میں شفا اور نجات ہے، اور یہی سب سے بڑی دوا ہے اور قولنج تلی اور پھیپھڑے کے مریضوں کو اس سے آرام ملتا ہے، اس لئے وہ ریاح کو روکنا پسند نہیں کرتے اور اس کا خارج کرنا عیب نہیں سمجھتے

والھند المتقدمون فی صنعۃ الطب ولھم فیھا اللطافۃ والحذق وذکر ھذا المخبر عن الھند ان السّحال عندھم اقبح من

اور ہندوستان کے لوگ فن طب میں بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں، اور اس فن میں ان کو بڑی مہارت اور کمال حاصل ہے، اسی راوی کا بیان ہے کہ کھانسی کی آواز ان کے یہاں ریاح کی آواز سے

Marfat.com

الفراط ..... واستشهد هذا الخبر
فی صحة ما حکاہ عن الهند
باستفاضة القول فی ذلك فی
کثیر من الناس عنهم حتی ذکر
ذلك عنهم حتی فی السیر و
الاخبار والنوادر والاشعار
فمن ذلك ما ذکر ابان
بن عبد الحمید فی القصیدة
المعروفة بذات الحلل،

زیادہ معیوب سمجھی جاتی ہے، راوی نے
اس حکایت کی صحت کی دلیل یہ بیان
کی ہے کہ یہ واقعات اکثر لوگوں میں مشہور
و معروف ہیں، یہاں تک کہ سیر، واقعات،
نوادرات، اور اشعار وغیرہ تک میں ان کا
ذکر ہے، چنانچہ ابان بن عبد الحمید نے اپنے
ایک قصیدہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے[1]

(ص ۳۹۱)

[1] اشعار کا نقل کرنا مفید نہ تھا، اس لئے قلم انداز کر دیا گیا،

Marfat.com

جلد دُوم

یحرقون موتاهم ودوابهم والآلة والحلیة واذا مات الرجل احرقت معه امرأته وهی فی الحیاة وان ماتت المرأة لم یحرق الرجل وان مات منهم غرب زوج بعد وفاته والنساء یرغبن فی تحریق انفسهن لذوجهن عند انفسهما لجنة وهذا فعل من افعال الهند علی حسب ماذکرنا آنفا الا ان الهند لیس من شانها ان تحرق المرأة مع زوجها الا ان ترضی المرأة ذلک

(صفحہ ۹ و ۱۰)

(صفحہ الیہ اور روسی) اپنے مردوں کے ساتھ مویشیوں، آلات، اور زیورات کو بھی جلا دیتے ہیں، اور جب کوئی آدمی مرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کی زندہ بیوی بھی جلا ڈالی جاتی تھی، لیکن عورت کے مرنے پر شوہر نہیں جلایا جاتا تھا، اور اگر کنوارا مرجاتا تھا، تو مرنے کے بعد اس کی شادی کردی جاتی تھی، اور عورتیں خود شوق ورغبت سے اپنے کو جلا دینے کے لئے تیار رہتی تھیں، کیونکہ وہ سمجھتی تھیں کہ شوہروں کے ساتھ جلنے کے باعث وہ جنت میں داخل ہوجائیں گی، اور جیسا کہ ابھی بیان کیا گیا یہی طریقہ ہندوؤں میں بھی تھا، مگر اُن کے یہاں شوہر کے ساتھ ستی ہوجانے کی رسم ضروری نہیں تھی، لیکن اگر خود عورت چاہتی تھی

فلمّا استقامت له الاحوال وانتظم له الملک بلغ بعض ملوک الهند ما القوم علیه من القوة والشدة والعمارة والتّصوع بالاموال والممالک وقد کان هذا الملک الهندی قد غلب علی ما حوله من ممالک الهند وانقادت الی سلطانه ودخلت فی احکامه وقیل ان ملکه کان مما یلی بلاد السند والهند فسار نحو بلاد لبطار غزنین ولعس وبلاد الداور علی النهر المعروف بالمهرمند وهو نهر بلاد سجستان ینتهی جریانه علی اربع فراسخ منها وهذا النهر علیه ضیاع اهل سجستان وجناتهم ونخلهم

(۲۱۲) سریانی بادشاہ اہرمیون کے حالات

اور سلطنت کے انتظامات جب درست ہو گئے، تو ایک ہندوستانی راجہ کو اس کی قوت، شوکت، عظمت، آبادی اور دوسرے ملکوں پر اس کے حملہ کی اطلاع ملی، یہ بھی اپنے آس پاس کے تھا، اس کے آس پاس کے تمام ہندوستانی علاقے اس کے زیر اقتدار اور تابع فرمان تھے، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کا ملک سندھ اور ہندوستان کے قریب تھا، اس نے لبطا[1]، غزنین لعس اور دریائے ہرمند کے ساحلی علاقے دوار کا رُخ کیا، ہرمند ملک سجستان کا دریا ہے جو اس سے ۴ فرسخ کے فاصلہ پر ختم ہو جاتا ہے، اس دریا کے کنارے موجودہ زمانہ یعنی ۳۳۲ھ میں سجستان کے باشندوں کی آبادیاں، اُن کے باغات، نخلستان

---

[1] یہ غالباً بست ہے جس پر پہلے نوٹ تحریر کیا جا چکا ہے،

[2] یعنی دریائے ہلمند جس پر نوٹ گذر چکا ہے، (ض)

متنزهاتهم فی هذا الوقت وهو
سنة اثنین وثلثین وثلثمایة و
یغرف بنهر لبسط یجری فیه السفن
من هنالک الی سجستان فیها
الاقوات وغیر ذلک وهو بلد
الریاح والرمال والبلد الموصوف
بان الریح تدیر فیه الارحی و
یخرج الماء من الآبار فتسقی
الجنان ؛..... (ص ۸، و ۹)

وقد تنوزع فی مبدأ هذا
النهر المعروف بالهند مند
فمن الناس من رای انه
من عیون بجبال السند والهند
ومنهم من رأی ان مبداءه
من مبداء نهر النک وهو
نهر الهند ویمر بکثیر من جبال
السند وهو نهر حاد الانصباب
والجریان علیه تعذب اکثر اهل
الهند انفسها بالحدید تخرقها

اور سیرگاہیں ہیں، اس کو لبسط کا دریا
بھی کہا جاتا ہے، اس میں غلہ سے بھری
ہوئی کشتیاں یہاں سے خراسان و غیرہ
کو بھی جاتی ہیں، یہ ریگستانی ملک ہے،
اور یہاں تیز ہوائیں چلتی رہتی ہیں،
اُن کے زور سے پن چکیاں چلتی ہیں، ان
کے ذریعہ کنوؤں سے پانی نکلتا ہے جس
سے باغوں کی آبپاشی ہوتی ہے،...

دریائے ہرمند کے منبع کے بارہ میں
اختلاف ہے، بعض لوگوں کا خیال
ہے، کہ وہ ہندوستان اور سندھ کے
پہاڑی چشموں سے نکلا ہے، اور بعض
لوگوں کے نزدیک اس کا اور دریائے
گنگا کا مخرج ایک ہی ہے، اور گنگا
ہندوستان کا دریا ہے، جو سندھ کے
اکثر پہاڑی علاقوں سے گذرتا ہوا
نہایت تیزی سے بہتا ہے، اکثر ہندو
اس کے کنارے لوہے سے اپنے جسم

Marfat.com

زهدا فی هذا العالم و رغبة
فی التنقل عنه و ذلک انهم
یقصدون موضعا فی اعالی
هذا النهر المعروف بالکنک
وهنالک جبال عالیة واشجار
عادیة ورجال جلوس حدائد
وسیوف منصوبة علی تلک
الاشجار وقطع من الخشب
فتاتیهم الهند من الممالک
النائیة والبلدان القاصیة
فیسمعون کلامه و لتلک الرجال
المرتبین علی هذا النهر ما یقولون
من تزهیدهم فی هذا العالم
والترغیب فی سواه فیطرحون
انفسهم من اعالی تلک الجبال
العالیة علی تلک الاشجار العادیة
والحدائد المنصوبة فیتقطعون
قطعا و یصیرون الی هذا النهر
اجزاء و ما ذکرناه فموصوف

کو تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور اس دنیا سے
علیحدگی اور اس سے نکل جانے کے شوق
و رغبت کی بناء پر اس دریا میں اپنے
آپ کو غرق کر دیتے ہیں، اس مقصد
کے حصول کے لئے وہ اس دریا کے بالائی
حصہ میں جاتے ہیں، جو گنگا[1] کہلاتا ہے،
یہاں اونچے اونچے پہاڑ اور خاردار
جھاڑیاں ہیں، اور کچھ لوگ بیٹھے ہوتے
ہیں، اور ہوا تلواریں اور لکڑی کے
ٹکڑے درختوں پر نصب رہتے ہیں،
ہندو دور دراز مقامات اور علاقوں
سے یہاں آتے ہیں، اور دریا کے کنارے
مامور متعین لوگوں کی باتیں، ترک دنیا
کا پرچار، دوسری دنیا کی ترغیب کا وعظ
سنتے ہیں اور اسکے حصول کے لئے ان
پہاڑوں کے اونچے حصوں پر چڑھ کر ان
خاردار جھاڑیوں، اور گڑے ہوئے
لوہوں پر کود پڑتے ہیں، اور ان کا
جسم پاش پاش ہو کر دریا میں بہتا ہے

[1] اس سے مراد گنگوتری ہے،

Marfat.com

حتى يقفوا على هذا النهر ۔

(ص ۸۰ و ۸۱)

وهناك شجر من احدى عجائب
العالم ونوادره والعرائب من
نباته يظهر في الارض اغصانا
مشبكة من احسن ما يكون من
الشجر والورق فيعلو في الجو
كما يعلو ما يكون من طول النخل
ثم ينحنو جميع ذلك منعكسا فيغوص
في الارض منه شيئا شيئا و
يهوي في قعرها سفلا على
استقامة الذي ارتفع في
الهواء صعدا حتى يغيب
عن الابصار ثم يظهر اغصانا
بادية على حسب ما وصفنا
عنه في الاول فيذهب
صعدا ثم ينقطر منعكسا و
لا فرق بين المقدار الذي
يذهب في الهواء ويتبع في

اور ان کا نیل قابلِ تحسین سمجھا جاتا ہے

یہاں ایک عجیب وغریب اور دنیا
کا نادر درخت ملتا ہے جس کی شاخ اور
پتیاں ایک مکمل برگ وبار والے درخت
کی طرح زمین کے اندر بھی ہوتی ہیں
اور فضا میں کھجور کے اونچے درخت کی طرح
لمبا ہوتا ہے، وہاں سے پھر نیچے کی طرف
اسی طرح مڑ جاتا ہے، اور تھوڑا تھوڑا زمین کے
اندر داخل ہونے لگتا ہے، اور جتنا فضا
میں اونچا ہوتا ہے، اتنی ہی گہرائی میں
نیچے بھی چلا جاتا ہے یہاں تک کہ
نظروں سے چھپ جاتا ہے، پھر اس طرح
ہم نے بیان کیا ہے اس کی شاخیں اور
ہوتی ہیں، اور شاخیں بھی
تنے کی طرح اوپر جا کر نیچے کی طرف
مڑ جاتی ہیں، اس درخت کا جس قدر حصہ
زمین کے اوپر فضا میں ہوتا ہے، اور
جتنا زمین کے نیچے چھپا ہوتا ہے دونوں

Marfat.com

البقاع وبين ما يغيب منها تحت الثرى
الارض ويتوارى تحت الثرى
فلولا ان الهند وكلت بقطعه
وما قاساه من امره لا مر
يذكرونه بسبب في المستقبل
يصفونه بطبق على تلك البلاد
ولغشي تلك الارض، ولهذا
النوع من الشجر اخبار يطول
ذكرها يعرفها من طرأ الى
تلك الارض ورآها ونمى
اليه خبرها۔

(ص ۸۲ - ۸۳)

والهند تعذب انفسها على
ما وصفنا بانواع الا. لام و
قد تيقنت ان ما ينالها من
النعيم في المستقبل مؤجلا
هو ما اسلفته، وعذبت به
انفسها في هذه الدار معجلا

مقدار میں کہ اس کے
کے رگ ناخن اسباب کی بنا پر
وہ بیان کرتے ہیں اس درخت
کو کاٹتے چھانٹتے اور اس کو دیکھتے
نہ رہیں، تو وہ اس ملک کا چپہ چپہ
دنیا پر چھا جائے، اس درخت کے
متعلق بہت سی روایات بیان کی
جاتی ہیں، جن کا ذکر موجب طوالت
ہے، جو لوگ اس سرزمین میں گئے
ہیں، اور انھوں نے اس درخت کو
دیکھا ہے، یا اس کی خبریں سنی ہیں
وہ ان روایات سے واقف ہیں[1]۔

جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے
ہندوستان کے لوگ اپنے جسم کو طرح
طرح کی تکلیفیں پہونچاتے ہیں، اور
ان کو اس کا یقین ہے کہ مستقبل میں
اُن کو جو نعمت حاصل ہوگی
وہ اسی عمل اور ریاضت سے حاصل ہوگی

[1] دنیا اس سے مراد برگد کا درخت ہے،

Marfat.com

تجهیز من لیصطلی بالملک
فیستاذن فی احراقه لنفسه
فیرید من فی الاسواق وقد
اججت له النار العظیمة وعلیها
من قد وکل بایقادها ولیدیر
فی الاسواق وقد امه الطبول
والضوج وعلی بدنه انواع
من الحریر وقد خرقها علی
نفسه وحوله اهله وقرابته
وعلی راسه اکلیل من الریحان
قد قشر جلدته من راسه و
علیها البر وقد جعل علیها
الکبریت والسندروس فیبقی
وهامته تحترق وروائح دهنه
تفوح وهو یصیح وریق النابول
والصمغ مایکون من ورق الریحان
اذا مضغ هذا الورق بالنورة
المبلولة مع الفوفل وهو لک

تو تکلیفیں پہونچانے کا نتیجہ ہوگی بعض
لوگ راجہ کے دربار میں جاکر اس سے
آگ میں جلنے کی اجازت طلب کرتے
ہیں، پھر بازاروں میں گشت کرتے
ہیں، اور اُن کے لئے ایک بڑا الاؤ جلایا
جاتا ہے جس کو بھڑکانے کے لئے کچھ
لوگ مقرر اور مامور ہوتے ہیں، اور
جلنے والا بازاروں میں گشت کرتا ہے'
اُس کے آگے طبل اور چنگ بجتے رہتے
ہیں، اس کے جسم پر انواع واقسام
کے حریر کے کپڑے ہوتے ہیں جس کو
وہ پھاڑ دیتا ہے، اور اس کے اردگرد
خاندان اور قرابت والے ہوتے ہیں'
اس کے سر پر چھلے ہوئے ناریل کا تاج
ہوتا ہے جس میں آگ کے انگارے ہوتے
ہیں، اور اس پر گندھک اور روغن ملا ہوتی
ہے وہ آدمی چلتا رہتا ہے اور اس کی
کھوپڑی جلتی رہتی ہے، اور چربی اور
پھیلتی رہتی ہے، اور وہ پان اور ریحان

Marfat.com

من الاجاز والليمن فى هذا الوقت

مصنفہ.....

(سن ۸۳ - ۸۴ھ)

وهذا اذا ما مضغ على ما
ذكرنا الدوق والمضغ شد
اللثة وقوى حمر والاسنان
وطيب النكهة واذال الرطوبة
المنوزية وشهى الطعام و
بعث على الباه وحمر الاسنان
كاحمر ما يكون من حب الرمان
واحدث فى النفس طربا و
وامرا يحية وقوى البدن و
ان مرت من المنكهة نوائح طيبة
حمرة والهند تستجلب خواصها
وعوامها من ازالة بعض
وتجتلب من ازالة بعض ما ذكرنا

چبانا بتایا ہے، اس کی پتیاں، اذخر کی پتیوں سے
چھوٹی ہوتی ہیں، ان کو بھگا کے ہے
چونے اور سپاری کے ساتھ کھاتے ہیں۔
اور آج کل مکہ تجار اور مدینہ وغیرہ میں
بھی اس کے کھانے کا بڑا رواج ہے

جس طریقہ سے ہم نے بیان کیا
ہے، اس طریقہ سے پان اور چونا کھانے
سے مسوڑے سخت اور دانتوں کی جڑیں
مضبوط ہوتی ہیں، منہ خوشبودار ہوتا
ہے، خراب قسم کی بدبو پہنچانے والی
رطوبتیں زائل ہوتی ہیں، بھوک کھلتی
ہے، قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے
دانتوں میں، ناسور کے دانوں کی طرح
سُرخی آجاتی ہے، طبیعت میں سرور
نشاط پیدا ہوتا ہے، بدن میں تازگی
آتی ہے، منہ سے خوشبو آتی ہے۔
ہندوستان کے عام رواج کے
خلاف کہ پان کھانے کے بعد

Marfat.com

فاذا طاف المعذب لنفسه
بالنار فی الاسواق وانتھی
الی تلک النار وھو غیر مکترث
لا یتغیر فی مشیته ولا یحسب
فی خطوته فضلة من اذا القی
علی النار وقد صارت کالثلج
العظیم تناول بیده خنجراً
ویدعی الجری عندھم فیضعه

فائدہ،

(ص ۳۴-۵۸)

ولقد حضرت فی بلاد صیمور
من بلاد الھند من ارض الاسمی
مملکة انبلمری وذلک فی سنة
تسع وثلثمایة والملک یومئذٍ
علی جمیع تلک البلاد

سفید ہوتے ہیں، اور وہ پان نہیں کھاتے،
جب آگ سے اپنے کو تکلیف پہنچانے والا
شخص بازاروں میں گشت کرتے ہوئے
آگ کے پاس پہنچتا ہے تو اسے اس کی
ذرا بھی پروا نہیں ہوتی، نہ اس کی چال
میں کسی قسم کا فرق آتا ہے اور نہ
قدم اٹھانے میں کسی خوف کا احساس
ہوتا ہے، ان میں سے بعض ایسے ہوتے
ہیں، کہ جب وہ آگ کے کنارے پر
پہونچتے ہیں جو ایک بڑے تیل کے کنویں
اختیار کر چکی ہوتی ہے تو وہ ہاتھ
میں خنجر لے کر اپنے پیٹ میں بھونک
لیتا ہے، اور یہ لوگ بڑے جری اور
بہادر کہلاتے ہیں،

میں سنہ ۳۰۹ھ میں صیمور نامی
شہر جو ہند کے
ملک انبلمری میں واقع ہے
زمانہ میں جو راجہ تھا اس کا نام بھاچ
تھا، اور اس وقت تقریباً دس برس

بها يومئذ من المسلمين غير
من عشرة الاف قاطنة بها
وسيرافيين وعمانيين وبصريين
وبغداديين ومن سائر الامصار
ممن قد تاهل وقطن في تلك
الديار فيهم خلق من وجوه
التجار مثل موسى بن اسحاق
الصندالوني على الهرمة يومئذ
ابو سعيد معروف بن زكريا
والهرمة يراد به رئيس المسلمين
وذلك ان الملك يملك على
المسلمين رجلا من رؤسائهم
تكون احكامهم مصروفة
اليه ومعنى البياسرة يراد به
الذين ولدوا من المسلمين
بارض الهند يدعون بهذا الاسم
واحدهم بيسر، (ص ۸۵ و ۸۶)

مسلمان وہاں آباد تھے اور ان میں
بیاسرہ سیراف عمان، بصرہ، اور
بغداد اور دوسرے ملکوں کے تھے لیکن
ان علاقوں میں بود و باش اختیار کر لی
ہے، ان میں سے بہت سے معزز اور
بڑے تاجر ہیں، جیسے موسیٰ بن اسحاق
صندا پوری اور ہنرمندی کے عہدہ پر ان
دنوں ابو سعید معروف بن زکریا مامور
تھے، ہنرمند سے مراد مسلمانوں کا سردار
ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ راجہ کا قاعدہ
تھا کہ وہ کسی مسلمان رئیس ہی کو ان کا
سردار بنا دیتا تھا، اور مسلمانوں کے
تمام معاملات اسی کے سپرد ہوتے
تھے، بیاسرہ سے وہ مسلمان مراد ہیں
جو ہندوستان میں پیدا ہوئے، اسی
نام سے وہ مشہور ہیں، اس کا واحد
بیسر[۵۲] ہے،

---

[۵۲] یعنی تشن، [۵۲] یہ غالباً گجراتی لفظ ہے، جس کی اصل "بے سر" ہے، جس کے معنی دوسرا (یعنی
وہ شخص جو عربی اور ہندی مخلوط نسل سے پیدا ہو، (عرب و ہند [illegible]

وهو كيف رجل من فتيانهم
وقد طاف على ما وصفنا في
اسواقهم فلما دنا من الناد
اخذ الخنجر فوضعه على فؤاده
فشقه فراد خل يده الشمال
فقبض على كبده فجذبها
قطعة وهو يتكلم فقطعها
بالخنجر ودفعها الى بعض اخوانه
فتهاونا بالموت ولذتا بالتقلب
هوى بنفسه في النار واذا
مات الملك من ملوكهم او
قتل حرق خلق من الناس
انفسهم لموته فيدعون
هؤلاء البلا بخرية
واحد هو بلا بخر وتفسير
ذلك مصادقوه ممتن
يموت بموته ويحيى بحياته

(ص ٨٦ - ٨٧)

اور جس طرح ہم نے بیان کیا ہے اسی
طرح ایک نوجوان کو بازاروں میں گشت
کرتے ہوئے میں نے دیکھا، وہ جب آگ
کے قریب پہنچا تو خنجر نکال کر اپنے سینہ
میں پیوست کر دیا، اور اپنا بایاں ہاتھ
اس میں ڈال کر جگر باہر نکال لیا،
اور اس کو تلوار سے کاٹ کر اپنے کسی
بھائی کو دے دیا، اس سے اس کا مقصد
موت کی تحقیر اور دوسرے عالم میں
منتقل ہونے کی لذت سے لطف اندوزی
تھی، اور اس درمیان میں وہ باتیں
بھی کرتا جاتا، اس کے بعد وہ آگ
میں کود پڑا، جب کوئی راجہ مرجاتا
یا قتل کر دیا جاتا، تو اس کی موت
سے ایک پوری جماعت اپنے کو آگ میں
جلا ڈالتی، ان لوگوں کو بلا بخریہ کہتے
تھے، اس کا واحد بلا بخر ہے جس کے معنی
بادشاہ کے خیر خواہ اور سچے دوست کے
ہیں یعنی جو اس کی موت کے باعث مرتے

وللهند اخبار عجيبة تجزع
من سماعها النفوس وانواع من
الآلام والمقاتل تالمه عند
ذكرها الابدان وتقشعر منها
الابشار وقد اتينا على كثير
من جميع اخبارهم في كتابنا اخبار
الزمان فلنرجع الآن الى خبر
الهند ومصيرنا الى بلاد سجستان
وقصد ٭ ملكة السريانيين و
تعدل عما اخذ ينا من اخبار
الهند وكان هذا الملك من
ملوك الهند يقال له زنبيل و
كل ملك يملك هذا البلد من
ارض الهند يسمى بهذا الاسم
الى وقتنا هذا وهو سنة
اثنتين وثلثين وثلثمائة فكانت
بين ملك الهند والسريانيين
حروب عظام نحو من سنة

اور اس کی زندگی کے عجیب حالات

خوش ہندوؤں کے ایسے عجیب واقعات
ہیں جن کو سن کر دل لرز جاتا ہے اور وہ
اپنے کو ایسی ایسی اذیتیں دیتے ہیں
کہ ان کے ذکر سے جسم کو تکلیف محسوس
ہوتی ہے، اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے
ہیں، اس قسم کے بہت سے واقعات ہم
اپنی کتاب اخبار الزمان میں نقل کر چکے
ہیں، اس لئے یہاں اُن کو قلم انداز کرکے
ہندوستان کے راجہ کا واقعہ، اس کے جنگ
جانے اور سریانیوں کی سلطنت کا قصہ
کرنے کا ذکر کرتے ہیں، اس ہندوستانی
راجہ کا نام زنبیل تھا، اور جو راجہ بھی
اس علاقہ میں راج کرتا ہے، اسے تبت
یعنی سنہ ۳۲۰ھ میں بھی اسی نام سے
موسوم کیا جاتا ہے، اس راجہ اور
سریانیوں کے درمیان بڑی سخت
جنگیں تقریباً ایک سال تک جاری رہیں
بالآخر سریانی بادشاہ مارا گیا۔

Marfat.com

فقتل ملک السریانیین واحتوی
الهند علی السبع وملکه وجمیع
ما فیه فساء الیه بعض ملوک
عرب فاتا علیه وملک العراق
ورد ملک السریانیین فملکوا
علی انفسهم رجلا منهم
یقال له تستر وکان ولد
المقتول وکان ملکه الی ان
هلک ثمانی سنین، (ص ۱۰۰ و ۱۰۱)
وقد قیل ان کیقاوس بنا
مدینة قشمیر بارض الهند
وان سیاوخس بنی فی حیاة
ابیه کیقاوس مدینة المهرجان
من ارض السند المقدم ذکرها
فیما سلف من هذا الکتاب،
(ص ۱۳۱ و ۱۳۲)
وقد کان بهرام قبل ذلک
دخل الی ارض الهند منکرا
ولاجناس هم متعرفا واتصل

ہندو راجہ اس کی سلطنت، اس کے ملک
اور اس ملک کی ساری چیزوں پر قابض
ہوگیا، مگر اس کے بعد ہی کسی عرب بادشاہ
نے اس پر اور عراق پر حملہ کرکے سریانیوں
کی سلطنت اس سے چھین کر ان کو واپس
دلا دی، اس کے بعد سریانیوں نے
اپنی قوم کے ایک شخص تستر نامی کو بادشاہ
بنایا، جو مقتول راجہ کا لڑکا تھا، اور
اس کی حکومت آٹھ برس تک رہی،
بیان کیا جاتا ہے کہ کیکاؤس نے
ہندوستان کے شہر کشمیر کی بنیاد ڈالی
تھی، اور اس کے بیٹے سیاوخس نے اس
کی زندگی ہی میں سندھ کے شہر مہرجان
کو آباد کیا تھا،

اور بہرام اس سے (عراق آنے سے)
پہلے ہندوستان میں اجنبی بن کر آیا تھا
تاکہ یہاں کے حالات اور واقعات سے

Marfat.com

بشبرمه ملک من ملوک الهند فاتاہ
بین یدیه فی حرب من حروبه
وامکنه من عدوه فزوجه ابنته
علی انه بعض اساورة فارس
(ص ۱۹۱)

واقفیت حاصل کرے چنانچہ وہ راجہ اس سے ملا، اور اس کے ساتھ کسی لڑائی میں جو اس کا زمانے دکھائے، اور اس کے دشمن پر قابو حاصل کرلیا، راجہ نے (خوش ہوکر) اپنی لڑکی اس سے بیاہ دی، حالانکہ وہ ایک ایرانی نژاد قائد تھا،

وهادنته ملوک الهند والسند
والشمال والجنوب وسائر الممالک
وحملت الیه الهدایا ووفدت
علیه الوفود خوفًا من صولته و
وکثرة جنوده وعظم مملکته و
لما ظهر من فعله بالممالک و
قتله الملوک وانقیادهم الی
العدل، (ص ۲۰۰)

(نوشیروان عادل) سے ہندوستان، سندھ، شمال اور جنوب کے بہت سے ملکوں کے بادشاہوں نے صلح کرلی، اور اس کے دبدبہ، اس کی فوجوں کی کثرت، اس کی سلطنت کی وسعت وعظمت اور دوسرے ملکوں پر اس کے غلبہ، ان کے حکمرانوں کے قتل اور عدل پروری وغیرہ کے خوف سے اس کے پاس ہدایا وتحائف اور وفود بھیجتے تھے،

وکتب الیه ملک الهند من
ملوک الهند وعظیم ادا کنة
المشرق وصاحب قصر الذهب
وابواب الیاقوت والدر الی

اس (نوشیرواں) کے یہاں ہندوستان کے راجہ نے اس طرح خط لکھا کہ مشرق سلطنت کے بڑے تاجدار ہونے کے محل موتیوں اور یاقوت کے دروازے

Marfat.com

الى اخيه ملك فارس صاحب التاج
والراية كسرى انو شروان و
اهدى اليه الف من عود ا
هندي ياذوب في النار كالشمع
ويختم عليه كما يختم على الشمع
فتبين به الكتابة وجاما من
الياقوت الاحمر فحمه مشبر ملوا
من الدر وعشرة اسناء كافور
كالفستق واكبر من ذلك وجاءته
طولها سبعة اذرع تضرب
اشفار عينها خدها وكان بين
اجفانها لمعان البرق من بياض
مقلتها مع صفاء لونها ودقة
تخطيطها واتقان تشكيلها مقرونة
الحاجبين لها ضفائر تجرها وذنبا
من جلود الحيات اليين من الخز
واحسن من الوشي وكان كتابه
في لحاء الشجر المعروف بالكاغذي
مكتوب بالذهب الاحمر وهذا

ہندوستانی راجہ کی طرف سے اس کے بھائی
تاج وعلم والے شہنشاہ فارس، کسریٰ
نوشیرواں کے نام۔ اور اس نے نوشیرواں
کے پاس ایک ہزار من عود ہندی بھیجی، جو
موم کی طرح آگ سے پگھل جاتی تھی، اور
موم ہی کی طرح اس پر بھی مہر کرنے سے
تحریر نمایاں ہو جاتی تھی، اور سُرخ یاقوت
کا ایک پیالہ جس کا دہانہ ایک بالشت کا
تھا، اور وہ موتیوں سے بھرا ہوا تھا، اور
پستہ کے دانوں کے برابر یا اس سے بڑی
کافور دس من اور سات ہاتھ کشیدہ
قامت ایک حسین وجمیل لونڈی جس کی
پلکوں کے بال گالوں پر لٹکتے تھے، اور
دیدہ کی سپیدی میں بجلی کی چمک تھی، اس کا
رنگ نہایت صاف تھا جسم کی ساخت
اور بناوٹ موزوں ومناسب ابرو پیوستہ
اور چوٹی اتنی لمبی تھی کہ زمین پر گھسٹتی تھی
اس لونڈی کے علاوہ سانپوں کی کھال
کا ایک فرش بھیجا، جو فضل سے بھی زیادہ

الشجر یکون بارض الصین
وھو نوع من النبات عجیب فی لون
حسن وریح طیبة لحاؤہ ارق
من الورق الصینی یتکاتب فیہ
ملوک الصین والھند،
(ص ۲۰۱ و ۲۰۲)

زم اور نفیس ہوتا ہے جو چین
تھا، یہ خط کاغذی نام ایک درخت کا ہے
پر سرخ سونے سے لکھا ہوا تھا، اور یہ درخت
چین اور ہندوستان میں ہوتا ہے،
نہایت عجیب قسم کی نبات ہے، اس کا
رنگ نہایت عمدہ، خوشبو پاکیزہ، اور
چھال پتیوں سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے،
اسی پر ہندوستان اور چین کے بادشاہ
آپس میں خط و کتابت کرتے تھے،

وکان نقل الیہ من الھند
کتاب کلیلہ ودمنہ والشطرنج
والخضاب الاسود المعروف
بالھندی وھو الخضاب الذی
یلمع سوادہ فیھا یظھر من اصول
الشعر بصبغہ سوادا ولا یتصل
منہ شیء ویحکی ان ھشام بن
عبد الملک کان یخضب بھذا
الخضاب (ص ۲۰۳)

نوشیروان کے دربار میں ہندوستان
کی مشہور کتاب کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ کیا
گیا، شطرنج اور سیاہ خضاب لیجایا
گیا، جو ہندی کہلاتا تھا، اس خضاب
کے استعمال سے بالوں کی جڑیں تک سیاہ
ہو جاتی تھیں، اور سیاہی کی چمک زائل
نہیں ہوتی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ
ہشام بن عبد الملک بھی یہ خضاب لگایا
کرتا تھا،

وملوک الھند تبالغ فی اثمان

ہندوستان کے راجا اس خضاب

Marfat.com

ماعظم من الفيلة وارتفع من
الارض وقد يكون من الوحشية
في ارض الزنج من الفيلة ماهو
اعلاسمكا لما وصفنا باذرع كثيرة
على حسب ما يحمل من قدرها السمة
بالانياب ما وزن الناب منها
خمسون ومائة من الى المائتين
والمن رطلان بالبغدادي
وعلى قدر عظم الناب عظم
جسم الفيل وقد كان ابرويز
خرج في بعض الاعياد قد صفت
له الجيش والعدد والسلاح
وفيما صف له الف فيل وقد
احدقت به خمسون الف فارس
دون الرجالة فلما بصرت به
الفيلة سجدت له فما رفعت
رؤسها وبسطها الخراطيم ها
حتى جذبت بالمحاجز را لحنها
الفيالون بالهندية فلما بصر

کے ہاتھیوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت
دے کر خریدتے تھے، اور وحشی (بے سدھے)
ہاتھی حبشہ میں اس سے بھی کئی گز اونچے
ہوتے ہیں، جیسا کہ اُن کی سینگوں سے
جنھیں دانت کہا جاتا ہے، معلوم ہوتا
ہے، ان دانتوں کا وزن ڈیڑھ سو
سے دو سو من تک ہوتا ہے، ایک من
سے رو بغدادی رطل مراد ہیں، ہاتھی
کے دانت جتنے بڑے ہوتے ہیں، اتنی
جسامت سے ان کا جسم بھی بڑا ہوتا ہے
ایک مرتبہ جب بادشاہ پرویز کسی لشکر
کے لئے نکلا تو اس کے لئے نو سو صف آراستہ کی گئیں
اور اسلحہ و ساز و سامان سے آراستہ کی گئیں
اُن میں ایک ہزار ہاتھیوں کی صفیں
بھی تھیں، اور پیدل فوجوں کے علاوہ
پچاس ہزار سوار اس کے آگے تھے،
جب ہاتھیوں نے اسے دیکھا تو سر جھکا
ہو گئے، اور اس وقت تک نہ سر اٹھایا
اور نہ سونڈ ہلایا جب تک کہ مہاوت

بذلک ابرویز تاسف علی ماضی
به اهل الهند من فضیلة الفیلة
وقال لیت ان الفیل لم یکن
هندیا وکان فارسیا انظروا
الیها والی سائر الدواب فضلوها
بقدر ما تروں من معرفتها و
ادبها وقد افتخرت الهند
بالفیلة وعظم احتمالها و
معرفتها وحسن طاعتها و
قبول الریاضات فهمها المرادات
وفرزها بین الملوک وغیرهم
وان غیرها من الدواب لا
تفهم شیئا ولا تفضل بین
شیئین وسنورد فیما یرد من
هذا الکتاب جملا من الفضول
فی اخبار الفیلة وقالته الهند
وغیرهم فی ذلک تفضیلهم
علی سائر الدواب،
(ص ۲۳۲)

آنکس نہ ما را در ہندوستان دیدہ باشد
سر اٹھانے کے لئے) کہ نہ دیا ہو نظر بھر کر
پرویز کو افسوس ہوا، اور ہندوستان
والوں کی اس برتری پر رشک آیا اور
اس نے کہا کاش یہ ہاتھی ہندوستان
کے بجائے ایران میں ہوتے، اور لوگوں
کو حکم دیا کہ ہاتھی اور دوسری جانوروں
کا خیال رکھو، اور ان کی سمجھ اور تمیز
کے مطابق اُن کی قدر کرو، ہندوستانی
ہاتھی اس کی جسامت، سمجھ بوجھ، اطاعت
شعاری، محنت و مشقت، مقصد و منشا
کو سمجھ لینے، بادشاہ اور غیر بادشاہ
میں فرق و امتیاز کر لینے کی صلاحیتوں
پر فخر کرتے ہیں، ہاتھی کے علاوہ دوسرے
جانور نہ کوئی بات سمجھ سکتے ہیں، اور نہ
دو چیزوں میں سے ایک کو ترجیح دے سکتے
ہیں، آگے چل کر ہم اس کتاب کی بعض
فصلوں میں ہاتھیوں کے واقعات
اُن کے بارہ میں ہندوستانی و غیر ہندوستانی

لوگوں کے اقوال اور دوسرے تمام جانوروں
پر اس کو فضیلت دینے کا حال بیان کریں گے،

وسار الاسکندر بعد ان
هلک ملک فارس واحتوی علیٰ
ملکها وتزوج بابنة ملکها ثم
السند والهند فوطی ملوکها
وحملت الیه الهدایا والخراج
وحاربه فور وکان اعظم
ملوک الهند فکان له معه
الاسکندر حروب وقتله
الاسکندر مبارزة،
(ص ۲۴۹، ۲۵۰)

بادشاہ فارس کی موت کے بعد سکندر
نے اس کی سلطنت پر قبضہ کر لیا، اور اس
کی لڑکی سے شادی کر کے سندھ اور
ہندوستان کی طرف بڑھا، اور وہاں
کے راجاؤں کو پامال کر کے ان سے ہدایا
اور خراج وصول کیا، ہندوستان کے سب
سے بڑے راجہ فور نے اس سے جنگ کی
اور دونوں میں کئی معرکے ہوئے، آخر
میں سکندر نے اسے دعوت مبارزت
دے کر قتل کر دیا،

فلما مات الاسکندر طاقت
به الحکماء ممن کان معه من
حکماء الیونانیین والفرس و
الهند وغیرهم من علماء الامم
وکان یجمعهم ویستریح الی
کلامهم ولا یصدر الا عن
رأیهم وجمیل بدان

جب سکندر کا انتقال ہوا تو یونان،
فارس، ہندوستان اور دوسری قوموں
اور ملکوں کے جو فلاسفہ اور حکما اس کے
ساتھ رہتے تھے، اور جن کی ہم نشینی اور
باتوں سے وہ لطف اندوز ہوتا تھا
اور جن کی رائے اور مشورہ کے بغیر کوئی
حکم صادر نہیں کرتا تھا، وہ سب سکندر

Marfat.com

مات فی تابوت من الذهب مرصع بالجواهر بعد ان طلی جسمه بالاطلیة الماسکة لاجزائه فقال عظیم الحکماء والمقدم فیهم لیتکلم کل واحد منکم بکلام یکون للخاصة معزیا وللعامة واعظا وقام فوضع یده علی التابوت فقال اصبح آسرا لاسر الاسباء،

(ص ۲۵۱ - ۲۵۷)

کی نعش کے اردگرد بیٹھے تھے نعش ہیرے سے مرصع سونے کے ایک تابوت میں بند کو محفوظ رکھنے والے مسالہ لگا کر رکھی گئی تھی سب سے بڑے دانشمند حکیم نے کہا ہر شخص کو اس موقع پر ایسی بات کہنی چاہیے جو خواص کے لئے تعزیت و تسلی اور عوام کے لئے پند و موعظت کا باعث ہو یہ کہہ کر وہ کھڑا ہو گیا، اور تابوت پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ قیدیوں کو قید کرنے والا آقا خود قیدی ہے،

قال الثامن عشر وکان من حکماء الهند یا من کان غضبه الموت هلا غضبت علی الموت

.... (ص ۲۵۵)

اٹھارہویں حکیم نے جو ہندوستان کے مشہور حکماء میں تھا، کہا کہ اے وہ شخص جس کے غیظ و غضب کا نام موت تھا، آج اپنی موت پر تجھے کیوں نہ غصہ آیا...

.....

قال الرابع والعشرون وکان من نساک الهند وحکمائها ان دنیا یکون هذا اخرها فانزهد اولی ان یکون فی

چوبیسویں حکیم نے جو ہندوستان کے زاہدوں اور فلسفیوں میں تھا، کہا کہ دنیا سے دنی کا آخری نتیجہ ہے اس لئے دنیا سے علیحدگی اختیار

Marfat.com

اولہا۔ (ص ۲۵۶)

وتیاتی ذلک منہا العظم خلقۃ
للطرا ویبی بارض الہند
شان عجیب والذی یحمل منہا
الی ارض الاسلام وتخرج
عن ارض الہند فتبیض وتفرخ
تکون صغیرۃ الاجسام کدرۃ
الالوان لاتقطی انوارہا الا بعضا
بادرکہا وانما تشبہ بالہندیۃ
بالشبہ الیسیر....(ص ۴۳۸)

وکذلک شجر النارنج واللاتج
والموز جلب من ارض الہند
بعد الثلثمایۃ فزرع بعمان ثم
نقل الی البصرۃ والعراق و
الشام حتی کثر فی دور الناس
بطرسوس وغیرہا من الثغر
الشامی وانطاکیۃ و ساحل
الشام وفلسطین ومصر و
ماکان بعمد ولا یعرف قدمت

میں بہتر ہے،

مورون کی خلقت عظیم، جسم بڑا ہوتا ہے
پروں میں وسعت ہے، اور ہندوستان
میں عجیب عجیب قسم کے مور ہوتے ہیں اور
وہاں سے جو مور اسلامی سلطنت میں لائے
جاتے ہیں، تو وہ اگرچہ ہندوستان سے باہر بھی
انڈے اور بچے دیتے ہیں، مگر چھوٹے اور
گندے رنگوں کے ہوتے ہیں ان کے پر
پر نور نہیں ہوتے، اور ہندوستان کے مور سے
ان کی بہت معمولی اور تھوڑی سی مشابہت

اسی طرح نارنگی (سنگترے) اور
بڑے گول لیموں بھی تیسری صدی کے بعد
ہندوستان سے لائے
پھر بصرہ عراق اور شام میں اس کی
کاشت کی گئی، یہاں تک کہ سرحد
شام میں طرطوس، انطاکیہ ساحل شام،
فلسطین اور بعض دوسرے مقامات میں
وہ گھر گھر پھیل گئے، مگر ان میں وہ
لطیف شرابی خوشبو نہیں اور دلکش

Marfat.com

منه الروائح الحسنة الطيبة
واللون الحسن الذی یوجد
فیه بارض الهند لعدم
ذلک الهواء والتربة والماء
وخاصیة البلد،
(ص ۲۳۹)

اور حسین رنگ نہیں پایا جاتا۔ ۶
ہندوستان کی نارنگی میں ہوتا ہے،
کیونکہ یہاں کی ہوا، مٹی، پانی اور
بعض ملکی خاصیتیں ہندوستان سے
مختلف ہیں،

Marfat.com

جلد سوم

والهند تتخذ الفيلة و
وتتناتج فی ارضها ولیس
فیها وحشیة وانما هی حربیة
ومستعملة کاستعمال البقر
والابل واکثرها تاوی للروج
والغیاض کالجوامیس فی
ارض الاسلام والفیلة تقرب
من الموضع الذی یکون فیه
الکرکدن علی حسب ما قدمنا
فلا ترعی فی موضع تشم فیه
رائحته ویعمر الفیل بارض
الزنج نحوا من اربعمایة سنة
کذلک تذکر الزنج لا نها تفر
فی دیارها الفیل العظیم مما
لا یتاتی لهم قتله ومنها الاسود

اہل ہند ہاتھی پالتے ہیں اور یہ پالتو
ہاتھی بچے بھی دیتے ہیں لیکن ہندوستان
میں جنگلی ہاتھیوں کے بجائے سدھائے
ہاتھی ہوتے ہیں، جو لڑائی میں اونٹ
اور گائے بیلوں کی طرح (کھیتی باڑی
اور بار برداری وغیرہ کے کام میں استعمال
کئے جاتے ہیں، اور اسلامی ملکوں میں
جس طرح بھینسیں چراگاہوں اور
جنگلوں میں چرنے کے لئے جاتی ہیں
ہندوستان میں اکثر اسی طرح ہاتھی
بھی چرنے کے لئے جاتے ہیں لیکن جہاں
گینڈے ہوتے ہیں، وہاں سے بہت
دور رہتے اور ان سے بھاگتے ہیں
بلکہ جہاں ان کو گینڈے کی بو بھی محسوس
ہوتی وہ نہیں چر سکتے، حبش کے ہاتھیوں

سلہ ہاتھی ہندوستان کا خاص جانور ہے، گذشتہ زمانہ میں وہ یہاں بڑے اہتمام سے پالا جاتا تھا،

Marfat.com

وهو ابيض والابلق والاغبر

فی ارض الهند منها ما یعمر المائة

سنة والمائتین ویضع حمله

فی کل سبع سنین ،.....

(ص - ۱۱)

کی عمر تقریباً ۴۰۰ برس ہوتی ہے، یہ وہ
ہاتھی والوں کا بیان ہے، کیونکہ وہاں
ان بڑے بڑے ہاتھیوں کو جو قتل میں
ہو سکتے ہیں، عام طور سے لوگ جانتے ہیں،
بعض ہاتھی سیاہ، بعض سفید، بعض سیاہ
وسفید دونوں رنگ کے، یعنی چتکبرے
اور بعض خاکی رنگ کے ہوتے ہیں،
ہندوستان میں بعض ہاتھیوں کی عمر
۱۰۰ سال اور بعض کی دو سو سال ہوتی
ہے، اور سات سال کے بعد اس کے
بچہ ہوتا ہے،

والفیل یهرب من السنانیر

وهی القطاط ولا تقف لها البته

اذا ابصر تها وقد ذکر عن ملوک

الفرس انها کانت تو تی الفیلة

المقاتلة بالرجالة حولها و مراعات

خیل الاعداء عند الحرب تجلیة

اور ہاتھی بلّوں سے بھی بھاگتا ہے
اس کو جہاں دیکھ لیتا ہے وہاں نہیں
ٹھہر سکتا، شہنشاہان فارس کے متعلق
بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنگ میں ان
ہاتھیوں سے جن کے گرد میدان جنگ
میں پیادہ اور سوار کھڑے ہوتے ہیں

(بقیہ حاشیہ ص۳۲۳) اگرچہ اس کے متعلق معلومات پہلے تحریر ہو چکے ہیں، لیکن مصنف نے یہاں بڑی تفصیل اور جامعیت سے اسے بیان کیا ہے، اس لئے اسے ذکر کیا جا رہا ہے، (رض)

Marfat.com

الستائر عليها وكذلك افعال
ملوك السند والهند الى هلمّ

بلوں ہی کو چھوڑ کر اپنی مدافعت کرتے ہیں
اور سندھی اور ہندی راجاؤں کا بھی
یہی طریقہ ہے،

النهاية، (ص ۱۳ و ۱۴)

وقد ذكروا ان الخازي نفرت
منها الفيلة وقد كان رجل
بالمولتان من ارض السند يدعى
هرون بن موسى مولى للازد
وكان شاعرا شجاعا ذا دياسة
في قومه ومنعة بارض السند مما
يلي بلاد المولتان وكان في
حصن له فالتقى مع بعض ملوك
الهند وقد مت الهند امامها
الفيلة فبرز هرون بن موسى
امام الصف وقصد
لعظيم من الفيلة وقد خباتمت
ثوبه بستور فلما دنى في حملته من
الفيل نفلى القط عليه فولى الفيل
منهزما لما ابصر ذلك فهزم فكان ذلك
اسباب هزيمة الجيش وقتل الملك

کہا جاتا ہے کہ سوروں سے بھی ہاتھی
بدکتے ہیں، ملک سندھ کے علاقہ ملتان
میں ہارون بن موسیٰ نامی قبیلۂ ازد کا
آزاد کردہ ایک غلام تھا، جو بہادر،
شاعر اور ذی حیثیت آدمی تھا، اور اپنے
ایک محفوظ قلعہ میں رہتا تھا، اتفاقاً
کسی ہندو راجہ سے اس کی جنگ ہوئی،
ہندوستانی فوجوں کے آگے ہاتھی تھے،
اس لئے ہارون جب اس صف کے سامنے
آیا، وہ اپنے کپڑوں میں ایک بلی چھپائے
ہوئے تھا، جب حملہ کے وقت ہاتھی کے
قریب گیا تو بلی اس کے قریب چھوڑ
دی، اسے دیکھ کر ہاتھی بھاگ کھڑا
ہوا جس کی وجہ سے پوری فوج شکست
کھا گئی، بادشاہ قتل کر دیا گیا، اور مسلمانوں
کو فتح حاصل ہوئی،

Marfat.com

الفند بيل هو طائر صغير يكون
بارض الهند والسند تذكره
الشعراء في اشعارهم تمثلا بصغره
والزند بيل هو العظيم من الفيلة
والمقدم فيها وقد قيل
ان الزند بيل هو اسم لما اشتد
في الحرب من اناث الفيلة ..
.....

(ص ۱۷)

والفيلة لا تنتج ولا تتوالد الا
بارض الزنج والهند ولا تعظم
انيابها بارض الهند والسند على
حسب ما تعظم بارض الزنج و
الزنج تتخذ من جلود الفيل
الدرق وكذلك الهند ولا يلحق
ذلك في المنعة شئ من الدرق
الصينى والبتتى والبجاوى ....

زندبیل ایک چھوٹی چڑیا کا نام ہے
جو ہندوستان اور سندھ میں ہوتی ہے
اور شعراء اپنے کلام میں چھوٹائی کی
مثال میں اس کو پیش کرتے ہیں، اور
زندبیل بڑے اور جنگ میں آگے رہنے
والے ہاتھی کو کہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا
ہے کہ زندبیل ہتنیوں کو کہتے ہیں کیونکہ
وہ جنگ میں صبر و برداشت کا زیادہ
ثبوت دیتی ہیں،

حبش اور ہندوستان کے علاوہ اور
کہیں کے ہاتھی بچہ نہیں دیتے، حبش کی
طرح ہندوستان اور سندھ میں اُن کے
دانت بڑے بڑے نہیں ہوتے، حبشی
اور ہندوستانی ہاتھیوں کی کھال
کی ڈھالیں بناتے ہیں، مگر مضبوطی
اور حفاظت کے اعتبار سے چین تبت
اور جاوا کی ڈھالوں سے ان کا کوئی

سلہ اس سے مراد مطلق ہاتھی نہیں، بلکہ یا تو ہاتھنی ہیں، یعنی صرف ان دو مقاموں کے ہاتھی سدھانے اور آبادی میں رہنے کے بعد جفت ہوتے ہیں۔

Marfat.com

وخرطومه انفه وبه یوصل
الطعام والشراب الی جوفه وهو
شیء بین الغرضوف واللحم العصب
وبه یقاتل ویضرب وبه یصیح و
ولیس صوت الفیل علی مقدار
جسمه وکبر خلقه،

(ص ۱۰۱)

والهند تزعم ان الفیل لولا ان
لسانه مقلوب ثم لقن الکلام
لتکلم والهند تشرف الفیل و
تفضله علی سائر الحیوان لما
اجتمع فیه من الخصال المحمودة
من علو همته وعظم صورته
وبدیع منظره وتضاؤل صوته
وطول خرطومه وسعة اذنه
وکبر غرموله مع خفة وطئه
وطول عمره وثقل جسمه و
قلة اکتراثه لما وضع علی ظهره
وانه مع کبر هذا الجسم وعظم

ہاتھیوں کی سونڈ ہی انکی ناک ہے، اسی
کے ذریعہ وہ کھانا پانی پیٹ میں لیجاتا
ہے، اور سونڈ گوشت نرم ہڈی اور پٹھے
کے درمیانی قسم کی ایک چیز ہے، اس سے
ہاتھی جنگ کرتا ہے، اور لڑتا بھڑتا ہے
چنگھاڑ چلاتا ہے، لیکن اس کی آواز اس
کے دیو ہیکل جسم کے مقابلہ میں بہت کم ہے
اہل ہند کا خیال ہے کہ اگر ہاتھی
کی زبان الٹی نہ ہوتی، اور اس کو بول
چال سکھائی جاتی، تو وہ ضرور بولنے لگتا
وہ اسے بڑی قدر و عظمت کی نگاہ
سے دیکھتے ہیں اور دوسرے جانوروں
سے اس کو برتر خیال کرتے ہیں، کیونکہ
اس میں بہت سی عمدہ چیزیں جمع ہوگئی
ہیں، مثلاً قد کی لمبائی، صورت و ہیئت
کی بڑائی، منظر کی درستی، آواز کی پستی
سونڈ کی لمبائی، کانوں کی چوڑائی،
آلۂ تناسل کی بڑائی، پیروں کی چپٹائی،
کی آہستگی، عمر کی درازی، اس پر کتنا

Marfat.com

هذه الصورة يمر بالانسان ولا يحس بوطئه ولا يشعر به حتى يغشاه لحسن خطوه واستقامه

مشيه (ص ۲۱)

والنوع الثاني يدعى بالبحري و معناهم في هذه التسمية هو ان ملوك البحر من الهند والسند والزنج والصين ترغب في هذا النوع من زمرد وتتباهى في استعماله ولباسه في تيجانه و واكلتها وخواتيمها واسورتها فسمى البحري لما ذكرنا وهو ثاني المر في الجودة (ص ۴۴)

وقد يحمل من ارض الهند من بلاد سندان ونحوكنباية من مملكة البلهري صاحب المانكير المقدم ذكره فيما سلف من هذا

بار ہو اُس کی پروا نہیں کرتا جاری
بھر کم جسم کے باوجود جب وہ کسی آدمی
کے پاس سے گذرتا ہے تو قدم رکھنے کی
خوبی اور چال کی استقامت کی وجہ سے
جب تک وہ بالکل پاس نہ پہونچ جائے
آدمی کو اسکے قدم کی چاپ محسوس نہیں ہوتی،

زمرد کی دوسری قسم کو سمندری کہتے
ہیں اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چین، حبش، سندھ
اور ہندوستان کے ساحلی اور بحری علاقوں
کے راجہ اس قسم کے زمرد کے بڑے شائق ہوتے
ہیں، اور بڑے فخر سے اس کو اپنے لباس،
تاج، انگوٹھی اور کنگنوں میں استعمال
کرتے ہیں اسی لئے اسے بحری (سمندری)
کہتے ہیں، اور پہلی قسم "مر" کے بعد دوسری
سب سے عمدہ قسم یہی ہوتی ہے،

ہندوستان میں دھانگر کے راجہ بلہرا
کی سلطنت سے جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے
کھمبایت اور سندان وغیرہ کے علاقوں
سے ایک قسم کا زمرد باہر بھیجا جاتا ہے

Marfat.com

الكتاب نوع من الزمرد يلحق بما
وصفناه من النور والخضرة
والشعاع الا انه حجر صلب اصلب
مما وصفنا واثقل مما ذكرنا لا يفرق
بين هذا النوع المحمول من ارض
الهند وبين الانواع الاربعة
المتقدم ذكرها الا ذو دراية فطن
اد ماهر فيه وهذا النوع الهندي
يعرفه اصحاب الجواهر بالمكي
لانه يحمل من ارض الهند الى
بلاد عدن وغيرها من سواحل
اليمن ويوتى به مكة. فاشتهر
بهذا الاسم وبان بهذا النعت

لان بحر الهند والصين في
قعره اللؤلؤ وفي جباله الجواهر و
معادن الذهب والفضة و
الرصاص القلعي وفي افواه
دوابه العاج ومن منابته
الآبنوس والخيزران والقنا

اپنی چمک دمک اور تراش کے اعتبار سے
ان زمردوں کے مشابہ ہے جن کا ہم نے پہلے
بیان کیا ہے البتہ وہ ان سب سے زیادہ سخت
اور بھاری ہوتا ہے۔ اس زمرد میں ہندوستان
سے لایا جاتا ہے اور گذشتہ چاروں قسموں کے
زمردوں میں بڑے ہوشیار اور اس کے
ماہرین ہی فرق کر سکتے ہیں، ہندی اس
قسم کو جوہری کی کہتے ہیں، اس لیے کہ
ہندوستان سے عدن اور یمن کے ساحلی
علاقوں سے ہوتا ہوا مکہ لایا جاتا ہے، جس کے
اسی نام اور وصف سے مشہور ہے،

بحر ہند اور بحر چین کی گہرائیوں میں
موتی، ان کے پہاڑوں میں جواہرات،
سونے، چاندی، سیسہ اور تانبہ کی کانیں
ہاتھی دانت، نباتات میں آبنوس، بانس
بید، نیزے کے بکم، ساگوان، عود، کافور
جائفل، لونگ، صندل، قسم قسم کے مچھلیاں

Marfat.com

والبقم والسّاج والعود و
والشجار الكافور والجوز بوا
والقرنفل والصندل وانواع
الافاويه والطيب والعنبر و
وطيور ه الببغا ئ البيض والخض
واحدها ببغة ثم الطواويس
وانواعها فى صورها واختلافها
فى الصغر والكبر ومنها ما يكون
كالنعامة كبرا وحشرات ارض
الهند الزباد كالسنانير بارض
الاسلام كثيرة منه كالسنور
واكثر ما يخرج من ضرعها الطيب
المعروف بلبن الزباد وهذا النوع
من الطيب عجيب،

(ص ۵۶ و ۵۷)

خوشبودار چیزیں، عطر اور عنبر وغیرہ، نر ذکر
میں سفید اور ہرے طوطے رنگ برنگے
چھوٹے بڑے مور ہوتے ہیں جن میں
بعض شتر مرغ کے برابر ہوتے ہیں، اور
ہندوستان کے حشرات الارض میں مشک
بلاؤ، ہوتا ہے، یہ اسلامی ملکوں کے
بلوں کی طرح وہاں بہت ہوتا ہے اور
اُنہی کی طرح پالا جاتا ہے، اور زیادہ
اُس کے تھنوں سے یہ مشہور خوشبو جسے
بلاؤ کا دودھ (مشک بلاؤ) کہتے ہیں
اور یہ بڑے عجیب طرح کا ہوتا ہے

سلہ زباد ایک قسم کی خوشبو کا نام ہے، جو جنگلی بلوں کے پیٹ سے نکلتا ہے، اور اسے مشک بلاؤ کہتے ہیں،
سلہ دوسرے نسخوں میں متخذ ہ ہے، اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے،

Marfat.com

جلد رابع

كان كثير من الهند والصين
وغيرهم من الطوائف يعتقدون
ان الله جسم وان الملائكة اجسام
لهاتمام وان الله تعالىٰ وملائكته
اجسام على اختلاف بينهم ذلك
الى ان اتخذوا تماثيل واصناما
على صورة الباري سبحانه و
على صورة الملائكة مختلفة
القدود والاشكال منها على
صورة الانسان وعلى خلافها
من الصور يعبدونها وقربوا
لها القرابين ونذروا لها
النذور تشبها عندهم بالباري
سبحانه وتقربا منه فاقاموا
على ذلك برهة من الزمان و
حقبة من الاعصار حتى نبههم

اکثر ہندوستانی چینی اور دوسری قوموں
کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں
کے بھی جسم ہوتا ہے، اور وہ آسمانوں میں
پوشیدہ ہیں، اسی لئے انھوں نے اللہ تعالیٰ
اور فرشتوں کے مختلف قد و قامت اور
شکل و صورت کے انسانی اور غیر انسانی
شکل کے بت اور تصویریں بنالی ہیں،
جنکی عبادت کرتے ہیں، اُن کے نام
پر قربانیاں کرتے اور نذریں چڑھاتے
ہیں، کیونکہ ایسے اللہ تعالیٰ کے مشابہ اور
اس سے تقرب کا ذریعہ سمجھتے ہیں، یہ
لوگ اس عقیدہ پر ایک عرصہ دراز تک قائم
رہے یہاں تک کہ بعض فلاسفہ اور
حکیموں نے انھیں بتایا کہ محسوس اور مرئی
چیزوں میں افلاک و کواکب اللہ تعالیٰ
سے سب سے زیادہ قریب ہیں، اور وہ

بعض حکما ئھم علیٰ ان الافلاک ذی حیات ہیں، بولتے ہیں، اُن کے اور
والکواکب اقرب الاجسام للربّ اللہ تعالیٰ کے درمیان فرشتے آتے جاتے
للہ وانّھا حیۃ ناطقۃ وان ہیں اور دنیا میں جو حادثات رونما ہوتے
الملائکۃ تختلف بین اللہ وبینھا ہیں، وہ سب خدا کے حکم سے ستاروں کی
وان کل ما یحدث فی ھذا العالم حرکت کے مطابق واقع ہوتے ہیں، اس
فانّما ھو علیٰ قدر ما تجری بہ عقیدہ کی بنا پر وہ ان کی عظمت کرتے
الکواکب عند اللہ فتعظمھا و ہیں، اور اُن کے لئے قربانیاں دیتے
قربوا لھا القرابین لتنفعھم و ہیں، تاکہ وہ انہیں فائدہ پہونچائیں،
بقوا علیٰ ذلک دھرا طویلا اور اس عقیدہ پر بھی وہ ایک زمانہ تک
الکواکب تخفی بانھارہ فی بعض قائم رہے، مگر جب انھوں نے دیکھا
اوقات اللیل فما یعرض فی الجو من کہ فضائے آسمانی کے چھپانے والے
السوانح امر ھو بعض من کان اسباب کی بنا پر یہ ستارے دن اور
فیھم من حکما ئھم ان یجعلوا رات کے بعض حصوں میں بھی چھپ
لھا اصلا بعد الکواکب التی جاتے ہیں تو بعض حکیموں نے تیلیم دی
المشھورۃ المتحیرۃ فکان کہ وہ بڑے اور متحیر العقول ستاروں
کل صنف منھم یعظم کوکبا منھا کی تعداد کے مطابق بت بنالیں، اور
ویقرب لہ نوعا من القربان خلا ہر قوم کسی نہ کسی ستارہ کی عبادت
والاخر علی انھم اذا عظموا صورا وتعظیم کرتی ہے، اور اس کے لئے کوئی
من الاجسام متحرکۃ لھا نوعا نہ کوئی قربانی پیش کرتی ہے اجرام سماوی

العلوية من السبعة بكل ما يريدون
وبنوا لكل صنم بيتا وهيكلا معظما
وسموا تلك الهياكل باسماء تلك
الكواكب،

(ص ۴۲ - تا ۴۴)

قوموں کی قربانی سے مختلف ہوتی ہے اور
وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جب وہ اپنے بنائے ہوئے
ان بتوں کی عظمت کریں گے، تو ساتوں
آسمانوں کے علوی اجسام ان کی مراد کے
مطابق حرکت کریں گے، چنانچہ انھوں نے
ہر بت کے لئے ایک بتخانہ اور جدا ہیکل تعمیر
کیا، اور اُن کے نام ان ستاروں کے
نام پر رکھ لیا ہے

وقد ذهب قوم منهم الى
ان بيت الحرام هو بيت زحل
وانما طال عندهم بقاؤه هذا
البيت على مرور الدهور معظما
في سائر الاعصار لانه بيت
زحل تزلا يزال زحل من شانه
البقاء والثبوت فما كان له فغير
زائل ولا داثر ولا عن التعظيم
حائل وذكر هذا امر اكثيرة
اعرضنا عن ذكرها لشناعة
وصفها، (ص ۴۴)

ایک جماعت کا یہ خیال ہے کہ خانۂ
کعبہ دراصل زحل کا گھر ہے، اور ان کے
نزدیک امتداد زمانہ کے باوجود اس گھر
کے باقی رہنے، اور ہر زمانہ میں اس کے معزز
اور محترم ہونے کا یہی سبب ہے کہ وہ
زحل کا گھر ہے، اور وہی اس کا نگراں
ہے، کیونکہ زحل کی شان بقا و دوام ہے
اس لئے جو چیز اس سے متعلق ہوگی اسکو
زوال و فنا نہیں ہے، اور اس کی تعظیم
میں کبھی فرق نہ آئے گا، ان لوگوں نے
بہت سی ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کے

Marfat.com

مکروہ اور ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے
جس نے ان کو قلم انداز کر دیا ہے

ولما طال علیھم العھد عبدوا
الاصنام وعلی انھا تقربھم الی اللہ
والغوا عبادۃ الکواکب فلم یزالوا علی
ذلک حتی ظھر بوذاسف بارض
الھند وکان ھندیا وقد کان
بوذاسف خرج عن ارض الھند
الی السند ثم سار الی بلاد تخستان
وبلاد زبلستان وھی بلاد فیروز
بن کبک ثم دخل السند ثم الی
کرمان متنبیا[1] وزعم انہ رسول
اللہ واللہ واسطۃ بین اللہ وبین
خلقہ واتی ارض فارس وذلک
فی اوّل ملک طھمورث ملک
فارس وقیل فی ملک جوذھر
اوّل من اظھر مذاھب الصابئۃ
علی حسب ما قدمنا آنفا فیھا

جب اس عقیدہ پر بھی ایک زمانہ گذر
گیا، تو انھوں نے اس لئے بتوں کی
پرستش شروع کر دی کہ وہ اللہ کی بارگاہ
میں تقرب کا ذریعہ ہیں، اور ستاروں کی
پرستش کو غلو قرار دیدیا اس حالت پر وہ برابر
قائم رہے، یہاں تک کہ ہندوستان میں
بوذاسف (بدھ) پیدا ہوئے، جو ہندوستانی
ہی تھے، انھوں نے ہندوستان سے چین
پھر تخستان اور پھر زبلستان (کابل) کا سفر
کیا، زبلستان فیروز بن کبک کی ولایت
میں ہے، پھر وہاں سے سندھ واپس آئے
اور کرمان جاکر نبوت کا دعویٰ کیا، اور بتایا
کہ وہ خدا کے رسول اور اس کے اور اس کی
مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں، اس کے
بوشہنشاہ ایران طہمورث کی حکومت کے
ابتدائی زمانہ میں فارس آئے، ایک قول یہ

---

[1] دوسرے نسخہ میں فتنبا رتبہ،

Marfat.com

سلف من هذا الكتاب،

(ص ۴۵)

وقد كان بوذاسف امر الناس بالزهد فى هذا العالم والاشتغال بما علا من العوالم اذ كان من هناك بدو النفوس واليها يقع الصدر من هذا العالم وجد بوذاسف عند الناس عبادة الاصنام والسجود لها الشبه ذكرها وقرب الى عقولهم عبادتها بضروب من الحيل والخدع،

(ص ۴۵)

والبيت الثالث يدعى مندوسان ببلاد الهند وهذا البيت تعظمه الهند وله قرابين تقرب اليه وفيه من احجار المغناطيس الجاذبة

کہ بادشاہ جم کے عہد میں آئے تھے، یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے صابی مذہب کا ازسرنو کیا، جیسا کہ ہم اس سے پہلے اس کتاب میں اس کا ذکر کر چکے ہیں،

بوذاسف اس دنیا سے علیحدگی اور عالم علوی کی جانب متوجہ ہونے کی تعلیم دیتے تھے کیونکہ نفوس کی آفرینش وہیں سے ہوئی ہے اور اس عالم سے نکل کر پھر وہیں جائیں گے۔ انھوں نے مختلف شبہات پیدا کرکے لوگوں کو از سرنو بتوں کی عبادت اور ان کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی اور مختلف تدبیروں اور حیلوں سے اس کی عبادت کو ان کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی،

ان لوگوں کے عقیدہ کے مطابق دنیا کے سات معزز و محترم گھروں میں تیسرا گھر مندوسان نام کا ہندوستان میں ہے، اور اسے ہندو بہت متبرک سمجھتے ہیں، اور

علوم نہیں اس سے کونسا بت خانہ مراد ہے،

Marfat.com

والدافعة والمنفرة من اوصاف — اس کے سامنے قرابنیان پیش کرتے ہیں،

لا یسعنا الاخبار عنها فمن اراد — اس میں اشیاء کو کھینچنے اور دفع کرنے والے

ان یبحث عن ذکرها فلیبحث فانه — تقناطیسی پتھر نصب ہیں جن کے اوصاف

بیت مشهور ببلاد الهند: — کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے جو

(ص ۴۷) — شخص اس کی تحقیقات کرنا چاہے تو یہ

گھر ہندوستان میں معروف و مشہور ہے،

اس کی تحقیق آسانی سے کر سکتا ہے،

ذکر بعض اهل الدرایة والتنقیر — بعض اہل دانش و محققین کا بیان ہے کہ

انه قرأ علی باب النوبهار بلخ کتابا — انھوں نے بلخ میں نوبہار کے دروازے

بالفارسیة ترجمته قال بوذاسف — پر فارسی میں ایک کتبہ پڑھا ہے جس میں

ابواب الملوک تحتاج الی ثلاث ء — لکھا ہے: بوذاسف کا مقولہ ہے کہ بادشاہ

خصال عقل وصبر ومال واذا تحته — کے دروازے تین اوصاف کے محتاج ہیں،

بالعربیة مکتوب کذب بوذاسف — عقل، صبر اور مال اور کسی نے اس کے نیچے

الواجب علی الحر اذا کانت معه — عربی میں لکھا ہے کہ بوذاسف کا یہ قول غلط ہے

واحدة من هذه الثلاث الخصال — کیونکہ جس میں ان تین باتوں میں سے ایک بات

لا یلزم باب السلطان، — بھی ہوگی، وہ بادشاہ کے دروازے پر

(ص ۴۹) — کیوں جائے گا،

Marfat.com

کتاب التنبیہ والاشراف

فحد الاقلیم الاول البحر مما یلی المشرق والثانی البحر مما یلی الجازر والثالث الدبیل من ساحل المنصورۃ من ارض السند والرابع حد الاقلیم السابع مما یلی الصین اطول ساعات نھارہ ثلث عشرۃ ساعۃ،.....

(ص ۳۲)

فالاقلیم الاول لزحل وھو کیوان بالفارسیۃ لہ من البرج الجدی والدلو۔

(ص ۳۳)

واما الھند والصین ومن وافقھم من الامم ممن قال

ہندوستان کے حدود میں، ایک طرف مشرق سے ملا ہوا سمندر، دوسری طرف حجاز سے ملحق سمندر، تیسری جانب ملک سندھ میں علاقہ منصورہ کا ساحلی شہر دیبل اور چوتھی سمت میں چین سے ملی ہوئی ساتویں اقلیم کے حدود ہیں، اس ملک میں سب سے بڑا دن ۱۳ گھنٹوں کا ہوتا ہے،.....

.....

(ہفت اقالیم، فلک کے سات دن کے ماتحت ہیں چنانچہ ہندوستان یعنی) اقلیم اول زحل کے ماتحت ہے، جسے فارسی میں کیوان کہتے ہیں، اور اس کے برج جدی اور دلو ہیں،

ہندوستان، چین اور ان کی ہم خیال دوسری قومیں جو عالم کے قدیم اور ازلی

Marfat.com

بقدر العالم وازليته فيابون

كون الطوفان عم جميع الارض

.....

.....

..... ويا عالى

الهند ومشارقها البيت

المعروف ببيت الذهب بدئ

تاريخهم بعد ظهور البد

الاوّل فيهم وهو اثنا عشر

الف عام مضروبة فى ثلثة

وثلثين الف عام و

هو البيت الّذى دخله الاسكندر

بن فيلبس الملك حين قتل فورا

ملكهم وكتب بخبره الى ارسطاطا

اما بعد كتبت الى تذكر الذى

اعجبك من بنيان بيت الذهب

بالهند وما ذكرت انك رايت

فيه من العجائب والبنيان الشامخ

المزخرف بانواع الجوهر ومايروق

ہونے کی قائل ہیں، وہ طوفانِ نوح کو

عام نہیں مانتیں، اُن کے نزدیک طوفان

پوری دنیا میں نہیں آیا تھا، بلکہ صرف نوحؑ

کے ملک وقوم کے لئے خاص تھا....

ہندوستان کے مشرقی اور پہاڑی

علاقوں میں بیت الذہب (سونے کا مکان)

نام کا ایک گھر ہے ہندوستانیوں کی تاریخ

کی ابتدا بدھ اول کی بعثت سے ہوتی ہے

جس کو ۱۲ ہزار سال × ۳۳ ہزار سال

(یا برابر ۳۹۶ ہزار سال) کا زمانہ گذرا،

اسی مکان میں سکندر شاہ فور کو قتل کرنے

کے لئے داخل ہوا تھا، اور اس کے حالات

اور عجائبات کی اطلاع ارسطو کو بھیجی

تھی، ارسطو نے اس کا جواب اپنے ایک

خط میں جو رسائل بیت الذہب (سونے

کے مکان کے خطوط) کے نام سے مشہور

ہے، لکھا ہے، اس کے شروع میں تحریر

تھا کہ قوموں کے بادشاہوں کے بادشاہ

سکندر کے نام اس کے معمولی غلام ارسطو

Marfat.com

العين من الذهب الاحمر حتى
قد بهرت العيون منظره وسارفى
الامم ذكره وقد كتبت اليك
ايها الملك لصونك لمعرفتك
بالامور السابقة العلياء والآثار
السفلى ان يعجبك شئ صنعته
الايدى المتينة بالحكمة فى الاناة
القصيرة ومدة الزمان اليسيرة
ولكنى ارضى لك ايها الملك ان
ترفع نظرك الى ما فوقك وتحتك
وعن يمينك وعن شمالك من
السماء والصخور والجبال و
البحور وما فى ذلك من العجائب
الغامضة والمصانع الظاهرة
والبنيان الشامخ الذى لا يخيفه
الحديد ولا تيلمه المجانيق ولا
يعلله الا جساد المخلخلة الضعيفة
فى المدة المنقطعة ،

(ص ۳۰۱)

کی طرف سے ، اما بعد ۔ آپ نے اپنے خط
میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے بیت الذہب
کی عمارت آپ کو بہت پسند آئی ، اور
آپ نے وہاں عجیب وغریب چیزیں ،
بلند وبالا اور مختلف قسم کے جواہرات
سے مرصع وزین جو عمارتیں دیکھیں ان کا
ذکر کیا ہے اور اس سرخ سونے کا بھی
ذکر کیا ہے ، جو نگاہوں کو خیرہ کر دیتا
ہے ، اور ساری دنیا میں جس کا چرچا
ہے لیکن میں عرض کروں گا ، بادشاہ
سلامت آپ نے جن مذکورہ بالا علوی
اور ارضی چیزوں سے واقفیت حاصل
کی ہے ، اور جو آپ کو بڑی عجیب نگیز
اور دلفریب معلوم ہوتی ہیں ، یہ سب
انسانی دستکاری نے اپنی دانائی سے
بہت تھوڑی مدت میں بنالی ہیں ، ان
کے بجائے میں آپ کے لئے یہ پسند کرونگا
کہ آپ اپنی نگاہ اوپر نیچے ، دائیں ،
بائیں اٹھا کر (قدرت کی کرشمہ سازیوں)

Marfat.com

یعنی آسمانی بلندیوں، چٹانوں، پہاڑوں
اور سمندروں پر ڈالئے اور دیکھئے کہ اُن
کے اندر کیسے کیسے عجائب پوشیدہ اور کیسی
کیسی کھلی ہوئی مصنوعات اور بلند و بالا
عمارتیں ہیں جو لوہے سے نہیں تیار ہو سکتیں
اور منجنیقیں انہیں توڑ سکتی ہیں، اور نہ
انسان کے کمزور اور ناتواں جسم انہیں
زندگی کی تھوڑی سی مدت میں بنا سکتے ہیں

وجمیع ما تؤرخ به الامم من
السنین شمسیة علی ذلک عمل
سائرهم من السریانیین والفرس
والیونانیین والروم والقبط و
الهند والصینیین الا العرب و
الاسرائیلیین ومقدار سنتهم
الشمسیة من الزمان ثلاثمائة
وخمسة وستون یوما وربع
یوم وعلی التحقیق وجزء من ثلثمائة
جزء من یوم ومراعاتهم ذلک

عربوں اور اسرائیلیوں کے علاوہ دنیا
کی تمام قومیں، سریانی، ایرانی، یونانی،
رومی، قبطی، ہندی اور چینی وغیرہ سب
اپنی تاریخ کا شمار شمسی سال کے مطابق
کرتے ہیں، ان کا شمسی سال ۳۶۵ ۱/۴
دن کا ہوتا ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ ہر سال
ایک دن کے بارہویں حصہ کے بقدر فاضل
ہوتا ہے، اس میں وہ اعتدال ربیعی کے
نقطے سے سورج کی گردش کی ابتداء اور پھر
اسی نقطہ پر اس کے واپس آجانے کا لحاظ

Marfat.com

الاعتدال الربیعی الی عودها
الیها وهم مجمعون علی ان مشهورٌ
سنتهم اثنا عشر شهرا وان کانت
عدتها مختلفة ولذلک احتاجوا
الی کبس ایام لتتمة مدة السنة

سال کے ۱۲ مہینے ہوتے ہیں لیکن دنوں
کی تعداد میں اختلاف ہے، اسی لئے سال
کی مدت پوری کرنے کے لئے کبیسہ کی ضرورت
پڑتی ہے،

(ص ۲۱۴)

وما ذهب الیه الهند وغیرها
من ان الاوج یتحرک فی کل
مائة سنة درجة واحدة
فیکون مقامه فی کل برج ثلاثة
آلاف سنة وقطعه الفلک
فی ستة وثلاثین الف سنة
وکیفیة تنقله ودورانه اذا
انتقل عن البروج الشمالیة الی
الجنوبیة انتقلت العمارة فضًا
الشمال جنوبًا والجنوب شمالا و
العامر غامرًا والغامر عامرا.
والله لا خلاف بین حکمأ الفد
والکلدانیین والمصریین و

ہندوستانیوں وغیرہ کا خیال ہے کہ
ہر سو سال میں اوج شمس ایک درجہ حرکت
کرتا ہے، اس لئے وہ ہر برج میں ۳ ہزار
سال رہتا ہے، اور فلک کو ۳۶ ہزار سال
میں طے کرتا ہے، اس کے دوران اور
نقل وحرکت کی کیفیت یہ ہے کہ جب وہ
شمالی برجوں سے منتقل ہو کر جنوبی برجوں
میں جاتا ہے تو دنیا کی آبادی بھی منتقل
ہونے لگتی ہے، چنانچہ شمال جنوب اور
جنوب شمال آبادی خرابہ اور خرابہ
آبادی بن جاتا ہے، اور ہندوستانی،
کلدانی، مصری، یونانی، اور رومی
وغیرہ فلاسفہ اور ہمارے زمانہ کے

اليونانيين والى دهروغيرهم د
بين منجمي عصرنا وفلكية وقتنا
انه في برج الجوزاء وانما
التنازع بينهم في ثباته و
تنقله۔

ماہرین فلکیات اور نجومیوں میں اس
کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے کہ
وہ اس وقت برج جوزاء میں ہے مگر
اس کے ثبات اور نقل و حرکت کے متعلق
اختلاف ہے،

(ص ۲۲۲)

مطہر بن طاہر مقدسی

مطہر بن طاہر مقدسی بیت المقدس کے ایک فاضل عرب فلسفی گذرے ہیں، علم کلام اور فن تاریخ میں بھی کمال رکھتے تھے، ان کی تصنیفات میں ایک یادگار تصنیف کتاب البدء والتاریخ ہے، جو ۱۸۹۹ء میں پیرس سے ۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے، اس کی چوتھی جلد میں ہندوستان کے مذاہب کا بیان، سمندروں اور دریاؤں کے حالات اور بعض ملکی اور جغرافیائی خصوصیات بھی تحریر کی گئی ہیں، افسوس کہ مطہر مقدسی کے مزید حالات نہ معلوم ہو سکے، تاہم انکا زمانہ چوتھی صدی ہجری کا وسط ہے

Marfat.com

البدء والتاريخ

جلد رابع

ذكر اديان البراهمة۔

وقد ذكر قوم ان فى الهند تسعا وتسعين ملة مختلفة وان الذى عرف منها تسعة وتسعون ضرباً يجمع ذلك اثنان واربعون مذهبا منها على اربعة اوجه ثم يرجع الى اسمين البراهمة، والسمنية[1] فالسمنية هى التى معطّلة،

والبراهمة ثلاثة اصناف منهم يقولون بالتوحيد والثواب والعقاب ويبطلون الرسالة و صنف يقولون بالثواب والعقاب

برہمنوں کے دین کا بیان۔

کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ ہندوستان میں نوسو ننانوے فرقے ہیں، ان میں سے صرف ۹۹ کا حال معلوم ہے، جو ۴۲ مذاہب پر مشتمل ہیں، جن کی چار شکلیں ہیں، ان کی بھی اصل اور موٹی تقسیم دو ہیں، برہمتی اور سمنی، سمنی ہی تعطیل[2] کے قائل ہیں،

برہمنی مذہب والوں کی تین قسمیں ہیں ایک فرقہ توحید اور جزا و سزا کا قائل ہے مگر رسالت کا منکر ہے، دوسرا فرقہ تناسخ (آواگون) کے اصول پر جزا و سزا کا قائل

---

[1] سمنیہ عربوں میں بودھ مت والوں کا نام تھا [2] تعطیل یعنی یا تو خدا کے قائل نہیں، یا بے اختیار خدا کے قائل ہیں، (ض)

Marfat.com

والنساخ ويبطلون التوحيد و
الرسالة هذا جله دينهم (ص۱۰۹)

فاما آدابهم واخلاقهم
ففيهم الحساب والنجوم والطب
واللهو والمعازف والرقص و
الخفة والشجاعة والشعبذة و
عمل النيرنجات وعلو الحروب
ويدعون صفاء الفكر ونفاذ
الوهم والاخذ بالعيون واظهار
التخييلات والرقا والاتيان
بالمطر والبرد وحبسه وتحويله
من مكان الى مكان ويدعون
حفظ الصحة ومنع الشيب و
الزيادة فى القوة والذهن و
مرجع الموتى اليهم، (ص۱۰۰)

اما شرائعهم فمختلفة لاتساع
بلاد هم وتفاوت اقطارهم
واختلاف الدين يوجب اختلاف
الشرائع فالذى بلغنا ان ايمانهم

مگر توحید اور رسالت کا قائل نہیں یہ اُن
کے مذہب کا مجمل حال ہے،

علم وفن اور ادب واخلاق کے اعتبار
سے ان میں ریاضی، جوتش، طبابت، موسیقی،
رقص، سرود، بہادری، شعبدہ بازی،
کرتب اور نظر بندی کے اعمال اور خنگی
علوم کا چرچا ہے، وہ خیالات کی پاکیزگی،
وہم کے موثر ہونے، نظر لگنے، جادو، نیرنجات،
پھونک، بارش اور سردی لانے، اسکے روک
دینے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
کر دینے کے مدعی ہیں، نیز تندرستی کی حفاظت،
بڑھاپے کے انسداد، قوت وہمت بڑھانے
دینے، مردوں کے دوبارہ اپنے پاس لوٹ
(واگون) کا بھی دعوی کرتے ہیں،

اُن کے شرائع وقوانین مختلف ہیں
اس لئے کہ ان کی مملکت وسیع اور ملک
بڑا ہے اور دین کے اختلاف میں قوانین
اور شریعت کا اختلاف ضروری ہے، اس

Marfat.com

فی حدیدۃ یجمعونہا حتی اذا
بلغت غایتہا فی الحمی والحمرۃ امروا
المنکوان یلحسہا فالوا فان کان
کاذبا مبطلا احترق لسانہ
وان کان صادقا لحقہ ما یضرہ
ومنہم فرقۃ یغلون الزیت فی
برمۃ من حدید ویقذفون فیہا
حدیدۃ ویامرون المنکران
یدخل یدہ فیستخرج الحدیدۃ
قالوا وان کان کاذبا احترقت
یدہ، وان کان صادقا لم یضرہ
(ص ۱۰ و ۱۱)

وعقوبۃ السارق والقاطع
وسابق ذی الحدیدۃ اذا ظفروا

سلسلہ میں) ہم کو معلوم ہوا ہے کہ وہ
ہیں قسم اور گواہی لینے میں ایک لوہا گرم
کرتے ہیں، اور جب وہ خوب گرم اور
سرخ ہو جاتا ہے، تو مجرم سے اسے چاٹنے
کے لئے کہا جاتا ہے، ان کا خیال ہے کہ
اگر وہ جھوٹا اور ناحق پر ہوتا ہے تو اس
کی زبان جل جاتی ہے، لیکن اگر سچا اور
حق پر ہوتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہیں
پہنچتا، ان لوگوں کے ایک اور فرقہ کا
طریقہ یہ ہے کہ وہ لوہے کے کسی برتن
میں تیل کھولاتے ہیں، اور اس میں لوہے
کا ٹکڑا ڈال کر ملزم سے نکالنے کے لئے
کہتے ہیں، اگر وہ جھوٹا ہے تو نکالنے
میں اس کا ہاتھ جل جاتا ہے اور اگر سچا
ہوتا ہے، تو ہاتھ نہیں جلتا،

چوروں، رہزنوں، اور بچوں کو پکڑنے
والے لوگوں کو سزا دینے کا طریقہ

سلہ اس طرح کی بحث پہلے بھی گذر چکی ہے لیکن جزئی تفصیلات میں اختلاف ہے، اس لئے اس کا نقل کرنا
مناسب معلوم ہوا، (ض)

Marfat.com

یعمدان یحرقوا بالنار ویضربون
بسیوفهم وصلبهم ان یحدثوا
الخشبة ثم یسلک فی مقعد
المصلوب والمسلمون عندهم
نجس لا یمسونهم ولا یمسون
ما یمسونه ولحم البقر عندهم
حرام وحرمة البقر عندهم
کحرمة امهاتهم وجزاء من
ذبح البقرة القتل لا یعفی عنه
والزنا حلال عندهم للعزاب
لئلا ینقص النسل ویتعاقب
المحصن منهما اذا زنا ومن
ارتد منهما ذا سبا کالمسلمون
لم یقتلوه حتی یزکوه ویطهروه
ان تحلق کل شعرة علیه من راسه
وجلده ثم یجیع ابوال البقر و
اخثائها وسمنها ولبنها فیسقی
منها ایاما فعند ذلک یذهب به الی البقرة
فیسجد لها ولا یکون فی الارض

یہ ہے کہ اگر ان کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے
ہیں تو انھیں آگ میں جلا دیتے ہیں، بعض فرقوں
میں اس قسم کے مجرموں کی سزا پھانسی ہے۔
پھانسی دینے کے لئے لکڑی کا سرا تیز اور
نوکیلا کر کے اسے سرین میں چبھا دیتے ہیں۔
اس مذہب کے ماننے والوں کے نزدیک
مسلمان ناپاک (نجس) ہیں۔ وہ انھیں اور
اُن کی چھوئی ہوئی چیزوں کو نہیں چھوتے
گائے کا گوشت اُن کے یہاں بالکل حرام
ہے، وہ اُسے ماؤں کی طرح محترم سمجھتے
ہیں، گائے ذبح کرنے والے کی سزا قتل
ہے، اور یہ جرم معاف نہیں ہو سکتا، نسل
کی افزائش کے لئے اُن کے یہاں بن بیاہے
لوگوں کے لئے زنا جائز ہے لیکن شادی
لوگ اگر زنا کریں تو انھیں سزا دی جاتی ہے
جب کوئی شخص مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار
ہو جانے کی وجہ سے اپنا مذہب بدل دیتا
ہے، اور پھر اس میں واپس جانا چاہتا ہے،
تو پہلے اس کو پراشچت (پاک) کئے ہوئے قتل

Marfat.com

بتة وعقوبة اللواطة عندهم
القتل وشرب الخمر عند البراهمة
حرام وكذلك ذبيحة اهل ملتهم
ولكل قوم منهم ملة وشريعته
يتعاملون عليها ويتعايشون بها

(ص ۱۱ و ۱۲)

نہیں کرتے، اس کا فاعدہ یہ ہے کہ سر اور
جسم کے سب بال منڈا دیئے جاتے ہیں،
پھر گائے کا پیشاب، گوبر، گھی اور دودھ
جمع کرکے اسے چند دنوں تک پلایا جاتا ہے،
پھر گائے کے پاس لیجا کر سجدہ کرایا جاتا ہے،
۵۔ عزیزوں اور قرابت داروں میں قطعاً
شادی بیاہ نہیں کرتے، لواطت کی سزا
ان کے یہاں قتل ہے، برہمنوں کے نزدیک
شراب نوشی اور ذبیحہ حرام ہے، ان کے
یہاں ہر فرقے کی معاشرتی طریقے جدا جدا
مختلف ہیں،

زعمت الموحدة من البراهمة
ان الله عز وجل بعث اليهم ملكاً
من الملائكة بالرسالة في
صورة بشر اسمه ناشد له اربع
ايد في احدى يديه سيف وفي
الاخرى شكة الدرع وفي الثالثة
سلاح يقال له شكرته على طيالة
حلقته وفي الرابعة وعلق وهو

موحد برہمنوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے کسی فرشتہ کو بشر کی صورت میں
ان کے یہاں مبعوث کیا تھا جس کا نام
ناشد تھا، اس کے چار ہاتھ تھے، ایک
ہاتھ میں تلوار، دوسرے میں زرہ کا ٹوپا
تیسرے میں ایک ہتیار جسے شکرتہ"
کہا جاتا ہے، جو زرہ ہی کی طرح ہوتا ہے،
اور چوتھے ہاتھ میں [illegible]

Marfat.com

راکب علی العنقاء وله اثنا عشر
رأسا رأس انسان ورأس
فرس ورأس اسد ورأس
ثور ورأس نسر ورأس فیل
ورأس خنزیر حتی عدوها
قالوا امرنا بتعظیم النار التی
عظمها الله عز وجل بالسناء و
الرفعة والبهاء والضیاء والبهاؤ
النور وجعلها سببا لمنافع الدنیا
ونهانا عن القتل وشرب الخمر و
اباح لنا الزنا وامر بعبادة البقر
وان نتخذ صنما علی مثاله نعبده
وامرنا ان لا نجوز نهر کنک فانه
لا دین لمن جاوزه من البراهمة
وان الدین حسب لمن قبله و
لمن یاتیه من بعده ولا یجوز
لمن لم یکن منهم الدخول فی
دینه واسمهذه الفرقة
الشاشنیة (ص ۱۲ - ۱۳)

کی گھوڑی پر سوار تھا، اس کے ۱۲ سر تھے۔
ایک سر انسان کا، دوسرا گھوڑے کا،
تیسرا شیر کا، چوتھا بیل، پانچواں گدھ، چھٹا
ہاتھی، اور ساتواں سور کا تھا، اسی طرح
تمام سروں کو لوگوں نے شمار کیا ہے، وہ کہتے
ہیں کہ اس پیغمبر نے اُن کو آگ کی پوجا اور
تعظیم کرنے کا حکم دیا ہے، اس لئے کہ اللہ
تعالیٰ نے آگ کو بلندی، روشنی، زیبائی
اور تابناکی عطا کر کے معزز بنا دیا ہے، اور
اس میں دنیا کے فائدے کے اسباب پیدا کئے
ہیں، اس پیغمبر نے ہمیں قتل اور شراب سے
روکا ہے اور زنا ہمارے لئے جائز قرار دیا ہے
اور گایوں کے بُت بنا کر پوجا کرنے کی
تعلیم دی ہے، اور تاکید کی ہے کہ دریائے
گنگا کو پار نہ کریں، کیونکہ گنگا پار جانے والے
برہمن کا کوئی دھرم نہیں رہ جاتا، جو لوگ
پہلے سے اس مذہب کو مانتے ہیں، ان
میں اور اس کی اولاد میں یہ مذہب محدود
ہوگا، دوسرے لوگوں کو اس دھرم میں

Marfat.com

شامل کرنا جائز نہیں، اس فرقہ کا نام
ناشد یہ ہے،

ومنهم البهابوذية زعموا ان
رسولهم ملک يقال له بهابوذ
اتاهم فی صورة بشر وهو راکب
علی ثور وعلی راسه اکليل
من ظاهر الدر متقلد قلادة
من اخلاف الرؤس وفی احدی
يديه قضيب وفی الاخری مزراق
.....
فامرهم بعبادة الله عز وجل ۔
وان يتخذوا علی مثاله صنما يعبدونه
فيكون وسيلتهم اليه وان لا
يتناولوا شيئا من الاشياء فان
الاشياء كلها من صنع الله
عز وجل ومنهم الكابلية وزعموا
انه رسولهم ملک يقال له شيب
اتاهم فی صورة بشر علی رأسه
قلنسوة من بدن محيط عليها

ان کے ایک فرقہ کا نام بہابوذیہ ہے
اس کا عقیدہ ہے کہ اس کے پیغمبر بہابوذ
نامی فرشتہ تھے، اور انسان کے لباس
میں مبعوث ہوئے تھے، وہ ایک بیل پر
سوار رہتے تھے، اور ان کے سر پر مردوں
کی ہڈیوں کا تاج، گلے میں کھوپڑیوں
کی مالا، ایک ہاتھ میں ایک کھوپڑی اور
دوسرے میں ایک چھوٹا نیزہ تھا.....
اس پیغمبر نے ان کو اللہ تعالیٰ کی پرستش
اور اس کا بت بنا کر اس کی پوجا کرنے کی
تعلیم دی ہے، تاکہ یہ بت دربار الٰہی میں
اُن کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں، اسی
پیغمبر نے یہ بھی بتایا ہے کہ ساری چیزیں خدا
کی بنائی ہوئی ہیں، اسی لئے کسی چیز سے
نفرت نہیں کرنی چاہئے، ان کا ایک
فرقہ کابلیہ ہے جو کہتا ہے کہ اس کے
پیغمبر شیب نامی فرشتہ اور انسان کی

Marfat.com

صفائح من اقحاف رؤس الناس
ھام ھمدان یتخذ واصنما علی مثال
ذکر الانسان ویعظمونہ ویعبدونہ
فان الذکر سبب النسل فی العالم
(ص ۱۳-۱۴)

صورت میں آئے تھے، اُن کے سر پر اون
کی ٹوپی تھی جس میں انسانی کھوپڑی
کی چار ہڈیاں ٹکی ہوئی تھیں،، انھوں
نے اس فرقہ کو انسان کے آلۂ تناسل کی
شکل کا ایک بُت بنا کر اس کی تعظیم و عبادت
کا حکم دیا، کیونکہ دنیا میں نسل کا اصلی
ذریعہ یہی ہے،

ومنھم الدامانیۃ والداوینیۃ
ھٰؤلاء الذین یقرون مع التوحید
بالرسالۃ فاما الذین یثبتون الخالق
وینفون الرسل فاصناف منھم
الرشتیۃ وھم اصحاب الفکر
الذین یعطلون حواسھم بطول
فکرھم ویزعمون انھم اذا اخذوا
انفسھم بشدۃ البترا والتخلی تجلت
لھم الملائکۃ ویلطفون لھم واستفا
منھم الاکلون الالبان و
واللبان وما مستہ النار عند النباتیۃ

دامانیہ اور داوینیہ بھی ایک فرقہ کا
نام ہے، یہ لوگ توحید کی طرح رسالت
کو بھی مانتے ہیں، باقی جو لوگ خدا کو مانتے
اور رسولوں کا انکار کرتے ہیں، اُن میں
سے بعض قسم کے لوگ رشتیہ کہلاتے ہیں
اور یہی وہ لوگ ہیں، جو طویل مراقبہ
و دھیان کرکے اپنے ظاہری حواس کو
بے کار کر دیتے اور سمجھتے ہیں کہ وہ جس
قدر اپنے کو (دنیوی الودگیوں اور مادہ
سے) الگ رکھیں گے اسی قدر ملائکہ
کے انوار و الہام اور تجلیات کا فیضان

Marfat.com

والثمار مغمضة عيونهم عامة
دهرهم لحمة افكارهم هزيمون
انهم يدركون بهاما يريدون
من مطر ورياح وقتل ونزول
طير واجابة دعوة،
(ص ۱۴، ۱۵)

ومنهم المصفدة تو ويصفدن
اوساطهم الى ظهورهم بالحديد
قالوا الغلا ينشق بطونهم من
غلبة الفكر وكثرة العلوم ومنها
المهاكلية لهم صنم يقال له
مهاكال على ظهره جلد فيل يقطر
منه الدم واذنا كه مثقوبتان و
على راسه اكليل من عظام تقحف
يجبون اليه ويقصدونه لطلب
حوائجهم ويزعمون انه
يقضيها لهم ومنهم المشكنيته

ہوگا یعنی روحانیت سے قریب تر ہوں گے
یہ لوگ دودھ گوشت اور آگ سے پکی ہوئی
چیزیں نہیں کھاتے، اور صرف سبزی
(نباتات) اور پھل کھاتے ہیں اور ہمیشہ
گیان دھیان میں اپنی آنکھیں بند رکھتے
اور سمجھتے ہیں کہ اس سے وہ بارش، ہوا،
قتل، ڈاکا وغیرہ سے متعلق جو کچھ چاہتے
ہیں، وہ پورا ہو جاتا ہے،

مصفدہ وہ فرقہ ہے جو لوہے میں
اپنی کمر اور پشت کو اس لئے جکڑ دیتا ہے
کہ علم و فکر کی زیادتی کی وجہ سے اس کا
پیٹ نہ پھٹ جائے، اُن کے ایک فرقہ
کا نام مہاکلیۃ ہے، اور اس کے دیوتا
کا نام مہاکالی ہے، اس کی پشت پر
ہاتھی کی کھال ہوتی ہے جس سے خون
ٹپکتا رہتا ہے، اس کے دونوں کان
چھدے اور سر پر کھوپڑی کی ہڈیوں
کا تاج ہے، لوگ اس کی زیارت کرتے
یا نذر کرتے ہیں اور اپنی ضرورتیں پوری

Marfat.com

فرد لها صندل علی صورۃ امرأۃ
یقال ان لها الف ید فی کل ید ضرب
من السلاح ولهم عند کل عید
اذا دخلت الشمس المیزان
فیقربون قرابین من الجواميس
والابل والغنم ویقولون عبید هو
واما هم ویقاتلون الناس قربانا
له حتی ان الضعفی یتوارون فی
تلک الایام مخافة ان یکون احدهم
یامر و یاذن بقتلهم؛

(ص ۱۵)

ومنهم الجلهکیة یعبدون
الماء ویزعمون ان معه ملکا
وانه اصل کل نشو ونماء وحیاۃ

کرانے کے لئے اس کے پاس آتے اور سمجھتے
ہیں کہ وہ ضرورتیں پوری کر دیتا ہے، اُن کا
ایک اور فرقہ تہکنیہ ہے، جن کا دیوتا عورت
کی شکل کا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ اس کے
ایک ہزار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں کسی قسم
کا ایک ہتیار ہے، اور اس کے استھان
پر ان کا ایک میلہ اس وقت ہوتا ہے جب
سورج میزان میں داخل ہوتا ہے، اس
موقع پر وہ لوگ بھینسوں، اونٹوں، بھیڑ
بکریوں، یہاں تک کہ غلاموں، لونڈیوں
اور عام لوگوں کی بھی قربانیاں کر ڈالتے
ہیں، اسی لئے اس زمانہ میں کمزور ذات کے
قسم کے لوگ اس اندیشہ سے چھپے چھپے رہتے
ہیں کہ مبادا دیوتا اُن کے قتل کا پروانہ
صادر کر دے،

ان کا ایک فرقہ جلہکیہ[1] بھی ہے جو
پانی کی پوجا کرتا ہے، اور سمجھتا ہے کہ
اس کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے، اور وہی

[1] جلہکیہ بل بگت بن بل بگت

Marfat.com

وعمارة وطهارة ومنهم
الا كفهو طريقة يعبدون النار
وهي اعظم العناصر ولا يحرقون
موتاهم ولا يغسلون النار و
منهم قوم يعبدون الشمس
وقوم يعبدون القمر وقوم
يعبدون ملوكهم ولكل واحد
منهم مذهب ورأي ودعوى
ولا فائدة في ذكرها،

(ص ۱۵ ، ۱۶)

يزعمون ان في ذلك نجاة لها
وخلاصا الى حياة الابد في الجنة
ومنهم من يحفر له اخدود و
يجمع فيه الالوان والادهان
والطيب ويوقد عليه ثم يجيء
وحوله المعازف بالسنوج والطبول
ويقول طوبى لنفس هذا المفس
التي تحاول الجنة مع الدخان

ہر چیز کی پیدائش، نشو و نما، زندگی اور بقا کی
کی اصل و بنیاد ہے، ایک اور فرقہ آگ کی پوجا کرتا ہے، جو بہت بڑا عنصر ہے
یہ لوگ اپنے مردوں کو اس لئے نہیں جلاتے
کہ اس سے ناپاک ہو جائے گی، کچھ لوگ
سورج، کچھ تیندوے اور کچھ اپنے بادشاہوں
کی پوجا کرتے ہیں، ان تمام فرقوں میں
سے ہر ایک کا جدا جدا مذہب، الگ الگ
دعوی اور رائیں ہیں، ان سب کو بیان
کرنے سے کوئی فائدہ نہیں،

وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ بدن کو جلانے
اور آگ میں جھونک دینے سے اسے نجات اور
رہائی مل جائے گی، اور ابدی و اخروی
زندگی میں وہ جنت میں داخل ہوگا،
چنانچہ بعض لوگ خندق اور گڈھے کھود
کر اس میں رنگ، تیل اور خوشبو ملا کر
آگ بھڑکاتے ہیں، پھر اس کے قریب
آتے ہیں، اور اور گروہ جنگ و طبل بجاتے

ف یعنی آگ پوجتی،

Marfat.com

وهو يقول في نفسه لكن هذا القربان مقبولا ثم يسجد نحو المشرق والمغرب والشمال والجنوب ويرمي بنفسه في النار فيحترق۔

(ص ۱۶)

کہتے جاتے ہیں، بشارت اور کامیابی ہو اس جان کے لئے جو دھوئیں کے ساتھ جنت کا رُخ کر رہی ہے اور وہ (آگ میں جلنے والا) اپنے دل میں کہتا ہے: قربانی مقبول ہونی چاہیے، پھر مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر طرف سجدہ کرنے کے بعد اپنے کو آگ میں جھونک کر جلا ڈالتا ہے،

ومنهم من يجمع له اخشاء البقر فيقف في وسطه الى انصاف ساقيه وتشعل فيه النار ويسعر ويزل واقفا حتى تاتي النار اليه ويحترق فيها ومنهم من يوضع على رأسه اكليل من المقل ويوقد حتى يسيل دماغه وحدقاه ومنهم من يجمع له اصحابه فلا يزال يضع على جوفه صخرة بعد صخرة حتى تخرج امعاؤه ومنهم من يأخذ مدية ويقطع

بعض لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ گائے کا گوبر جمع کرتے ہیں، اور اس کے بیچ میں نصف پنڈلی داخل کر کے آگ جلا دیتے ہیں اور برابر اس میں کھڑے رہتے ہیں، یہاں تک کہ آگ میں جل جاتے ہیں، بعض لوگ اپنے سر پر گل[1] کے گوند کا تاج رکھ کر آگ بھڑکاتے ہیں، یہاں تک کہ دماغ اور آنکھیں پگھل کر بہہ جاتی ہیں، بعض لوگ بڑے بڑے پتھر گرم کر کے پیٹ پر ایک ایک پتھر رکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ آنتیں باہر

[1] گل گوند، اور اس کے گوند دونوں کو کہتے ہیں، ہندو خوشبو ... کے لئے اسے جلاتے ہیں، (ش)

Marfat.com

من فخذ ه وساقه خصلة
خصلة ويلقيها فى النار و
علما وهم وقوفا حوله يدخونه
ويزكونه حتى يموت،
(ص ۱۶ و ۱۷)

آجاتی ہیں، بعض لوگ (راہی ملک بن)
چھری لے کر بنی رانوں اور پنڈلیوں سے
ایک ایک ٹکڑا گوشت کاٹ کر آگ میں
ڈالتے جاتے ہیں، اور اُن کے پنڈت وہاں
عالم وہیں کھڑے ہو کر اُن کی تعریف و
توصیف کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ
وہ مرجاتے ہیں،

ومنهم من يحفر له حفرة
بجنب نهر ويوقد فيها ولا
يزال يثب فى النار من الماء
ومن النار الى الماء الى ان
تزهق نفسه فان مات فيما
بينهما جزع اهله وحزنوا و
قالوا حرم عليه الجنة وان
مات فى الماء او فى النار شهدوا
له بالجنة،
(ص ۱۷)

کچھ ایسے بھی ہیں، جو کسی دریا کے کنارے
گڑھا کھود کر اس میں آگ جلاتے ہیں،
اُس کے بعد برابر آگ سے پانی، اور پانی
سے آگ میں کودتے رہتے ہیں، یہاں
تک کہ اُن کی جان ختم ہو جاتی ہے، اگر
وہ آگ کے گڑھے اور دریا کے بیچ میں
مرجاتا ہے، تو اُس کے گھر والے ماتم و
شیون کرتے، اور غمگین ہوتے ہیں، اور
کہتے ہیں کہ اس پر جنت حرام ہو گئی،
لیکن اگر پانی یا آگ کے اندر مرجاتا تو
سمجھتے ہیں کہ جنت میں داخل ہوگا

Marfat.com

ومنهم من يموت ويهرعون انفسهم
بالجوع فيسكون عن الطعام حتى
تبطل حواس احدهم فيصير
مثل الخشبة والشن البالى ثم
يجيء ، ومنهم من يهيم فى الارض
حتى يموت ولهم جبل شامخ فى
اصله صنم قد اشار باحدى
يديه الى وسط فقر بين يديه
ووضع يده الاخرى على نحره
والى جانبه رجل قاعد على كرسى
حوله اصحابه يقرؤون فى كتاب
طوبى لمن سلك هذا السبيل
الذى اشار اليه هذا الصنم
فانه يؤدى الى الجنة وقد ضمن
الصنم ذلك فيركبون رؤسهم
حتى يموتوا ولهم جبل آخر تحته
شجرة من حديد لها اغصان
كالسفايد وعند هامة جبل
بيد كتاب يقرأ فيه طوبى

بعض لوگ بھوکے رہتے ہیں اور کھانا
چھوڑ دیتے ہیں تاکہ اُن کے ظاہری حواس
بیکار ہو جائیں، اس طرح وہ بالکل سوکھ
کر ختم ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ ادھر ادھر
(بھوکے پیاسے) زمین میں پھرتے ہیں، اور
مرجاتے ہیں، اُن کے یہاں ایک بلند
وبالا پہاڑ ہے، اس کی جڑ میں ایک بت
نصب ہے، جو اپنا ایک ہاتھ خدا کی طرف
اٹھائے ہوئے ہے، اور دوسرا سینہ پر
رکھے ہوئے ہے، اس کے پہلو میں ایک
آدمی کرسی پر بیٹھا ہے اور آس پاس لوگ ایک
کتاب پڑھتے ہیں کہ اس شخص کے لئے
خوشخبری اور بشارت ہے، جو اس بت
کی بتائی ہوئی راہ پر چلتا ہے، جو جنت کو
لیجانے والی ہے، اور بت اس کا ضامن
ہے، اور لوگ اپنا گلا گھونٹ کر مرجاتے
ہیں، ان کا ایک اور پہاڑ ہے اس کے
نیچے لوہے کا بنا ہوا ایک درخت ہے،
جس کی شاخیں کتاب پھونکنے کی سیخوں

Marfat.com

لمن ارتقی هذا الجبل وحاذی
هذه الشجرة ثم بعج بطنه و
اخرج امعاءه فامسکها باسنانه
ثم خر علی هذه الشجرة لیبقی خالدًا
ومخلدا فی الجنة تختطف الحوی
العین قبل وصوله الی الشجرة
فیتسارع الیه قوم فیخرقون امعاءه
ویکبون علی الشجرة -

(ص ۱۷ و ۱۸)

کی طرح ہیں، یہاں ایک آدمی اپنے
میں ایک کتاب لئے یہ پڑھتا رہتا ہے، کہ
خوشخبری ان لوگوں کے لئے ہے جو اس
پہاڑ پر چڑھ کر درخت کے سامنے اپنا پیٹ
پھاڑ کر آنتیں نکال لیں اور انھیں دانتوں
میں دبا کر اس درخت پر گر پڑیں تاکہ ہمیشہ
ہمیشہ جنت میں رہیں اور حوریں درخت
پر پہونچنے سے پہلے ہی انھیں اچک لیں،
یہ مژدۂ جانفزا سن کر کچھ لوگ پہاڑ پر
ہیں اور اپنی آنتیں چاک کرکے اوندھے
منھ درخت پر گر پڑتے ہیں،

ومنهم قوم یجیئون الی نهر
کنک فی یوم عید لهم و یجیئ
السدنة فیقطعونهم بنصفین
ویطرحونهم فی النهر ویزعمون
انه یخرج الی الجنة ومنهم من
یرمی نفسه بالحجارة ومنهم من
یقعد حتی یاتی طیر فیقطع
لحمه و یاکله، (ص ۱۹-)

بعض اشخاص کسی تہوار کے دن گنگا
کے کنارے آتے ہیں، وہاں جو پجاری
رہتے ہیں، وہ انھیں دو ٹکڑے کرکے دریا
میں پھینک دیتے ہیں، ان کا خیال ہے
کہ اس طرح وہ جنت میں پہونچ جائیں گے،
بعض لوگ پتھروں پر گر کر جان دیدیتے
ہیں، اور بعض ننگے بدن بیٹھے رہتے ہیں یہاں تک کہ
ایک چڑیا آتی ہے اور ان کا گوشت کاٹ کاٹ کر

وكل من لا يؤمن بالرسالة و
الآخرة فانه يؤمن بالثواب و
العقاب في الانتقال والتناسخ و
اعتل عبدة الاصنام بان الباري
جل جلاله في النهاية القصوى
في كل مايدرك و يعلم ويحس
ويوصف ولا بد لكل متقرب
الى من يعظمه ويعبده اذا كان
غائبا عن حواسه من واسطة
ووسيلة فجعلنا هذه المتوسطات
من اهل اجراها العلوية والسفلية
الى عبادته وقربته لديه و
هكذا قالت العرب "ما نعبدهم
الا ليقربونا الى الله زلفى ....."
.....وقرأت في كتاب المسالك
ان السمنية فرقتان فرقة

جو لوگ رسالت اور قیامت پر یقین
نہیں رکھتے، وہ بھی آواگون اور تناسخ
کے ذریعہ جزا و سزا کو مانتے ہیں، اور
بت پرست (اپنی بت پرستی) کا سبب یہ
بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات
علم، ادراک، احساس اور توصیف سے ماوراء
ہے اور جس ذات کی عبادت کی جاتی
ہے جب وہ حواس کے دائرہ سے باہر
ہو تو اس سے تقرب کے لئے کوئی واسطہ
اور وسیلہ چاہئے، اس لئے ہم نے اس
کی عبادت اور قربت حاصل کرنے کیلئے
اجرام علویہ اور سفلیہ کے ان درمیانی
واسطوں کو اختیار کیا ہے، یہی بات
اہل عرب بھی کہا کرتے تھے، کہ ہم دیوتاؤں
کی پوجا اس لئے کرتے ہیں، کہ وہ ہمیں خدا
سے قریب کردیں گے، میں نے کتاب

یزعمان البد کان نبیا مرسلا
المسالک[1] میں پڑھا ہے، کہ سمنیہ کے دو

---

[1] معلوم نہیں اس سے کون کتاب مراد ہے، ابن خرداذبہ کی جس کتاب کا ذکر ہوا ہے وہ مقصود نہیں۔ (مترجم)

Marfat.com

وفرقة يزعمان البدھ ھو الباری ترأیا للناس فی تلک الصورۃ..... (ص ۱۹)

فرقے ہیں، ایک فرقہ کا عقیدہ ہے کہ بدھ خدا کا فرستادہ تھا، دوسرا کہتا ہے کہ بدھ ہی خدا تھا، اور اس لباس میں دنیا میں ظاہر ہوا تھا،

واما الھند فصرود وجرود ھ واولھا قشمیر وھی خمسۃ وارنبون مصرا ممصرۃ کل مصر تشتمل علیٰ جدود ومدن وکل مدینۃ لھا سواد وقری ومنھا جبال وشعاب ومفاوز وکل ذلک للملک خاصۃ والناس حراثوہ واکرتہ قالواد فی الملک للخمارین ستون الف جاریۃ حانیۃ وموظف علیھم ان یکنسوا المیدان ویرشوہ اذا اراد الملک الضرب بالصولجۃ ودینھما البرھمیۃ وزیھم تطویل

ہندوستان[1] میں سردی اور گرمی دونوں پڑتی ہیں، اس کی سرحد کشمیر سے شروع ہوتی ہے اور وہ ۴۵ بڑے مشہور شہروں پر مشتمل ہے جن سے متعلق قصبات اور چھوٹے شہر اور ان کے ماتحت بہت سے گاؤں اور بستیاں ہیں، ان میں پہاڑ، گھاٹیاں، اور صحرا وغیرہ ہیں، جو راجہ کے لئے مخصوص ہیں، اور عوام صرف لگان پر کھیتی باڑی کرتے ہیں، لوگوں کا بیان ہے کہ اس ملک میں شراب فروشوں کے یہاں ساٹھ ہزار ساقی لڑکیاں رہتی ہیں، جن کا کام یہ ہے کہ جب راجہ چوگان کھیلنا چاہے تو وہ میدان میں جھاڑو دیں اور پانی چھڑکیں، یہاں کے لوگ برہمنی

الشعر الغالب علیھم البیاض

---

[1] مصنف نے اس سے پہلے بحر سند، گنگا، سند ھ اور بعض دوسرے دریاؤں کا ذکر کیا تھا، لیکن اس میں کوئی جدت اور اضافہ نظر نہیں آیا، اس لیے اسے قلم انداز کر دیا گیا، (ض)

Marfat.com

ابرد هواء وشمر وفيهم علم النجوم
والطب وشعبذة والسحر،

مذہب کے قائل اور لمبے لمبے بال رکھتے
ہیں آب و ہوا کی ٹھنڈک کی وجہ سے ان کا
رنگ گورا ہوتا ہے، نجوم، طب اور جادو
وغیرہ کمال میں رواج ہے؛

ولهم الانهار والعيون و
القنى والآبار، وعندهم من
اصناف الدواب والطير و
الالوان من الاطعمة والثمار
والماجرد والهند فجزائر و
سواحل حتى تتصل بارض الصين
فمن مدنها الكبار قنوج
وقندهار وسرنديب وسندان
الف وثلاثمائة وسبعون مدينة
عامرة فيها المدن والقرى
غير السواحل۔

دریا، چشمے، نہریں اور کنوئیں بھی ان
کے یہاں ہیں، اور قسم قسم کے وحشی چوپائے
رنگ برنگ کی غذائیں اور پھل وغیرہ
بہت ہوتے ہیں ہندوستان کے گرم
خطوں میں جزیرے اور ساحل ہیں، جو
چین سے ملے ہوئے ہیں؛
بڑے اور مشہور شہروں میں قنوج،
قندھار، سرندیپ اور سندان ہیں، ان
ہزار تین سو ستر آباد جزیرے اور ہیں، ان
میں ساحلوں کے علاوہ شہر اور گاؤں
وغیرہ بھی ہیں،

والهند يمطرون في
الصيف ولا يمطرون في
الشتاء وعامة طعامهم الارز
والذرة ومشاربهم من

ہندوستان میں بارش گرمیوں
میں ہوتی ہے، اور جاڑوں میں نہیں
ہوتی، عموماً لوگ چاول اور مکئی کھاتے
ہیں، پانی ان گڑھوں کا پیتے ہیں جنہیں

Marfat.com

يجتمع فيها ماء المطر فيمونها ثلاث
وليس عندهم من الفواكه ما
لاهل قشمير والغالب عليهم السمرة
والصفرة ودينهم البرهمية و
السمنية وملكهم الاعظم يقال له
بلهرا تفسيره ملك الملوك وان
في الجزائر ملوكا لا يطيع بعضهم
بعضا۔

(ص ۹۳)

وفي كتاب المسالك: ان في جزيرة
من جزائر الهند قوما عظام الاجساد
قد مر احدهم ذراع يأكلون
الناس، (ص ۹۰)

وہ تالاب کہتے ہیں ان میں بارش کا پانی
ہوتا ہے لیکن کشمیر سے زیادہ اچھے نہیں ہوتے
اور نہیں ہوتے، وہاں کے باشندوں کا رنگ
گندمی اور زرد ہوتا ہے، اُن کا مذہب برہمنی
یا سمنی ہے، ہندوستان کے سب راجاؤں
راجہ کو بلہرا کہتے ہیں جس کے معنی شہنشاہ
(ہمارا راجا) ہیں، اور جزیروں کے راجا ایک
دوسرے کی اطاعت نہیں کرتے (سب خود
مختار ہیں اور کسی کے ماتحت نہیں ہیں)

کتاب المسالک میں ہے کہ ہندوستان کے
کسی جزیرہ میں نہایت قد آور قوم رہتی ہے
قوم کے ایک ایک آدمی کا قدم (پیر) ایک
ہاتھ ہوتا ہے یہ لوگ مردم خور ہیں،

اصطخری

اس کا نام ابراہیم بن محمد، کنیت ابو اسحٰق اور ایران کے شہر اصطخر کی نسبت سے اصطخری مشہور تھا، یہ بھی ایک جغرافیہ نویس اور سیاح تھا، اور ایشیا کے اکثر ملکوں کی اس نے سیر و سیاحت کی تھی، اور ہندوستان بھی ۳۴۰ھ (مطابق ۹۵۱ء) میں آیا تھا، اور یہیں اس کی ملاقات اسکے ہمعصر سیاح ابن حوقل سے ہوئی تھی، جغرافیہ میں اس کی دو کتابیں ہیں، کتاب اقالیم اور مسالک الممالک۔ پہلی کتاب ۱۸۳۹ء میں گوتھا میں جرمن عالم ڈاکٹر مولر (Muller) کے اہتمام میں شائع ہوئی ہے، اس میں دوسرے ملکوں اور شہروں کی طرح سندھ کا بھی نقشہ ہے، اور دوسری کتاب ۱۸۷۰ء میں لیڈن سے شائع ہوئی ہے، اور یہی ہمارے پیش نظر ہے، اس میں نقشے تو نہیں ہیں لیکن ملکوں کے مفصل حالات اور عرب و ایران کے بعد ماوراء النہر کا بلتان، سندھ اور ہندستان کا بھی ذکر ہے، اسکی پیدائش اور وفات کا سنہ تو نہیں معلوم ہو سکا، لیکن وہ چوتھی صدی ہجری کے وسط میں موجود تھا،

مسالک الممالک

واما ارض الهند فان طولها من اول مکران فی ارض المنصورة والبدهة وسائر بلاد السند الی ان تنتهی الی قنوج ثمانون مرحلة الی ارض التبت نحو من اربعة اشهر وعرضا من بحر فارس علی ارض قنوج نحو من ثلاثة اشهر۔ (ص ۱۱)

واما بلاد السند ومایصاقبها فما قد جمعناہ فی صورة واحدة تحتوی بلاد السند وشئ من بلاد الهند .....

ہندوستان کا رقبہ لمبائی میں مکران کی عملداری سے لیکر منصورہ، بدھ، بشمول علاقہ سندھ قنوج[1] اور پھر تبت تک پھیلا ہوا ہے، جو تقریباً ۴ مہینے کی مسافت ہے، اور چوڑائی میں اس کا رقبہ بحر فارس سے قنوج تک چلا گیا ہے، جو تقریباً تین مہینے کی مسافت ہے،

سندھ اور اس کے مضافات کے شہر جنہیں ہم نے ایک ہی نقشہ میں اکٹھا کیا ہے، وہ سندھ اور کچھ ہندوستان، نیز مکران، طوران اور بدھ کے شہر ہیں،

---

[1] اصطخری جسے ہند کو بحر فارس کے نام سے ذکر کرتا ہے اس کا بیان ہے کہ وہ ہندوستان کے مشرق میں ہے اس اعتبار سے یہاں قنوج سندھ مراد ہے، جو مغرب میں تھا،

Marfat.com

مكران وطوران والبدهة
وشرقي ذلك كله بحر فارس
وغربيه كرمان ومفازة سجستان
واعمال سجستان وشماليه بلاد
هند وجنوبيه مفازة بين
مكران والقفص ومن ورائها
بحر فارس وانما صار بحر فارس
يحيط بشرقي هذه البلاد و
والجنوبي من وراء هذه
المفازة من اجل ان البحر
يمتد من صميم على الشرقي الى
نحو تيز مكران ثم ينعطف على
هذه المفازة الى ان يتقوس
على بلاد كرمان وفارس،

واما مدن السند فانها
المنصورة واسمها بالسندية

اس ملک کے مشرق میں بحر فارس،
مغرب میں کرمان، صحراے سجستان،
اور صوبہ سجستان، شمال میں ہندوستان
کے علاقے اور جنوب میں مکران اور
قفص کا درمیانی صحرا ہے، اس صحرا
کے پیچھے بحر فارس ہے جو ان شہروں
کے مشرق اور مذکورہ صحرا کے پیچھے
جنوبی حصوں کو اس سے گھیرے ہوئے
ہے کہ وہ جیرور سے مشرق کی
طرف تیز مکران تک پھیلا ہوا ہے پھر
اس صحرا کی طرف مڑ کر کرمان اور فارس
کو قوس و قزح یا کمان کی طرح اپنے
گھیرے میں لے لیتا ہے،

سندھ کے مشہور شہروں میں منصورہ
(اور سندھی زبان میں اس کا برہمناباد
نام ہے) دیبل، بیرون تالری
ازمی، بلمی، مسوہی، بیرج بانیہ،
منجابری (منہاپوری) ت. دسان

سدوسان والروز وامابدن الهند فهی قامهل وکنبایة وسوبارة وسندان وصیمور والملتان وجندرا وراوروسبد فهذه من مدن هذه البلاد التی عرفناها۔

وهن کنبایة الی صیمور من بلد بلهرا بعض ملوک الهند وهی بلاد کفر الا ان هذه المدن فیها المسلمون ولا یلی علیهم من قبل بلهرا الا مسلم وبها مساجد یجمع فیها الجمعات وتدینة بلهرا التی یقیم فیها ما تکیر وله مملکة عریضة۔

والمنصورة مدینة مقدارها فی الطول والعرض نحو من میل فی میل ویحیط بها خلیج من نهر مهران وهی فی شعبه بالجزیرة

اور روروں ہندوستان کے شہر ہیں، کھمبایت، سوپارہ، سندان، صیمور، ملتان، جندرا اور راور سبد ہیں، ان علاقوں کے ان شہروں کے نام ہم کو معلوم ہیں،

کھمبایت سے راجہ بلہرا کے شہر صیمور تک سب ہندوؤں کے شہر ہیں، مگر ان میں کچھ مسلمانوں کی بھی آبادی ہے، اور راجہ بلہرا کی طرف سے کوئی مسلمان ہی ان کے معاملات کا نگران ہوتا ہے، ان شہروں میں مسجدیں اور جامع مسجدیں ہیں جن میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، بلہرا کی راجدھانی کا نام مہانگر ہے جہاں وہ رہتا ہے، اس کی سلطنت بہت وسیع ہے،

شہر منصورۃ ایک مربع میل لمبا چوڑا ہے، دریائے سندھ کی ایک خلیج اسے (ہر طرف سے) گھیرے ہوئے ہے جس سے وہ جزیرہ کی طرح ہو گیا ہے، یہاں کے

Marfat.com

واهلها مسلمون وملكهم من
قريش يقال انه من ولد هبار
بن الاسود تغلب عليها هو و
اجداده الان الخطبة بها
للخليفة وهي مدينة حارة بها
نخيل وليس لهم عنب ولا تفاح
ولا كمثرى ولا جوز ولهم قصب
سكر وبارضيهم ثمرة على قدر
التفاح تسمى الليمونة حامض
شديد الحموضة ولهم فاكهة
تشبه الخوخ ليس لها نوى الا نجم
تقارب طعم الخوخ واسعار هو
رخيصة وفيها خصب نقود هو
القاهريات كل درهم نحو خمسة
دراهم ولهم درهم يقال
له الطاهري في الدرهم ون
درهم وثلثين ويتعاملون
بالدنانير ايضا وزيهم زي
اهل العراق الا ان زي ملوكهم

باشندے مسلمان اور ان کا امیر ایک قریشی
ہے کہا جاتا ہے، کہ وہ ہبار بن اسود کی
نسل سے ہے اس سے پہلے اس کے آبا،
واجداد منصورہ پر قابض ہو گئے تھے لیکن
خطبہ خلیفہ (بغداد) ہی کے نام کا پڑھا
جاتا ہے، یہ ایک گرم علاقہ ہے، یہاں
کھجور اور گنا تو ہوتا ہے، مگر انگور، سیب،
امرود اور آخروٹ کی پیداوار نہیں،
یہاں سیب کے برابر ایک نہایت
کھٹا اور ترش پھل ہوتا ہے، جسے لیمون
کہا جاتا ہے، ان کے یہاں شفتالو کی
طرح ایک اور میوہ ہوتا ہے، جس کو
آم کہتے ہیں، اس کا مزا قریب قریب
شفتالو ہی جیسا ہوتا ہے، یہاں چیزیں
بہت سستی ہیں، اس پورے علاقہ میں
شادابی اور خوشحالی ہے، سکوں میں
"قاہریات" رائج ہیں، ہر قاہری درہم
تقریباً ۵ (عراقی درہموں کے برابر
ہوتا ہے، ان کے یہاں ایک اور قسم کا

Marfat.com

یقارب نرخ ملوک الهند من الشکو
والقراطق۔

درہم رائج ہے، جسے طاہری کہا جاتا ہے، اور
وزن ۱½ درہم کے برابر ہے، لین دین میں دینار
کا بھی رواج ہے، منصورہ کے عام باشندوں
کا لباس اہل عراق کی طرح ہے مگر بادشاہ،
کی وضع قطع ہندوستانی راجاؤں سے
ملتی جلتی ہے، یعنی ان کے گیسو دراز ہوتے
ہیں، اور وہ کرتے استعمال کرتے ہیں،

واما الملتان فهی مدینة نحو نصف
المنصورة وتسمی فوج بیت
الذهب وبها صنم تعظمه الهند
وتحج اليه من اقاصی بلدانها وتقرب

ملتان تقریباً منصورۃ کا نصف ہے،
اسے فرج بیت الذہب (سنہری شہر)
بھی کہتے ہیں، یہاں ایک مورتی ہے جسے
ہندو بہت مقدس سمجھتے ہیں، اور دور
دراز شہروں سے اس کی یاترا کے لئے آتے
ہیں، اور بت خانہ اور اس کے پجاریوں
کے مصارف کے لئے ہر سال اس پر بڑی
بڑی رقمیں صرف کرتے ہیں، ملتان کا نام
ملتان اسی بت کی وجہ سے پڑا ہے، یہ بھی
ایک شاندار محل ہے، جو ملتان کے بازار
میں ایک بڑے آباد اور بارونق مقام
پر ٹھیروں اور باغی دانت والے بازار

الی هذا الصنم فی کل سنة بمال
عظیم لینفق علی بیت الصنم و
العاکفین علیه منهم وسمیت
الملتان بهذا الصنم وبیت
هذا الصنم قصر مبنی فی اعلی
موضع بسوق الملتان بین سوق
العاجیین وصف الصفارین
وفی وسط هذا القصر قبة و

Marfat.com

الصنم فيها وحوالى القبة بيوت
يسكنها خدم وهذا الصنم ومن
يعكف عليه[1] .....
وهذا الصنم صورة على
خلقة الانسان متربع على كرسى
من جص وآجر، والصنم قد لبس
جميع جسده جلد ايشبه السختيان
احمر حتى لا يبين من جثته شئ
الا عيناه فمنهم من يزعم ان
بدنه خشب ومنهم من يزعم
انه من غير الخشب الا انه لا يتحرك
بدنه ينكشف وعيناه جوهر
تان وعلى راسه اكليل ذهب
متربع على ذلك الكرسى قدميه
ذراعيه على ركبتيه وقد
قبض كل يد له كما تحب الرجل
وعامة ما يحمل الى هذا الصنم
من الحلل فانما ياخذه امير

کے درمیان تعمیر کیا گیا ہے، اصل کے وسط میں
ایک گنبد ہے جس میں بت نصب ہے، اس کے
گرد پجاریوں کے مکانات ہیں.....
یہ مورتی انسانی شکل کی ہے، اور اینٹ
اور گچ کی بنی ہوئی ایک کرسی پر پالتھی مارے
بیٹھی ہے، اس کا سارا جسم سنجاب کے چمڑے
کی طرح ایک سُرخ چمڑے سے منڈھا
ہوا ہے، اور صرف اُس کی آنکھیں نظر
آتی ہیں، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موتی
لکڑی کی ہے، اور بعض سمجھتے ہیں کہ لکڑی
کی نہیں ہے اس کا جسم کبھی کھولا نہیں
جاتا، اس کی دونوں آنکھیں جواہرات کی
ہیں، سر پر سونے کا ایک تاج ہے،
موتی کرسی پر پالتھی مارے دونوں ہاتھ
گھٹنوں کی طرف بڑھائے اور اپنے ایک
ہاتھ سے دوسرے کو اس طرح پکڑے
ہوئے ہے کہ چار ہاتھ معلوم ہوتے ہیں
جو مال و دولت اس مورتی پر چڑھانے

---

[1] اس کے بعد اصل کے اندر جو عبارت تھی وہ غلط چھپی ہوئی معلوم ہو رہی تھی اسلئے قلم انداز کر دی گئی، (غ)

Marfat.com

الملتان وينفق على السدنة
منه فاذا قصدهم الهند
للحرب وانتزاع هذا الصنم
منهم اخرجوا الصنم فاظهروا
كسرة واحراقه فيرحبون ولو
لا ذلك لخربوا الملتان،

وعلى الملتان حصون منيعة
وهي خصبة الا ان المنصورة
اخصب واعمر منها والملتان
انما سمي فرج بيت الذهب لانها
لما فتحت في اول الاسلام كان
في المسلمين ضيق وقحط فوجدوا
فيها ذهبا كثيرا فاتسعوا به۔

کے لئے لایا جاتا ہے، اس کو ملتان کا امیر
لے لیتا ہے، اور اس میں سے بچا دیوں پر
بھی صرف کرتا ہے، جب کوئی ہندو راجہ
امیر ملتان سے جنگ کرنے اور بت چھیننے
کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ بت نکال کر
توڑنے اور جلا دینے کی دھمکی دیتا ہے تو حملہ
واپس چلا جاتا ہے، اور اگر ایسا نہ ہوتا
تو ہندو راجہ ملتان کو کب کا ویران
برباد کر ڈالے ہوتے،

ملتان محفوظ اور مستحکم شہر پناہ سے
گھرا ہوا ہے، یہ ایک سرسبز و شاداب علاقہ
ہے لیکن منصورۃ اس سے بھی زیادہ
سرسبز و شاداب اور آباد ہے، ملتان کا نام
فرج بیت الذہب اس لئے پڑا کہ جب
شروع میں اسے فتح کیا گیا تھا، تو
اس وقت مسلمانوں میں بڑی تنگی اور
عسرت تھی جب یہاں سونے کا ذخیرہ
مل گیا، تو وہ خوشحال اور فارغ البال
ہو گئے۔

Marfat.com

وخارج الملتان على مقدار
نصف فرسخ ابنية كثيرة تسمى
جندرا وهي معسكر للامير
لا يدخل الامير منها الى الملتان
الا في الجمعة فيركب الفيل ويدخل
الى صلاة الجمعة واميرها قرشي
من ولد سامة بن لوي قد تغلب
عليها ولا يطيع صاحب المنصورة
الا انه يخطب للخليفة واما بسمد
فهي مدينة صغيرة وهي والملتان
وجندرا وراء عن شرقي نهر مهران
وبين كل واحدة منها وبين النهر
نحو فرسخ وماؤهم من الآبار
وبسمد خصبة۔
مدينة الروز تقارب الملتان
في الكبر عليها سوران وهي على
شط نهر مهران وهي من حدا
المنصورة والدبيل على غربي
مهران على البحر وهي مرفأ كبير

ملتان کے باہر ڈیڑھ میل پر بہت سی
عمارتیں ہیں جن کو جندرا اور کہا جاتا ہے
امیر کی چھاؤنی ہے، یہاں سے وہ صرف
جمعہ کے دن ہاتھی پر سوار ہو کر نماز جمعہ
ادا کرنے کے لئے ملتان جاتا ہے، یہ قریشی
اور سامۃ بن لوی کی نسل سے ہے جو اس
پر قابض ہو گیا ہے، وہ امیر منصورۃ کا
تابع نہیں ہے، مگر خلیفہ بغداد کے نام
کا خطبہ پڑھتا ہے، بسمد ایک چھوٹا شہر
ہے ملتان اور جندرا اور تینوں دریائے سندھ
کے مشرق میں ہیں، ہر ایک سے دریا کا
فاصلہ تقریباً ۳ میل ہے، لوگ کنوؤں
کا پانی پیتے ہیں، بسمد بھی ایک بارونق
سرسبز و شاداب شہر ہے،
شہر روز تقریباً ملتان کے برابر بڑا ہے
اس میں دوسری فصلیں ہیں اور وہ دریائے
سندھ کے کنارے حدود منصورہ میں واقع
ہے، دیبل دریائے سندھ کے مغرب میں سمندر
کے کنارے ایک بہت بڑا تجارتی مرکز

Marfat.com

وفرضة لهذه البلاد وغيرها
وزروعهم مباخس وليس لهم
كثير شجر ولا نخيل وهو بلد قشف
وانما مقامهم للتجارة والبيرون
مدينة بين الديبل والمنصورة
على نحو من نصف الطريق وهي
الى المنصورة اقرب وبحائرى
على غربي مهران وبها يعبر
من جاء من الديبل الى المنصورة
وهي بجنبها والمسواهي و
البهرج وسدوسان هذه
كلها غربي مهران،
واما انرى وقالرى فما شرقي
مهران على طريق المنصورة
الى الملتان وهما بعيدتان من
شط مهران واما بدرى فهي
على شط مهران عن غربيه
بقرب الخليج الذي ينفجر من مهران

ان علاقوں کا بندرگاہ ہے، یہاں زیادہ
زراعت اور درخت نہیں ہیں کھجور بھی
نہیں ہے، بنجر علاقہ ہے، لوگوں کا اصل
کاروبار تجارت ہے، بیرون[1]، دیبل، اور
منصورۃ کے درمیان بلکہ منصورۃ سے زیادہ
قریب ہے، منجابری دریائے سندھ کے
مغربی جانب منصورۃ کے بالمقابل واقع
ہے، دیبل سے منصورہ آنے کے لئے یہیں
دریا پار کیا جاتا ہے، مسوہی، بہرج
اور سدوسان سب دریائے سندھ کے
مغربی رُخ پر واقع ہیں،

انرى اور قالرى منصورہ اور ملتان
کے راستہ میں دریائے سندھ کے مشرقی
جانب مگر اس کے ساحل سے دور ہیں،
بدرى دریائے سندھ کے مغربی رُخ پر
اس خلیج کے قریب ہے، جو دریا سے
نکل کر منصورہ کی پشت پر سے گئی ہوئی ہے

---

[1] یہ اصل میں نیرون ہے،

علی خلص المنصورة والمابانية
فی مدينة صغيرة ومنها عمر بن
عبد العزيز الهبارى القرشى
جد هؤلاء المتغلبين على المنصورة
وقاهل مدينة من اول حد
الهند الى صيمور فمن صيمور
الى قاهل من بلد الهند و
من قاهل الى مكران والبدهة
وما والى ذلك الى حد الملتان
هى كلها من بلد السند ، و
الكفار فى حدود بلد السند
انما هم البدهة وقوم يعرفون
بالميد واما البدهة فهى مفترشة
ما بين حدود طوران ومكران
والملتان ومدن المنصورة
وهم فى غربى مهران وهو
ابل ابل وهذا الفالج الذى
يحمل الى الافاق بخراسان و
فارس وسائر البلاد التى

ایک چھوٹا سا شہر ہے، ہبیں عمر بن عبدالعزیز
ہباری قریشی کا وطن تھا، جو منصورۃ کے
موجودہ فرمانرواؤں کا جدِ اعلیٰ ہے،
قاہل ہندوستان کی سرحد کا پہلا
شہر ہے، جو چیمور تک چلی گئی ہے، اور
چیمور سے قاہل تک جنوب میں ہندوستان
کے شہر ہیں، اور (شمال میں) قاہل سے
مکران، بدھ، بلکہ اس سے متصل ملتان
تک سب سندھ کے شہر ہیں، سندھ میں
غیر مسلموں میں صرف بدھ اور ایک قوم
جسے "میڈ" کہتے ہیں، آباد ہے، بودھ کا
ملک وسیع ہے، وہ طوران، مکران،
ملتان اور منصورہ کے شہروں کے درمیان
دریائے سندھ کے مغربی جانب پھیلا
ہوا ہے، اُن کے پاس دو کوہان والے
اونٹ ہیں، جن کی نسل سے بخاتی اونٹ
پیدا ہوتے ہیں، اور خراسان اور فارس
وغیرہ سے دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں

Marfat.com

یکون بها البخاتی انما یحمل منهم
ومدینة بدهة التی یتجرون
الیها قندابیل وهم مثل البادیة
لهم اخصاص وآجام والمید
فهم علی شطوط مهران من
حد الملتان الی البحر ولهم فی
البریة التی بین مهران وبین
قامهل مراع ومواطن کثیرة
ولهم عدد کثیر،
وبقامهل وسندان وصیمور
وکنایة مسجد جامع وفیها
احکام المسلمین ظاهرة وهی
مدن خصبة واسعة وبها
النارجیل والموز والنبج والغالب
علی زروعها الارز وبها
عسل کثیر ولیس بها نخیل و
الراهوق وکلوان رستاقان
متجاوران وهما بین کیزوا ومکران
فاما کلوان فهی من مکران واما

اس قسم کے اونٹ یہیں ہوتے ہیں بدھوں
کا خاص تجارتی شہر (اور پایۂ تخت)
قندابیل ہے، یہاں کے لوگ بدوؤں
کی طرح ہوتے ہیں، اُن کے پاس جنگل
اور جھاڑیاں ہیں، دوسری قوم میدہ
ملتان کی سرحد سے لے کر سندھ تک دریائے
سندھ اور کاقہل کے درمیان جو میدان
ہے، اس میں اُن کی چراگاہیں اور
کثیر آبادی ہے، اُن کی تعداد بہت ہے
قاقہل، سندان چیمور اور کھنبایت
میں جامع مسجدیں اور مسلمانوں کے
احکام و قوانین رائج ہیں، یہ بڑے زرخیز
اور وسیع شہر ہیں، یہاں ناریل، کیلا
اور آم کے درخت ہوتے ہیں، زراعت
زیادہ تر دھان کی ہوتی ہے، شہد بھی
بہت ہوتا ہے، مگر کھجور کے درخت نہیں
ہیں، دو گاؤں راہوق اور کلوان ایک
دوسرے کے قریب اور کیزو اور مکران
کے درمیان ہیں، کلوان مکران کا حصہ ہے

Marfat.com

الراهوق فهی من حد المنصورة
وهی مباخس قلیلة الثمر قشفة
الا ان لهم مواش کثیرة ،
وبین بانیة وقامهل مفاوز
ومن قامهل الی کنبایة ایضاً
مفاوز ثم یکون حینئذٍ من کنبایة
الی صیمور قری متصلة وعمارة
الهند ، وزی المسلمین الکفار
بها واحد فی اللباس وارسال
الشعر ولباسهم الازر والمیاثر
لشدة الحر ببلد انهم وکذلک
زی اهل الملتان لباسهم الازر
والمیاثر ولسان اهل المنصورة
والملتان ونواحیها العربیة
والسندیة ولسان اهل کمران
الفارسیة والمکریة ولباس
القراطق فیهم ظاهر الا التجار
فان لباسهم القمص والازرة

لیکن راہوق منصورہ میں شامل ہے،
سب بنجر اور خشک علاقہ ہے، یہاں پھلدار
درخت کم ہوتے ہیں لیکن مویشی کی
کثرت ہے،
بانیہ اور قامہل کا پورا علاقہ میدان
ہے، قامہل سے کھمبایت تک بھی میدان
ہی میدان ہے، پھر یہاں سے چھور تک
مسلسل گاؤں اور ہندوستانی آبادیاں
ہیں، یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں کا
لباس ایک ہی ہے، سب کے سب
لمبے بال رکھتے ہیں، ان شہروں میں
شدت کی گرمی پڑتی ہے، اس لیے سب
لنگی اور کرتہ استعمال کرتے ہیں، اہل
ملتان کا لباس بھی یہی ہے، منصورۃ
ملتان، اور اُن کے مضافات کے باشندوں
کی زبان سندھی اور عربی ہے، مکران
والوں کی زبان فارسی اور مکرانی ہے،
کرتا پہننے کا ان میں بھی رواج ہے،
لیکن تاجر قمیص اور چادر (تہمد) پہنتے ہیں۔

Marfat.com

وسائر زی اهل فارس و العراق -

یہی لباس سارے فارس اور عراق کا بھی ہے،

ومکران ناحیة واسعة عریضة الغالب علیها المفاوز والقحط والضیق والمتغلب علیها رجل یعرف بعیسی بن معدان ویسمی بلسانهم مهراج ومقامه بمدینة کیز وهی مدینة نحو النصف من الملتان وبها نخیل کثیرة وفرضة مکران وتلک النواحی تیز وتعرف بتیز مکران واکبر مدینة بمکران القنزبور وبه وبند وقصر قند ودرک وفهلفهرة کلها مدن صغار وهی کلها جرود ولهم رستاق یسمّی الخزوج ومدینتها راسک ورستاق یسمی جدران وبها فائض کثیر ونخیل وقصب سکر وعامة الفائض الذی یحمل الی الآفاق منها الا شیئاً

مکران ایک بڑا وسیع اور عریض علاقہ ہے، لیکن دشت و بیابان کی کثرت کی وجہ سے قحط سالی اور تنگی غالب رہتی ہے، یہاں کے فرمانروا کا نام عیسیٰ ابن معدان ہے، جسے ان کی زبان میں مہراج کہا جاتا ہے، اس کا محل کیز میں ہے، شہر کیز ملتان کا تقریباً آدھا ہے، یہاں کھجوریں بہت ہوتی ہیں، یہی مکران اور اس کے اطراف کی بندگاہ ہے، جو تیز مکران کے نام سے مشہور ہے، مکران کا سب سے بڑا شہر قنزبور ہے، باقی بہ، بند، قصر قند، درک، اپل پورہ سب کے سب چھوٹے اور گرم ہیں، ان سے متعلق ایک پرگنہ ہے، جس کو خروج کہا جاتا ہے اور اس کا خاص شہر راسک ہے، ایک اور پرگنہ ہے، جسے جدران کہتے ہیں، یہاں باشید (مصری سفید شکر یا قند)

Marfat.com

يحمل من ناحية ماسكان وبقصدا
ايضا فانيذ وماسكان هذه
رستاق الشراة ويتصل بنواحي
كرمان ناحية تسمى مشكى وهى
مدينة قد تغلب عليها رجل
يعرف بمطهر بن راجاء وهو
لا يخطب الا للخليفة ولا يطيع
احدا من الملوك المصاقبين
له وحدود عمله نحو ثلاث مراحل
وبها نخل قليل وشئ من فواكه
الصرود على انها من الجرود۔

بہت ہوتی ہے، کھجوریں اور گنا بھی بہت
ہوتا ہے مصری اکثر ملکوں میں یہیں سے سپلائی
ہوتی ہے، کچھ ماسکان سے بھی باہر جاتی ہے
قصدار میں بھی مصری ہوتی ہے اور ماسکان
خوارج اور بدمعاشوں کی بستی ہے، کرمان
سے متصل مشکی کا خطہ ہے، جس پر مطہر بن راجاء
قابض ہو گیا ہے، وہ خود مختار ہے لیکن
خلیفہ کے نام کا خطبہ پڑھتا ہے، اور اپنے
گرد و نواح کے بادشاہوں کا تابع نہیں
ہے، اس کے حدود سلطنت تین منزل کے
بقدر ہیں، یہاں کھجور کم اور گرم خطہ ہونے
کے باوجود بعض سرد میوے ہوتے ہیں

وارمائيل وقنبلى مدينتان
كبيرتان وبينهما مقدار مرحلتين
وبين ارمائيل والبحر مقدار نصف
فرسخ وهما بين ديبل ومكران و
قنداييل مدينة كبيرة ليس
بها نخيل وهى فى بريه وهى
ممتازالبدهة وبين كيرمانات

ارمائیل اور قنبلی دو بڑے شہر ہیں،
جن کا درمیانی فاصلہ دو منزل کی مسافت
ہے، ارمائیل سے سمندر کا فاصلہ صرف
ڈیڑھ میل ہے، یہ دونوں شہر دیبل اور
مکران کے بیچ میں ہیں، قندابیل اگرچہ
بڑا شہر ہے لیکن وہاں کھجوریں نہیں
ہوتیں، وہ ایک میدان اور بدھوں کی

Marfat.com

وقند ابیل رستاق یعرف بابیل
وفیه مسلمون وکفار من
البدھة واکثرہ وعھو الجوص
ولھم کروم ومواش وھی
ناحیة خصبة وابیل ھو اسم
رجل تغلب علیٰ ھذہ الکورۃ
فنسبت الیه۔

تجارتی منڈی ہے اور کاشان اور قند
کے درمیان "ابیل" نام کا ایک پرگنہ ہے
یہاں مسلمان اور بدھ دونوں آباد ہیں،
اُن کی اکثر زمینیں بنجر ہیں مگر یہاں انگور
اور مویشی ہوتے ہیں، خاص قند ابیل نہایت
سرسبز و شاداب علاقہ ہے، "ابیل" دراصل
ایک آدمی کا نام تھا، جس نے اس علاقہ
پر قبضہ کر لیا تھا، جس کی طرف وہ منسوب
ہو گیا[1]

---

[1] اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا تھا۔ لیکن اسے قلم انداز کر دیا گیا، (رض)

بشاری مقدسی

یہ بھی ایک عرب سیاح تھا، اس کا نام محمد بن احمد شمس الدین لقب، کنیت ابو عبداللہ اور وطن بیت المقدس تھا، اور بشاری اور مقدسی کی نسبت سے مشہور تھا، مشرق و مغرب کے اکثر اسلامی ملکوں کی اس نے سیاحت کی تھی اور ہندوستان بھی آیا تھا مگر سندھ سے آگے نہ بڑھ سکا، اس کی کتاب کا نام احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم ہے، اور یہ اپنے زمانہ کی عام کتب جغرافیہ میں مشہور و ممتاز ہے، اور دوسرا مطبوعہ نسخہ ہے، اس کی کتاب کی خاص خصوصیت ملکوں کے نقشے تھے، مگر وہ مطبوعہ کتاب میں نہیں ہیں بشاری کی کتاب کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اس نے ملکوں کی تقسیم صوبوں پر اور صوبوں کی شہروں میں کی ہے اور پھر ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور ہر جگہ کی تجارت پیداوار صنعت و حرفت، مذاہب اور سکوں کا حال لکھا ہے۔

بشاری نے یہ کتاب ۳۷۵ھ مطابق ۹۸۵ء میں لکھی تھی اس اعتبار سے اس کی وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی۔

Marfat.com

احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم

واکثرھا فانیذ اوارز اذ ومسکا (کفار السند ص ۳۳)

دنیا میں سب سے زیادہ مصری، چاول اور مشک کی پیداوار اور ہندوؤں کی تعداد سندھ میں ہے[1]

ھذا اقلیم الذھب والتجارات والتقاقیر والالات والفانیذ والخیرات والارز اذ والموز والاعجوبات بہ رخص وسعۃ ونخیل وتمرات وعدل وانصاف وسیاسات وبہ خصائص وفوائد وبضاعات ومنافع ومفاخر ومتاجر وضاعات ومصر جلیل ومدن سریۃ وقصبات وسلامۃ وعافیۃ وثمانات قد جاوز

سندھ ایک تجارتی ملک ہے یہاں سونا، جڑی بوٹیاں، سلحے، مصری، چاول، کیلا، کھجور، چھوہارا، عمدہ عمدہ، انوکھی اور عجیب چیزوں کی کثرت اور ارزانی ہے، یہاں عدل وانصاف بھی ہے، اور سیاست ودانائی بھی، غرض اس کی بہت سی خصوصیات ہیں، صنعتی اور تجارتی اعتبار سے بڑا نفع بخش اور قابل فخر ملک ہے، سندھ خود ایک بڑا شہر ہے، اور اس کے متعلق

---

[1] یہ اس زمانہ کے لحاظ سے کہا گیا ہے، (ض)

Marfat.com

البحر وشقه النهر دحوى النخل و
له سهل وزرع على البعل مصر
ظريف ونهر شريف وامرة
ظريف غيران ذمته مشركون
والعلماء به قليلون ولا تصل
اليه الا بعد اخطار البر والهول
البحر بعد الشق وضيق الصدر
وهذا مثاله وشكله وقد
جعلنا هذا الاقليم خمس كور و
اضفنا اليه مكران لانها بقربه
مصاقبة له ولينصل الاقاليم
بعضها الى بعض وبالله التوفيق

فاولها من قبل كرمان مكران

پر رونق شہر اور قصبات ہیں، امن عافیت
اور امانت و دیانت عام ہے، یہ ملک سمندر
کے قریب ہے، یہاں دریا بہتے ہیں، اس
کے چاروں طرف کھجوروں کے باغات
ہیں، زمین نرم اور ہموار ہے، کھیتی قدرتی
بارش سے ہوتی ہے، بڑا بارونق شہر
ہے، اس کے دریا خوش منظر ہیں، اور
اس کا نظم و نسق ہندوؤں کے ہاتھ
میں ہے، علماء کی بڑی کمی ہے، راستہ
اس قدر دشوار گذار ہے کہ بڑی ریاضت
و مشقت اور پرخطر بری اور بحری راہوں
کو طے کرنے کے بعد یہاں آدمی پہنچتا
ہے، یہ اس کی ظاہری شکل و صورت
ہے، ہم نے اس ملک کو پانچ حصوں
میں تقسیم کیا ہے، اور مکران کو بھی اس
میں اس لئے شامل کر لیا ہے کہ وہ اس
کے قریب واقع ہے، اور اس لئے بھی کہ
مختلف ملک آپس میں مل جائیں،

فاولها من قبل کرمان مکران

کرمان کے اطراف میں پہلے مکران

Marfat.com

ثم طوران ثم السند ثم ويهند
ثم قنوج ثم الملتان وادخلنا الملتان
ايضا للعلة التي ذكرنا

پھر طوران، پھر سندھ، پھر ویہند، پھر
قنوج، اور پھر ملتان واقع ہے، اور
ملتان کو بھی اس مصلحت کی بنا پر ہم نے
اس مملکت میں شامل کیا ہے، جس مصلحت
کی بنا پر مکران کو شامل کیا تھا،[1]

واما السند فقصبتها المنصورة
ومن بلدانها بيل زندبيج كداء
مايل قنبلى وقال الفارسى النيرون
قالوى أنزى، بلرى المسواهى
البهرج بانية منجابرى سدوسان
الدور سوبارة كيناص صيمور

سندھ کا پایۂ تخت منصورہ ہے،[2]
مشہور شہروں میں دیبل، زندرتج، کدا،
مائل، قنبلی اور فارسی نے نیرون، قاری
ازی بلری، مسواہی، بھرج، بانیہ،
منجابری سدوسان، دور، سوبارہ کیناص
چیمور کو بھی اسی میں شامل کیا ہے،

واما ويهند فان الفارسى
سماها الهند فقال مدن الهند
قامهل كنابة سوبارة منداان

ویہند جسے فارسی نے ہند کہا ہے،
لکھا ہے کہ اس کے مشہور شہر کا مہل کنایت
سوبارہ منداان، چیمور، ملتان، جندرون

---

[1] یہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں والی عراق کے ماتحت سندھ اور ہند کے علاقے بھی ہوتے تھے، اس لئے عرب سیاح اور مورخین سندھ ہی کے ماتحت خراسان وغیرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں، مگر اب وہ سندھ کے علاقے نہیں رہے، اور چونکہ اُن کی تفصیلات پہلے بھی گذر چکی ہیں، اس لئے اس کے نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ض)

[2] غالباً اس سے اصطخری مراد ہے،

Marfat.com

صيمرة السلطان جندرود وهمذ
ثم قال فهذه مدن هذه البلاد
وسألت رجلا من اهل العلم
والحكمة وكان يجلس بشيراز
وكلا هو اخر ويقص عليهم و
يعرف بالزهد وقد اقام بتلك
البلدان مدة مديدة صفة لى
تلك النواحى صفة يمكن ادخالها
فى هذا التصنيف وانتهالى
نصا حتى كانى انظر اليها وكذلك
سألت فقيها آخر من اصحاب
ابى الهيثم النيسابورى قد وطئ
تلك النواحى وعرف اسبابها فصح
عندى من قولهما ان وبيذ
هى القصبة وان من مدنها
ودهان بيتر نوج لوار سمان فوج

اور بسد ہیں، اور آخر میں لکھا ہے کہ یہی
ان ملکوں کے شہر ہیں، میں نے ایک صاحب
علم وحکمت شخص سے جو شیراز اور اہواز
میں لوگوں سے خبریں اور واقعات بیان
کرتا تھا، اور اوس کا زہد وتقوی بھی
مشہور تھا، اور ان شہروں میں ایک عرصہ
دراز تک قیام کر چکا تھا، درخواست کی
کہ انکے ایسے اوصاف بیان کریں جنھیں میں
اپنی اس کتاب میں شامل کرسکوں اور
اُن کا حال میرے چشمدید واقعات کی
طرح ہو، ایسے ہی میں نے ایک دوسرے
فقیہ سے دریافت کیا، جو ابو الہیثم نیشاپوری
کے اصحاب میں سے تھے، اور انھوں نے
ان علاقوں کا سفر بھی کیا تھا اور اُن کے
حالات سے پوری طرح باخبر تھے، ان
دونوں کے صحیح اقوال سے میں اس نتیجہ
پر پہنچا کہ وبیند ایک ریاست اور پایۂ تخت
ہے، اس کے شہروں میں ودھان، بیتر
نوج لوار، سمان اور کوج مشہور ہیں،

Marfat.com

واما قنوج فانها القصبة ايضا
ومن مدنها قدار وبارن وكهارة
باردو وجين اور هتة هوهرة
برهيروا وتم يذكرهن القارسي
بتة واما الملتان فهي القصبة
ايضا ومن مدنها برار راماذان
ورودين برور،
المنصورة هي قصبة السند
ومصر الاقاليم تكون مثل دمشق
بناؤهم خشب وطين والجامع
من حجر واجر كبير مثل جامع
عمان على سواري ساج لها اربعة
ابواب باب البحر باب طوران باب
سندان باب ملتان ولهم نهر
يحوط بالبلد .....
ولهم موج ولا سلام عندهم
طراوة العلم والعلماء كثير و
التجارات ثم مفيدة ولهم
ذكاء وفطنة ومعرفة و

قنوج بھی ایک سلطنت کا پایۂ تخت
ہے، اس کے مشہور شہر قدار، بارن، کہارہ،
باردو، وجین، اور ہتہ، ہوہر، اور برہیروا
ہیں لیکن فارسی نے اُن کا سرے سے
کوئی ذکر نہیں کیا، ملتان بھی ایک پایۂ
تخت ہے، جس میں برار، راماذان، اور
اور بہ ورود وغیرہ شہر شامل ہیں،
منصورہ سندھ کا سب سے بڑا شہر
اور پایۂ تخت ہے، اس کی حیثیت دمشق
کی طرح ہے، عمارتیں لکڑی اور مٹی کی
ہیں، جامع مسجد اینٹ اور پتھر سے بنی
ہوئی بہت بڑی ہے، اور جامع مسجد
عمان کی طرح اس میں بھی لمبے لمبے
ستون ہیں، اس کے چار دروازے، باب البحر،
باب طوران، باب سندان، اور باب ملتان
ہیں، یہاں ایک دریا ہے، باشندے
نرم خو اور بامروت ہیں، اسلام اُن
کے یہاں زندہ اور تر و تازہ ہے، یہاں
علم اور علماء کی کثرت اور تجارت بھی ہے،

Marfat.com

صدقة والهواء لين والشتاء
هين والامطار كثيرة والاضداد
مجتمعة ولهم خصائص غريبة
وشم جوامس عظيمة شربهم
من نهر مهران والجامع وسط
الاسواق والرسوم تقارب
العراق مع وطاء وحسن اخلاق
الا انه شديد الحر كثير الريق
بلغمانيون الغالب عليهم الكفاء
خرب الاطراف قليل الاشراف

یہاں کے باشندوں میں ذکاوت، ذہانت
نیکی، اور خیر خیرات کا جذبہ پایا جاتا ہے
آب وہوا مناسب اور خوشگوار ہے، جاڑا
کم پڑتا ہے، بارش بہت زیادہ ہوتی ہے
یہ شہر مجموعہ اضداد اور نہایت عجیب غریب
خصوصیتوں کا حامل ہے، یہاں بڑی
بڑی بھنبیں ہوتی ہیں، لوگ دریائے سندھ
کا پانی پیتے ہیں، جامع مسجد بازاروں
کے بیچ میں واقع ہے، یہاں ہر قسم کے لوگ
عراق سے ملتے جلتے ہیں، لوگوں میں نرمی
اور حسن خلق ہے، لیکن گرمی بہت سخت
پڑتی ہے، اور مچھر اور کھٹمل بہت پائے جاتے
ہیں، لوگوں کا مزاج بلغمی ہے، اکثریت
غلبہ ہندوؤں کو حاصل ہے، اطراف و
جوانب ویران ہیں، شریف اور معزز
لوگ بہت کم ہیں،

ودیبل بحریة قد احاط بها نخو
من مائة قریة اکثرهم کفار والبحر
یستطیح حدارات المدینة

دیبل ایک بندرگاہ شہر ہے جس کے
متعلق تقریباً ۱۰۰ گاؤں ہیں، باشندے
زیادہ تر ہندو ہیں، سمندر کا پانی طغیانی

Marfat.com

كلهم تجار كلامهم سندى و
عربى وهى فرضة الكورة كثيرة
الدخل وثم يفيض مهران فى
البحر والخيل منها على صيحة
والبحر يدخل السوق اهل ظرف
وتلبس وتتبلى عليها حصن بحرية
ايضًا قليلة المسلمين و التجار
المجهزين -

ويهند قصبة جليلة اكبر من
المنصورة لها بساتين كثيرة
طيبة نزيهة فى مستوى موضوعة
انهار عزيزة واعطار عظيمة
واضداد مجتمعة وثمار حسنة
واشجار مديدة ونعم ظاهرة
واسعار رخيصة العسل ثلاثة
امناء بدرهم وعن رخص
الخبز والالبان فلا تسئل قد
سلموا من الموذيات وتخلصوا

کے وقت شہر کی دیواروں سے ٹکرانے لگتا ہے
لوگ تجارت پیشہ اور سندھی اور عربی زبان
بولتے ہیں، یہ پورے صوبہ کا بندرگاہ اور
کثیر آمدنی والا شہر ہے، یہیں دریائے
سندھ سمندر سے ملتا ہے، پہاڑ بھی نزدیک
ہی ہے، سمندر کا پانی چڑھاؤ کے وقت
بازاروں میں گھس جاتا ہے، لوگ خوش
پوشاک اور مالی ظرف ہیں، قبلی بھی
ساحلی شہر ہے جس میں ایک شہر پناہ ہے،
دیبند بہت بڑا پایۂ تخت اور منصورہ
سے بڑا شہر ہے، اس کی ہموار اور مسطح زمین
میں بکثرت عمدہ اور خوشگوار باغات ہیں،
دریا گہرے ہیں، اور بارش خوب ہوتی ہے،
مجموعہ اضداد شہر ہے، یہاں عمدہ عمدہ پھل
اور لمبے لمبے درخت ہوتے ہیں، نفیس و
آسایش کا گہوارہ ہے، اشیاء کا نرخ
بہت ارزاں ہے ۳۱ من شہد ایک درم
میں ملتا ہے، روٹی اور دودھ کی ارزانی
کا تو پوچھنا ہی نہیں لوگ موذی جانور

Marfat.com

من الفاهات واشتبكت حولها
اشجار الجوز واللوز وكثر فيها
الارطاب والموز الان هو أها
رطب وحرها صعب وبناؤهم
قش وخشب ويتماوقع الحريق
في بناء القصب تشاكل فساد
سابور لولا هذه العيوب،

افات اور بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں
اخروٹ اور بادام کے درختوں سے پورا
شہر گھرا ہوا ہے، تر و تازہ کھجوروں اور
کیلوں کی بھی فراوانی ہے، مگر آب و ہوا
مرطوب ہے، اور غیر معمولی اور تکلیف دہ
گرمی پڑتی ہے، مکانات لکڑی اور
خس اور پوس کے ہوتے ہیں، کبھی کبھی
کے چھپروں اور عمارتوں میں اسی طرح
آگ لگ جاتی ہے جس طرح خس و خاشاک
میں لگتی ہے، کاش اس طرح کے عیب
اس دلفریب شہر میں نہ ہوتے،

قنوج قصبة كبيرة لها ربض
ومدينة بها الحوض كثيرة وميا
غزيرة وبساتين محيطة ووجوه
حسنة وماء صحيح وبلد فسيح
متجر رابح وكل صيد ومرتع
رخيص الا انها كثيرة الحريق
قليلة الدقيق اكلهم الارز

قنوج ایک بڑی سلطنت ہے، اس کے
اردگرد فصیلیں ہیں، یہاں گوشت کثرت
فروخت ہوتا ہے، گہرے چشمے اور تالاب
ہیں، باغوں سے پورا شہر گھرا ہوا ہے،
صدتیں حسین، پانی عمدہ، شہر کشادہ،
تجارتیں سود مند، غرض ہر چیز عمدہ
ہے، کیلا بہت سستا ملتا ہے لیکن اکثر

Marfat.com

ولبسهم الارز بناء خسيس وصيف
يفيض منها الى الجبال اربعة
فراسخ والجامع فى الربض
رحيصة الحنطة والنهر يقلل
البلد اكثر طعام المسلمين
الحنطة وبها علماء واجلة۔

یہاں آگ لگ جاتی ہے، آبادی بہت کم
ہوتی ہے، لوگ چاول کھاتے اور ازار
پہنتے ہیں، عمارتیں معمولی اور گرمی شدت
تکلیف دہ پڑتی ہے، یہاں سے پہاڑوں
کا فاصلہ چار فرسخ ہے، جامع مسجد شہر کے
اندر ہے، گوشت بہت سستا ملتا ہے
دریا کا پانی شہر میں چلا آتا ہے، مسلمانوں
کی غذا زیادہ تر گیہوں ہے، یہ شہر علماء
اور اصحاب فن کا مرکز ہے،

وقد ارطيبة الهواء نزيهة
كثيرة البساتين يخرج اليها كل
القصبة عند شدة الحر يصيفون
بها وسائر المدن جرد سير
شربهم من انهار وقنى۔

قنّار کی آب وہوا خوشگوار اور پاکیزہ
ہے، باغوں کی کثرت ہے، یہاں کے
حکمراں گرمی میں دارالسلطنت سے یہیں
چلے آتے ہیں، اور گرمی کا موسم گذارتے
ہیں، یہ تمام شہر گرم ہیں، لوگ دریاؤں
اور نالوں کا پانی پیتے ہیں،

الملتان تكون مثل المنصورة
غير انها رخيصة الاسعار الخبز
ثلاثون منا بدرهم والفانيذ
ثلاثة امناء بدرهم حسنة

ملتان بھی منصورہ کی طرح ہے
مگر منصورہ زیادہ آباد ہے، پھل گو
زیادہ نہیں ہوتے مگر سستے ہیں، روٹی
فی درہم ۳۰ من اور مصری فی درہم ۳ من

تشاكل دور سيراف من خشب
الساج طبقات ليس عندهم
زنا ولا شرب خمر ومن ظفروا
به يفعل ذلك قتلوه اوحدوه
ولا يكتبون في بيع ولا يحلفون
في كيل ولا يخسرون في وزن يحبون
الغرباء واكثرهم عرب شرابهم
من نهر عزيز والخير بها كثير و
التجارات حسنة والنعم ظاهرة
والسلاطين عادلة لا تزى في
الاسواق امرأة متجملة ولا احدا
يحدثها علانية ما عدا هي وعيش
هني وظرف وعروة وفارسية
مفهومة وتجارات مفيدة
واجساد صحيحة الا انها سمحة
بليغة ودود ضيقة وهواء
حار يابس وقلما يمرض
فهذا ما عرفنا من صفة هذا
هذا الاقليم۔

ملتی ہے، نہایت حسین اور خوبصورت شہر ہے
مکانات سیراف کی طرح ساگوان کی لکڑی کے
کئی منزلہ ہیں، شراب اور زنا کا بالکل
رواج نہیں، اور جس شخص کو اس جرم کا
مرتکب پاتے ہیں اسے یا قتل کر دیتے ہیں
یا بڑی سخت سزا دیتے ہیں، خرید و فروخت
میں جھوٹ سے کام نہیں لیتے، اور نہ ناپ
تول میں کمی کرتے ہیں، مسافروں سے
محبت رکھتے ہیں، جو اکثر و بیشتر اہل
عرب ہوتے ہیں، دریا کا عمدہ پانی
پیتے ہیں، غرض یہ شہر بڑا آسودہ ہے
تجارتی حالت نہایت اچھی اور لوگ نعمت
کی فراوانی ہے، بادشاہ عادل اور
انصاف پسند ہیں، کوئی بنی ٹھنی اور بناؤ
سنگار کئے ہوئے عورت بازار میں
نظر نہ آئے گی، اور نہ کوئی اس سے
علانیہ بات چیت کرتا ملے گا، پانی عمدہ
اور زندگی بسر کرنا بہت اچھا ہے، لوگ خوش دل
صاحب مروت اور بااخلاق طرز ہیں، غرض

Marfat.com

زبان عموماً سمجھی جاتی ہے، تجارت کی گرم
بازاری ہے لوگ تندرست و توانا ہیں مگر
زمین سنگلاخ، مکانات تنگ اور ہوا
گرم اور خشک ہے، لوگن کا رنگ گندم
گوں اور سیاہ ہے، اس ملک کے شہروں
کی یہی خصوصیات ہیں،

هوا قليم حار به نخيل و نارجيل
و موز فيه مواضع معتدلة الهواء
جامعة الاضداد مثل ويهند و
نواحي المنصورة و البحر يميد على
اكثره و لا اعرف ان به بحيرة
و به انهار عدة و ذمته عدة
الاوثان و ليس للمذكرين به
صيت و لا اهدر صوت تذكر،

عام طور سے ملک سندھ گرم ہے، کھجور،
ناریل، اور کیلا بکثرت پیدا ہوتے ہیں، البتہ
کچھ مقامات کی آب و ہوا معتدل اگر
متضاد باتین پائی جاتی ہیں، جیسے دیبل
اور منصورہ کے علاقے اُن کے اکثر حصوں
میں سمندر کا پانی پھیل جاتا ہے، اور مجھے
یہاں کسی بحیرہ کا علم نہیں، البتہ دریا
کئی ہیں، ذمی[1] بت پرست ہیں، یہاں
نہ کوئی مشہور واعظ ہے، اور نہ اُن کے
قابلِ ذکر واقعات،

مذاهبهم اكثرهما اصحاب حديث
و رايت القاضي ابا محمد المنصوري

مسلمانوں میں اکثر اہلِ حدیث ہیں،
اور میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری

---

[1] یعنی غیر مسلم رعایا،

Marfat.com

داؤدیًا اماما فی مذھبه وله تدریس وتصانیف قد صنف کتبا عدة حسنة واھل البلدان شیعة یھوعلون فی الاذان ویثنون فی الاقامة ولا تخلوا القصبات من فقھاء علی مذھب الی حنیفة ولیس به مالکیة ولا معتزلة ولا عمل لحنابلة فیھم علی طریقة مستقیمة ومذاھب محمودة وصلاح وعفة قد ارجحد الله من الغلو والعصبیة والھرج والفتنة،

داؤدی[1] کو دیکھا جو اپنے مذہب کے امام تھے، وہ صاحب تدریس وتصنیف ہیں، انھوں نے متعدد اچھی کتابیں لکھی ہیں، بلدان کے لوگ شیعہ ہیں، اذان میں حی علی خیر العمل (اچھے کام کی طرف آؤ) اور اقامت میں دو دو بار کلمات ادا کرتے ہیں، کوئی بڑا شہر حنفی مذہب کے فقہاء علماء سے خالی نہیں، مگر مالکیہ، معتزلہ اور حنابلہ[2] بالکل نہیں ہیں، یہ لوگ سیدھے راستہ اور صحیح مسلک پر ہیں، نیک اور پاکباز ہیں، ان کے خصائل پسندیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں غلو تعصب اور فتنہ واختلاف سے مامون رکھا ہے،

ویحمل من طوران الفانید اجود من ماسکان ومن سندان الارز الکثیر وثیاب ویحمل بساتو الا قلیل من البسط

طوران سے مصری جو ماسکان کی مصری سے زیادہ بہتر ہوتی ہے، اور سندان سے زیادہ ترچاول اور کپڑے باہر بھیجے جاتے ہیں، پورے ملک میں فرش فروش اور

---

[1] امام داؤد جو مسلمانوں میں ظاہری فرقہ کے امام گذرے ہیں ان ہی کی طرف یہ نسبت کی گئی ہے (رض)

[2] یہ سب مسلمانوں کے مذہبی فرقوں کے نام ہیں،

Marfat.com

ومایجری مجراها مایعمل بقهستان
خراسان ویحمل منه ناحیل
کثیر وثیاب حسنة ومن المنصورة
النعال الکنباتیة النفیسة ومنه تحمل
الفیلة والعاج والاشیاء الرفیعة
والعقاقیر النافعة منهم بطوران
مکی وکذلک بالملتان السند
والهند ومکاییلهم بطوارات
یسمی الیکجی یزن اربعین منا
حنطة ربما وجد ثمانیة بدرهم
الی اربعة واسم کیل الملتان
مطل یزن اثنی عشر مناحنطة
وتسمی دراهم السند القاهریات
لکل واحد خمسة ولهم الطاطری
فی الواحد درهمان الا ثلثا
ودراهم الملتان علی عمل درهم
الفاطمی ینفق فیها القهقری
الذی بخمسین یشبه القروض
بالیمن الا ان القرویه عندهم

اس قبیل کی دوسری استعمال ہونے والی
چیزیں جو قہستان اور خراسان میں بنتی
ہیں، یہاں بھی بنتی ہیں، یہاں سے بڑی
مقدار میں تاریل نفیس کپڑے، منصورہ
سے عمدہ کھباتی جوتے، ہاتھی دانت
اور دوسری اعلیٰ قسم کی چیزیں اور جڑی
بوٹیاں باہر بھیجی جاتی ہیں، طوران میں
سندھ اور ہند میں وزن کرنے کا وہی
من رائج ہے، جو مکہ میں ہے، ناپ کے
پیمانے کو طوران میں کیجی کہتے ہیں جس
میں ۴۰ من[1] گیہوں آتا ہے، کبھی کبھی آٹھ کیجی
ایک ہی درہم میں تل جاتا ہے، لیکن زیادہ
سے زیادہ ۴ درہم میں ملتا ہے، ملتان کے
پیمانہ کا نام مطل ہے، اس میں ۱۲ من
گیہوں تولا جاتا ہے، سندھ کے سکوں
کو قاہریات کہتے ہیں، جو پانچ درہم
کا ہوتا ہے، اس کے علاوہ طاطری
سکوں کا بھی رواج ہے، جو ۲½ درہم
کا ہوتا ہے، ملتان کے سکے فاطمی سکوں

[1] مصنف نے اکثر من کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ اس کے زمانہ میں کوئی چھوٹا من رہا ہوگا،

Marfat.com

کی طرح بنائے جاتے ہیں، یہاں خونہ کا
قہزی سکہ بھی چلتا ہے، جو مین کے قرض[1]
کے مشابہ ہے، مگر قرض بڑا ہوتا ہے،

وخصائصها ليمونتها وهي
ثمرة مثل المشمش حامضة
جدا واخرى مثل الخوخ
يسمونه الابخ لذين والفالج
الذى تراه بالمشرق وفارس
يولد البخاتي وهو اعظم من
البخت له سنامان يلحق لا يستعمل
ولا يعلكه الا الملوك ولا تكون
البخت الا منه والنعال الكنباتية

يہاں کی خاص چیزوں میں لیموں ہے،
جو زرد آلو کی شکل کا لیکن نہایت کھٹا ہوتا
ہے، دوسرا خاص پھل آم ہے، جو اخروٹ
کی طرح لذیذ بھی ہوتا ہے، وہ اونٹ جو
مشرق اور فارس میں نظر آتا ہے، جس سے
بختی نسل کے اونٹ پیدا ہوتے ہیں وہ
بختی اونٹوں سے بڑا اور دو کوہان والا
اور کافی خوبصورت ہوتا ہے، اور صرف
بادشاہوں کے استعمال اور ان کی ملک
میں ہوتا ہے بختی اونٹ اسی سے پیدا ہوتے
ہیں، کھباتی جوتے بھی یہاں کی خاص
چیز ہے،

فى اهل المكران غبا الوانهم
سمرة ولسانهم وحش يلبسون
القراطق ويسبلون الشعور و

کرمان کے باشندے کندو ہیں اور گندمی
رنگ کے ہوتے ہیں، ان کی زبان وحشی
ہے، کرتے پہنتے، اور لمبی زلفیں رکھتے ہیں

---

[1] قرض یہاں کا سکہ ہوگا،

Marfat.com

يشقون الاذان مثل الهندو — اور ہندوؤں کی طرح کانوں میں

اكثر نواحي الا قليم على ماذكرنا — کرتے ہیں، اس ملک کے اکثر ملاؤں

— یہی حال ہے،

ونهر سندروود من الملتان — دریائے سندھ ملتان سے ۳ منزل کے

على ثلاث مراحل وهو كبير عذب — فاصلہ پر ایک بڑا اور شیریں دریا ہے،

واما الاصنام بهذا الاقليم فضمان — ملک میں بت بیشمار ہیں، دو بت بھروا(؟)

بمبروا من حجر لا يصل اليه احد — کے مندر ہیں پتھر کے بنے ہوئے ہیں یہاں

له طلسم اذا وضع الرجل يده — کوئی نہیں پہنچ سکتا، اس میں ایک

بقيت لا تصل اليه وهما على شبه — طلسم ہے، چنانچہ اگر کوئی آدمی اسے

الذهب والفضة كل من طلب ء — چھونا چاہے، تو وہ اوپر اٹھ جاتا ہے جہاں

عندهما حاجة زعموا انها تقضى — ہاتھ نہیں پہنچ سکتا، یہ اسی دھات کے

وثم عين ماء خضراء كانها زجاج — بنے ہوئے ہیں جو سونے اور چاندی کے

اشد بردا من الجليد حجر هايرى — مشابہ ہے، اُن کا خیال ہے کہ جو لوگ

للجراحات والحداة يا كلون من — ان سے حاجت روائی چاہتے ہیں، وہ

جذر الزناة وعليه اوقاف — اُن کی حاجت پوری کرتے ہیں، یہاں

من الزناة كثيرة ومن اراد — سبز پانی کا ایک چشمہ بالکل زنگار کی طرح ہے

ان يكرم ابنته جعلها وقفا عليه — اس کا پانی برف سے بھی زیادہ ٹھنڈا ہے

فهما فتنة فرأيت رجلا من — ہے، اس کے پتھر سے زخم بھر جاتے ہیں

ء ایک یا جعیلم،

المسلمين وكانوا مرتدين حين
لما صار النصر والفتح بعساكر عاد
الى نيسابور فاسلم وهما طلسمان

وبعدهما صنم الملتان واليه
ينسب الكوسة ويسمى فرج بيت
الذهب لان المسلمين لما فتحوا
الملتان كان الامر عليهم ضيقا
فوجد وا بها من الذهب ما اغنا
هم

پجاری دیو داسیوں کی آمدنی سے کھاتے
ہیں، اور اس بتخانے پر بیشمار دیو داسیاں
وقف ہیں، اور جو اپنی بیٹی کو معزز بنانا
چاہتا ہے، وہ اسے اس پر وقف کر دیتا
ہے، یہ دونوں بت مستقل فتنہ ہیں
میں نے ایک ایسے مسلمان کو دیکھا جو بیان
کر رہا تھا کہ وہ مرتد ہو کر ان کی پوجا
کرنے لگا تھا، اور سخت امتحان میں
پڑ گیا تھا، لیکن پھر نیشاپور چلا آیا، اور
وہاں دوبارہ مسلمان ہو گیا، یہ دونوں
مورتیں طلسماتی ہیں، ان کے علاوہ ملتان
کا بتخانہ ہے، جس کی جانب یہ پورا علاقہ
منسوب ہے، سے فرج بیت الذہب
(سنہری سرحد) اس لئے کہتے ہیں کہ
مسلمانوں نے جب ملتان فتح کیا تھا تو
اس وقت عسرت میں مبتلا ہو گئے تھے

وبيت هذا الصنم قصر مبني
في اعمر موضع من الاسواق

منڈ ایک شاندار محل ہے جو بازار کے
آباد ترین حصہ میں تعمیر کیا گیا ہے، اس کے

سلطان محمود غزنوی کی طرف اشارہ ہے جو مصنف کے نزدیک بہت بڑی رسم تھی،

Marfat.com

وسطه قبته حسنة حولها بيوت
الخدام وهو تحت القبة على صورة
رجل متربع على كرسي من جص
واحجر وقد البسوه جلد اشبه
السنجاب احمر لا يتبين منه غير
عينيه وهما جوهرتان وعلى رأسه
اكليل ذهب قد مد باعيه على
ركبتيه وقبض اصابع يديه
وقبض اصابع يديه كانه نصب
اربعة وما بعد هذه الاصنام
دونها،

وراضهم مكران والراهوق
والديبل وقنبلى اكثر عذى ولهم
مراع واسعة ومواش كثيرة الا
انها قشفة وهى متجر وفرضة و
مندان وصيمور وكنبايية
مدن خصبات رخيصة الاشيا
ومعدن الارز ازوالعسل و
على شطوط مهران بوادو عرب

بیچ میں ایک زیبا گنبد کی عمارت ہے
کے مکانات ہیں، گنبد کے بیچ آدمی کی
کا بت چونے اور ایٹ کی بنی ہوئی ایک
کرسی پر پالتی مارے بیٹھا ہے اور اس کا
سُرخ چمڑا جو سنجاب کے مشابہ ہے اس طرح
پہنا دیا گیا ہے کہ اس کی دو سی صرف آنکھیں دکھائی
دیتی ہیں، جو جواہر کی ہیں، سر پر سونے
کا ایک تاج ہے اور وہ دونوں ہاتھوں
کو گھٹنوں پر پھیلائے ہوئے ہے اور دونوں
ہاتھوں کی انگلیاں اس طرح سے پکڑے
ہوئے ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار کا عدد
مکران، راہوق، دیبل اور قنبلی وغیرہ
کی زمین زیادہ تر کھیتی ہوتی ہے یہاں
وسیع چراگاہیں اور بکثرت مویشی ہیں
لیکن زمین خشک ہے، یہ مقامات تجارت
کی منڈیاں اور بندرگاہیں ہیں، مندان چھوٹا
کھجوریت، نہایت سرسبز و شاداب ہیں
یہاں چیزیں ارزاں ملتی ہیں، باوجود
شہد کی فراوانی کے یہ ہیں

Marfat.com

كثير الناس في نواحي مكران للفاذ
وقصبتها العقيق وهي جرو وواسعة
بعمارستاق تسمى الخروج مدينة
مراسك واخرى تسمى خزران
ويتصل بها من نحو كرمان ناحية
مشكة سبعتها ثلاث مراحل قليلة
النخيل وبها اضداد .....

کے کنارے میدان اور بادیہ میں عربوں
کی بڑی آبادی ہے، مکران کے اکثر علاقے
بنجر ہیں، اس لئے قحط اور تنگ دستی بھی
رہتی ہے، اور یہ سب گرم اور وسیع علاقے
ہیں، یہاں خروج نام کا ایک پرگنہ ہے
جس کا مرکزی مقام راسک ہے، دوسرا
خزران نامی ہے، .....
.....اور کرمان کی طرف خزران سے
متصل مشکی کا علاقہ ہے، جس کا عرض بقدر
۳ منزل کی مسافت کے ہے، کھجوریں کم ہیں،
مجموعہ اضداد شہر ہے.....

وشروط كثير يسكنون اخصاصا و
يتغذون بالسمك وطير الماء و
والراهوق وكلوان رستاقان
متصلان معا فان الى مكران
فمنهم من يجعل الراهوق من
المنصورة وهو قليل الثمار

یہاں جاٹوں کی بڑی آبادی ہے جو
جنگلوں میں رہتے ہیں، اور مچھلیاں اور
آبی پرندے کھاتے ہیں، راہوق اور
کلوان کے پرگنے ایک دوسرے سے قریب
اور ملے ہوئے ہیں، اور مکران میں شمار کئے
جاتے ہیں، لیکن بعض لوگوں نے راہوق
کو منصورہ میں شمار کیا ہے، وہاں پھل کی
پیداوار بہت کم ہے،

Marfat.com

ووضع هذا الاقليم شرقية بحر
فارس وغربيه كرمان ومفازة
سجستان واعمالها وشماليه بقية
بلاد الهند وجنوبية مفازة بين
مكران وجبال القفص من وراء
بحر فارس وانما احاط بحر فارس
بشرقي هذه البلاد وجنوبية
من وراء هذه المفازة من اجل
ان هذا البحر يميل من صميمه على الشرقي
الى تيز مكران، ثم يطعن على هذه
المفازة الى ان يتقوس على بلاد
كرمان وفارس والذي يقع من المدن
فناحيته مكران التيز وكيرتون و
دزك وراسك وبه وبند وقصر قند و
تحذوا صفقه وفهل فهرج ومشكى
وقنبلى واورماييل
والولايات في هذا الاقليم
مختلفة على مكران سلطان على
حدة وهو متواضع عادل لا تري

ملک سندھ کے مشرق میں بحر فارس
مغرب میں کرمان، صوبے سجستان
اس کے صوبے، شمال میں ہندوستان کے
بقیہ شہر، جنوب میں مکران کے درمیان
کا صحرا اور تفص (قیچ) کے پہاڑ، اور ان
کے پیچھے بحر فارس ہے، بحر فارس ان
علاقوں کے مشرق اور صحرا کے پیچھے جنوب
کے حصوں کو اس لئے گھیرے ہوئے ہے
کہ یہ سمندر مشرق میں چیور سے تیز مکران
تک پھیلا ہوا ہے، پھر اس صحرا کی جانب
مڑ کر کرمان اور فارس کو اپنے دائرہ میں
لے لیتا ہے، یہاں جو شہر پڑتے ہیں ان
میں مکران کی طرف تیز، کیرتون، ورک
راسک، بہ، بند، قصر قند، تحقہ،
پھل پورہ، مشکی، قنبلی، اورار مائیل
وغیرہ ہیں،
صوبوں اور ولایتوں کا حال اس
ملک میں مختلف ہے، کیونکہ صوبہ مکران
کا ملک والا خود مختار بادشاہ ہے،

وامامنصورة فعليها
سلطان من قريش يخطبون
للعباسي وقد كانوا خطبوا على
عضد الدولة ورأيت رسومهم
قد وافى الى ابنه ونحن بشيراز

بڑا خلیق، متواضع اور عادل ہے ایسے
بادشاہ کم نظر آئیں گے منصورہ ایک
قریشی سلطان کے ماتحت ہے، یہاں
کے لوگ خلیفہ عباسی کے نام کا اور کبھی
عضد الدولہ کے نام کا بھی خطبہ پڑھتے ہیں
میں نے شیراز کے زمانہ قیام میں منصورہ
کے ایلچی عضد الدولہ کے دربار میں دیکھے تھے

واما بالملتان يخطبون
للفاطمي ولا يحلون ولا يعقدون
الا بامره وابدا ارسلهم هدايا
تذهب الى مصر وهو سلطان
قوي عادل والغلبة بقنوج و
بويهند للكفار وللمسلمين سلطان
على حدة۔

ملتان میں مصر کے فاطمی خلیفہ کا خطبہ
پڑھا جاتا ہے، اور بغیر اس کے حکم کے
کوئی کام نہیں کیا جاتا، ان لوگوں
کے سفیر اور تحفہ تحائف برابر مصر جاتے
رہتے ہیں، یہ ملتان اور عادل بادشاہ
ہے، قنوج اور وہیند میں ہندوؤں کا غلبہ ہے مگر
مسلمانوں کا الگ بادشاہ ہوتا ہے،

والخراج يوخذ من الحمل اذا
دخل طوران ستة دراهم
وكل لك اذا خرج ومن الرقيق
اثنا عشر اذا دخل حب ان كان
من الهند فعشرون من الحمل

طوران سے جب کوئی مال باہر بھیجا
جاتا یا منگایا جاتا ہے، تو ایک گانٹھ پر ۶
درہم ٹکس لیا جاتا ہے لیکن آنے پر ۱۲
درہم ٹکس ہے، اگر ہندوستان سے چیزیں
آتی ہیں تو ایک گانٹھ پر ۲۰ درہم ٹکس

Marfat.com

وان کان ممن قبل السند فعلی مقادیر القیم وعلی الجلد المدبوغ درهم دخل ذلک فی کل سنة الف الف درهم یاخذه علی تاویل العشور۔

ہوتا ہے اور اگر سندھ ہی سے چیزیں آتی ہیں، تو محصل اپنے اندازہ کے مطابق تمس لیتا ہے، کمائے ہوئے چمڑے پر فی چمڑا ایک درہم تمس ہے، تمسوں کی کل سالانہ آمدنی دس ہزار درہم جو عشر (دسویں) کے نام پر لیا جاتا ہے[1]؛

---

[1] اس کے بعد مصنف نے مسافتوں کا ذکر کیا ہے، لیکن اس کا نقل کرنا غیر ضروری معلوم ہوا اس لئے قلم انداز کر دیا گیا۔

(ض)

محمد ہاشم محمد یامین خیری لائبریری

Marfat.com